زینہ حیات

تحریر: ام عمیر

منیب نے اسے مرکزی شاہراہ سے مڑتے دیکھ کر بیتابی سے چلانا شروع کر دیا۔۔۔ آرہی ہے! آرہی ہے!

!ہماری طرف ہی آرہی ہے۔!روحیل جلدی کر۔

منیب نالائق تاڑو انسان تھوڑا سا دم لے لے۔!اگر مجھے اتنی دور سے میری خدمات حاصل کرنے کے لیے بلایا ہے تو اعتبار بھی کر لے۔!روحیل نے اپنے مخصوص انداز میں گاڑی کے بونٹ سے اٹھتے ہوئے ہاتھ جھاڑے اور منہ میں دبا تنکا نکال پھینکا۔۔۔

چوڑا سینہ، دراز قد کاٹھ کے ساتھ ساتھ بھلے نین نقوش والا روحیل لڑکیاں پھانسنے میں ماہر گردانا جاتا تھا۔۔۔

یار روحیل۔!آج اس لڑکی کی ساری اکڑ نکال باہر پھینک۔اس دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے مجھے اس کے بھائی نے دھو ڈالا تھا، جسمانی چوٹوں کو آرام آنے میں نجانے کتنے ہفتے لگے تھے۔منیب نے غیض و غضب میں دل کے پھپھولے نکالنا شروع کر دیے

روحیل جو گہری سوچ میں گم صرف ہوں ہاں میں گردن ہلا کر رہ گیا۔

یار روحیل تو بولتا کیوں نہیں ہے؟ وہ ہمارے قریب آتی جارہی ہے؛ یار تو نے کچھ سوچا ہے اسے کیسے گھیرنا ہے؟؟ منیب نے روحیل کو کندھوں سے جھنجھوڑا۔ یار کتنے طویل انتظار کے بعد آج ہمیں اکیلی نظر آئی ہے اور میں یہ موقع ہاتھ سے قطعاً جانے نہیں دوں گا۔

منیب ضدی بچے کی طرح روحیل کو جھنجھوڑے جارہا تھا۔۔۔

!!! منیب تجھے بولا ہے یہ میرے اوپر چھوڑ دے۔! میں کوئی ٹٹ پونجیا نہیں ہوں۔!! کھلاڑی ہوں کھلاڑی۔

وہ جو دونوں اندر کمرے میں براجمان عریاں لڑکیوں کے نظاروں کا شغل فرما رہے ہیں انہیں بھی باہر بلا لے. ! روحیل نے لاپرواہی سے بولتے ہوئے تقریباً دس گز کے فاصلے پر آتی دوشیزہ جو کہ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی تھی دفعتاً نظریں گاڑھ لیں۔۔۔

! روحیل وہ کھلے مال کو چھوڑ کر ڈھکے کو دیکھنے کے لیے کبھی بھی باہر نہیں آئیں گے۔

! تو بس جلدی سے کچھ کر۔

اگر کہتا ہے تو شروعات میں کر لیتا ہوں؟! منیب نے بے چینی سے پوچھا۔

پاس تو آنے دے پھر دیکھتے ہیں ڈھکا چھپا مال کتنے پانی میں ہے۔۔۔

یار بتا تو سہی کرنا کیا ہے؟؟ یار اگر کچھ گڑبڑ ہو گئی تو؟ اگر کسی کا چوکیدار نکل آیا تو؟ منیب فکرمندی سے بنا سانس روکے بولے چلا جا رہا تھا۔

اوہ کاٹھ کے الو اس موسم میں چوکیدار گلی کی پہرہ داری نہیں کرنے والا اور ویسے بھی اگر باہر آ بھی گیا تو یہ تو مجھ پر چھوڑ دے۔

زینہ جو پہلے سے ہی اکیلے چلنے پر خوفزدہ تھی دور سے ہی ان لفنگوں کو دیکھ کر ٹانگوں میں جان نکلتی محسوس ہونے لگی، ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے ٹانگوں کے ساتھ کسی نے وزنی لوہا باندھ دیا ہے۔ جس قدر رفتار بڑھانے کی کوشش کرتی اس قدر پاؤں لڑکھڑا جاتے۔

دسمبر کے مہینے کی اس خوفناک سہ پہر میں دبلا پتلا جسم پسینے میں بھیگنے لگا۔۔ دل ہی دل میں اپنی خیر وعافیت کی دعائیں مانگنے لگی۔ گلا مکمل طور پر خشک ہو چکا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ چیخنے چلانے کی صلاحیت بھی مفقود ہو چکی ہے۔۔

تھر تھر کانپتے وجود کو گھسیٹتے ہوئے ان آوارہ مزاجوں کے پاس سے گزرنے کے لمحات قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے تھے۔

جی میں آیا کہ ادھر سے ہی پلٹ جائے مگر آسمان پر چھائی سیاہ بدلیاں کسی بھی وقت برسنے کے لیے تیار تھی۔ سرد ہوا کے تھپیڑے جسم میں آر پار ہوتے ہوئے اسکا حجاب اڑائے جا رہے تھے۔

امیر زادوں کے کشادہ گھروں کے باہر مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا، ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ علاقہ مکین گھروں سے فرار ہو چکے ہیں یا پھر یہ امیر زادوں کے کشادہ گھروں کا مزاج تھا کہ اہل محلہ کی خبر گیری نا رکھنا

معمول تھا۔ زینہ کا جب کبھی بھی اس علاقے سے گزر ہوا خاموشی، ویرانی اور اداسی اپنے پنجے گاڑھے استقبال کرتی۔۔۔

زینہ اس مختصر مسافت کے انتخاب پر پچھتانے لگی۔ کاش میں مرکزی شاہراہ سے چلی جاتی مگر اس موسم نے مجھے مجبور کر دیا کہ گھر جلدی پہنچ جاؤں گی۔۔۔ ہائے کاش میرے ساتھ سامعہ ہوتی تو وہ ان آواروں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دیتی۔

کاش میں سامعہ جیسی بہادر بن جاؤں۔

طرح طرح کی سوچیں دماغ میں ہتھوڑے کی طرح برسنے لگیں۔۔۔

گاہے بگاہے بادلوں کی گڑگڑاہٹ اور سرد موسم کے تیور نے ساری گلی کو ہمیشہ کی طرح سنسان بنا رکھا تھا۔ زینہ اپنی باطنی حالت پر قابو پانے کیلئے کوشاں تھی۔

گردن جھکائے، لرزتے ہاتھوں میں اپنے بستے کو جکڑے اس عذاب سے بچنے کے لیے گریہ زاری کے ساتھ ساتھ اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں تھی کہ اچانک عقب سے کانوں میں اجنبی مردانہ آواز گونجی۔۔۔

اے لڑکی رکو۔! گرج دار آواز سے زینہ کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دے گئی۔۔

بنا پلٹے زینہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے جلد از جلد یہاں سے بھاگ جانے کی ناکام کوشش کی۔

!!!اے لڑکی میں نے بولا ہے رکو۔

مردانہ قدموں کی چاپ قریب سے قریب تر ہونے لگی۔ زینہ تو گویا اگلے لمحے بیہوش ہو کر گرنے والی تھی۔۔۔

اپنے کمزور وجود کو گھسیٹتے ہوئے بنا پلٹے آگے بڑھنے لگی۔ اے۔!! میں نے کچھ بولا ہے۔ جواب کیوں نہیں دیتی ہے؟!

مجھے لگتا ہے تجھے شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی۔ روحیل نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا زینہ کی کلائی دبوچ لی۔۔۔

اس اچانک افتاد پر زینہ کی آنکھیں خوف کے مارے پتھرا گئیں، آواز نکالنے کی صلاحیت تو گویا مکمل طور پر سلب ہو چکی تھی۔۔۔

اس اجنبی نے دونوں بازوؤں میں جکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر لیا۔

زینہ کو اپنا جسم انگاروں پر لوٹتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

ایک تو نا محرم اور اوپر سے اس قدر قریب۔ تھر تھر کانپتا وجود چھڑانے کی تگ و دو کرنے لگی۔۔۔

مزاحمت کے لیے بمشکل چند کلمات زبان سے ادا کر پائی۔

چھوڑ دو مجھے۔! مجھے گھر جانا۔! گلے میں رندھی آواز کا اس آوارہ مزاج پر رتی برابر اثر نہ پڑا۔۔۔

تم یہاں سے ایک قدم بھی نہیں ہل سکتی ہو۔ جب تک میں نہ چاہوں۔! اس سنسان گلی کو دیکھ رہی ہو نا؟؟ کوئی بھی ذی روح اس وقت گھر سے قدم باہر نکالنے کا سوچے گا بھی نہیں کیونکہ گرج چمک کے ساتھ بارش کے پانی نے ہر طرف جھل تھل کر دینا ہے۔ اور کوئی بھی نہیں چاہے گا کہ اپنا ایک قیمتی ہفتہ نزلے کی نظر کر دے۔! روحیل نے رکھائی سے بولا۔

روحیل کے ہاتھوں میں قید زینہ پانی سے نکلی مچھلی کی طرح مسلسل تڑپ رہی تھی، اپنی کلائیوں کو چھڑوانے کی تگ ودو میں دائیں بائیں سے بالکل بے خبر تھی۔۔۔

روحیل مجھے لگتا ہے یہ ایسے قابو نہیں آئے گی، اسے اٹھا اور گھر لے چلتے ہیں۔ منیب نے للچائے لہجے میں بولا تو زینہ نے اچانک اس آواز پر جھکا سر اوپر اٹھایا۔۔

! منیب تو خاموش ہو جا۔

یہ میری ذمہ داری ہے۔! روحیل نے پاس آتے منیب کو آنکھ کے اشارے سے روک دیا اور خود زینہ کی کلائیاں آزاد کر کے پتلون کے نیفے میں اڑسا چھوٹا سا پستول نکال کر زینہ کی کنپٹی پر رکھ دیا۔

پتا ہے میرا صرف ایک شوق تھا یا یوں سمجھو کہ ایک جنون تھا، ایک ضد تھی کہ دیکھوں تو سہی، ان دبیز تہوں میں چھپی ہستی آسمان سے اتری حور ہے یا پھر ملکہ حسن ہے جو ہر ذی شعور مرد سے چھپتی پھرتی ہے۔۔۔؟ روحیل نے کاٹ دار لہجے میں زینہ حیات کی روح چھلنی کی۔۔

آئے دن میرا یہ جگری دوست تمہارے بارے میں قصے سناتا رہا ہے بس اسی خبر رسانی میں میری دلچسپی ایسی بڑھی کے مجھے دوسرے شہر سے لوٹنا پڑا۔

ویسے تمہیں کیا ضرورت تھی اپنے بھائی سے اس شریف شہری کو پٹوانے کی؟؟ اب دیکھو تمہارا بھائی ساتھ نہیں ہے تو ہمیں تمہاری خدمت کی سعادت مل گئی ہے۔ روحیل نے آنکھوں کو گول گول گھماتے ہوئے ہاتھ میں تھامے پستول کے ساتھ زینہ کے چاروں اطراف چکر کاٹنا شروع کر دیئے جبکہ منیب ایک طرف خاموش کھڑا کسی نئی مہم جوئی کا منتظر تھا۔

پلکوں کی گرتی اٹھتی باڑ اور کپکپاتا لہجہ اس بات کا شاہد تھا کہ رہائی کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہیں۔

مجھے راستہ دیں۔! مجھے دیر ہو رہی ہے۔! زینہ نے بمشکل خشک گلے میں پھنسے ہوئے چند کلمات نکالنے کی بھرپور کوشش کی۔

راستہ اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک اپنے مکھڑے کا دیدار نہیں کرواؤ گی۔! روحیل ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا پلٹتی زینہ کے سامنے سینہ تان کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپکو شرافت کی زبان سمجھ نہیں آتی ہے؟! پسینے سے شرابور زینہ نے ڈبڈبائی آواز میں بولا۔۔

اوہ تو تم بول بھی لیتی ہو؟ اور وہ بھی اتنا تیکھا؟؟

میرے دوست کو تمہاری وجہ سے کتنے دن ہسپتال کے بستر پر گزارنے پڑے تھے۔

!بول رہاہوں چہرہ دکھاؤ؟

ورنہ جتنے دن یہ ہسپتال میں پڑا رہا ہے اتنے دن تم ہمیں میزبانی کے فرائض نبھانے دو۔ زینہ پر تانی چھوٹی پستول کے ساتھ روحیل نے شیطانی لہجے میں بولا۔۔۔

!آخری موقع دے رہاہوں۔

!اور یاد رکھنا میرے ہاتھ میں پستول دیکھ کر کسی میں اتنی جرآت نہیں ہو گی کہ وہ تمہیں آکر بچائے۔

نقاب اتارو۔ !ورنہ مجھے اتارنا آتا ہے۔ !روحیل نے دھاڑتے ہوئے زینہ کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا۔۔۔

نہیں نہیں۔ !اللہ کا واسطہ ہے مجھے مت چھووو۔ !زینہ کا مزاحمتی لب ولہجہ ہنوز برقرار تھا مگر ناتواں جسم کا لرزا بے قابو ہونے لگا۔

کپکپاتے ڈھکے ہاتھ نقاب میں چھپے چہرے کی طرف بڑھنے لگے۔

زاروقطار روتے ہوئے زینہ نے اپنا نقاب ہٹا دیا مگر شرم وحیا کی پیکر زینہ کا چہرہ جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔

چہرہ اوپر اٹھاؤ۔ !!!!روحیل نے کمینگی کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے للچائی نظروں سے گرکا۔

ہاہاہاہاہاہاہاہامنیب تو بیوقوف انسان اس کالی کلوٹی کے لیے مرا جا رہا تھا۔ روحیل تمسخرانہ انداز میں گلا پھاڑنے لگا۔۔

اوئے کمینے اس کالی کلوٹی نے اپنی کالک کو چھپانے کے لیے چہرہ ڈھکا ہوا ہے۔۔۔

!!!اے لڑکی !!!اپنی شکل آئینے میں جا کر دیکھ۔

!یہ پردہ وردہ چھوڑ دے. !تجھے کسی نے گھاس بھی نہیں ڈالنی۔

چل ادھر سے نو دو گیارہ ہو جا. !ایسے ہی میرا قیمتی وقت تجھ کالی کلوٹی کی وجہ سے ضائع ہو گیا ہے۔ کلو نہ ہو !تو۔

ایک منٹ رکو۔ !کچھ یاد آتے ہی روحیل نے دوبارہ زینہ کا رستہ روک لیا۔

!منیب ادھر آ. !تو بھی اپنی دلی مراد پوری کر لے۔

!. قریب سے دیکھ لے اپنی اس محبوبہ کو

!دیکھ لے اپنی اس نشیلی آنکھوں والی کو جس کی مستانی چال پر نجانے تو کتنی چالیں چل چکا ہے۔

نہیں یار تو نے دیکھا، میں نے دیکھا ایک ہی بات ہے۔ !منیب نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

بس اسکی اکڑ توڑنا مقصود تھی وہ ٹوٹ چکی ہے بلکہ تو نے تو اسکی کمر ہی توڑ دی ہے۔۔۔ منیب نے قہقہہ لگاتے ہوئے روحیل کو دیکھ کر آنکھ دبائی۔ جبکہ لاچار زینہ اپنی جگ ہنسائی پر اشکبار تھی۔۔ اس قدر تذلیل اور اپنی بے بسی پر جی چاہ رہا تھا کہ سامنے کھڑے ان دو آوارہ لڑکوں کے سر پھاڑ دے مگر وہ اتنی ہمت کہاں سے لاتی۔۔۔

ہمیشہ سے دبو اور ڈرپوک زینہ اس وقت بھیڑیوں کے چنگل میں بری طرح پھنس چکی تھی۔

چل جا۔!!!! ابھی بھاگ یہاں سے ورنہ ادھر کوئی اور منظر نہ چل پڑے۔۔روحیل نے حزن و ملال میں ڈوبی زینہ کو مذید ڈرانا چاہا۔

موقع غنیمت پاتے ہی زینہ نے بنا پلٹے ویران گلی میں لرزتی ٹانگوں کے ساتھ رفو چکر ہونے میں عافیت جانی۔۔۔

یخ بستہ ہوائیں اور دسمبر کی بارش کے بڑے بڑے قطرے اسکے برقعے کو بھگونے لگے۔۔ لرزتی، ہانپتی کانپتی زینہ بمشکل ان آواروں کی گلی سے بازیاب ہو پائی۔

باقی کا سارا راستہ رونے کی نظر ہو گیا۔

دس منٹ کی مسافت طویل تر محسوس ہونے لگی، بارش کے قطرے ناتواں جسم پر برچھیوں کی طرح وار کرنے لگے۔۔

* *

زینہ کدھر چلی گئی ہے؟ ارے لڑکی جب سے آئی ہے لحاف میں دبکی پڑی ہے۔ نا کچھ کھایا ہے اور نہ کچھ پیا ہے۔ اٹھ جلدی۔!!!!! اٹھ جا زینی۔

امی نے کھانستے ہوئے اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں چالیس وولٹ کا بلب جلایا۔

آٹھ میری بچی۔! امی ہانپتے ہوئے زینہ کی چارپائی کے ایک کونے پر ٹک گئیں۔۔۔

جوشاندہ قہوہ سب پی لیا مگر اس کھانسی نے جان نہیں چھوڑی، ابھی تو سینے کا پنجر (پسلیاں) بھی دکھنے لگا ہے۔۔۔ امی ادھر ہی بیٹھی خود کلامی کئے جارہی تھیں۔ جبکہ زینہ لحاف میں چہرہ چھپائے اپنی جگ ہنسائی پر اشکبار تھی۔۔۔

دل میں درد کی ٹھیسیں اٹھ رہی تھیں۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اب کبھی بھی وہ سر اٹھا کر جی نہیں پائے گی۔ زینہ کی نظر میں سبھی مرد ہوس پرستی کا شکار ہیں، بھیڑیے ہیں، صرف عورت کو نوچتے ہیں۔۔ دوبارہ سے خون کھولنے لگا مگر بوڑھی ماں کو پریشان کرنا بھی گوارہ نہ تھا۔ یہ تو زینہ کی کم عمری کی عادت تھی، کم گو، اپنے کام سے کام رکھنے والی، تنگ نظری کی شکار زینہ نے جوانی کی دہلیز پر پہلا قدم رکھتے ہی خود کو پردوں میں چھپالیا۔ جوں جوں علم و شعور میں فراوانی ہوئی حجاب و نقاب کو عبادت سمجھ کر اپنانے کی ٹھان لی۔۔۔

زینہ اٹھ جا میری بچی! میں نے سالن بنا دیا ہے، کچھ دیر میں تمہارا بھائی آنے والا ہو گا لہذا فوراً اٹھ اور چاول ابال لے۔

دن میں تیری آپا کا بھی فون آیا تھا کہہ رہی تھی زینہ کو چند دن کے لئے بھجوا دیں۔ تجھے دو دن کی چھٹی ہے جا کر بہن کے گھر کے فالتو کام نپٹا آنا۔۔۔ ارے تو جانتی ہے اسکی حالت کیسی ہے۔ حمل کے آخری دن چل رہے ہیں۔ بول رہی تھی اگر زیادہ دن رکنا پڑ گیا تو ذیشان تجھے یونیورسٹی بھی چھوڑ آیا کرے گا۔

ذیشان کا نام سنتے ہی زینہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

امی آپکو پتا ہے کہ ذیشان بھائی میرے لئے نامحرم ہیں، مجھے انکے ساتھ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر کہیں بھی جانا پسند نہیں ہے۔

زینہ نے سوجھی آنکھوں اور سوگوار چہرے سے اپنی کوشش کر ڈالی۔۔۔

اے زینہ! یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ روتی رہی ہے جو آنکھیں لال انگارہ ہوئے جا رہی ہیں؟؟

ماں نے تڑپ کر پوچھا۔

امی بس طبیعت ٹھیک نہیں ہے، بس سر میں درد ہے، بہانہ گھڑتے ہوئے زینہ کی زبان لڑکھڑائی اور آنکھوں میں موتی جھلملانے لگے۔

چل ادھر آ! میں تیرا سر دباتی ہوں۔! پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے؟؟؟

بس سلام جھاڑ کر آتے ہی بستر میں دبک گئی ہے۔

امی نے بڑبڑاتے ہوئے زینہ کی پیشانی پکڑی تو وہ تپش محسوس ہوئی۔۔۔

ہائے ربا! زینہ تو تو آگ کی بھٹی میں جل رہی ہے، تجھے تو تیز بخار ہے۔

ہائے پگلی۔!!! ہمیشہ کی طرح صحت کے معاملے میں لاپرواہ لڑکی میں تجھے اسی وقت چائے گولی دیتی تو فوراً آرام آجاتا۔

ماں نے گود میں زینہ کا سر رکھتے ہوئے فکر مندی سے دبانا شروع کر دیا۔ جبکہ زینہ کی آنکھیں دغا دینے لگیں۔

!ارے اتنی بڑی ہو گئی ہے اور سر درد اور بخار پر روتی ہے۔؟ پگلی نا ہو تو۔

تو ادھر ہی لیٹ میں تیرے لیے کھانا اور دوائی لاتی ہوں۔

نہیں امی! زینہ نے ماں کا ہاتھ تھام لیا۔ آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں، اصل میں کافی عرصے بعد سر درد اور بخار ہوا ہے تو زیادہ محسوس ہونے لگا ہے۔

کل رات بھی رات گئے تک تو نوٹس بناتی رہی ہوں۔ زینہ نے کمزور آواز میں ماں کو ایک نیا عذر پیش کیا۔

زینہ مجھے تو تیری سمجھ نہیں آتی باقی لڑکیاں بھی تو ہیں جو ایم اے اسلامیات کر رہی ہیں، پر تو میری بچی نرالی ہے۔۔۔ ماں نے لاڈ سے زینہ کے ریشمی بالوں میں انگلیاں پھنسا کر نرمی سے سہلانا شروع کر دیا۔۔

مجھے کیا پتا تھا تیری طبیعت اتنی بگڑ جائے گی و گرنہ شہلا کو منع کر دیتی۔

امی کس بات پر منع۔؟؟

ارے وہ بول رہی تھی کہ ذیشان سیدھا کام سے ادھر تجھے لینے آئے گا۔

امی جی آپکو اور آپا کو بارہا بولا ہے مجھے ذیشان بھائی کے ساتھ اکیلے سفر نہیں کرنا، امی یہ سب جائز نہیں ہے۔۔۔ زینہ نے لاچارگی سے بولا۔۔

اے زینہ !باقی دنیا بھی تو اسلامیات پڑھتی ہے، میں نے تو آج دن تک کسی کو ایسی سختی کرتے نہیں دیکھا ہے۔ دیکھا نہیں سارے خاندان میں لوگ طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔

!!میں پردے سے منع نہیں کرتی مگر ذیشان تو اپنا بچہ ہے، تیری بہن کا گھر والا ہے۔ بھائی ہے تیرا۔

یاد نہیں ہے جب پچھلی بار تیری خالہ آئی تھی تو تیرا ذیشان کے ساتھ ہاتھ نہ ملانے (مصافحہ) پر کتنا واویلا مچا تھا۔

امی جی۔!! چاہے جو مرضی ہو جائے۔ میں اللہ کی مقرر کردہ حدوں کو پار نہیں کروں گی۔

!. اے زینہ !! چھوڑ دے یہ شدت پسندی

امی جی پردہ کرنا شدت پسندی نہیں ہے یہ اللہ کا حکم ہے اور پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں۔

کائنات کی بہترین متقی عورتوں نے بہترین متقی مردوں سے پردہ کیا ہے تو پھر اس پر انگلی اٹھانے والے اور اعتراض کرنے والے ہم کون ہوتے ہیں۔؟؟؟

زینہ نے نحیف لہجے میں ہمیشہ کی طرح ماں کو سمجھانے کی بھرپور کوشش کی۔ نڈھال زینہ نے رسانیت سے ماں کو دوبارہ سے یاددہانی کروانا ضروری سمجھا۔۔۔

اچھا چل۔!ابھی لیٹ میں تیرے لیے دوا لاتی ہوں۔!!پہلے ہی بخار میں پھنک رہی ہے اور اوپر سے یہ پردے والی بحث بھی چھیڑ دی ہے۔ ہم نے تو نہ ایسا پردہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے۔ ہمارے باپ دادا نے تو سادہ سی زندگی گزاری ہے۔ یہ زینہ پتا نہیں کتابیں پڑھ پڑھ کر باؤلی ہوئے جا رہی ہے۔ امی نے بڑبڑاتے ہوئے کمرے سے نکل کر باورچی خانے کا رخ کیا۔۔۔

حالات کی ستائی لاغر زینہ دوبارہ بستر میں دبک گئی۔

پانچ منٹ بعد کانوں میں مردانہ آواز گونجی۔ دل دہل گیا۔ یہ آواز بھائی کی تو نہیں ہے۔

میرے مالک!تو رحم فرما.!مجھے اس نئی آزمائش میں نہ ڈال، میں بہت کمزور ہوں، میں ان تمام لوگوں سے نہیں لڑ سکتی ہوں۔ آمین۔۔

آنسوؤں کی لڑیاں دھکتے رخساروں کو بھگونے لگیں۔۔۔

بخار میں پھنکتی زینہ کا دل کسی انہونی کا سندیسہ سنانے لگا۔

مردانہ آواز قریب سے قریب تر ہونے لگی۔۔

چر کی آواز سے لکڑی کا دروازہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بخار میں پھنکتی زینہ کا دل کسی انہونی کا سندیسہ سنانے لگا۔

مردانہ آواز قریب سے قریب تر ہونے لگی۔۔

چر کی آواز سے لکڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ذیشان بھائی ہمیشہ کی طرح بنا اجازت دھکم پیل کرتے زینہ کے سرہانے پر آن کھڑے ہوئے۔۔۔ صد شکر زینہ منہ سر لپٹے لحاف میں دبکی پڑی تھی وگرنہ انکی یہ جارحانہ عادتیں زینہ کو سخت ناپسند تھیں۔۔

ذیشان بھائی کی پیروی میں امی بھی آن پہنچیں۔۔۔

ارے بیٹا۔!! چلو ادھر آؤ بیٹھک میں بیٹھتے ہیں، میں تمہارے لیے کھانے کا بندوست کرتی ہوں۔ ارے نہیں خالہ میں تو بس زینہ کو لینے آیا ہوں آپ تو جانتی ہیں کہ شہلا کو ان دنوں مدد کی اشد ضرورت ہے۔۔۔ جب سے تبادلہ ادھر ہوا ہے اماں کو گاؤں سے یہاں شہر میں آنا بہت کٹھن لگتا ہے۔۔۔

اے زینہ۔! ذیشان نے آگے بڑھ کر زینہ کا لحاف کھینچنے کی پرزور کوشش کی جسکو امی نے لپک کر فوراً ناکام بنا دیا۔۔۔

ارے نہیں بیٹا۔! اسے ادھر ہی رہنے دو، یونیورسٹی سے واپسی پر بارش میں بھیگ کر آئی ہے اور ابھی شدید بخار میں پھنک رہی ہے۔۔۔۔

تو کیا ہوا خالہ ؟؟ میں اسے گھر لے جاتے ہوئے ڈاکٹر کو دکھاتا ہوا لے جاؤں گا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔۔

اے زینہ اٹھو۔!!!

زینہ جو کہ دن والے وقوعے سے ہراساں تھی اب باقی کی کسر بہنوئی صاحب نے نکالنا شروع کر دی۔۔۔

!!بیٹا چلو ادھر بیٹھک میں چلتے ہیں کچھ چائے پانی پیو۔

زینہ کو ادھر ہی گھر پر رہنے دو!! ایسا کرو مجھے اپنے ساتھ لے چلو، میرے سے جتنا ہو سکا شہلا کی مدد کر دوں گی۔۔۔

ارے خالہ آپ کی بوڑھی ہڈیوں میں اتنا دم کہاں ہے، آپ کو تو آرام کی ضرورت ہے۔۔۔

اصل بات بتائیں خالہ۔ یہ اس زینہ نے تو منع نہیں کیا ہے؟؟؟

ذیشان نے جانچتی نظروں سے خالہ کو دیکھا۔۔

ارے نہیں بیٹا یہ کیا منع کرے گی، وہ تو اسے میں نے آرام کا بولا ہے۔۔۔ امی نے لجاجت سے واضح کیا۔۔

زینہ بے حس و حرکت لحاف لپیٹے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ وہ یہی چاہ رہی تھی کہ کسی طرح بہنوئی والا عذاب سر سے اتر جائے۔۔۔ جبکہ بہنوئی صاحب کسی طرح بھی یہ موقع ہاتھ سے گنوانا نہیں چاہتے تھے۔۔

خالہ آپ کو سچی بتاؤں آپ کی بیٹی شدت پسند ہے۔ میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں اسکی شادی نہیں ہونے والی۔! اگر یہ دنیا سے ایسے کٹ کر رہے گی تو کہیں کی بھی نہیں رہنے والی ہے۔۔۔ ذیشان ڈھیٹ پنے کی حدیں پار کرتے ہوئے کمرے میں پڑی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔۔

خالہ خود سوچیں اب اپنے سگے خالہ زاد بہنوئی سے کیسا پردہ؟؟

خالہ میں بتا رہا ہوں اس پر ابھی قابو پا لو تو ٹھیک ورنہ پھر ہم سے شکایت نہ کرنا کہ ہم نے آپکو بتایا نہیں ہے۔ ذیشان تو گویا موقع کی تلاش میں تھا۔۔ جلتی پر تیل ڈالنا شروع کر دیا۔۔۔

ارے بیٹا۔! میں تو اسے اٹھتے بیٹھتے سمجھاتی ہوں مگر یہ قرآن و حدیث کا رٹا لگائے رکھتی ہے۔۔۔

خالہ یہ باتیں چودہ سو سال پہلے تک تو ٹھیک تھیں مگر ابھی حالات بدل گئے ہیں۔ ،لوگ فیشن ایبل، خود اعتماد لڑکیاں پسند کرتے ہیں۔۔۔

خالہ لبادوں میں چھپی اکثر لڑکیاں کفن کی چادروں تک ہی پہنچ پاتی ہیں۔ انہیں اس دنیا میں قبول کرنے والے کم ہی ملتے ہیں۔۔۔ ذیشان نے خالہ کو خوب ڈرایا۔۔۔

بس بیٹا میں کیا کروں؟ امی نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔۔

ذیشان کا تیر ٹھیک نشانے پر جا بیٹھا۔۔۔۔

خالہ ہمدردی ہے تو اسے اور آپکو بھی سمجھاتے ہیں وگرنہ آجکل ہر بندہ اپنی زندگی میں مگن ہے۔۔۔ میں خود کتنے جنجالوں میں گھرا پڑا ہوں۔ اوپر سے شہلا کی طبیعت بھی آئے دن بگڑ جاتی ہے۔۔۔ ذیشان نے عاجزی دکھائی۔۔۔

ویسے خالہ وہ جو رشتہ آپکو بتایا تھا اسکا کیا بنا؟؟؟

ارے بیٹا کیا بننا تھا۔؟؟

!بس انکار ہو گیا۔

بس خالہ! بہت ہو گیا۔! میں اسی لیے تو سمجھاتا ہوں یہ لوگوں میں گھلے ملے تو اسے اٹھنے بیٹھنے کا سلیقہ آئے گا۔ اب دیکھو میں کتنی دیر سے بیٹھا گلا پھاڑ رہا ہوں مگر مجال ہے جو اس لڑکی نے جھوٹے منہ اٹھ کر مجھے سلام بھی بولا ہو۔۔۔

دیکھو خالہ یہ لڑکی بے حسی کا شکار ہو چکی ہے، اسے صرف اپنی فکر ہے۔۔۔ باقی چاہے مریں یا جئیں اسے کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔

ذیشان تو گویا خالہ کے زخموں پر نمک پاشی کے لیے آیا تھا۔۔۔

خالہ میں چلتا ہوں۔! اب شہلا جانے اور آپکی باپردہ بیٹی کل کو مجھے کوئی شکوہ نہ کرے۔۔۔ میں تو ٹھٹھرتی ہوئی سردی میں اسے عزت سے گھر لے جانے آیا تھا مگر اسکے تو مزاج ہی نہیں ملتے۔ ذیشان نے مصنوعی شرافت دکھائی۔۔۔

!ارے نہیں بیٹا تم کیوں دل چھوٹا کرتے ہو۔ ابھی بیٹھو۔

اے زینہ اٹھ! بھائی کو سلام بول۔!!! ماں کے دو تین بار جھنجھوڑنے سے بھی زینہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

ارے چھوڑو خالہ یہ ہے اسکا حسنِ اخلاق۔!اسے صرف دکھاوا کرنا آتا ہے، خالہ یہ سب دکھاوے کا پردہ ہے، ایسی لڑکیاں خاندانوں کو توڑنے کا مؤجب بنتی ہیں۔۔۔ پھوٹ ڈلواتی ہیں۔ ذیشان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور نکلنے سے پہلے خالہ کو دھمکانا نہ بھولا۔

خالہ آئندہ کے بعد میں اس گھر میں قدم بھی نہیں رکھوں گا جہاں پر داماد کو جوتے کی نوک پر رکھا جائے۔۔۔۔

ذیشان میرے بچے یہ لڑکی ضدی اور بیوقوف ہے مگر تم تو سمجھدار ہو، حوصلے سے کام لو۔ ایسی باتوں سے بھلا رشتے تھوڑی ٹوٹتے ہیں۔۔۔

خالہ مجھے کچھ نہیں سننا۔ ذیشان چنگھاڑتا کمرے سے نکل پڑا اور ساتھ میں لکڑی کے کمزور دروازے کو شدت سے پٹخنا نہ بھولا۔۔۔۔

لاچار خالہ خارجی دروازے تک منتیں سماجتیں کرتی رہیں مگر ذیشان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔۔۔ پھنکارتا موٹر سائیکل کو کک مارتا یہ جا اور وہ جا۔۔

مجبور خالہ ہونک بنی گھر کے اندر لوٹ آئی۔۔۔۔

کمرے میں آتے ساتھ زار و قطار رونا شروع کر دیا۔

میری تو قسمت ہی خراب ہے۔ اللہ نے کتنے سالوں بعد اولاد دی اور وہ بھی فتنے باز۔

زینہ تو ہے ہی فساد کی جڑ۔ کیا ہو جاتا اگر اٹھ کر اسے سلام بول دیتی۔ امی نے غصے سے لحاف کھینچا۔۔۔

زینہ جو کہ پہلے سے ذہنی اذیت کا شکار تھی، اس نئے فساد نے مزید ہراساں کر دیا۔۔۔

بستر پر بیٹھی بس روئے چلے جا رہی تھی۔۔۔۔

اب بولتی کیوں نہیں ہے۔ میں کیسے سب کے منہ بند کروں۔۔۔؟؟؟ اب دیکھنا گھر جا کر اس نے طعنوں سے شہلا کا جینا حرام کر دینا ہے۔۔۔

!!!اپنا نہیں تو بہن کا ہی خیال کر لے۔۔۔

امی بستر کی پائنتی پر بیٹھی زینہ کو کوسے جا رہیں تھیں۔۔۔

جب امی نے اپنا سارا غصہ نکال لیا تو زینہ نے ماں کے ہاتھ تھام لیے۔

امی اللہ کا واسطہ ہے مجھے معاف کر دیں۔۔۔

امی آپکو میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ذیشان بھائی کی نظر ٹھیک نہیں ہے وہ موقع ملتے ہی مجھے ہراساں کرتے ہیں۔۔۔ ہر وقت مجھے ہاتھ سے چھونے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں، انکی نظروں میں پاکیزگی اور حیا نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ امی مجھے اس شخص کی موجودگی میں آپا کے گھر جانا قطعاً منظور نہیں ہے۔۔۔

امی آپ کیوں نہیں سمجھتی ہیں۔۔۔؟؟؟ یہ شخص اپنی ناجائز خواہشات پوری نہ ہونے کی بنا پر آپکو بھڑکاتا ہے..

زینہ نے چہرہ رگڑتے ہوئے ماں کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔

امی آپ میری باتوں کو نہیں سمجھیں گی تو میں کس کو جا کر بتاؤں۔؟؟ کس سے فریاد کروں.؟؟؟

آپا کو بتا کر میں اسکا گھر برباد نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

زینہ نے روتے ہوئے التجائیں شروع کر دیں۔۔۔

!چل بس کر! اب نہ رو۔

!مرد کی تو عادت ہوتی ہے منہ ماری کرنے کی، یہ سب وقتی باتیں ہوتی ہیں زینہ۔۔۔

نہیں امی۔!! میں کسی بھی مرد کو ہوس پوری کرنے کی اجازت نہیں دوں گی۔! میرا جسم میرے خالق کی تخلیق ہے میرے پاس میرے رب کی امانت ہے، اس پر حکم بھی اسی کا چلنا چاہئے۔۔

تجھے یہ سب کرنے کو میں کب کہہ رہی ہوں پگلی؟؟ میں تو صرف یہ چاہ رہی تھی کہ اٹھ کر بس سلام بول دیتی۔۔

امی میں ذیشان بھائی کو ہمیشہ سے پردے میں سلام بولتی چلی آ رہی ہوں۔ مگر آج تو انہوں نے حد ہی کر دی ہے۔ نا آؤ دیکھا اور تاؤ دیکھا ہے بنا اجازت طلب کئے میرے کمرے میں آن دھمکے ہیں۔ کوئی تک بنتی ہے بھلا۔؟ امی اگر وہ بیٹھک میں بیٹھتے تو میں آپا کی خاطر انہیں مکمل حجاب میں سلام بول آتی۔۔ مگر

امی وہ صرف اور صرف اللہ کے حکم سے نفرت کرتے ہیں۔ انہیں صرف اپنی نفسانی خواہشات کی طلب ہے۔ اور ویسے ہی آپ کو بھی بہکاتے رہتے ہیں۔۔

اخلاق کی مجھے نہیں انہیں اشد ضرورت ہے۔۔۔!! زینہ نے روتے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔ بہنوئی کی آڑ میں میرا غلط استعمال کرنا چاہتے ہیں بس۔! امی یہ رشتے اعتبار کے ہوتے ہیں ان میں دراڑ آنا بہت سہل ہے۔۔

لوگوں کی دو قسمیں جہنمی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔۔۔۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا: اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، دوسروں کی طرف مائل ہونے والی اور اپنی طرف مائل کرنے والی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ہونگے، یہ نا تو جنت میں داخل ہونگی اور ناہی اس کی خوشبو پاسکیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنے اتنے فاصلہ سے آئے گی۔" (صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ حدیث نمبر: 3971)۔

: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

کوئی بھی عورت اپنے محرم کے علاوہ کسی اور کے ساتھ خلوت نہ کرے". (صحیح بخاری: 3842)۔"

آپ کسی ایسے شخص کے ساتھ خلوت نہ کریں جو آپ کے لیے حلال نہیں، اس لیے کہ خلوت کا نتیجہ ہی زنا کی شکل میں نکلتا ہے اس لیے کہ شیطان نے تو اللہ تعالی کی عزت کی قسم کھا رکھی ہے کہ وہ بنی آدم کو گمراہ کرتا رہے گا :

اللہ رب ذوالجلال کا فرمان ہے :

وہ شیطان کہنے لگا تو پھر تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کر کے رہوں گا، لیکن صرف وہ جو " تیرے مخلص بندے ہوں گے انہیں نہیں "۔(سورۃ ص:82)۔

امی میں شیطان کے نہیں بلکہ رحمن کے بندوں میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔۔

ہائے میں کیا کروں؟ کدھر جاؤں زینہ؟؟؟

ایک طرف شادی شدہ بیٹی ہے تو دوسری طرف کنواری بیٹی ہے جسکا کوئی سبب بنتا نظر نہیں آرہا ہے۔۔۔۔

امی وہ خالق حقیقی عرش پر مستوی ہے نا۔۔! میں بھی اسی کی مخلوق ہوں۔ سب سے بہترین کارساز میرے حق میں بھی بہترین در کھولے گا ان شاء اللہ۔

آپ پریشان نہ ہوا کریں۔!اور خاندان کے کسی بھی فرد کی باتوں میں نہ آیا کریں۔!امی آپ اپنی بیٹی پر اعتماد کریں، میں کبھی بھی کسی کا برا نہیں چاہوں گی۔۔زینہ نے ماں کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔

زینہ میں تیری ساری باتیں سمجھتی ہوں مگر حالات ساز گار ہوں تب ہے نا۔؟؟

امی اللہ جسکو پسند کرتا ہے اسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔۔۔ آپ میرے رشتے والی بات کو ایک آزمائش سمجھ کر قبول کرلیں۔۔۔مجھے بس آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔۔میرے نصیب میں نیک وصالح شوہر ہوا تو دنیا کی کوئی طاقت اسکی رسائی میرے تک ناممکن نہیں بنا سکتی ہے۔۔۔!

زینہ پگلی پریشان کیسے نا ہوں سگی پھپھی نے رشتہ توڑ دیا ہے، باہر سے جو بھی رشتے آئے سبھی کو تیرے پردے سے اعتراض تھا۔۔

امی شاید اللہ نے مجھے پھپھی کے گھر سے بہتر گھر عطا کرنا ہے اس لیے میرا رشتہ وہاں پر نہیں ہو پایا ہے

۔۔۔

****

اوہ کمینوں تم دونوں نے کمرے میں بیٹھ کر سارا معرکہ ضائع کر دیا ہے۔!

کونسا معرکہ ؟؟؟ اوئے وہی حجابی جو یونیورسٹی میں کسی کو گھاس نہیں ڈالتی تھی۔۔ جسکے لئے پھپھی زاد شہزادے کو بلوایا ہے۔۔۔

!یار ویسے "چس" (مزا) آگئی ہے۔

!روحیل تو حقیقتاً ہیرو ہے۔

میں تو آج سے تجھے اپنا استاد مانتا ہوں !! یار جس انداز میں تو نے پستول تانی تھی۔ واہ واہ کیا کہنے۔ !! منیب نے فرطِ جزبات میں روحیل کو سلوٹ کیا۔۔۔

ویسے پستول اصلی ہی ہے نا۔ ؟؟ منیب نے تصدیق چاہی۔

اصلی رکھ کر ڈیڈ سے مرنا ہے یار۔ ؟

ہاں ویسے باقی کام تو جینے والے ہی کرتا ہے۔ !! عامر نے بتیسی دکھاتے ہوئے لقمہ دیا۔

بس کر. ! بیٹھ جا۔ ! اب زیادہ نہ پھیل عامر۔ ! اب بتاؤ جو ویڈیو بنائی ہے اسے اپلوڈ کرنا ہے یا نہیں ؟؟؟ روحیل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

ویڈیو کا بھی کچھ کرتے ہیں، میرے فون میں محفوظ ہے۔ منیب نے سینہ چوڑا کیا۔۔۔

چل ادھر دکھا تو سہی ! تیرا استاد کیسا لگ رہا ہے۔ ! یار روحیل تو تو واقعی عادی غنڈہ لگ رہا ہے۔۔۔ دیکھ ذرا !اپنا آدھ ڈھکا رمالی چہرہ۔

منیب اپنے دونوں ساتھیوں کو فخر سے دکھانے لگا۔۔۔

یار دیکھو!! ویسے لڑکی کتنی اذیت میں ہے۔ کس قدر کانپ رہی ہے۔ عامر نے ہمدردی جتائی۔۔

اسکی اصل اذیت تو اس وقت شروع ہو گی جب ویڈیو فیس بک پر جائے گا اور ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اسے دیکھ کر تبصرے کرنے ہیں۔۔۔

میرے سینے میں ٹھنڈ پڑ جائے گی۔۔

!میرا بدلہ پورا ہو جائے گا۔

پھر میں اسکے بھائی سے بولوں گا کہ ان تبصرہ نگاروں کو بھی جا کر مار۔۔۔ منیب نے دشمنی کی آڑ میں اپنے شیطانی خیالات بیان کرنا واجب سمجھا۔۔

اسی اثنا میں روحیل اپنی تعریف وصول کر کے دوبارہ اپنے فون میں گم ہو گیا۔۔۔

یار عامر کیا خیال ہے اسے اس ویب پر نہ ڈال دیں۔ ؟؟؟؟ یار حجابی مال پر ہمیں بھی لمبا مال ملنا ہے۔ منیب نے مشورہ مانگا۔۔۔

!!!پاگل ہو گیا ہے کیا؟؟ اس پر خاک مال ملے گا۔ ؟ اٹھا کر لے آ اور پھر چلے جانا ویب پر براہ راست۔ نوٹ بھی لمبے اور رات بھی رنگین ہو جائے گی۔ !! عامر نے مکروہ اور غلیظ مشورہ دینے میں پل دیر نہ لگائی۔۔۔

یار میں نے تو اسی وقت روحیل کو بولا تھا مگر یہ نہیں مانا ورنہ ہم سب نے اس وقت براہِ راست ہونا تھا۔۔

منیب نے برا سامنہ بنایا۔۔۔

یار ویسے آئی ٹی ایکسپرٹ (ماہر) کا بھی اپنا ہی مزا ہے۔ جہاں جی چاہے جھانک لو۔! منیب نے عامر کے ساتھ ملکر فلک گیر قہقہہ لگایا۔۔۔

یار تم دونوں تو اپنی بھوک اس کھلے مال کو دیکھ کر پوری کر چکے ہو۔ مگر مجھے تو حقیقت میں کافی بھوک لگی ہے لہٰذا کھانا منگواو۔ روحیل نے دہائی دی۔۔۔

اوئے مانی کدھر گیا ہے ؟؟ معرکہ آرائی سے قبل وہ ادھر ہی بیٹھا تھا۔ روحیل کو تشویش ہوئی۔

اوہ ہیرو بھائی۔!! تو اس شہر میں نیا آیا ہے۔ تجھے یہ سب سمجھنے میں وقت لگے گا۔۔۔ عامر نے آنکھ دبائی۔۔۔

اب پہیلیاں نہ بجھوا یار عامر۔! سیدھا سیدھا بتا۔۔۔

تو چپ کر عامر میں خود بتاتا ہوں۔۔۔ منیب نے فخریہ پیشکش کی۔۔۔

اس دن ہم تینوں آزاد کشمیر میرپور کے مشہور پارک "جڑی کس" گئے تھے اور وہاں پر صرف ایک مسکراہٹ اور دو نین اور دو نمبروں کا تبادلہ ہوا اور آج جینے مرنے کی قسمیں کھائی جا رہی ہیں۔

اپنی محبوبہ کو ملنے گیا ہے مانی۔!!!!

اوئے ہوئے مانی کی تو موجیں ہیں۔!!!روحیل نے جوش سے بولا۔

اسے بولنا تھا یادگار لمحات کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لے۔۔۔

روحیل یار ایک سے ایک بڑی یاد اس کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہے اور جب جی چاہتا ہے ویڈیو کی یاد تازہ کرنے کے لیے مال کو اپنی مطلوبہ جگہ ہر بلوا بھی لیتے ہیں۔۔

تینوں نے شیطانی مکالمہ آرائی پر قہقہے لگائے۔۔۔

* *

سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا: ہم اس سے آگے چلے تو تندور جیسی چیز کے پاس آئے تو اس میں شور و غوغا اور آوازیں سی پیدا ہو رہی تھیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں مرد و عورت بالکل ننگے تھے اور ان کے نیچے سے آگ کے شعلے آتے اور ان شعلوں کے آنے سے وہ شور و غوغا کرتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے پوچھا یہ لوگ کون ہیں؟۔۔۔وہ کہنے لگے: وہ جو تندور جیسی چیز میں لوگ تھے وہ سب زنا کرنے والے مرد و عورتیں تھیں۔"(صحیح بخاری حدیث نمبر 6525:)

* *

اے شہلا۔! تجھے سمجھایا ہے جب ذیشان شور شرابہ کر رہا ہو تو خاموش ہو جایا کر۔

ایک نہ اور سو سکھ"۔"

امی خاموش رہ کر بھی دیکھ لیا ہے اٹھتے بیٹھتے طعنوں کا بازار گرم رہتا ہے۔

امی یہ سب آپ کی ڈھیل ہے، میری اس بہن نے میری ناک کٹوادی ہے سارے سسرال والے طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ میں جا کر کس کس کے منہ پکڑوں۔؟؟ ذیشان نے آتے ساتھ خالہ کو فون کر کے شکایت لگائی ہے اور پھر ساری نندوں تک بات پہنچی ہے اب سارے نندوئی خالہ ساس کے کان بھریں گے۔۔۔

میں کدھر جاؤں۔؟ اس کلوزینہ نے تو ہم سب کا جینا دو بھر کر دیا ہے۔۔۔

اسے ذرا فون دیں. ! میں خود بات کرتی ہوں۔۔۔

!شہلا رونا دھونا بند کر اور آرام کر۔

امی جب گھر میں آگ لگی ہو تو آرام کس کے نصیب میں ہے۔؟؟؟

!! آپ بس اس کلوزینہ سے میری بات کروائیں۔

!شہلا کچھ تو شرم کر لے۔ !تو خود دوسروں کو موقع دے رہی ہے۔

امی میں موقع دے رہی ہوں؟؟؟ شہلا تڑپی۔۔۔

اس ایک کال میں سگی بہن کو کتنی مرتبہ تو "کلو" "کلو" بول چکی ہے۔۔

!امی وہ اسی قابل ہے۔

!شہلا میرا جی نہ جلا۔

ناتو بات سنتی ہے اور نہ بات اسکی غلط ہے۔

دیکھا ہے نا آپکی شہ پر تو وہ شیر بنی بیٹھی ہے۔

میری بوڑھی ہڈیوں کو مزید کھوکھلا نہ کرو۔!! امی نے تنگ آکر فون بند کرنے کا عندیہ سنایا۔۔۔

!! ہائے میں مر گئی۔۔۔! امی ابھی فون بند نہ کرنا۔

!!! شہلا کوئی اچھی بات بھی منہ سے نکال لیا کر۔

امی اس لڑکی نے تو ہمیں جیتے جی مار دیا ہے۔۔۔ اے لڑکی ہوا کیا ہے؟؟؟

امی زید کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!!شہلا کوئی اچھی بات بھی منہ سے نکال لیا کر۔

امی اس لڑکی نے تو ہمیں جیتنے جی مار دیا ہے۔۔۔ اے لڑکی ہوا کیا ہے؟؟؟

امی زید کو بھیجیں۔! ہائے میرے ذیشان نے تو اس کلو کا صدمہ دل پر ہی لگا لیا ہے۔ بس دل تھام کر بیٹھ گئے ہیں، چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا ہے۔۔

امی سینے میں جکڑن بتا رہے ہیں۔۔۔ امی یہ تو پانی سے نکلی مچھلی کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ ہائے او میرے ربا۔۔۔ شہلا کا رونا دھونا عروج پر تھا۔۔۔

زید پتر وہ تیری آپا تو پاگل ہو گئی فون ایسے ہی چھینک کر واویلا کیے جا رہی ہے۔ میرا بچہ جلدی سے ذیشان کو کسی کلینک یا پھر ہسپتال لے جا۔۔۔

جی امی۔! میں بس ابھی نکلتا ہوں۔۔۔

زید پتر اگر ادھر سے جلدی فارغ ہو گیا تو واپسی پر زینہ کے لئے سر درد کی دوا لیتے آنا۔۔

انہیں کیا ہوا ہے امی؟؟؟ زید کی پیشانی شکن آلود ہوئی۔۔۔

ارے بس بارش میں بھیگی ہانپتی کانپتی گھر لوٹی ہے اور تب سے بستر کی ہو کر رہ گئی ہے۔۔

اوہ۔!! زینہ آپا کو آج میری وجہ سے دقت اٹھانا پڑی ہے۔ چلیں آئندہ خیال رکھوں گا۔۔۔

اچھا امی میں ابھی شانی بھائی کو جا کر دیکھتا ہوں۔

ہاں جاؤ۔! اسے ہونا کچھ بھی نہیں ہے یہ بس شہلا کی بے صبری طبیعت چڑیوں کا ڈار (غول) بنا لیتی ہے۔۔۔

اس نے ضرورت سے زائد کھالیا ہو گا اور اب گیس تیزابیت نے سینہ جکڑ لیا ہے۔۔۔

* *

زینہ آپا آپ کی یونیورسٹی تو آگئی ہیں ذرا دھیان سے اتریں۔ پورے ایک ہفتے کا آرام فرما کر واپس آئی ہیں اب دل سے پڑھائی کرنی ہے، کوئی شرارت نہیں کرنی۔!!! زینہ موٹر سائیکل سے اترنے کے بعد زید کی یاد دہانی پر حسب معمول کھکھلائی۔۔۔

زید تم اپنی فکر کرو کسی دن مالک نے پیچ ڈھیلا کسنے پر تمہاری دھلائی کر دینی ہے۔۔۔

اور ہاں زید چھٹی سے دو منٹ قبل آ جانا، میں تمہیں پیغام بھیج دوں گی لہٰذا فون کا دھیان رکھنا۔۔

آ جاؤں گا آپا اسی لیے تو آج جلدی جا کر التوا میں پڑے کام نپٹانے ہیں۔۔۔ لالا منیر کو پہلے سے پوچھ رکھا ہے۔ آج میں کھانے کی چھٹی نہیں لوں گا بلکہ سیدھا ادھر یونیورسٹی آؤں گا۔

زید حیات اپنے سے ایک سال بڑی بہن کا قریبی دوست ہونے کے ساتھ ساتھ ہم خیال بھی تھا۔۔ زید اپنے والد مرزا حیات کی حادثاتی موت کے بعد تعلیم جاری نہ رکھ سکا اور گھر کا چولہا جلانے کی غرض سے میٹرک پاس موٹر مکینک بن گیا۔۔

یونیورسٹی میں قدم رکھتے ہی زینہ کا دل خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ایک ہفتہ قبل آوارہ منیب کی حرکت کا اثر ابھی بھی باقی تھا۔۔ خود پر قابو پاتے ہوئے دھیرے دھیرے اپنے ڈیپارٹمنٹ کیطرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

کلاس کے ختم ہوتے ہی سامعہ نے زینہ کو آڑھے ہاتھوں لیا۔۔۔

زینہ تم جیسی خود سر لڑکی آج دن تک نہ دیکھی اور نہ سنی ہے۔ تم اتنی بے مروت ہو گی کبھی سوچا بھی نہ تھا۔۔۔

!!سامعہ سانس لے لو بہن۔۔۔

تو نالائق پورا ایک ہفتہ غائب رہی ہے وہ تو صد شکر ابا کی ملاقات زید سے ہو گئی تو تیرے زندہ بچنے کی تصدیق ہو گئی وگرنہ میں تو تجھے دفن ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔ عجیب لڑکی نہیں بلکہ عجیب عورت بولنا چاہئے تجھے۔ آج کے زمانے میں کون لڑکی پورا ایک ہفتہ فون بند رکھتی ہے؟؟

سامعہ کی بات مکمل ہوتے ساتھ زینہ کی آنکھیں دغا دینے لگیں۔۔۔۔

اے زینہ۔!!! پاگل ہو گئی ہے کیا۔؟ میں تو مذاق کر رہی تھی۔ اچھا چل رو نہیں!! میں اپنے تمام مذاق واپس لیتی ہوں۔۔۔

زینہ بتا کیا ہوا ہے؟؟ کوئی نیا رشتہ آیا ہے اور پھر انکار ہو گیا؟؟؟

. زینہ نے نفی میں گردن ہلائی

اچھا چل بتا کیا بات ہے پھر؟ چل کلاس سے نکل کر باہر بینچ پر بات کرتے ہیں۔۔

زینہ کا رونا سامعہ کو پریشان کیے جا رہے تھا۔۔

روتے ہوئے زینہ نے من و عن سارا واقعہ بیان کر دیا۔۔۔

زینہ یہ آوارہ منیب ایک مرتبہ میرے سامنے آئے تو پھر دیکھنا، میں اسکا حشر نشر کر دوں گی۔۔۔

اب یہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچنے والا ہے۔۔۔

میں آج ہی تایا کو فون کر کے اور ان کو ساری صورتحال سے آگاہ کرتی ہوں۔۔

سامعہ رہنے دو۔! ایسے ہی خواہ مخواہ میری عزت پر حرف آئے گا۔۔ ویسے بھی زید سے کافی چھینٹی کھا چکا ہے، اسی کا بدلہ لینے کے لیے اس نے ایسا کیا ہے۔۔۔

زینہ تم ساری زندگی ڈرتی رہنا۔ اس طرح کے بدکردار دو ٹکے کے لڑکوں سے ڈرنا نہیں چاہیئے بلکہ انہیں ڈرانا چاہیئے۔۔۔

سامعہ میں نے بہت کوشش کی تھی کہ بھاگ جاؤں مگر اسکے ساتھ دوسرے لڑکے نے میری کنپٹی پر پستول تان لی تھی تو مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کروں۔۔۔ تمہاری یہی کمزوریاں مجھے کھولتی ہیں زینہ۔

. تو یہ ڈر خوف کو نکال پھینک ورنہ میری طرف سے فارغ ہو

کیا مطلب سامعہ ؟؟؟

مطلب یہ کہ پھر میں بزدل عورت کے ساتھ دوستی قائم نہیں رکھ سکتی ہوں۔۔۔

عورت۔ ؟؟؟

جی زینہ عورت ہی بولوں گی، زینہ مرد تو نہیں ہے نا۔!! خیر چھوڑو اس بات کو،

زینہ جو مرضی ہو جاتا وہ سر محلہ گولی نہ چلاتا وہ صرف تمہیں ہراساں کر رہا تھا، اپنی دھاک بٹھانا چاہ رہا تھا۔۔۔

تم ساتھ ہوتی تو کسی کی بھی جراءت نہ ہوتی۔۔۔

زینہ۔! میں ساری زندگی تمہاری چوکیداری تو نہیں کر سکتی ہوں۔۔۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا دھونا !! چھوڑ دو زینہ۔

اس طرح کے زانی مردوں میں مردانگی نہیں ہوتی ہے۔ انکو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔

سامعہ تو میں کونسا انہیں سر آنکھوں پر بٹھایا تھا؟؟

ہاں مگر جو تو بھاں بھاں رو رہی تھی انکے سامنے تو وہ سمجھ گئے ہوں گے لڑکی میں دم نہیں ہے۔ اس طرح کے گھٹیا لوگ صرف اپنی نفسانی تسکین پوری کرتے ہیں۔۔۔ اگر تو اس وقت صرف چیختی چلاتی رہتی تو

کوئی نہ کوئی تیری مدد کے لئے آجاتا اور دونوں آواروں کی خوب ٹھکائی کرتا۔۔۔ ابھی بھی لوگوں میں انسانیت باقی ہے۔!!

!!!تو صرف ایک لفظ بولتی "بچاؤ"۔

زینہ میرے میں سکت نہیں تھی، میں نے بہت کوشش کی تھی۔۔۔

میرے گلے سے آواز ہی نہیں نکل پائی۔۔۔

!. چلو اب رونا دھونا چھوڑو

امی کی طبیعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مجھے بھی بس اچانک چھٹی کرنا پڑ گئی پر تیرے لیے یہ واقعہ سبق آموز ہونا چاہئے۔۔۔۔

آج سے تو اپنے پاس لال مرچ کی پڑیا ہر وقت پاس رکھے گی۔۔۔

اب یہ نا بول دینا سامعہ میرے ہاتھوں میں لرزا طاری تھا اور میں ان مرچوں کو استعمال میں نہ لا سکی۔۔۔!!!

زینہ تمہیں مضبوط بننا ہو گا۔ سوشل میڈیا کی وجہ سے معاشرے میں شر جڑیں گاڑھ چکا ہے۔۔۔ منیب اور اس جیسے اور کتنے ہیں جو لڑکیوں کو کھلونے کی طرح استعمال کر کے نئے کی تلاش میں سر گرداں ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

!!! ہم پستول یا جسمانی لڑائی نہیں لڑ سکتے مگر اپنا دماغ تو استعمال کر سکتے ہیں نا۔۔

کاش! تم نے شور مچایا ہوتا تو آج یہ لفنگا منیب پٹیوں میں جکڑا ہوتا۔۔۔ دوبارہ کسی لڑکی کے ساتھ چھیڑ خانی کی جراءت نہ کرتا۔۔۔

سامعہ وہ بہت ڈھیٹ ہے، یاد نہیں گزشتہ ماہ زید نے اسکو کس قدر پیٹا تھا مگر یہ باز نہیں آیا اور موقع ملتے ہی وار کر گیا۔۔۔۔

زینہ اب کی بار یہ شخص جب ایک سے زائد لوگوں سے پٹتا تو ہڈی پسلی ضرور ٹوٹتی۔۔۔

خیر "اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"۔۔۔

ہائے سامعہ. !وہ دیکھ ہماری طرف ہی آ رہا ہے۔!!!وہ دیکھ۔!!!زینہ نے لرزتے ہاتھوں سے سامعہ کا کندھا جکڑ لیا۔۔۔

زینہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔! تم بس اپنے آپ پر قابو رکھو۔! یہ یونیورسٹی ہے اسکے باپ کا محل نہیں جہاں پر یہ اپنی دھونس جما سکے۔۔۔

سامعہ چلو یہاں سے چلتے ہیں. !رہنے دو۔! ہمیں کیا ضرورت ہے اس لفنگے کے منہ لگنے کی. !زینہ نے منتیں شروع کر دی۔۔

زینہ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے۔۔۔

تو آنے دے اسے۔

اس پر تو میں ہراسگی کا پرچہ کٹواؤں گی۔۔۔

سامعہ چھوڑنا.!!!!اس میں بھی ہماری ہی جگ ہنسائی ہونی ہے۔۔۔

زینہ میں اس شخص کو نہیں چھوڑنے والی۔۔!سامعہ پوری تیاری کے ساتھ منیب کی منتظر تھی۔۔ جبکہ زینہ کو ٹھنڈے پسینے آنا شروع ہوگئے۔۔۔۔

زینہ فون نکال۔!میرا فون وائس ریکارڈنگ پر رہے گا اور تو اسکی ویڈیو بنائے گی۔۔۔

!سامعہ میں کیسے بنا سکتی ہوں یار.؟؟؟

زینہ عبایا کے ایک کونے میں چھپا کر ریکارڈنگ کرتی رہنا۔۔۔۔۔

سامعہ میرے ہاتھ کانپیں گے۔!میرے سے ریکارڈنگ نہیں ہو پائے گی۔اور ویسے بھی ہم نے اسکی

!ریکارڈنگ کا کیا کرنا ہے؟

زینہ تیری عقل میں بھوسی بھری ہوئی ہے۔۔۔

کل کو اگر اس نے تمہیں یا کسی اور لڑکی کو ہراساں کرنے کی کوشش کی تو ہمارے پاس تمام ثبوت ہوں گے ان شاء اللہ۔۔۔

اسکواس یونیورسٹی سے ہی نکلوادیں گے جس کے لئے ثبوت ہونا بہت ضروری ہیں۔۔ تاکہ آئندہ کوئی بھی شریف لڑکی اسکی ہوس کا نشانہ نہ بن سکے۔۔۔ !!!

اپنے ڈیپارٹمنٹ کی لڑکیوں کے ساتھ چولیں مارنے کا عادی ہے تو سمجھتا ہے باقی سب لڑکیاں بھی ایسی ہیں۔۔

یہ جو اسکے باپ کے لمبے نوٹ ہے ناوہی اسکا دماغ خراب کیے ہوئے ہیں۔۔۔

میں چاہتی ہوں صرف ایک مرتبہ یہ میرے ہتھے چڑھے میں اسکی گھٹیا حرکتیں سر تک پہنچاؤں گی۔۔۔

سامعہ کھولتے خون کے ساتھ منصوبہ بندی میں مصروف عمل ہوگئی۔۔۔

ایکسکیوز می۔!!! منیب نے شرافت کا خول چڑھاتے ہوئے بولا۔۔

جی فرمائے. !!!زینہ کے بجائے سامعہ نے جواب دیا۔

کیا میں ادھر بیٹھ سکتا ہوں؟؟؟

نہیں. !!!

کیوں. ؟؟؟ منیب نے ابرو اچکائے۔

کیونکہ یہاں پر ہم بیٹھے ہیں۔!! سامعہ کا کورا جواب سن کر منیب کھول کر رہ گیا مگر وہ تو اپنی نئی چال چلنے کے لیے کسی حد تک بھی جا سکتا تھا۔۔۔

دیکھیں مس آپ غلط سمجھ رہی ہیں وہ دراصل میں ان سے معافی مانگنے آیا تھا۔؟

کن سے معافی؟ سامعہ نے بینچ پر بیٹھے بیٹھے اپنے نقاب کو درست کرتے ہوئے کھردرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

!! یہ جو آپ کے ساتھ کالے برقعے میں بیٹھی ہیں۔

کیوں آپ ان سے معافی کیوں مانگنا چاہتے ہیں؟؟؟

وہ دراصل گزشتہ ہفتے میرے سے ایک غلطی سرزد ہوگئی تھی بس اسی سلسلے میں حاضر ہوا تھا۔

کونسی

غلطی سرزد ہوئی ہے آپ سے؟؟؟ ذرا تفصیلی روشنی ڈالیں تاکہ اس پر سوچا جاسکے۔۔۔

وہ جی انکو پتا ہے؟؟؟

کن کو پتا ہے؟؟ سامعہ نے ذرا سخت لہجے میں پوچھا۔۔

یہ جو آپکی سہیلی پاس بیٹھی ہیں۔

آپ میری سہیلی کو چھوڑیں، آپ میرے ساتھ مخاطب ہیں لہذا میرے سوالوں کے جوابات دیں۔۔۔

جی تو آپ کسی غلطی کا ذکر فرمارہے تھے۔ ہم ہمہ تن گوش ہیں اب اپنا منہ مبارک کھولیں۔۔۔

منیب سامعہ کے تحقیقی انداز پر کھول کر رہ گیا۔

کیا ہم کہیں پر بیٹھ کر نہیں بات کر سکتے ہیں۔؟؟؟ منیب نے سعادت مندی سے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

!!ہم بیٹھ کر ہی بات کر رہے ہیں۔

میرے خیال میں یہ معافی نامہ سرکاری سطح پر نہیں ہو رہا ہے، اس لیے اتنے تردد کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔!

آپ بولنا شروع کریں۔!!سامعہ نے اپنا نقطہ نظر رکھا۔

وہ دراصل میں اپنے گزشتہ ایک سال کے رویے سے لے کر ایک ہفتہ قبل والے رویے پر بہت شرمندہ ہوں۔!!!

اپنی دوست سے بولیے مجھے معاف کر دیں۔۔۔

جی وہ تو میں بول دوں گی آپ صرف ایک سال قبل والی وجوہات بتا دیں۔سامعہ نے دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔

!بس جی نادانی میں جو منہ میں آتا تھا، بولتا رہا ہوں۔

مثلاً۔؟؟؟

وہ مجھے بہت افسوس ہورہا ہے ان تمام کلمات کو دہراتے ہوئے۔ میں نہیں چاہتا آپکی سہیلی کے زخم تازہ ہوں۔ منیب نے سادگی اور شرافت کی حدوں کو چھوتے ہوئے نرم لہجے میں بولا۔۔۔

زخم تو خیر آپ کو دیکھ کر ہی تازہ ہو جاتے ہیں۔۔۔ سامعہ نے دانت پیسے۔۔۔

!وہ زینہ جی میرے ان جڑے ہاتھوں کی طرف دیکھیں اور مجھے معاف فرمادیں۔۔۔

!یہ تو ادھر دیکھ ہی نہیں رہی ہیں۔

!!! آپ ان پر غور و فکر کرنے کے بجائے اپنے الفاظ پر کریں تاکہ آپ کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو اور نہ ہمارا۔

امید ہے آپ کی بات مکمل ہو چکی ہے۔؟؟

ارے نہیں۔ !وہ دراصل میں اپنے دوست کی طرف سے بھی معافی مانگنے آیا تھا۔۔ منیب نے بات کو طول دیا۔۔۔

آپ نے معافی مانگ لی ہے۔ اور ہم نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔ بات ختم۔ !سامعہ نے چہرے کے سامنے منڈلاتی مکھی کو اڑایا جبکہ زینہ جھکے سر کے ساتھ تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

یہ تو آپ بول رہی ہیں جی، آپ کی دوست نے تو ابھی تک کچھ بھی نہیں بولا ہے۔۔ منیب نے اداس چہرے سے بولا۔

!زینہ۔ !! بولو میں نے معاف کیا۔

سامعہ انکو بول دو میں نے معاف کیا۔

چلیں آپ تشریف لے جائیں۔اب آپ کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی ہے۔۔۔

آپ کا یہ احسان میں زندگی بھر نہیں بھول سکتا ہوں۔ آج رات تو کم از کم میں سکون کی نیند سو سکوں گا۔۔

منیب کا عاجزانہ لہجہ زینہ کی سمجھ سے باہر تھا جبکہ سامعہ بات کی گہرائی تک پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

امید ہے آئندہ آپ ہمارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔؟؟ سامعہ نے تصدیق چاہی۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جی۔ آپ کا ڈیپارٹمنٹ ادھر اور میرا دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔۔۔

جی بالکل۔!اسکے باوجود آپ یونیورسٹی کی ہر لڑکی سے واقف ہیں۔۔۔ سامعہ غصے سے بڑبڑائی۔

آپ نے کچھ بولا ہے؟

جی نہیں۔!ہمیں اپنی کلاس میں جانا ہے۔ ہمیں راستہ دیجیے۔!سامعہ نے سنگی بینچ پر پڑی کتابیں سمیٹنا شروع کر دیں۔۔۔

جی ضرور۔ آپ جایئے۔۔۔ منیب ادب سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔۔۔

پہلے آپ یہاں سے تشریف لے جایئے پھر ہم جائیں گے۔۔۔

!!جی ضرور۔

منیب نے مجبور ہو کر پتلون کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور متوازن چال چلتے ہوئے کینٹین کا رخ کر گیا۔۔

سامعہ شکر ہے یہ گیا ہے۔۔۔

زینہ نے فون کو ریکارڈنگ سے ہٹایا اور عرق آلود ہتھیلیوں کو رمال سے رگڑ ڈالا۔۔۔

یار سامعہ یہ شخص اس قدر بدل گیا ہے یا ڈرامے بازیاں کر رہا ہے۔۔۔یاد نہیں گزشتہ سال اسکی زبان کس قدر خراب تھی، اس نے ہمارا جینا دو بھر کر دیا تھا۔ اور گزشتہ ماہ جب اس نے لاعلمی میں میرا پیچھا کرتے ہوئے زبان درازی کی تو زید سے خوب ٹھکائی کروائی تھی۔۔۔

زینہ دلوں کے حال تو اللہ جانتا ہے مگر اسکے کرتوتوں کے بارے میں جلد ہی پتا چل جائے گا کہ یہ ہمیں کسی نئی سازش کا حصہ بنانا چاہتا ہے یا حقیقتاً توبہ کر چکا ہے۔۔۔

* *

کبھی اپنے نفس کی بغاوت پر پورا اتر کر تو دیکھو۔! تمہیں ہر چیز شفاف نظر آئے گی۔ ضمیر کی عدالت میں پیش رفت سے قبل اپنے ان گناہوں اور نافرمانیوں کو گن لینا، مقدمے میں وکیل صفائی بعض اوقات اپنی چرب زبانی سے حقائق کو پس پشت ڈالنے میں ماہر ہوتا ہے۔

!اب دیکھتے ہیں تمہارا وکیل صفائی ابلیس جیتتا ہے یا پھر جیت ایک مومن کی ہوتی ہے۔؟

خواہش نفس کے پجاری بنے تو ٹھکانا "النار" ہے۔۔۔

زینہ نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!اب دیکھتے ہیں تمہارا وکیل صفائی ابلیس جیتتا ہے یا پھر جیت ایک مومن کی ہوتی ہے۔؟

خواہش نفس کے پجاری بنے تو ٹھکانا "النار" ہے۔۔۔

زینہ نے تڑپ کر بولا مگر اگلے ہی لمحے کسی نے اسکی نازک کلائی مضبوطی سے تھام لی۔۔۔

مجھے نفس کی جنگ جیتنی ہے زینہ میری مدد کرو۔! مخاطب کی آنکھوں میں امید کے دیئے ٹمٹمار ہے تھے۔

نہیں۔!! میں آپکو نہیں جانتی چھوڑیں مجھے جانے دیں۔۔۔۔

زینہ مجھے مت چھوڑو۔!!! سائل کا منت طلب لب ولہجہ زینہ کو نڈھال کرنے لگا۔۔۔

!!! نہیں۔۔!!! نہیں۔!!! نہیں۔۔

مجھے کسی اجنبی سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔ خدارا میرے راستے میں رکاوٹیں نہ بنو مجھے میری منزل پر پہنچنا ہے۔۔۔

منت سماجت کرتی زینہ تڑپ کر رہ گئی مگر اجنبی تو گویا ہاتھ تھام کر بھول چکا تھا۔۔۔۔

!!! میں بول رہی ہوں میری کلائی چھوڑو۔۔۔

اذیت میں مبتلا زینہ نے بے بسی میں جھک کر اسکے ہاتھ پر کاٹنا چاہا مگر اجنبی اسے اپنی مضبوط گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

!!!مجھے چھوڑ دو۔!!!اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دو۔۔

!!!تم میری ہو۔!صرف اور صرف میری ہو۔

!!!میں تمہارے لیے نا محرم ہوں۔

!!تم میری بن جاؤ۔

پسینے میں شرابور چلاتی زینہ کی یکدم آنکھ کھل گئی۔۔۔دائیں بائیں دیکھا تو کمرے میں زیرو کا بلب ٹمٹمارہا تھا۔

حی علی الصلاۃ"۔۔!(نماز کی طرف آؤ)"

حی علی الفلاح"۔!(فلاح کی طرف آؤ)"

صلاۃ الفجر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں

زینہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔شکر ہے یہ خواب تھا۔۔

پاس پڑے دوپٹے سے چہرہ صاف کیا۔۔۔

کتنے دنوں سے زینہ اس ایک شخص کو التجا کرتے ہوئے اپنے خواب میں دیکھ رہی تھی۔

یہ کون شخص ہے؟؟ یہ وہی شخص ہے جو میرے اوپر پستول تانے کھڑا تھا۔۔۔میں شاید اس حادثے کے بارے میں بہت زیادہ سوچ رہی ہوں اس لیے میں ایسے خواب دیکھ رہی ہوں شاید۔؟

سوچ سوچ کر دماغ ماؤف ہونے لگا۔۔۔

اسے میں برا خواب کہوں یا اچھا؟؟ ایک طرف تو وہ شخص اصلاح کے لیے ساتھ چاہتا ہے تو دوسری طرف وہ نامحرم کا ہاتھ تھامتا ہے۔۔۔؟؟؟

یا اللہ مجھے کسی بھی نئی آزمائش سے محفوظ فرما۔!!

دل خزاں کے سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا۔۔۔

ساتھ والی چارپائی پر لیٹی امی بھی کروٹیں بدلتی نظر آئیں۔۔

اے زینہ۔!اٹھ گئی ہے میری بچی۔!ماں کی شیریں پکار پر زینہ کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

فوراً آنکھیں رگڑ کر جواب دیا۔۔۔

جی امی بس ابھی وضو کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔

تو لیٹی رہ۔!میں وضو کے لئے پانی گرم کرتی ہوں۔۔

نہیں امی آپ لیٹی رہیں۔میں خود کر لیتی ہوں، آپ دوسرے کمرے سے زید کو جا کر جگائیں۔۔۔اسے اٹھانے کے لیے بھی آدھے گھنٹے کے ترلے درکار ہیں۔۔اس ڈھیٹ نے میرے پکارنے پر نہیں اٹھنا ہے۔۔۔

اے زینہ۔!!سارادن اتنا سخت کام کرتا ہے،مالک کی جھڑکیوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی بھی نجانے کتنی باتیں سنتا ہوگا،اتنی کم عمری سے کام میں جتا ہوا ہے۔ہمارا روٹی پانی اسی میرے معصوم بچے کی وجہ سے چل رہا ہے۔اللہ کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے۔۔۔

یہ تو ہے امی۔!زینہ نے کرسی پر پڑی جرسی کو پہنتے ہوئے ماں کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

صلاۃ الفجر کی ادائیگی کے بعد زینہ مسنون اذکار میں مشغول ہوگئی جبکہ امی دوسرے کمرے میں تلاوت قرآن کرنے لگیں۔۔۔۔

ناشتے اور برتنوں کی دھلائی سے فراغت کے بعد زینہ نے کپڑوں کی دھلائی کی ٹھان لی۔۔۔

!!زید پتر آج بھی کام پر جا رہا ہے آج کا دن آرام کر لے میرا بچہ۔

موٹر سائیکل کو صاف کرتے زید کے ہاتھ تھم گئے۔امی اللہ نے صحت دی،ہمت دی ہے تو سات آٹھ سو روپے کو کس لیے لات ماروں۔؟؟

!گھر بیٹھ کر کیا کروں گا۔؟بہتر ہے چار پیسے لے آؤں۔۔

!پتر ہر وقت تیرے گریس اور تیل سے اٹے ہاتھ دیکھ کر دل جلتا ہے میرا۔

امی رزق حلال کمانا آسان تو نہیں ہوتا ہے۔۔

امی جی میں تو روزانہ اپنے گھر لوٹ آتا ہوں، گھر کے بنے صاف ستھرے تازہ کھانے کھاتا ہوں اور مجھے دھلے دھلائے استری شدہ کپڑے بھی ملتے ہیں تو مجھے اور کیا چاہئے۔۔۔؟

امی پردیسوں سے پوچھیں جو بیچارے دیار غیر کی خاک چھانتے ہیں اور گھر لوٹ کر کھانا بھی خود بناتے ہیں۔۔۔زید نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے غمزدہ ماں کو تسلی دی۔۔۔

وہ بات تو ٹھیک ہے پتر پر پھر بھی کم عمری سے تیرے ہاتھوں میں بنتے چھالے دیکھ رہی ہوں۔۔بیٹے کی تڑپ میں ماں کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔

امی۔!!زید موٹر سائیکل چھوڑ کر ماں کو دلاسا دینے لگا۔۔۔

زینہ آپا امی کو کچھ سمجھاؤ۔!زینہ جو ایک کونے میں بنے تھڑے پر بیٹھی کپڑوں کی رگڑائی میں مصروف تھی۔۔۔فوراً ہاتھ تھم گئے۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے؟؟

آپا آپ کن خیالوں میں گم ہیں۔؟؟میں دیکھ رہا ہوں کافی دنوں سے آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہی ہیں۔۔

ارے نہیں میرے ننھے منے بھائی میں ٹھیک ہوں وہ بس تمہاری قمیصوں پر بنے داغ منہ زور ہو چکے ہیں، مجھے کہتے ہیں اور رگڑو۔۔!!اور زور سے رگڑو۔!!!پورا زور لگا کر رگڑو۔!!!!

زینہ نے ایک ادا سے زید کی قمیض کو رگڑتے ہوئے بولا۔۔۔

زید سمیت امی کی بھی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

آپا کپڑے جلدی دھولیں۔ یہ ناہو شام کو پھر چھما چھم بارش شروع ہو جائے اور آپکے دھلے کپڑے تار پر پڑے پڑے کوسنے دینے لگیں۔۔۔

ہمیں اتارو۔!! ہمیں تار کے اوپر سے اتارو۔۔!!! اللہ کا واسطہ ہے ہمیں اتار کر اندر کمرے میں لے جاؤ۔۔!!!!

زید نے بہن کی نقل اتارتے ہوئے گھر میں پھیلی افسردگی کو زائل کر دیا۔۔۔

امی میں تو چلا اب پریشان نہیں ہونا شام کو جلدی گھر لوٹ آؤں گا ان شاءاللہ۔۔۔

اللہ کے حوالے میرا بچہ۔!! اللہ تجھے اپنے حفظ وامان میں رکھے! اللہ تیرے رزق میں برکت ڈالے۔ آمین۔

زید کے گھر سے نکلنے تک ماں کی زبان ذکر سے تر رہی۔۔۔

زید کے نکلتے ہی زینہ ماں کے نرغے میں دوبارہ آگئی۔۔۔

اے زینہ جس طرح تو کپڑوں کو رگڑتی ہے کسی دن اتنی محنت اپنے بھولے بھالے چہرے پر بھی کر لے۔۔۔!!

!!دیکھ اللہ نے کتنے پیارے نقوشِ سے نوازا ہے ماشاء اللہ۔ انہیں نکھار۔!!انہیں سنوار۔۔

میری بچی۔!!!دیکھ باہر لڑکیاں کس قدر فیشن کرتی ہیں۔۔ تم تو میرے سے زیادہ لڑکیاں دیکھتی ہو۔ دور

!!کس لیے جانا، تمہاری یونیورسٹی میں بھی اس طرح کی کتنی لڑکیاں ہونگی۔۔۔

!!!جی امی۔!ننانوے فیصد لڑکیاں ایسی ہی ہیں۔

تو پھر میری بچی!میری شہزادی!زینہ پردوں میں لپٹے وجود ڈولی میں بیٹھنے کی چاہ میں ہی اپنے بالوں میں چاندی اتار لیتے ہیں اور وہ نیم عریاں چہکتی بلبلیں اپنی اداؤں سے کتنے منچلے پھانس لیتی ہیں۔۔

امی میں بوڑھی ہوتی ہوں، ہو جاؤں مگر میں اس دوٹکے کی سوچ پر اپنے ایمان کا سودا نہیں کروں گی۔۔۔

میرے نصیب کا لکھا مجھے ان سات پردوں میں بھی مل کر رہے گا۔۔۔

بلبلیں پھانسنے والے ویسے بھی میرے معیار پر پورا نہیں اتر سکتے ہیں۔۔ مجھے تو غیرت مند چاہئے جس کی مردانگی صرف گالم گلوچ اور عورت پر ہاتھ اٹھانے تک کی نہ ہو بلکہ وہ مؤدب ہو، وہ متقی ہو اور وہ ہر قدم پر اللہ سے ڈرنے والا ہو۔ زینہ نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے اور بالٹی میں پڑے کپڑے نچوڑنے لگی۔۔۔

!!!زینہ تو کیوں نہیں سمجھتی بیوقوف لڑکی۔!یہ سب کتابی باتیں ہیں حقیقت کا سامنا کر لڑکی۔

تجھے کون بیاہ کر لے جائے گا؟؟ بارہا بولا ہے چہرے پر کوئی کریم، کوئی بلیچ لگایا کر مگر تو اس لفاظی دنیا سے باہر نکلے تو ہے نا۔! امی لاچارگی سے چارپائی پر نڈھال ہو کر بیٹھ گئیں۔۔

زینہ میری رات تو اسی سوچ میں کروٹیں بدلتے گزر جاتی ہے کہ جوان بیٹی اپنے گھر بار والی کب ہو گی؟۔۔۔

زینہ دوبارہ کھوئے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی۔

امی مجھے بیاہ کر وہی لے جائے گا جس کی آنکھوں میں حسن ہو گا۔ جسکو باحیا، پاک دامن کی تمنا ہو گی، جو میرے باطن کا دیوانہ ہو گا۔۔۔

اے کم عقل لڑکی.! تیرے باطن کو کون دیکھے گا؟؟

کیوں میرا لہو جلاتی ہے؟؟ امی سرد آہ بھر کر رہ گئیں۔

امی پتا ہے اسے میرا باطن کیسے دکھے گا؟ زینہ نے کپڑوں کو زور زور سے جھاڑتے ہوئے پوچھا۔

نہیں مجھے نہیں پتا تیری اس فضول قسم کی ضد کو تو اکیلی ہی سمجھ۔

وہ شخص مجھے میرے اعمال سے پہچانے گا، میرے کردار کی کشش اسے میرا دیوانہ بنا دے گی۔

زینہ نے خوابناک لہجے میں خالی بالٹی کو کھنگالا اور صحن کے ایک کونے میں رکھ چھوڑی۔۔

!دیکھتی رہ دیوانوں والے خواب۔

امی وہ جو عرش پر مستوی ہے ناوہ ستر ماؤں سے زیادہ اپنے بندے کو پیار کرنے والا ہے، وہ کبھی بھی میری دعاؤں کو رد نہیں کرے گا۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں۔۔ آپ کے حکم، آپ کی خواہش کے مطابق کریم بھی لگاؤں گی اور ابٹن بھی لگاؤں گی۔ بس مجھے امتحانات سے فارغ ہونے دیں ان شاء اللہ۔ کسی دن سامعہ کو ساتھ لے جاؤں گی یا پھر اسی سے منگوالوں گی مگر ابھی نہیں امی۔۔۔

یا اللہ تو میری بچی کی اس خواہش کو پورا کر۔!! کوئی اس کی سوچ کے مطابق اس جیسا بندہ، مخلص، متقی اور محترم میرے در پر بھیج دے۔ آمین ثم آمین۔۔۔
امی چارپائی پر بیٹھی جھولی پھیلا چکیں تھیں جبکہ زینہ کو ماں کی مجبوریوں پر ترس آنے لگا۔۔۔

* *

ہاں بھئی تیرا نیا مشن کہاں تک پہنچا ہے؟؟؟ کونسا مشن؟؟ منیب نے تصدیق چاہی۔
یار وہی حجابی، گلابی، شرابی، نشیلی، سی۔!!! روحیل نے بے باک لہجے میں پوچھ کر زور سے قہقہہ لگایا۔۔۔

کہاں یار۔ ابھی تک تو کچھ بھی نہیں کر پایا ہوں۔ تیرے کہنے کے مطابق معافی تو مانگ آیا ہوں۔۔ ویڈیو بھی بنا اپلوڈ کیلئے تجھ کمینے کو بھجوادیا ہے۔۔۔۔

دو ٹکے کی لڑکی میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مگر اسکا جاسوس بھائی مجال ہے دو منٹ بھی لیٹ ہو جائے، وہ وقت سے پہلے یونیورسٹی کے گیٹ پر پایا جاتا ہے۔۔۔

لگتا ہے اسے دنیا میں اور کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ منیب نے دکھی دل کے پھپھولے نکالے۔۔۔

!! یار منیب کوئی اور حجابی اٹھالے اور براہ راست چلا جا۔

نہیں یار میں اس لڑکی کو تڑپتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

ایک سال سے اوپر گزر گیا ہے اس پر محنت کرتے ہوئے مگر قابو ہی نہیں آرہی ہے۔ نجانے کیا چیز ہے ہمیشہ ہی میرے ہاتھوں سے پھسل جاتی ہے۔

اس بار تو تجھ کمینے کی وجہ سے بچ گئی تھی ورنہ چاروں دوستوں کے۔۔۔۔۔۔۔ تو سمجھ تو رہا ہے نا۔؟؟؟

منیب نے اپنی غلیظ تفکیر پر قہقہہ لگایا۔۔۔

ویڈیو کا کیا بنا ہے ؟؟؟ تو نے نیا نقلی اکاؤنٹ بنایا ہے یا نہیں۔؟ میری تو کتنی نئی آئی ڈیز بند ہو چکی ہیں۔۔۔

تجھ کمینے کو ویڈیو اس لیے بھیجا تھا کہ تو ان چیزوں میں ماسٹر ہے تو میرے سے بہتر طریقے سے سب سنبھال لے گا۔۔۔ شکر ہے ویڈیو تجھے بجھوا دیا تھا وگرنہ اس نایاب چیز سے بھی جاتے رہتے۔۔۔ روحیل تجھے پتا ہے ؟ جیسے ہی ویڈیو تجھے بھیجا اسی وقت میرا فون گر کر چورا چورا ہو گیا۔ منیب نے دکھ سے بتایا۔۔۔

تو کمینہ اور کچھ دن ادھر رک جاتا تو دوسرا موقع آزما لیتے۔۔۔

نہیں یار ڈیڈ نے بلوالیا تھا۔ تو جانتا تو ہے تنہائی اور بیماری دونوں ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔

آئے ہائے تو کب سے اتنا فرمانبردار بنا پھرتا ہے۔ شادی کر لے اور دور کر اپنے ابا کی تنہائی کو۔۔۔ منیب نے دانت پیسے۔۔۔۔

عاصم آ تو رہا ہے دبئ سے، پہلے اسکی شادی ہو گی پھر میری۔۔۔ میں ابھی اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہوں۔۔ روحیل نے لاپرواہی سے بولا۔۔۔

تیرے ڈیڈ نے بولنا ہے کہ پہلے بڑے بیٹے روحیل کی شادی پھر چھوٹے بیٹے عاصم کی شادی ہو گی۔

نہیں یار ڈیڈ میرے اوپر اندھا اعتبار کرتے ہیں، وہ میری اس بات کو بھی مان جائیں گے۔۔۔ روحیل نے خود اعتمادی سے بولا۔۔

تو سنا ابھی کیا ہو رہا ہے ؟؟

کوئی نیا شکار ہاتھ آیا ہے۔؟؟؟ روحیل نے منیب کو مزید کریدا۔۔۔

ہر طرف شکار ہی شکار ہیں۔۔۔ مانی عامر شکار کو لے کر پہنچ رہے ہونگے، مجھے ادھر کیمروں کی سیٹنگ کے لیے چھوڑ گئے ہیں۔۔۔

ایک نئ کلی آرہی ہے۔۔۔ لے تصویر دیکھ لے۔! ابھی بھیجی ہے۔۔۔ کاش تو ادھر ہوتا تو تیرے بھی وارے نیارے کرواتے۔۔۔

یہ کونسی والی ہے۔؟؟؟

!ارے ایک ہو تو بتاؤں ناپیارے۔

منیب نے فخریہ انداز میں بتایا۔۔۔

منیب پریشان نہ ہو۔!بس ایک مرتبہ دبئی سے عاصم لوٹ آئے اس سے اگلی صبح میں اسلام آباد سے میرپور آزاد کشمیر تیرے پاس ہوں گا۔ پھر جی بھر کر کلیوں سے کھیلیں گے۔۔۔ شیطانی گفتگو میں فرعونی قہقہے گونجے۔۔۔

* *

:ارشادِ باری تعالیٰ ہے

بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو' ان کے لیے دنیا اور آخرت میں درد" ناک عذاب ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔(النور-19)

:ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص ہدایت)نیکی(کی طرف بلائے 'اسے ہدایت)نیکی(پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے" والوں کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی..

اور جو شخص گمراہی) برائی (کی طرف بلائے' اس کو گمراہی) برائی (پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہو گا اور ان چلنے والوں کے گناہ میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی.."

(صحیح مسلم کِتَاب الْعِلْمِ باب مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً وَمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى أَوْ ضَلَالَةٍ)

بے حیائی (فحش) کی اشاعت ایک جامع بات ہے جس میں زنا، تہمت زنا، بے حیائی کی باتوں کا چرچا کرنا اور انسان کو زنا کی طرف مائل کرنے والی باتیں اور حرکتیں کرنا سب شامل ہیں۔ موجودہ زمانہ میں اشاعتِ فحش کے جدید طور طریقے ایجاد ہو گئے ہیں مثلاً نائٹ کلب، مخلوط تیراکی کے مظاہرے، عشق بازی کا جنون پیدا کرنے والی فلمیں، ڈرامے جنسی بے راہ روی پیدا کرنے والے اور اخلاق سوز گانے، ذہنوں پر عورت کا بھوت سوار کرانے والے اشتہارات، حسن کے مقابلے، ٹی وی پر عورتوں کے بے ڈھنگے پن کے مظاہرے، ہیجان انگیز ناول اور افسانے، اخبارات ورسائل میں عورتوں کی برہنہ اور نیم برہنہ تصویریں اور ڈانس کے پروگرام وغیرہ۔

* *

اوئے روحیل مجھے لگتا ہے وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔۔۔ گاڑی رکنے کی آواز آئی ہے۔۔۔

!! تو فون بند نہ کر۔ !کال پر ہی رہ۔ !! ساری کاروائی براہِ راست دیکھ اور سن پیارے۔

اورہاں حجابی کا ویڈیو آج رات فیس بک پر ہونا چاہئے۔ میں چونکہ تیرے کہنے پر معافی بھی مانگ چکا ہوں لہذا پرنسپل یا کسی اور کو میرے اوپر شک نہیں گزرے گا۔۔

ویڈیو کا کیا ہے ؟! آجکل ہر کوئی بناتا ہے ویڈیو اور فیس بک پر ڈال دیتا ہے۔۔۔۔

ہاں ہاں آج یاد سے تیری نشیلی محبوبہ کی ویڈیو فیس بک پر ہو گی۔۔۔

!!لے آگئے ہیں۔

اوئے کدھر ہے شکار۔؟؟

!!!شکار کو کچن میں کھانا پینا دیا ہے اور تو ذرا اپنے آپ کو لگام دے۔۔۔

!!!جیسے تم دونوں تو جائے نماز پر بیٹھے رہتے ہو۔۔۔

بوتل اور گلاس نکال۔!!جناب سب کچھ حاضر ہے۔۔۔ منیب نے فخر سے تمام انتظامات کی تفصیل بتائی۔۔۔ تینوں دوست اپنی کارستانیوں پر فاخر تھے اور چوتھا دوست براہِ راست کال پر کہ

اچانک۔۔۔۔۔۔

بوتل اور گلاس نکال۔!!جناب سب کچھ حاضر ہے۔۔۔ منیب نے فخر سے تمام انتظامات کی تفصیل بتائی۔۔۔ تینوں دوست اپنی کارستانیوں پر فاخر تھے اور چوتھا دوست براہِ راست کال پر کہ اچانک سر

گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا۔ اوئے مانی عامر اپنی گھٹیا حرکتیں چھوڑ دو۔! کیوں صوفے کو ہلا رہے ہو۔؟؟

منیب چلایا۔۔۔

تینوں کے ہاتھوں میں حرام مشروب کے گلاس چھلکنے لگے اور ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گئے ایک خطرناک آواز کے ساتھ چھت کے بیچ و بیچ لٹکے نفیس شینڈلیئر (فانوس) میں نصب کانچ کی پلیٹیں جھٹکوں سے ٹوٹ کر گرنے لگیں۔

!اوئے بھاگو۔

روحیل تو سی ٹی وی سے لاگ ان ہو کر دیکھ کسی نے کوٹھی کے باہر سے حملہ کر دیا ہے شاید۔۔۔ منیب ہیبت ناک لہجے میں چیخ و پکار کرنے لگا۔۔۔

!!!ہاں ہاں میں دیکھتا ہوں منیب۔۔

اسی دوران کمرے کی دیواروں میں پڑنے والی بڑی بڑی دراڑیں خوفناک منظر پیش کرنے لگیں۔۔۔

چیخ و پکار میں منیب کی آواز کہیں دبنے لگی اور

اگلے لمحے دو منزلہ پائیدار کوٹھی شدید جھٹکوں سے زمین بوس ہو گئی۔۔۔

روحیل کو یکدم اپنے اطراف بھی ہر چیز ہلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر منیب اور باقی دوستوں کی چیخ و پکار ملبے تلے دبتی چلی گئی۔۔۔

ایک خوفناک سکوت طاری ہو چکا تھا۔۔

منیب کیا ہوا ہے؟؟؟

وحشت ناک منظر روحیل اپنی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ مضبوط سریا اور بجری سے تعمیر شدہ کوٹھی کی چھت لڑھک گئی۔۔

روحیل کا سر گھومنے لگا۔۔۔

عزیز ماموں زاد منیب اور باقی دوستوں کے آخری عمل پر ہونق بنا سی سی ٹی وی کی سکرین کو گھورے جا رہا تھا۔۔۔

جسم پر کپکپی طاری ہو گئی، ذہن ماؤف ہو چکا تھا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تو گویا ان چند لمحوں میں مفقود ہو گئی۔۔ کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔

دس سے پندرہ منٹ کے اندر اندر تمام خبر رساں ادارے خبریں شائع کرنے لگے۔۔۔

صوبہ پنجاب کے ضلع جہلم اور آزاد کشمیر میر پور کے ملحقہ علاقوں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔

زلزلہ پیما مرکز کے مطابق زلزلے کی شدت 5.8 ریکارڈ کی گئی اور اس کا مرکز جہلم سے 5 کلو میٹر شمال کی طرف تھا جب کہ گہرائی زیر زمین 10 کلو میٹر تھی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ زمین میں گہرائی کم ہونے کی وجہ سے قریبی علاقوں میں زیادہ نقصانات کا خدشہ ہے۔ صحافی اپنے اپنے مائیک تھامے خبروں کی ترسیل میں مصروف عمل تھے۔

ناظرین فی الحال ہمیں کسی بھی جانی نقصان کی خبر موصول نہیں ہوئی۔۔۔ ہم آپ کو زلزلے سے متاثرہ علاقوں میں براہ راست لیے چلتے ہیں۔

سکرین پر خبریں چل رہی تھیں جبکہ روحیل کا دماغ منیب کی آخری بات پر اٹکا ہوا تھا۔

روحیل ٹی وی سکرین پر نظریں جمائے آدھا گھنٹہ پہلے کی جانے والی گفتگو پر حیران و پریشان تھا۔۔۔

اوئے روحیل مجھے لگتا ہے وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔۔۔ گاڑی رکنے کی آواز آئی ہے۔۔۔"

!!تو فون بند نہ کر۔ !کال پر ہی رہ۔ !!ساری کاروائی براہِ راست دیکھ اور سن پیارے۔

اور ہاں حجابی کا ویڈیو آج رات فیس بک پر ہونا چاہئے۔ میں چونکہ تیرے کہنے پر معافی بھی مانگ چکا ہوں لہذا پرنسپل یا کسی اور کو میرے اوپر شک نہیں گزرے گا۔۔

ویڈیو کا کیا ہے ؟! آجکل ہر کوئی بناتا ہے اور فیس بک پر ڈال دیتا ہے"۔۔۔

* *

:برے انجام کے چند اسباب

غلط عقائد، گناہوں پر مصر رہنا، کبیرہ گناہوں کا ارتکاب، دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور اسی سے دل لگا کر رکھنا، اس کے برعکس آخرت اور اس کیلئے تیاری سے بے رغبتی، دین پر استقامت اور دیندار لوگوں سے روگردانی، برے لوگوں کی صحبت اور ان سے دوستی قابل ذکر اسباب ہیں۔

:حافظ عبد الحق اشبیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں

اللہ تجھ پر رحم کرے! اس بات کو اچھی طرح جان لے کہ برے خاتمہ سے اللہ ہمیں محفوظ فرمائے کہ" کئی اسباب، راستے اور دروازے ہیں، ان میں سب سے بڑا سبب دنیا میں مگن ہو کر، آخرت سے روگردانی اور رب کی معصیت کا رسیا ہونا ہے۔

کبھی انسان پر کسی قسم کی غلطی یا نافرمانی، یا دین سے بے رغبتی اور تہمت وغیرہ جیسے گناہ حاوی ہو جاتے ہیں اور ان کا دل پر تسلّط مضبوط ہو جاتا ہے، اور انسان کی عقل کو اپنا غلام بنا کر اس کے نور کو بجھا دیتا ہے اور عقل پر پردے ڈال دیتا ہے، تو ایسی صورت میں کوئی وعظ و نصیحت فائدہ نہیں دیتی اور نہ کوئی بھلی بات سود مند ثابت ہوتی ہے؛ بلکہ بسا اوقات اسی حالت میں ہی اسے موت آ دبوچتی ہے۔۔۔

یاد رکھیں: بے شک برا انجام اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے -(آمین)۔۔اس کا نہیں ہوتا جس کا ظاہر بالکل درست اور باطن پاک صاف ہو، یہ انجام تو اسی کا ہوتا ہے جس کی عقل میں فتور ہو اور کبیرہ گناہوں کا رسیا ہو، معصیت کے کاموں کی طرف گامزن رہے، بسا اوقات یہی حالت اس پر غالب رہتی

ہے حتی کہ توبہ سے پہلے ہی اسے موت آ دبوچتی ہے اور اسے توبہ کا موقع دیے بغیر ہی حملہ آور ہو جاتی

ہے چنانچہ ضمیر کی اصلاح سے قبل ہی اس کا قصہ تمام کر دیتی ہے اس طرح شیطان اس ناگہانی آفت کے

" وقت اس کا قلع قمع کر کے رکھ دیتا ہے اور اسے اس حیرانی و پریشانی کی حالت میں اچک لیتا ہے

العاقبۃ وذکر الموت "(ص / 178)"

* *

بہن جی آج ہمیں خالی ہاتھ نہ لوٹایئے گا۔! ہم بڑی آس لے کر آئے ہیں۔۔۔ ہمیں آپکی بیٹی اپنے بیٹے زید

کے لیے بہت پسند آئی ہے ماشاء اللہ۔۔۔

ماں کے پہلو میں بیٹھی زینہ مسکرا کر ماں کو دیکھنے لگی جبکہ شہلا نے آنکھ کے اشارے سے ماں کو بات پکی

کرنے پر اکسایا۔۔۔

بہن ہمیں بھی آپ اور آپکا بیٹا بہت پسند آئے ہیں مگر ہمیں آپ کے گھر کا ماحول تھوڑا سخت معلوم ہوتا

ہے۔۔۔

اب دیکھیں نا آپکی بیٹی کتنا سخت پردہ کرتی ہے اور آپ کا بیٹا بھی یہی چاہتا ہے کہ اسکی ہونے والی بیوی

حجاب پہنے۔۔۔۔۔

بہن میں توڈھکی چھپی بات کرنے کی قائل نہیں ہوں اور بالخصوص رشتوں ناتوں کے معاملے میں انسان کو کھل کر بات کرنی چاہیے۔۔۔

شہناز بیگم (زینہ کی امی) نے تسلی دی۔۔۔ بہن آپ آرام سے بات کریں، ہمیں کوئی اعتراض یا کسی قسم کی جلدی نہیں ہے۔ بس ہم یہ چاہتے ہیں کہ شہلا کا چھلہ پورا ہوتے ہی ہم ثمرین کو رخصت کروالیں۔۔۔

مخاطب جو کہ ذیشان کی سگی پھپھی صاحبہ نے بنا کسی روک ٹوک زینہ کے بخیے ادھیڑنے شروع کر دیئے۔۔۔

دیکھیں بہن آپ کی بیٹی ابھی آپ کے گھر بیٹھی ہے تو کل کو ہمارا آنا جانا لگا رہے گا۔ ثمرین کے بھائی بہن کے گھر جاتے ہوئے اپنی توہین محسوس کریں گے اور اگر زینہ اس قسم کا شدید پردہ کرے گے تو ہمارا آنا جبراہی ہو گا۔۔ اب دیکھیں ہماری نازوں پلی بیٹی اس قسم کی پابندیوں والے، اور تنگ نظر لوگوں میں نبھاہ نہیں کر پائے گی۔۔۔

ارے نہیں۔! پھپھو آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم تو زینہ کا رشتہ ملتے ہی جلد از جلد اسکو رخصت کر دیں گے۔!

آپ اس بات سے بے فکر رہیں۔ شہلا نے ماں کے جواب دینے سے قبل بات کو سنبھالا۔۔۔

!!اے شہلا۔ !!!زینہ تو رخصت ہو جائے گی مگر یہ حجاب والی شرط میری ثمرین پوری نہ کر پائے گی۔

تم زید کو سمجھاؤ کہ آجکل کے زمانے میں پردہ وردہ کرنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ یہ پردہ تو گاؤں کی ان پڑھ اجڈ عورتیں کرتیں ہیں۔

!! آج کے اس جدید دور میں کون اس طرح کے جھنجھٹ میں پڑے۔

ارے میں تو کہتی ہوں اس زینہ کو بھی بولو یہ بوڑھی عورتوں والا برقعہ اتار پھینکے اور قمیض، شلوار کیپری، پاجامے اور جینز پہنے جو اسکے پہننے کی عمر ہے۔۔۔ نت نئے فیشن کرے۔۔! پھپھی نے بولتے ہوئے منہ کے زاویے بدلنا بھی واجب سمجھا۔۔۔

زینہ کا دل اس انداز بیان پر خون کے آنسو رو رہا تھا کچھ سوچ کر ہمت کر ڈالی۔۔۔ پھپھی جان میں یہ سب کچھ گھر کی چار دیواری میں اپنے محرم رشتوں کے سامنے پہنتی ہوں الحمدللہ۔۔۔ زینہ نے اپنا غم و غصہ چھپاتے ہوئے رسانیت سے بولا۔۔۔ جبکہ سامنے بیٹھی شہلا آنکھوں ہی آنکھوں میں زینہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

! اے زینہ۔! ہمارا کام تھا مخلصانہ مشورہ دینا باقی آگے تمہاری مرضی۔

!! مانو گی تو فائدے میں رہو گی. ! نہیں مانو گی تو ماں کے در پر پڑی بوڑھی ہو جاؤ گی۔۔

اس کاٹ دار بات پر زینہ کا کلیجہ کٹ گیا۔۔ توہین آمیز کلمات سے زینہ کی آنکھیں چھلکنے کو تیار تھیں جنہیں وہ دقت سے روکے بیٹھی تھی۔۔۔

چند لمحوں کی خاموشی کو امی نے توڑا۔ دیکھیں بہن۔! زینہ کی باتوں کو دل پر نہ لیں۔! یہ بچی ہے، زمانے کی اونچ نیچ نہیں سمجھتی، آہستہ آہستہ سب سمجھ جائے گی۔۔۔۔

آپ بس دو ماہ کے بعد کی تاریخ پکی کر دیں، اسی اثنا میں شہلا کی گود بھی بھر جائے گی۔۔۔

بہن ہمیں سوچنے کا وقت دیں۔ ہم دونوں میاں بیوی دوبارہ ثمرین سے زید کے متعلق بات کریں گے اور پھر کسی حتمی فیصلے پر پہنچ پائیں گے مگر حجاب والی بات واضح ہے کہ ہماری بیٹی یہ سب نہیں کر پائے گی۔۔۔۔

! چلیں بہن آپ سوچ کر ہمیں جواب دیں، ہم آپکے جواب کے منتظر رہیں گے، اب ہمیں اجازت دیں زید بھی کام سے گھر آنے والے ہو گا۔۔۔۔

زینہ دکھی دل کے ساتھ اپنے آنسو پیتے ہوئے نقاب حجاب درست کرنے لگی جبکہ شہلا گاہے بگاہے کھا جانے والی نظروں سے زینہ کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

سب نے الوداعی کلمات کا تبادلہ کیا اور خارجی دروازے کا رخ کرنے لگے کہ زمین ہلنے لگی۔۔۔۔

ہائے اور با۔ !!! چیخ و پکار شروع ہو گئی۔ زلزلہ آ گیا ہے۔۔۔

کلمہ طیبہ کا ورد شروع ہو گیا، موت کو سامنے دیکھتے ہوئے اول فول بکتی زبانیں اللہ کو یاد کرنے لگیں۔۔۔

لوگ گھروں سے نکل کر سڑکوں پر پہنچ آئے۔۔۔

اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے والے نفوس عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرنے لگے۔۔۔

زلزلہ آیا اور گزر گیا۔۔۔ کہیں پر دراڑیں ڈال گیا تو کہیں پر زمین پھاڑ گیا، کہیں پر مکان زمین بوس کر گیا مگر گھروں کے مکینوں کے دل نہ بدلے۔ وہ اپنی نافرمانیوں اور سیاہ کاریوں سے باز نہ آئے۔۔۔

* *

:ارشادِ باری تعالیٰ ہے

خشکی اور پانیوں میں فساد ان گناہوں کے باعث پھیل گیا ہے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کما رکھے ہیں تاکہ" (اللہ) انہیں بعض (برے) اعمال کا مزہ چکھا دے جو انہوں نے کئے ہیں، تاکہ وہ باز آجائیں۔"(سورۃ الروم:41)

اور جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے تو اُس (بداعمالی) کے سبب سے ہی (پہنچتی ہے) جو تمہارے ہاتھوں" نے کمائی ہوتی ہے حالاں کہ بہت سی (کوتاہیوں) سے تو وہ درگزر بھی فرمادیتا ہے"۔(سورۃ الشوری:30)

* — — *

روحیل منیب سے دوبارہ کوئی رابطہ ہوا ہے۔؟؟؟ نہیں ڈیڈ۔ ! منیب سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے۔۔۔ اچھا چلو جلدی کرو ہمیں میرپور پہنچنا ہے تمہارے ماموں ممانی بہت پریشان ہیں۔۔۔ جی ڈیڈ آپ تیار ہوں میں گاڑی نکالتا ہوں۔۔۔۔

اچھا تم نکلنے سے پہلے دوبارہ منیب کے فون پر دوبارہ کوشش کرو شاید رابطہ ہو جائے۔۔۔

ڈیڈ میں نے بہت کوشش کی ہے مگر کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

تیرے ماموں بتا رہے تھے کہ منیب دوستوں کے ساتھ باہر تھا۔

جی ڈیڈ باہر ہی ہو گا۔ روحیل نے پیشانی پر آنے والے پسینے کو رومال سے صاف کیا۔۔۔ روحیل جو کہ پہلے سے منیب کی کارستانیوں کے بارے میں باخبر تھا اب اس اچانک سوال پر بوکھلا کر رہ گیا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابھی سے سب کو منیب کا اتا پتا بتایا جائے۔ ہو سکتا وہ کوٹھی کے عقبی حصے سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے ہوں۔۔۔ روحیل کو منیب کے زندہ بچ جانے کی ایک مبہم امید ابھی بھی باقی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ آپکے فون پر ماموں کی کال آ رہی ہے۔ روحیل نے شرافت سے میز پر پڑا فون اٹھا کر ڈیڈ کو پکڑا دیا۔۔

ہاں طاہر تم پریشان بالکل بھی نہ ہو، ہم دونوں باپ بیٹا نکل ہی رہے ہیں۔۔۔ یار طاہر تم اچھے کی امید رکھو۔۔۔ سب اچھا ہو گا۔!

روحیل نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!یار طاہر تم اچھے کی امید رکھو۔۔۔سب اچھا ہو گا۔

روحیل نے بیقراری سے ڈیڈ کو دیکھا جو پوری توجہ سے مخاطب کو سن رہے تھے۔۔۔

فون بند ہوتے ہی روحیل نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

ڈیڈ ماموں نے کیا بتایا ہے۔۔؟؟؟

ارشاد صاحب نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا: تاحال منیب لاپتہ ہے، اسکے دو دوست بھی اسی کے ہمراہ تھے مگر جگہ کے بارے میں سبھی لاعلم ہیں۔۔۔

ایک تو اکلوتا اور اوپر سے اس قدر آزادی نے اسکا دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے۔ بھلا یہ کوئی تک بنتی ہے کہ والدین کو مطلع کیے بنا کتنے گھنٹوں سے غائب ہے۔ بندہ اپنی خیریت کا ایک پیغام ہی بھیج دیتا ہے۔۔۔ شدت قلق سے والدین کے کلیجے منہ کو آرہے ہیں۔۔۔

میں تو عرصہ دراز سے میرپور خاص کا چکر نہیں لگا سکا تم بتاؤ منیب کی سرگرمیاں کیسی تھیں۔؟؟؟ کن لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا تھا۔؟؟؟

روحیل کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔۔خود پر قابو پاتے ہوئے گویا ہوا۔ڈیڈ منیب تو ٹھیک ٹھاک تھا۔اچھا بھلا تھا۔۔۔

روحیل میں نے ٹھیک اور اچھے کا نہیں پوچھا ہے۔!!ارشاد صاحب نے روحیل کو گرکا۔۔۔میں اسکی

!!سر گرمیوں کے بارے میں پوچھ رہا ہوں تاکہ اسے ڈھونڈنے میں آسانی رہے۔۔۔

!!!تمہارا میرپور آنا جانا لگا رہتا تھا، فون پر بھی رابطے میں رہتے تھے تو تمہیں کچھ اندازہ نہیں ہے۔؟؟؟

ڈیڈ آپ ویسے ہی پریشان ہو رہے ہیں۔!منیب بالکل ٹھیک ہو گا۔۔۔آپ چلیں۔۔۔!ہمیں نکلنا ہے۔!

روحیل نے باپ کو ٹالا مگر آخر کب تک ٹالا جاسکتا تھا۔۔۔

روحیل تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ اسکا باپ کس قدر پریشان ہے۔ماں الگ بستر مرگ پر پہنچ رہی ہے۔!

تم لوگوں کی لاپروائیاں ہمیں جیتے جی مار دیں گی۔۔۔

!گاڑی میں بیٹھو میں آرہا ہوں۔۔۔۔

!اور سنو۔۔

!!!جی ڈیڈ۔

پہلے الماریوں سے اپنے اور میرے دو چار کپڑوں کے جوڑے رکھ لو۔!ہمیں شاید وہاں پر لمبا رکنا پڑ

جائے۔مجھے کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے، طاہر یوں ہی چھوٹی باتوں پر گھبرا جانے والا مرد نہیں ہے۔۔۔

باپ کی دور اندیشی روحیل کا کچومر نکالنے کے لیے کافی تھی۔۔۔

کمرے میں جا کر روحیل نے سفری صندوق میں الماریوں میں لٹکے استری شدہ لباس ٹھونسنا شروع کر دیئے۔ دماغ کسی انہونی کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

یہی پریشانی ستائے جا رہی تھی کہ اگر ڈیڈ کو ہماری کسی بھی سرگرمی کی بھنک پڑ گئی تو میری چمڑی ادھیڑ دیں گے۔۔۔

ہائے کاش۔!! میں منیب کی باتوں میں نہ آتا۔۔۔

منیب تو خود نجانے کس حال میں ہو گا مگر میرا حشر نشر ڈیڈ نے کر دینا ہے۔۔۔

روحیل نے بے دلی سے تمام کپڑے صندوق میں ٹھونس کر بند کیا اور گھسیٹ کر گاڑی میں لے آیا۔۔۔

ارشاد صاحب پہلے سے گاڑی میں براجمان تھے۔۔۔

!روحیل۔

!جی ڈیڈ۔

!ماسی اور مالی کو میں نے تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا ہے لہٰذا تم ذرا عاصم کو فون کرو۔۔

اس منیب والے معاملے میں اس سے بات کرنے کا موقع ہی میسر نہیں ہوا، صبح سے دو بار فون کر چکا ہے۔۔۔۔

* *

امی دیکھا ہے آپ نے۔؟!! آج اسکی وجہ سے ہماری کس قدر بے عزتی ہوئی ہے۔ ذیشان کی ہر بات درست ثابت ہو رہی ہے۔

اسکا اپنا تو گھر آباد نہیں ہو رہا ہے اور ساتھ ابھی زید پر بھی اسکے اثرات پڑ رہے ہیں۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی شہلا اپنی دھن میں بولے چلے گئی۔۔۔

آپا کچھ تو خوف کھاؤ۔!! ابھی ہم کچھ دیر قبل موت کے منہ میں تھے۔۔۔ اور کسی بھی لمحے دوبارہ زلزلہ آ سکتا ہے۔۔۔ کیوں اللہ کی حکم عدولی کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت دیتی ہو۔۔۔!

زینہ نے دھیمے دکھی لہجے میں سمجھانا چاہا۔۔۔۔

تم زینہ خاموش ہی رہو تو بہتر ہے۔ جاؤ کسی مدرسے میں جا کر مولانی کے فرائض نبھاؤ۔!! ہمیں ہدایتیں نہ دیا کرو۔!!

تمہاری موجودگی کی وجہ سے میں ذیشان کو ساتھ لے کر نہیں گئی تھی کہ تمہاری اس شدت پسندی سے انکا دل دکھے گا وگرنہ انہوں نے اپنی پھپھی کو دوسری بات نہیں کرنے دینا تھی۔۔۔! اور ہم زید کی تاریخ پکی کر کے آتے۔۔۔

شہلا اپنے حمل کے آخری مراحل میں ہونے کے باوجود بھی اللہ کے عذاب سے خائف نہ تھی۔۔۔

زینہ تم ہی چپ کر جاؤ۔!

اسکا تو دماغ چل گیا ہے، ہر وقت وہ ذیشان کا ناپھوسی کرتا رہتا ہے۔۔۔

!!اے شہلا۔!!زینہ تجھے تو مجبور نہیں کر رہی ہے کہ پردہ کر۔

!تو نے اپنی قبر میں جانا ہے، اس نے اپنی میں جانا ہے لہذا سب اپنی اپنی قبر کی فکر کرو۔۔

امی دیکھا ہے آپ بھی اسکی باتوں میں آنا شروع ہو گئی ہیں۔۔۔

شہلا میں کسی کی باتوں میں نہیں آئی پر مجھے علم ہے جو زینہ کر رہی ہے وہ بالکل ٹھیک کر رہی ہے۔ادھر تو میں مروتا خاموش رہی کہ وہ ذیشان کی پھپھی ہے کہ ہماری طرف سے کوئی بدمزگی نہ ہو مگر اس عورت نے تو ساری حد ہی مکا دی ہے۔۔۔

میری بیٹی کو بھی رشتہ مل جائے گا اور میرا بیٹا بھی کنوارا نہیں بیٹھا رہے گی۔۔۔

میری تو کوئی سنتا ہی نہیں ہے۔۔۔شہلا نے منہ بسورا۔۔۔

شہلا تم اپنے گھر کی فکر کرو۔!جب تک میں زندہ ہوں یہ میری سر دردی ہے۔۔۔

امی کسی کو بھی میری چاہ نہیں ہے ایک میں ہی ڈھیٹ ہوں جو سارے گھر کی ہمدردی میں گھلی جا رہی ہوں۔۔شہلا نے ٹسوے بہانے شروع کر دیئے۔۔۔

زینہ تو جا دوسرا کمرہ دیکھ کوئی ٹوٹ پھوٹ تو نہیں ہوئی، میں ذرا ہمسایوں کی خیر خبر لوں۔۔امی نے جان بوجھ کر شہلا کو نظر انداز کیا اور پاؤں میں چپل اڑس کر باہر نکل گئیں۔۔۔

* *

روحیل اور ارشاد صاحب کے پہنچنے سے قبل ہی اہل خانہ کو باخبر کر دیا گیا کہ فون ٹریس ہو چکے ہیں اور تینوں لاپتہ افراد کی موجودگی سو فیصد ہے۔۔

یہ دن اس مختصر سے خاندان پر بہت بھاری تھے۔۔۔

اکلوتے بیٹے کی موت کا سن کر ماں دل کے دورے سے چل بسی۔۔۔

ملبے تلے دبی لاشوں کا حصول فی الحال مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا۔۔بڑی مشینری کے بغیر ٹنوں کے حساب سے ملبے کو ہٹانا اور پھر کسی وجود کا زندہ نکالنا ناممکن سی بات تھی۔۔۔

روحیل کو تو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔دل میں پچھتاوں کے سوا کچھ باقی نہیں بچا۔۔۔

پائیدار کوٹھی کسی ویران کھنڈر کا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔ ٹیڑھے میڑھے لٹکتے لوہے کے سریے رب ذوالجلال کی پکڑ کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔

انتھک کوششوں کے بعد ملبے کو بھاری مشینری سے ہٹایا گیا مگر لاشوں تک رسائی تاحال مشکل تھی۔۔۔

روحیل کے دل کی حالت عجیب تھی۔۔۔پچھتاوے اور گزشتہ دنوں میں سرزد ہونے والے کبیرہ گناہ بے چینی اور بے سکونی میں دن بدن اضافہ کر رہے تھے۔۔اس ہولناک کھنڈر نما کوٹھی کے احاطے میں یکدم شور مچ گیا۔۔۔

...ملبے کی اس ڈھیری پر کھوجی کتوں نے دھاوا بول دیا ہے

ملبے کو ہٹاتے ہی لاشوں سے اٹھتی بدبو نے آس پاس کھڑے لوگوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

چہروں کو کپڑے کی موٹی تہوں سے ڈھانپ کر چار و ناچار مسخ شدہ لاشوں کو نکالا گیا۔۔۔

لاشوں کی حالت اس قدر خوفناک منظر پیش کر رہی تھی کہ انہیں دیکھ کر بہادر سے بہادر مرد کا دل بھی دہل جائے۔۔۔

کھلے منہ، اکڑے بدبودار جسم اور باہر کو ابلتی آنکھیں روحیل کا دل دہلا گئیں۔۔۔

چہروں کی شناخت کے لئے ڈی این اے کا سہارا لینا پڑا۔۔۔

ایک ہفتہ قبل یہ چہرے سینہ پھیلائے اللہ کی زمین پر اکڑ کر چلنے والے، آئے دن نئ لڑکیوں سے منہ کالا کرنے والے، آج یہی شرابی ٹولہ جنکے ہاتھوں میں آخری وقت بھی جام تھے اپنی سیاہ کاریوں سمیت منوں مٹی تلے دفنائے جانے لگے۔۔۔

✻ ✻

:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے: مجھے جلدی لے " چلو، اور اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: ہائے ہلاکت، مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ میت کی آواز انسانوں (اور . جنوں) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو بیہوش ہو جائے"۔ (صحیح بخاری: 1314)

:ارشادِ باری تعالیٰ ہے

اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " کی راہ اختیار کی ہوتی، ہائے افسوس کاش کے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔" (سورۃ الفرقان: 27؛28)

:ارشادِ باری تعالیٰ ہے

پھر اس وقت کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی روحیں قبض کریں گے اور ان کے منہ اور پیٹھوں پر " مارتے ہوئے انہیں لے جائیں گے"۔ (سورۃ محمد: 27)

* *

اس تاریخی زلزلے کی وجہ سے روحیل کی راتوں کی نیند مکمل طور پر رخصت ہو گئی۔ بار بار منیب، مانی اور عامر کے مسخ شدہ خوفناک چہرے آنکھوں کے سامنے آتے۔۔

روحیل کا وجیہہ چہرہ شدت خوف سے سیاہی مائل ہونے لگا، قلت نیند کی وجہ سے آنکھوں کے ارد گرد سیاہ کھڈے اسکے اندر کی بے چینی اور بے کلی کا منہ بولتا ثبوت تھے۔۔۔۔

نڈھال ماموں نے کمرے میں داخل ہوتے روحیل کو تشویش ناک طریقے سے مخاطب کیا۔۔

روحیل تمہیں کچھ پتا ہے کہ منیب اس کوٹھی پر کیوں تھا؟؟! مجھے تو آج مالک مکان نے بتایا ہے کہ وہ کوٹھی منیب نے اپنے نام پر چھ مہینے کا پیشگی کرایا دے کر حاصل کی ہوئی تھی۔۔۔ماموں طاہر کے اچانک انکشاف نے روحیل کے چھکے چھڑا دیئے۔۔۔۔

واقعی ماموں؟؟؟

ہاں ہاں مالک مکان نے بتایا ہے کہ اس نے چند ہفتے قبل ہی کوٹھی کی چابی حاصل کی تھی۔۔

ماموں مجھے کچھ خاص اندازہ نہیں ہے۔۔روحیل نے جان چھڑانی چاہی۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ وہ یونیورسٹی کا طالب علم تھا اور اسے کونسی ایسی ضرورت آن پڑی کہ وہ بنا ہمیں بتائے یہ سب کرنے لگ گیا۔۔۔؟؟ ماموں طاہر سرد آہ بھر کر رہ گئے۔۔۔

روحیل نے تھوک نگلا۔۔۔

..ماموں میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

بھئی جب اپنا عالیشان گھر موجود ہے تو کرائے پر ایک اور لے لینا، بہت عجیب لگ رہا ہے۔ بہر حال تم اسکی یونیورسٹی جاؤ اور اسکے ملنے جلنے والوں سے پوچھو کہ اس کے ذمے کسی کا لین دین تو نہیں بنتا ہے۔؟ باقی یہ کرائے کی کوٹھی والا معمہ میں خود حل کرلوں گا۔۔۔

جوان بیٹے کی اچانک موت باپ کو جیتے جی مار دیتی ہے۔۔۔ بولتے ساتھ ماموں طاہر زار و قطار رونے لگے۔۔ جبکہ روحیل اور ارشاد صاحب انکی دل جوئی میں لگ گئے۔۔۔

طرح طرح کی سوچوں اور بھاری دل کے ساتھ روحیل منیب کے ڈیپارٹمنٹ میں داخل ہوا۔۔۔

چند ایک طلباء سے بات چیت کے بعد اندر کی گھٹن کو کم کرنے کے لیے باہر سنگی بینچ پر آن بیٹھا۔۔۔

مسلسل ایک ہی نقطے کو مختلف پہلوؤں سے سوچتے ہوئے وہ تھک چکا تھا۔ دل بہلانے کے لیے کتنے دنوں بعد اپنے اور منیب کے درمیان ووٹس ایپ پر ہونے والے پرانے مکالمے کو پڑھنے لگا۔۔۔ مکالمے کو اوپر نیچے کرتے ہوئے منیب کا بھیجا گیا ویڈیو کھول لیا۔۔۔

دل میں ایک ٹھیس اٹھی۔ زینہ کا آنسوؤں سے تر چہرہ اور لاچارگی روحیل سے دیکھی نہ گئی۔۔۔ فوراً ویڈیو بند کر کے فون جیب میں ڈال دیا۔۔۔۔

ہم کس قدر سفاک تھے منیب۔ کاش تم اس راستے پر نہ چلتے اور نہ مجھے اس راستے پر چلنے کے لئے اکساتے۔۔۔

یا اللہ ایک مرتبہ میرا اسامنا اس لڑکی سے کروادے، میں اپنے اور منیب کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے اس سے اور اسکے گھر والوں سے بھی معافی مانگ لوں گا۔۔۔ یا اللہ میرے دل کا سکون لوٹا دے۔۔۔

یہ اسی لڑکی کی بد دعائیں ہیں شاید جس کی سزا آج مجھے مل رہی ہے اور نجانے قبر میں منیب کس حال میں ہو گا۔۔ روحیل کے اندر کی ویرانی اسے کسی مقام پر چین نہ لینے دے رہی تھی۔۔ کچھ سوچ کر یونیورسٹی کے دوسرے احاطے کی طرف چل پڑا۔۔

سامنے ہال سے نکلتی بے شمار لڑکیوں میں سے دو باپردہ لڑکیاں دیکھ کر روحیل کے دل کو تو جیسے قرار آ گیا۔۔

ایک منٹ کی تاخیر کیے بنا انکے پاس جا پہنچا۔۔۔

گلا کھنکار کر گویا ہوا۔۔

مجھے معاف کیجئے گا۔ آپ میں سے زینہ حیات کون ہیں۔؟؟

دونوں لڑکیاں حیرت سے پیچھے مڑیں۔۔

آپ سے مطلب۔؟؟؟

دیکھیں مجھے آپ غلط نہ سمجھیں، مجھے صرف زینہ حیات سے دو منٹ کے لیے بات کرنی ہے۔۔

آپ کون ہیں ؟؟ اور آپ زینہ حیات کو کب سے جانتے ہیں ؟؟ سامعہ کا پارہ چڑھنے لگا۔۔ جبکہ زینہ کا حال کاٹو تو خون نہ نکلے۔۔۔

!یہ لمبی کہانی ہے مگر میں زینہ حیات سے معافی کا طلبگار ہوں۔

آپ ہیں کون جو اتنے مہربان بنے پھر رہے ہیں۔۔۔ ؟؟؟

!!وہ مممم میرا مطلب ہے زینہ حیات مجھے جانتی ہیں۔

! آپ کا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔ !!پتا نہیں کدھر سے آجاتے ہیں آوارہ لفنگے۔

سامعہ ٹکا سا جواب دے کر لرزتی زینہ کی کلائی کھینچ کر چند لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔

روحیل نے۔۔۔۔۔۔۔۔

! آپ کا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔ !!پتا نہیں کدھر سے آجاتے ہیں آوارہ لفنگے۔

سامعہ ٹکا سا جواب دے کر لرزتی زینہ کی کلائی کھینچ کر چند لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔

روحیل نے پھرتی سے انکی پیروی میں لمبے لمبے ڈگ بھرنا شروع کر دیئے مگر عقب سے آتی نسوانی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔۔۔

دعوت نظارہ دیتی چست لباس میں ملبوس ایک دوشیزہ اسکی طرف تیزی سے بڑھتی چلی آرہی تھی۔۔۔

روحیل چونکہ اس یونیورسٹی میں کسی کو بھی نہیں جانتا تھا سوائے زینہ کے غائبانہ تفصیلی تعارف کے جو منیب کے سلسلہ کلام میں ایک خاص مقام رکھتا تھا۔۔۔

روحیل ہال کے برآمدے میں حیرت سے اس بے باک دوشیزہ کا منتظر تھا۔۔۔

قریب آتے ہی سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

اچھا تو تم ہو منیب کے ہمدرد کزن جو آج یونیورسٹی میں اسکی موت کے بعد اسکا حساب کتاب چکتا کرنے آئے ہو۔؟؟

لڑکی نے آتے ساتھ روحیل کو آڑھے ہاتھوں لیا۔۔۔

!جی میں منیب کا پھپھی زاد روحیل ہوں۔

منیب نے آپ سے کوئی قرض وغیرہ تو نہیں لیا تھا۔؟؟؟

جی نہیں روحیل صاحب۔! آپ کا وہ کزن اس دنیا سے تو اچانک چلا گیا ہے مگر اپنے پیچھے بہت ساری ناجائز یاداشتیں چھوڑ کر گیا ہے۔

جی۔؟؟؟ روحیل نے شرمناک لہجے میں پوچھا۔۔

آپ ملیں ان تمام لڑکیوں سے جنہیں وہ سبز باغ دکھا کر اپنی ہوس پوری کرتا رہا ہے اور ان میں سے میں بھی ایک بدنصیب ہوں جو اسکے ساتھ منہ کالا کر چکی ہوں اور نہ صرف منہ کالا کر چکی ہوں بلکہ اسکی ناجائز

اولاد کا بوجھ بھی اٹھا رہی ہوں۔ اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ ماہ اپنے والدین کو ہمارے گھر لائے گا مگر وہ جھوٹا، فراڈیا، نجانے کتنی لڑکیوں کو جھانسہ دے کر دل لگی کرتا رہا ہے۔۔۔

اب منیب کے پھپھی زاد روحیل کے پاس اس کا حل ہے تو بتا دے۔۔۔!! لڑکی کے کاٹ دار لہجے میں چھپا کرب روحیل کو لرزا گیا۔۔۔

شرمندگی اور گھبراہٹ سے روحیل کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا اور افسوس سے گردن جھکا لی۔۔

!!! آپ تو منیب کا حساب چکتا کرنے آئے ہیں نا؟ اب میرا حساب برابر کریں۔

لڑکی غم و غصّے سے پھٹ پڑی۔۔۔

! دیکھیں۔ ! میری بات سنیں۔ ! منیب اب اس دنیا میں نہیں رہا ہے تو آپ پلیز اسے معاف کر دیں۔۔۔

معاف۔ ؟؟؟

آپ کے خیال میں یہ سب بکواس ہے جو میں ابھی کر رہی تھی۔ ؟؟

ارے نہیں۔ !! میرا مطلب وہ نہیں ہے۔۔۔ آپ نے جو بھی بولا ہے وہ سب ٹھیک ہے، منیب کو آپکے ساتھ جھوٹے عہد و پیماں نہیں کرنے چاہئیں تھے۔۔۔! اور جو بھی اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے وہ سب ! بہت غلط تھا۔۔۔

مگر اب کیا ہو سکتا ہے ؟؟ وہ تو ہمیشہ کے لئے چلا گیا ہے۔۔۔ روحیل نے جھکے سر کے ساتھ شرمندگی سے بولا۔۔ اس وقت روحیل کو اپنا آپ بہت چھوٹا لگنے لگا۔۔ یہ وہ روحیل بول رہا تھا جو اس میدان یعنی لڑکی بازی میں کھلاڑی مانا جاتا تھا مگر آج اسکی زبان اور حواس ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

دیکھو مسٹر تم جو بھی ہو، میں تم پر واضح کر دینا چاہتی ہوں کہ صرف میں ایک لڑکی نہیں ہوں جو اس کے دھوکے میں آئی ہے بلکہ ہمارے آرٹس ڈیپارٹمنٹ کی اور بہت ساری لڑکیاں ہیں جنہیں وہ شادی کے جھانسے دیتا رہا ہے، اور یہ باتیں اسکی موت کے بعد منظر عام پر آئی ہیں کہ وہ کس قدر پیچ اور گھٹیا انسان تھا۔۔۔

تم چونکہ اسکا پھیلایا ہوا گند سمیٹنے آئے ہو تو بتاتی چلوں کہ جس سے بھی ملو گے تمہیں تازیانے ہی ملیں گے۔۔۔

!تم اسکے قریبی ہو، یقیناً سن کر اذیت سے دوچار ہو گے۔

میں اس بات کا بدلہ قیامت والے دن منیب سے لوں گی۔۔۔ لڑکی جتنی پھرتی سے آئی تھی ویسے ہی ٹک ٹک کرتی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔ جبکہ روحیل کے لئے ایک نیا اذیت ناک باب کھل گیا۔ اندر کی گھٹن بڑھنے لگی۔۔۔

* *

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف" کی، آپ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: (اس کے لیے واجب ہو گئی)، پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائیاں بیان کیں، اس پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کے لئے واجب ہو گئی)، تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: "کیا واجب ہو گئی"؟ آپ نے فرمایا: (جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کو تم نے برے لفظوں سے یاد کیا اس کے لئے آگ واجب ہو (گئی، تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔"(صحیح بخاری: 1367؛ صحیح مسلم: 949

* *

روحیل جو کہ حجاب میں لپٹی زینہ کی جھلک پر کچھ اطمینان محسوس کر رہا تھا مگر وہ وقتی اطمینان اس تلخ حقیقت کو سن کر غارت ہو گیا۔۔۔

اگر منیب کی موت کے بعد لوگ اس کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں تو میں بھی تو اسی باغ کی مولی ہوں۔ میں بھی اسی گناہ میں ملوث تھا، میں بھی تو منیب کے دکھائے گئے راستے کا راہی ہوں۔۔۔ اس وقتی لذت نے میرے نامہ اعمال میں سیاہ کاریوں کے پلندے بنا دیئے ہیں۔۔۔ نجانے میری وجہ سے کتنی لڑکیاں اس اذیت سے دوچار ہوئی ہوں گی۔۔۔

۔روحیل کا سر درد سے پھٹنے لگا، اندر کی گھٹن بڑھنے لگی۔۔۔

جی چاہا کہ زور زور سے روئے چلائے مگر اسکے گناہوں کا مداوا کسی کے پاس نہ تھا۔۔۔

تن تنہا اپنے اندر کی گھٹن سمیت خالی ہاتھ یونیورسٹی کے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

شدت سے دل سے دعا نکلی۔ یا اللہ اس لڑکی زینہ کا ایک مرتبہ سامنہ کروا دے شاید اسکی معافی سے میرے بے چین ضمیر کو اطمینان مل جائے۔۔۔

سست روی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگا تو عقب سے آواز آئی۔۔۔

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔۔۔

گناہوں کی کاشتکاری پر جنت کے انعام کی امید رکھنا بیوقوفی نہیں بلکہ دھوکہ دہی ہے۔۔۔

!!!اس نے تو جو کرنا تھا وہ کر گیا ہے مگر تمہارے پاس سنبھلنے کا موقع ابھی بھی ہے۔ سنبھل جاؤ۔

پاس سے گزرتے لڑکیوں کے ٹولے میں سے کسی ایک نے بڑی جی داری سے بولا۔۔۔

دروازہ کھول کر لٹے ہوئے مسافر کی طرح روحیل ڈرائیونگ سیٹ پر ڈھے سا گیا۔ پیشانی سٹیرنگ ویل کے ساتھ ٹکا کر پرانی سوچوں میں گم ہو گیا۔۔ سر میں درد کی ٹھیسیں بڑھنے لگیں۔۔۔۔

کچھ سوچ کر باہر نکل آیا اور یونیورسٹی کی کینٹین کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

پانی کی بوتل اور سر درد کی گولی لے کر باہر نکل آیا۔۔۔۔

دل ابھی بھی اس حجابی سے ملاقات کا خواہشمند تھا۔۔۔

گولی نگل کر ادھر ہی بینچ پر بیٹھ گیا کہ شاید وہ دوبارہ اس طرف سے گزرے۔۔۔

اور یہ شاید قبولیت کی گھڑی تھی۔۔۔

ہائے زینہ ہماری پسندیدہ جگہ پر وہی آوارہ لڑکا بیٹھا ہوا ہے۔۔۔

دیکھو نا کس قدر اچھی دھوپ ہے وہاں پر، آج میں گھر سے تلوں کے مرنڈے لائی تھی کہ دونوں دھوپ میں بیٹھ کر کھائیں گے۔۔ پر چلو ہم کہیں اور چلے جاتے ہیں۔ رہنے دو اس نئے آوارہ مزاج کو۔۔۔

زینہ اور سامعہ بدمزہ ہو کر داخلی میدان کی طرف بڑھنے لگیں۔۔۔

روحیل کو اس ویران احاطے میں عقب سے کھسر پھسر کی آواز آئی تو فوراً پلٹ کر دیکھا۔۔

جسم میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔ سر درد کو بھول کر بینچ سے فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا اور ان دونوں لڑکیوں کی پیروی میں چلنے لگا۔۔۔

!زینہ میری بات سنیں۔

آپ دونوں میں سے زینہ کون ہے؟؟؟

!پلیز مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

روحیل لمبے لمبے ڈگ بھرتا دونوں سہیلیوں کے سامنے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔۔ چہرے پر بلا کی تھکان اور بے کلی جھلک رہی تھی۔۔۔

دونوں سہیلیاں اس اچانک دیدہ دلیری پر دہل گئیں۔ پھر سامعہ نے ہمت جمع کر کے روحیل کو مزید کھری کھری سنانے کی ٹھان لی۔۔

دیکھیں الف ب ت صاحب آپ جو بھی ہیں ہماری پیروی ترک کر دیں کیونکہ ہم آپ جیسوں کے عزائم کو بہت اچھے سے سمجھتے ہیں۔۔۔۔

آپ یہ چھچھوری حرکتیں چھوڑ کر کسی مفید سرگرمی کو اپنائیں تا کہ آپ کی دنیا و آخرت سنور سکے۔۔۔

روحیل خاموشی سے سر جھکائے سن رہا تھا۔۔۔

!!!آپ مجھے غلط سمجھ رہی ہیں محترمہ۔۔! پلیز میری صرف دو منٹ کے لئے بات سن لیں۔

دیکھیں الف ب ت صاحب آپ کے مزاج جیسی لڑکیوں سے یونیورسٹی بھری پڑی ہے، آپ ایک اشارہ !!!کریں، وہ اپنا سب کچھ آپ پر وار دیں گی۔۔

برائے مہربانی زیادہ نہیں صرف ایک منٹ دے دیں۔۔۔! روحیل نے عاجزانہ لہجے میں ترلا کر ڈالا۔۔

روحیل کے منت طلب لہجے پر زینہ سامعہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

صرف بتا دیں آپ میں سے زینہ کون ہے۔؟

پہلے بتائیں آپ کون ہیں؟؟! سامعہ نے دانت پیس کر پوچھا۔۔

میرا نام روحیل ہے اور میں منیب کا پھپھی زاد ہوں جس نے دسمبر کی ایک سہہ پہر زینہ کا راستہ روکا

تھا۔۔۔!!

سنتے ساتھ ہی غم و غصّے سے زینہ کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

سامعہ کے بولنے سے قبل ہی زینہ پھٹ پڑی۔۔۔

روحیل صاحب جتنی تکلیف آپ مجھے پہنچا چکے ہیں وہ میری برداشت سے باہر تھی۔۔۔

آپ کا چہیتا تو معافی تلافی کر کے گیا تھا تو پھر آپ نے دوبارہ زحمت کیوں کی ہے۔۔؟؟؟

زینہ نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

روحیل نے اپنی شکستہ حالت کو سنبھالتے ہوئے کرب سے زینہ کو دیکھا۔۔

وہ تو دنیا سے چلا گیا ہے پر میں آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں۔!روحیل ٹوٹے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

جب تک آپ مجھے معاف نہیں کریں گی میرے دل کو سکون نہیں ملے گا۔۔شکست خوردہ روحیل نے

دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے سر جھکا دیا۔

روحیل صاحب میں چاہتی ہوں جب میں یہاں سے کوچ کروں تو میرے نامہ اعمال میں سیاہ کاریوں کے

بجائے اللہ کی رحمت سے میری محنت شاقہ رنگ لے آئے۔میری زبان ذکر خیر سے تر ہو۔

میرے سے جڑے تمام رشتے اس بات کے گواہ ہوں کہ میں نے ہمیشہ ان کی خیر چاہی ہے۔۔

روحیل صاحب مجھے میری نیت کا اجر ضرور ملے گا البتہ آپ اپنی شر انگیزیوں سے باز رہیں تو آپ کے لئے بہتر نہیں بلکہ بہترین ہو گا۔۔۔

!بہت معزرت کے ساتھ روحیل صاحب

!مجھے اپنا راستہ بدلنے پر مجبور نہ کریں ورنہ آپ اور گلی کے آوارہ کتے میں فرق باقی نہیں بچے گا۔

دوسروں کی بہن بیٹیوں کو تاڑنے والے غیرت سے پیدل ہوتے ہیں، جن میں آپ کا نام سر فہرست ہے۔!"

زینہ میں آپ کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔!روحیل نے بندھے ہاتھوں کے ساتھ بولا۔۔۔

اپنی گندی زبان سے میرا نام نہ پکاریں۔۔!زینہ نے دانت پیسے۔۔۔

یہاں سے ہٹ جائیں، دائیں بائیں جاتے طلباء ہمیں گھور رہے ہیں اور برائے مہربانی ہمیں سب کے سامنے تماشا نہ بنائیں۔۔!ہمارے راستے سے ہٹیں، ہمیں جانا ہے۔۔!!زینہ نے کاٹ دار لہجے میں بولا۔۔۔

سامعہ زینہ کی اس دیدہ دلیری پر دل ہی دل میں داد دے رہی تھی۔۔۔

زینہ میں اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک آپ مجھے معاف نہیں کریں گی۔۔۔روحیل نے ضدی بچے کی طرح منت سماجت شروع کر دی۔۔

کوئی زبردستی ہے کیا۔؟؟؟

آپ کے کرتوت معاف کرنے کے قابل ہیں۔۔۔؟؟زینہ کا کاٹ دار لہجہ روحیل کو پستی میں دھکیلنے لگا۔۔

نہیں ہیں مگر آپ میرے سے بہتر انسان ہیں، اس لیے مجھے معاف کر دیں گی اور میں آپ کے پیچھے آؤں گا جب تک معافی نہیں مل جاتی ہے۔۔۔

زینہ نے گھبرا کر سامعہ کی طرف دیکھا جس نے آنکھ سے اشارہ کیا۔۔۔

زینہ نے لمبی سانس کھینچی اور بولی۔۔۔

میں نے آپ کو آپکی سیاہ کاریوں سمیت معاف کیا ہے۔ مگر آئندہ میں آپ کو ہمارے ارد گرد منڈلاتا نہ دیکھوں۔۔۔!

زینہ نے بولتے ساتھ سامعہ کو کھینچا اور آنسو صاف کرتے ہوئے یونیورسٹی کے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

شاباش میری شیرنی۔! آج تو نے میرے کلیجے میں ٹھنڈ ڈال دی ہے۔یقین کرو آج مجھے تم پر بہت فخر محسوس ہو رہا ہے۔۔

سامعہ تمہیں تو پتا ہے میں اس لڑکے کی وجہ سے کس قدر اذیت کا شکار رہی ہوں۔۔۔

کتنے ہفتوں سے میں مسلسل بے چین ہوں۔۔

زینہ حیات کو میرے سے زیادہ اور کون جانتا ہے۔؟؟؟خیر اب پریشان نہ ہو۔!تم نے جو کھری کھری سنائی ہیں اب دوبارہ تمہارے راستے میں آنے کی جراءت نہیں کرے گا۔۔۔

ویسے زینہ یہ وہی لڑکا تھا کیا؟؟

سامعہ میں نے صرف اسکی آنکھیں اور پیشانی دیکھی تھی،چہرہ تو اس نے رومال سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

مگر ابھی اسکی آنکھیں تو بہت عبرتناک لگ رہیں۔۔شاید اپنے گناہوں پر پچھتارہا ہے۔۔

زینہ وہ دیکھو زید پہلے سے ہی تمہارا منتظر ہے اور ادھر ہمارے ڈرائیور چاچا تنخواہیں لے کر بھی وقت پر نہیں پہنچتے۔۔۔سامعہ نے گیٹ کے قریب کھڑے زید کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

الوداعی کلمات کے بعد زینہ اپنا لباس سمیٹ کر بھائی کے عقب میں سوار ہو گئی مگر دماغ میں اس اجنبی کا خوف ابھی بھی باقی تھا۔۔۔

شاید سامعہ کی موجودگی اسے ہمت دلا گئی وگرنہ اکیلی ہوتی تو صرف رودیتی۔۔۔

****

پتر ان لوگوں نے یہ حجاب والی شرط نامنظور کر دی ہے۔اب آگے تمہاری مرضی ہے۔لڑکی نے صاف لفظوں میں حجاب پہننے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔

زید نے سرد آہ بھری اور بھولا۔امی انہیں انکار کر دیں۔۔۔

زید باؤلا ہو گیا ہے کیا۔؟؟ ہم کونسے اتنے مالدار ہیں جو ہمیں کوئی رشتہ دے گا۔۔۔پتر لڑکی میٹرک پاس ہے اور ذیشان کی رشتہ دار ہے، ہماری طرف سے انکار ہوا تو ذیشان شہلا کا جینا حرام کر دے گا۔۔

امی اگر انکار نہیں کرنا تو فی الحال خاموش ہو جائیں۔۔۔۔

:زید نے فوراً موضوع بدلتے ہوئے بولا

امی آپکو پتا ہے عاصم بھائی سے میرا رابطہ ہوا ہے۔!زید نے روٹی کا آخری لقمہ منہ میں ڈالتے ہوئے ماں کو خوش خبری سنائی۔۔

واقعی زید.؟؟

!!جی امی۔

جلدی بتا کیسے کب رابطہ ہوا ہے تیرا۔؟؟؟

!امی آپ سنیں گی تو خوشی سے پھولی نہیں سمائیں گی۔۔۔اب بتا بھی دے۔!کیوں پہیلیاں بجھوا رہا ہے۔

امی جی ان سے میرا رابطہ فیس بک پر ہوا ہے۔۔۔

کیسا ہے.؟؟؟ کدھر ہے؟؟؟

امی نے تڑپ کر پوچھا۔۔

امی جی بھائی دبئی میں مقیم ہیں،

بالکل خیریت سے ہیں اور بہت جلد پاکستان آرہے ہیں۔۔۔

ہائے اس معصوم کو دیکھنے کے لیے تو آنکھیں ترس گئیں تھیں۔۔۔۔

تونے دیکھا ہے اسے؟؟

جی امی۔!!یہ دیکھیں بھائی کتنے پیارے ہیں۔

ماشاءاللہ بہت ہی پیارا ہو گیا ہے۔۔۔

ماں بیٹے کی خوشی سن کر زینہ بھی بھاگی چلی آئی۔۔۔عاصم کی خبر سن کر زینہ کے دل میں اطمینان سا اتر آیا۔۔۔

!!زینہ تو ادھر کیوں کھڑی ہے؟ادھر آ تو بھی عاصم کو دیکھ لے۔

زینہ بھی فرحت جذبات میں بھاگی چلی آئی چونکہ آج گھر میں عرصہ دراز کے بعد اس طرح کی اچھی خبر سننے کو مل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

امی کا چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔۔۔

امی پتا ہے بھائی نے مجھے کیا بولا ہے۔؟

کیا بولا ہے.؟؟

امی وہ بول رہے ہیں کہ اب وہ پاکستان سے۔۔۔۔۔۔۔۔

امی پتا ہے بھائی نے مجھے کیا بولا ہے۔؟

کیا بولا ہے.؟؟

امی وہ بول رہے ہیں کہ اب وہ پاکستان سے مجھے بھی اپنے ساتھ دبئی لے کر جائیں گے۔۔۔

اے باؤلا ہو گیا زید؟؟

!تم کیسے جاسکتے ہو۔؟گھر میں بوڑھی ماں اور جوان بہن کو اکیلے چھوڑ کر جانا بیوقوفی ہے۔۔۔
ہم اس کم آمدن سے روکھی سوکھی کھانے پر مطمئن ہیں۔۔میں تمہیں پردیس نہیں بھجوا سکتی ہوں زید

۔۔!امی نے آبدیدہ ہوتے ہوئے حتمی فیصلہ سنا دیا۔۔۔
امی آپ خود سوچیں اس محدود آمدن پر بمشکل ہماری گزر بسر ہوتی ہے کل کو زینہ آپا کو بھی رخصت کرنا

ہے۔۔۔بعض اوقات جہیز اچھا ملنے کی امید پر لوگ رشتہ منظور کر لیتے ہیں۔۔
زینہ اپنی شادی کا ذکر سنتے ہی خاموشی سے اپنے کمرے میں کھسک گئی۔۔۔زید نے ماں کو قائل کرنے کی

بھرپور کوشش کی۔۔۔جبکہ امی چارپائی پر بیٹھی بیٹے کی باتوں پر خاموش تھیں۔۔۔
امی آپ خود سوچیں ہمارا یہ گھر کس قدر پرانا ہے، مستقبل میں اگر ایک اور زلزلہ آیا تو ہمارا گھر زمین بوس

ہو جائے گا۔۔۔

اللہ نہ کرے زید۔ اچھی بات منہ سے نکالتے ہیں۔۔! ماں نے تڑپ کر بولا۔۔۔

امی آنکھیں بند کر لینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی ہے۔۔

ہمارے مالی حالات اس نہج پر نہیں ہیں کہ ہم زینہ آپا کو اچھے جہیز کے ساتھ رخصت کر سکیں گے، امی دنیا میں لوگ مادہ پرست ہو چکے ہیں، انسان سے زیادہ ضرورتوں کو عظمت حاصل ہے اور میں شادی کے بعد احسن طریقے سے گزر بسر کیسے کر سکوں گا۔۔۔؟؟؟ ابھی تو آپ ہیں پیسوں کی بچت کے لیے کتنی چیزیں گھر پر تیار کر لیتی ہیں، آپا کپڑے سی لیتی ہے مگر یہ طریقہ کار لمبے عرصے تک نہیں چل سکتا ہے، امی میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ کل کو پتا نہیں مجھے کیسی بیوی ملتی ہے۔؟؟ آپ نے خود اس میٹرک پاس کے خیالات سن لیے ہیں۔۔۔

امی لڑکیاں تو لڑکیاں انکے والدین کے نخرے ہی نہیں سنبھالے جاتے ہیں۔۔ ہمارے ملک میں غریب کی تو ویسے بھی کوئی وقعت نہیں ہے۔۔ غریب انسان کو کاٹھ کباڑ سمجھا جاتا ہے۔۔ زید کے لب و لہجے میں لاچارگی پنہاں تھی۔۔۔

زید میرے بچے مجھے تیری ساری باتیں سمجھ آ رہی ہیں پر میرا بچہ گھر میں مرد کی موجودگی اشد ضروری ہے۔۔۔ تو دبئی چلا گیا تو زینہ کو کون یونیورسٹی لائے چھوڑے گا۔؟؟

میں اکیلی بوڑھی عورت نجانے کب سانس پرواز کر جائے، پتر تیری بہن کو تیری بہت ضرورت

ہے۔۔۔!

اسکا ویسے بھی آخری سال ہی رہ گیا ہے، اوکھے سوکھے وہ بھی گزر جائے گا، ہو سکتا ہے اسے سرکاری یا پھر غیر سرکاری سکول میں نوکری مل جائے۔۔۔ جلد بازی نہ کر میرا بچہ۔!! پہلے بھی عزت سے وقت پاس ہوتا رہا ہے آگے بھی اللہ مالک ہے۔۔

اور ویسے بھی عاصم نے صرف سرسری سی بات کی ہے، کونسا تیرا ٹکٹ کروا کے لا رہا ہے۔۔ پتر ہمارا اور اس کا ساتھ صرف دس سال کی عمر تک ہی رہا ہے۔ سب بھول بھال گیا ہو گا۔۔۔ ماں نے لجاجت بھرے لہجے میں تمام حقائق بیٹے کو سمجھائے۔۔

ارے نہیں امی۔! بھائی کچھ بھی نہیں بھولے ہیں۔ اور میرے ساتھ رابطے پر بہت خوش بھی تھے۔۔۔ کہہ رہے تھے تمہارے گھر اچانک چھاپہ ماریں گے، میں نے بھی ورکشاپ اور گھر کے دونوں پتے بھیج دیئے ہیں۔ زید نے جوشیلے انداز میں تمام باتیں ماں کے گوش گزار کر دیں۔۔

امی بلکہ وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے ہمیں بہت ڈھونڈا بھی تھا مگر ہمارا پرانے گھر کو چھوڑ دینا ان کے لیے مشکلات پیدا کر گیا اور پھر وہ لوگ بھی اسلام آباد چلے گئے۔۔۔

بس بیٹا وہ حالات ہی ایسے تھے کہ ہمیں اس گھر کو خیر باد کہنا پڑا۔۔۔ بہر حال جب وہ ہمیں ملنے آئے تو تم اپنے مالی مسائل اور مشکلات کی پٹاری نہ کھول کر بیٹھ جانا۔۔!

ارے نہیں امی۔! میں پاگل تھوڑی ہوں۔!

انہوں نے خود ہی میری تعلیم اور کام کے بارے میں پوچھا تھا تو پھر میں نے بھی جو سچ تھا، بغیر کسی لگی لپٹی کے بتا دیا۔۔ زید نے امی کو یقین دہانی کروائی۔۔۔

اللہ اسے خوش رکھے۔۔۔ دیکھنے میں تو بہت پیارا گھبرو جوان لگ رہا ہے ماشاء اللہ۔

باقی گھر والوں کا حال احوال پوچھا تھا کیا؟

جی امی انکے ابو کی ایک ٹانگ کار کے حادثے میں ناکارہ ہو گئی تھی مگر باہر علاج کے بعد کافی بہتری آئی ہے۔ بھائی بتا رہے تھے کہ اکیلے چل پھر لیتے ہیں۔۔۔

اور اس بڑے والے کا کیا حال احوال بتاتا ہے۔؟؟

امی صرف چچا تک ہی پوچھ پایا تھا کہ انہیں کسی کام سے جانا پڑ گیا تو وہ چلے گئے۔۔۔

اب جب آئیں گے تو پھر تفصیلی بات چیت کریں گے ان شاء اللہ۔۔۔

زید میں تجھے بول رہی ہوں دبئی جانے کا نام بھی مت لینا۔!! امی نے دھمکایا۔۔۔

امی بول دیا ہے نہیں لیتا، جب تک زینہ آپا اپنے گھر والی نہیں ہو جاتی ہے۔۔۔

!! میں بس چاہتا ہوں کہ انہیں اچھے طریقے سے رخصت کروں۔۔۔

ہاں پتر۔ !!میری بھی یہی خواہش ہے اور میں ہر وقت دعا گو رہتی ہوں کہ اللہ میری بچی کے نصیب میں اسکی سوچ کے مطابق بندہ دے آمین۔ امی نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے تنبیہہ کی۔ اب میرا بچہ سو جا۔! صبح بہن کو بھی چھوڑنا ہے اور کام پر بھی جانا ہے۔۔۔

جی امی کمرے سے نکلتے ہوئے بتی گل کرتی ہوئی جانا۔۔۔

ہاں ہاں میرا بچہ آرام کر۔! اللہ تجھے اپنے بھرے خزانوں سے رزق حلال کی فراوانی دے آمین۔۔

* *

ہائے اللہ آج پھر سامعہ نہیں آئی ہے۔! زینہ نے بے دلی سے فون نکال کر سامعہ کو کال کی، کال موصول نہ ہونے پر وٹس ایپ پر پیغام بھیجا اور جواب کے لیے انتظار کرنے لگی۔۔۔

باقی طلباء طالبات ٹولیوں کی شکل میں ہال سے نکلتے جا رہے تھے اور زینہ اپنے خیالوں میں مگن ادھر ہی ڈیسک پر پیشانی ٹکائے بیٹھی تھی کہ اچانک کسی مرد کے گلا کھنکارنے کی آواز پر چونکی، بمشکل اپنی چیخ روک پائی۔۔۔

دل دھک دھک کرنے لگا۔۔

دائیں بائیں نظریں گھمائیں تو ہال خالی پڑا تھا۔۔۔

گلا خشک ہونے لگا۔۔۔لرزتے ہاتھوں سے فوراً اپنی کتابیں سمیٹیں اور باہر نکلنے لگی۔۔۔

وہ شخص ٹکٹکی باندھے زینہ کی ہر حرکت کو ازبر کر رہا تھا گویا اسے اس کام پر ماہانہ تنخواہ ملتی ہو۔۔۔

زینہ لرزتی ٹانگوں اور خشک گلے کے ساتھ دروازے پر پہنچی تو اسی آوارہ روحیل کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

زینہ شکر ہے آج آپکی محافظ سہیلی نہیں آئی ہے۔۔وگرنہ مجھے اتنا پر کیف منظر دیکھنے کو نہ ملتا۔۔۔زینہ بنا جواب دیئے تقریباً دوڑنے والے انداز میں سیڑھیاں پھلانگنے لگی۔۔۔

ڈھیٹ روحیل بھی اسکی پیروی میں ساتھ ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ زینہ اس ویران برآمدے سے نکل کر کینٹین والے احاطے کی طرف بڑھنے لگی جبکہ روحیل بھی چند قدموں کے فاصلے پر اسکا پیچھا کرنے کے فرائض نبھا رہا تھا۔۔۔

!!زینہ بات سنیں پلیز۔

صرف دو منٹ کے لئے میری بات سن لیں پلیز۔۔وہی التجائیہ لب ولہجہ زینہ کو لرزا گیا۔۔اللہ جانے یہ میرے پیچھے کیوں پڑا ہوا ہے۔؟؟

ہائے سامعہ تم کیوں نہیں آئی ہو۔زینہ اپنی برق رفتاری کے ساتھ ساتھ آنسو بھی لٹا رہی تھی۔۔۔

آس پاس سے گزرتے طلباء وطالبات اپنی اپنی خوش گپیوں میں محو تھے جبکہ زینہ کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا۔۔

سوائے سامعہ کے کسی کے ساتھ دوستی کا ہاتھ نہ بڑھایا چونکہ اکثریت زینہ کے مکمل پردے اور خیالات سے شکوہ کناں ہی رہتے تھے۔۔اسلامیات کو صرف ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھا جاتا مگر اس پر عمل گویا وقت کا ضیاع اور بوسیدہ و پسماندہ تفکیر تھی۔۔۔

زینہ کے آنسوؤں کی لڑیاں اس کا نقاب بھگونے لگیں۔۔۔

یااللہ میں کدھر جاؤں؟؟ کس کو بتاؤں۔؟ یہ شخص میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا ہے۔؟! پہلے اسکا لفنگا ماموں زاد تھا اور اب یہ اسکی جگہ لے چکا ہے۔زینہ دل ہی دل روحیل کو کوسنے لگی۔۔

زینہ کے اندر چھڑی جنگ کا مداوا اس یونیورسٹی میں کسی کے پاس نہ تھا۔۔

دیکھیں آپ میری بات سن لیں پھر میں چلا جاؤں گا وگرنہ جدھر آپ جائیں گی ادھر ہی میں ہوں گا۔۔!

روحیل عقب میں چلتے ہوئے زینہ کو گاہے بگاہے دھمکا رہا تھا۔۔۔

زینہ بنا پلٹے کندھوں پر لٹکے بستے کو جکڑے ہوئے اپنی برق رفتاری میں اضافے کے لیے کوشاں تھی کہ اچانک پاؤں گھاس میں مڑا اور دھڑام سے زمین بوس ہو گئی۔۔۔

گرتے ساتھ ہی آنکھوں کے سامنے تارے ٹمٹمانے لگے۔۔۔

روحیل نے فوراً آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ بڑھایا جسے زینہ نے نخوت سے جھٹکا اور روتے روتے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آپ نہایت گھٹیا انسان ہیں۔! بول کر زینہ چلنے لگی جبکہ روحیل بھی اسکے پیچھے پیچھے ہو لیا۔۔۔

آپ کو میں نے بولا ہے دو منٹ بات سن لیں تو میں چلا جاؤں گا مگر آپ چاہتی ہیں کہ میں سارا دن آپ کے ساتھ گزاروں۔۔۔!!

روحیل کا تیر ٹھیک نشانے پر جا بیٹھا۔

آپ گھٹیا انسان میرے جوتے کی نوک پر ہو۔۔! زینہ نے فوراً پلٹ کر اپنے اندر کی آگ برسائی۔۔۔

جوتے کو خیر اس وقت بھول جائیں اسکا نمبر بعد میں بھی لیا جا سکتا ہے۔۔ صرف یہ بتا دیں کہ جب کوئی آپ کے دروازے پر دستک دے تو اس مجبور سائل کے لیے دروازہ کھول دینا چاہیئے۔۔۔

روحیل نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے پر اعتماد لہجے میں بولا۔۔۔

ذلیل کی دستک سے انکار میری غیرت کا حسن ہے"۔!! جائیں کہیں اور جا کر دستک دیں جو آپ کا شیوہ" ہے۔! معافی تلافی کے باوجود بھی اپنی آوارہ عادتوں سے باز نہیں آئے گھٹیا انسان۔۔۔! زینہ سوں سوں کرتی دوبارہ چلنے لگی اور روحیل کو کڑوی کسیلی سنانے کی ٹھان لی جبکہ آس پاس سے گزرتے چند ایک طلباء نے رک کر حیرت سے دیکھا۔۔۔

مجھے تماشا نہ بنائیں۔!! مجال ہے جو اپنے اس ماموں زاد کی موت سے کچھ سیکھا ہو۔! زینہ نے تڑخ کر بولا۔۔۔! اسکا پتا نہیں قبر میں کیا حال ہو رہا ہو گا مگر ادھر آپ کو اپنی آوارگیوں سے فرصت نہیں ہے۔۔

آپ اس طرح چلتے چلتے جو اپنی توانائی ضائع کر رہی ہیں اس سے بہتر ہے کہ چند منٹ رک کر میری بات سن لیں۔۔!!

میں کیوں سنوں آپ کی بات؟؟؟

آپ میرے کیا لگتے ہیں؟؟؟

کچھ لگنا چاہتا ہوں اسی لئے تو بات کرنے آیا ہوں"۔"!

گزشتہ ایک مہینے سے آپ سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

اتنی تگ و دو کے بعد آج موقع ملا ہے۔!

بات تو آپ کے گھر آ کر بھی کی جا سکتی تھی مگر میں اس سے پہلے آپ سے رضامندی چاہتا ہوں۔۔۔!!

یہ تو مجھے پکا یقین ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی اور نہیں ہے۔!! روحیل نے زینہ کے عقب میں چلتے ہوئے تمام حقائق گوش گزار کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

یکدم زینہ نے قدم روک لئے اور پلٹ کر دیکھا۔۔۔

آپ ہوتے کون ہیں میرے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرنے والے۔؟؟؟ کوئی شریف انسان کسی بھی شریف لڑکی سے اس طرح کی نازیبا گفتگو نہیں کرتا ہے۔۔

میں روحیل ہوں۔!زینہ کی بات سن کر روحیل نے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔

!!روحیل گھٹناترین انسان اپنے کان کھول کر سن لو۔

مجھے لفنگے لوگوں سے شدید نفرت ہے۔۔۔

مگر اب میں لفنگا نہیں رہا ہوں"۔۔!روحیل نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا۔"

!ہونہہہہہہ۔!!لفنگے نہیں رہے ہیں اسی لئے گزشتہ پانچ منٹ سے میری پیروی کر رہے ہیں؟

آپ جیسے لوگ اپنے نفس کی تسکین کے لیے کسی حد تک بھی جاسکتے ہیں۔!زینہ کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی مجبوراًروحیل کو آئینہ دکھاناضروری سمجھا۔

وفااور حیامیں یکجاان تین حرفوں کی طاقت کو سمجھنے والے مات نہیں کھاتے ہیں۔وفاوالے "نبھا" اور "حیا" والے "تقوی وایمان" جانتے ہیں۔

اس تین حرفی کہانی میں آپ کے کردار کو کیسے پرکھوں؟

!بے حیایا پھر بے وفا؟میرے خیال میں دونوں سجتے ہیں۔

آپ نے اپنے لفظوں سے بے وفائی کی ہے۔ کیا فائدہ اس معافی تلافی کا جو آج آپ اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔؟؟ زینہ نے بنا پلٹے روحیل پر اپنے اندر کا ابال نکالا۔۔۔

مجھے قاعدوں سے کوئی سروکار نہیں مجھے صرف زینہ حیات کا ساتھ چاہیئے۔! لاپرواہی کی حدوں کو چھوتا وہ مخمور لہجے میں اپنی ضد پر ڈٹا رہا۔

پتا ہے آپ جیسوں کی سوچ نہایت خود پسند ہوتی ہے، جنہیں اپنے ذاتی مفاد کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ مقدس علم کا اثر اعلیٰ دماغ پر نہیں پاکیزہ دل پر ہوتا ہے، جس سے آپ قطعی پیدل ہیں۔! زینہ نے دانت پیس کر بولا اور تقریباً دوڑنے والے انداز میں کینٹین کے اندر گھس گئی۔۔۔

اس وقت بحث نہیں کروں گا۔! آپ سے آپ کے گھر ملاقات ہوگی ان شاءاللہ۔! روحیل نے کانپتی زینہ کے عقب میں کھڑے ہو کر دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔۔

!! خبردار جو آگے ایک لفظ بھی بولا تو۔

زینہ نے پلٹ کر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

شادی کرنا کوئی جرم تو نہیں ہے۔!! روحیل کا شریفانہ لہجہ زینہ کو مزید تپا گیا۔۔

اُدھر چلیں کونے والے میز پر آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ روحیل نے اشارہ سے بولا۔۔۔

! مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے۔! میری طرف سے انکار ہے۔۔

زینہ کا نروٹھا لہجہ ہنوز برقرار تھا جبکہ روحیل بھی آج خالی ہاتھ لوٹنا نہیں چاہتا تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر آج سارا دن میں آپ کے ساتھ ہی ہوں، میرے ہونے والے سالا زید جب آپکو لینے آئیں گے تو پھر انکے ساتھ ہی آپ کے گھر چلوں گا۔۔۔!

چند قدموں کے فاصلے پر کھڑا روحیل مطمئن لہجے میں زینہ کو ہراساں کرنے کی ٹھان چکا تھا۔۔۔ جبکہ زینہ کا دماغ شدت غم سے پھٹا جارہا تھا۔۔۔

اس کمینے کو تو میرے بھائی کا نام بھی پتا ہے۔۔!

دل میں طرح طرح کے وسوسے ستانے لگے۔۔۔ یہ کیوں مجھے بدنام کرنے پہ تلا ہوا ہے۔؟

گھبراہٹ جو کہ پہلے ہی عروج پر تھی یہ سب سن کر دل ڈوبنے لگا۔۔۔

زینہ میں تاعمر تمہارا ہاتھ تھام کر نہیں چل سکتی ہوں۔! تمہیں خود اپنا دفاع کرنا پڑے گا۔ سامعہ کے بارہا بولے گئے جملے دماغ کی تختی پر تکرار کرنے لگے چنانچہ کچھ سوچ کر کونے میں پڑے میز کی طرف بڑھنے لگی۔ ہاتھوں میں کپکپاہٹ واضح تھی مگر اب اس شخص سے جان چھڑانے کا واحد حل یہی بچا تھا۔۔۔

میں کینٹین میں تنہا نہیں ہوں، لوگ اندر باہر آجا رہے تھے، اگر یہ چاہتا تو مجھے اکیلے ہال میں نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔ زینہ نے خود کو طفل تسلی دی۔۔۔

زینہ کے بیٹھتے ہی روحیل بھی سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

شرم وحیا کی پیکر زینہ آج اپنی بے بسی اور لاچارگی پر اشکبار تھی۔۔۔ گردن جھکائے اپنے حجاب میں چھپے ہاتھوں کو مسلنے لگی۔۔۔

یا اللہ مجھے اس عذاب سے نکال، مجھے اس نامحرم کے غلیظ نظریات سے محفوظ رکھ آمین۔۔۔

چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

روحیل نے گلا کھنکار کر بات کا آغاز کیا۔۔۔

زینہ میں آپکو کبھی بھی اس طرح تنگ نہیں کرتا مگر ہمارے درمیان جو حادثات رونما ہو چکے ہیں ان کی وضاحت دینا بہت ضروری سمجھتا تھا جس کے لئے مجھے گزشتہ ایک ماہ سے آپ کے گھر تک بھی جانا پڑا ہے

۔۔۔

چند ماہ قبل جس روحیل سے آپ کا آمنا سامنا ہوا تھا وہ روحیل اب بدل چکا ہے، وہ روحیل اس غلاظت کے ڈھیر سے بچنے کے لیے ہر وقت اپنے نفس کو مارتا ہے۔

!زینہ مجھے آپ کا ساتھ چاہیئے۔ مجھے اجازت دو کہ آپ کا نام میرے نام سے جڑ جائے پلیز۔۔۔

مجھے آپ کے کردار سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔! آپ ہی وہ واحد لڑکی ہو جو مجھے ثابت قدم رہنے میں مدد کر سکتی ہو۔۔۔

زینہ مجھے آپ کے کردار سے عشق ہو گیا۔۔۔!!روحیل نے بنا سانس روکے اپنے دلی جذبات زینہ کے گوش گزار کر دیئے۔۔۔

زینہ گردن جھکائے اپنی بے بسی پر اشکبار تھی، یکدم نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔

اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے کچھ دیر سوچا کہ آج اس شخص کو آر یا پھر پار لگا کر چھوڑے گی۔۔ آنکھوں کو حجاب میں چھپے ہاتھوں سے رگڑا اور مضبوط لہجے میں روئی روئی آواز میں گویا ہوئی۔

یہ آپ کے اندر پنپنے والے عشق کی سازش بھی تو ہو سکتی ہے۔ آپ کی عاشقانہ زبان کی پھسلن میں نجانے کتنے دل مچلتے پھرتے ہیں۔

!خیال رکھیئے گا کہیں اس عاشقی کی پھسلن میں آپ کی اپنی ہڈیوں کا سرمہ نہ بن جائے۔

میرے بھائی نے جیسے آپ کے ماموں زاد کو پیٹا تھا ویسے آپ کا بھی یہی حال ہو گا۔!!اور ہاں سفید چمڑی والے سیاہ اور داغ دار سوچ کے حامل ہیرو کی کبھی بھی تمنا نہیں رہی ہے۔

اپنی اس اجڑی اور بوسیدہ گفتگو کو کسی اور دوشیزہ پر وار دیجئے۔!میں ایسی تکرار کی دلدادہ نہیں ہوں۔!

!دل پھینک لوگ مجھے زہر سے بھی کڑوے لگتے ہیں۔

!میرا نام زینہ حیات ہے۔!غیر ذمہ دار اور مردہ دلوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

زینہ نے بولا اور پھرتی سے روحیل کا جواب سنے بغیر کرسی چھوڑ کر کینٹین سے باہر نکل آئی۔۔۔

لرزتے ہاتھوں سے بستے میں پڑا فون نکالا ہی تھا کہ۔۔۔۔۔

زینہ نے بولا اور پھرتی سے روحیل کا جواب سنے بغیر کرسی چھوڑ کر کینٹین سے باہر نکل آئی۔۔۔

لرزتے ہاتھوں سے بستے میں پڑا فون نکالا ہی تھا کہ عقب سے روحیل نے اچک لیا۔۔۔

زینہ ہقا بقا رہ گئی۔ اتنی جرآت؟؟؟ الفاظ گویا ساتھ چھوڑ گئے۔۔۔

روحیل زینہ کا فون ہاتھ میں تھامے متوازن چال چلتے ہوئے یونیورسٹی کے خارجی احاطے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ زینہ ہنوز کھڑی اس دیدہ دلیری پر حیران و پریشان تھی۔۔

سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ روحیل سے فون کے حصول کے لیے اسکی پیروی کرے یا پھر ادھر ہی خاموش ہو جائے۔۔۔

چند لمحوں کی سوچ بچار کے بعد اپنے اگلے سبق کے لیے داخلی ہال کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

جی چاہ رہا تھا کہ اس آوارہ مزاج کا سر پھاڑ دے مگر زینہ کی بے بسی اپنے عروج پر تھی۔۔ دماغ میں چھڑی جنگ نے صرف ایک ہی حل نکالا کہ اس آوارہ کے پیچھے کبھی بھی نہیں جانا، فون جاتا ہے تو جائے، میں کونسا فون کے بغیر فوت ہو جاؤں گی۔۔۔

گھٹیا انسان چاہتا ہے کہ میں اس کے پیچھے جاؤں اور اسکی منتیں سماجتیں کروں۔۔۔ یہ سب میری جوتی کی نوک پر ہے۔۔۔ غنڈہ گردی دکھانے کی کوشش کر رہا ہے، جو مرضی آئے کر لو میں کبھی بھی تمہاری اس سازش کا حصہ نہیں بنوں گی۔۔۔

ہائے اگر امی نے فون کر دیا تو اس نے کچھ غلط بول دیا تو میرا کیا بنے گا۔؟؟؟

امی کیا سوچیں گی میں یونیورسٹی آکر لڑکوں سے دوستانے گانٹھ رہی ہوں۔

اگر ذیشان بھائی کو بھنک بھی پڑ گئی تو شہلا آپا کا جینا دو بھر کر دیں گے اور جو میرے اوپر حجاب کے حوالے سے لعن طعن کریں گے وہ الگ سے ہو گا۔۔۔ (اعوذ باللہ من ذلک)۔ زینہ نے سوچ کر جھر جھری لی۔۔

ہائے میں کیا کروں۔؟

زینہ نے فوراً قدم خارجی احاطے کی طرف موڑ لیے۔۔۔

تقریباً بھاگنے والے انداز میں یونیورسٹی کے کار پارک تک پہنچ پائی تھی کہ اس آوارہ کو گاڑی میں سوار ہوتے دیکھا۔۔

سرعت سے بھاگ کر چند گز کا فیصلہ طے کیا اور روحیل کی گاڑی کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔

روحیل نے شیشہ نیچے اتار کر گردن باہر نکال کر ہٹنے کا اشارہ دیا۔۔

جب تک میرا فون واپس نہیں کرتے میں یہاں سے نہیں ہٹوں گی۔۔! زینہ نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔۔

تم پاگل تو نہیں ہو۔۔؟؟

میرے ساتھ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے فون واپس کرو۔!میرا فون چرانے سے تم کروڑ پتی نہیں بن جاؤ گے جو دس ہزار کے فون کے لئے مرے جا رہے ہو۔!!

زینہ ہنوز کھڑی روحیل کے صبر کا امتحان لینے پر تل گئی۔۔۔

پانچ منٹ کے انتظار کے بعد

آخر تنگ آکر روحیل کو ہی گاڑی سے نیچے اترنا پڑا۔۔۔

یہ لو فون۔!اور اس پر پاسورڈ لگا لو۔!!ویسے میں نے تمہارا نمبر محفوظ کر لیا ہے۔۔۔!اور اگر پاسورڈ ہوتا بھی تو میرے لیے تمہارا نمبر حاصل کرنا مشکل نہیں تھا۔۔۔!!روحیل نے فون تھماتے ہوئے ٹھہرے لہجے میں بولا۔۔۔

اگر مجھے ضرورت پیش آئی تو میں تمہیں فون کروں گا لہذا ابنا تا خیر کے میری کال اٹھانی ہے۔۔!!!

زینہ نے فون جھپٹا اور تڑخ کر بولی۔۔.

اس سے بڑا واعظ کیا ہو گا کہ تم اپنے ہم عمروں کو مرتا اور اپنے ہم نشینوں کو دنیا چھوڑتے ہوئے دیکھ لو، "اور اپنے پیاروں کی قبروں سے گزر لو.

تب جان جاؤ کہ تھوڑے دنوں بعد تم بھی انہی کی طرح ہونے والے ہو، لیکن تم اُن سے سبق نہی لیتے، یہاں تک کہ تمہارا دوسروں کے لیے سبق بننے کا وقت آجاتا ہے ."

(ابن جوزی صید الخاطر: 335)

زینہ بولتے ساتھ بھاگ کھڑی ہوئی۔۔۔

پتا نہیں کس مٹی کا بنا ہوا ہے۔؟ اسکی اتنی چھترول کی ہے مگر رتی برابر بھی اثر نہیں ہوا۔۔۔! میری طرف سے جائے بھاڑ میں۔ زینہ نے کھولتے دماغ کو قابو میں رکھنے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

بنا پلٹے سرعت سے چلتی اپنے مطلوبہ ہال کی طرف بڑھنے لگی تو روحیل اسی سمت کھڑا ہاتھ ہلاتا دکھائی دیا۔۔

ہونہہ۔!! مجھے ڈرانا چاہتا ہے۔؟

اس گھٹیا انسان سے میں کبھی بھی نہیں ڈروں گی۔۔ جو ڈرنا تھا وہ ڈر لیا ہے۔۔۔ روحیل کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے گردن جھکائے اپنے مطلوبہ ہال میں داخل ہو گئی۔۔۔

ہال کی نشست پر براجمان ہونے سے قبل ہی فون تھر تھرایا۔۔

یونیورسٹی کے بعد ملاقات ہو گی۔! پریشان نہیں ہونا، اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔! تمہارا ہونے والا"

روحیل!!!"۔

پڑھتے ساتھ ہی زینہ کے دل کی دھڑکن منتشر ہونے لگی، لرزتے ہاتھوں سے فوراً نمبر بلاک کیا اور مطلوبہ کتاب نکال کر ورق گردانی کرنے لگی۔۔۔

سارا دن اس دشوار گزار صورتحال پر دل بے چین رہا۔۔۔۔

سامعہ رہ رہ کر یاد آرہی تھی۔ پتا نہیں آج کیوں نہیں آئی ہے؟ ابھی تک جواب بھی نہیں دیا ہے ۔۔۔زینہ نے دکھی دل سے سوچا اور آنکھوں میں آئی نمی کو رگڑ ڈالا۔۔

* *

آپا آج گھر میں آپ کے لئے ایک بہت بڑی خوشخبری منتظر ہے۔!زید نے زینہ کے سوار ہوتے گویا بم پھوڑ دیا۔۔۔

یکدم گلہ خشک ہو گیا۔۔ کیسی خوش خبری زید؟؟ ابھی بتا بھی دو۔!مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

آپا خوش خبری پر کون گھبراتا ہے بھلا۔۔۔

!دس منٹ میں گھر ہونگے، خود ہی دیکھ لینا۔!زید بتا دو۔۔

!!آپا بے صبری نہ بنو!خود ہی دیکھ لینا۔

زینہ کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔

خوف سے ہتھیلیاں عرق آلود ہونے لگیں۔۔۔

گھر کے قریب پہنچ کر زینہ نے لکڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

پہلی دستک پر دروازے پر اجنبی کو دروازہ کھولتے دیکھ کر گھبرا کر پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی اور زید سے سوالیہ نظروں سے تصدیق چاہی۔۔

زید کے جواب دینے سے قبل ہی اجنبی بول پڑا۔۔۔

چڑیل پہچانا نہیں ہے مجھے۔؟؟؟

زینہ بت بنی اجنبی کو اپنے گھر کی چوکھٹ پر کھڑی گھورے جا رہی تھی۔۔۔

نفی میں گردن دائیں بائیں جھٹکنے لگی۔۔۔

بار بار روحیل کی باتیں دماغ پر ہتھوڑے کی طرح وار کر رہی تھیں۔۔ اللہ جانے اب میرے ساتھ کونسی نئی چال چل رہا ہے۔؟! شش و پنج میں مبتلا زینہ بے بسی سے کھڑی زید اور اجنبی کی منتظر تھی کوئی ایک تو بولے۔۔۔

آپا یہ ہمارے ویر عاصم ہیں۔۔۔

دبئی سے پرسوں ہی واپسی ہوئی ہے اور آج ہمیں ملنے چلے آئے ہیں۔۔۔

آ آ آ ویرے تم کتنے بڑے ہو گئے ہو ماشاء اللہ۔ زینہ نے حیرت سے بولا۔۔۔

اور تم چڑیل کتنی بدل گئی ہو۔۔

ارے چہرہ تو دکھاؤ۔!عاصم نے زینہ کو محبت اور احترام سے اپنے ساتھ لگا کر سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

!نہیں ادھر باہر تو نہیں دکھانا ہے ویرے۔۔

پکے والا پردہ کرتی ہوں۔۔

اچھا بڑی سمجھدار ہو گئی ہو ماشاء اللہ۔۔۔

پہلے سے بتا رہی ہوں ابھی میرے چہرے کو چھیلا تو ادھیڑ کر رکھ دوں گی۔۔!زینہ نے گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے کھلکھلا کر بولا۔۔۔یاد نہیں بچپن میں تم کس طرح ناخنوں سے میرے چہرے کا حشر نشر بگاڑ دیتے تھے۔۔۔

بھول گئے ہو۔؟؟نہیں میں بالکل بھی نہیں بھولا ہوں۔!بچپن کی بہت ساری باتیں یاد ہیں۔۔یاد ہے تم !کتنی کپتی ہوا کرتی تھی۔!میرے بال پکڑ کر کھینچتی تھی۔

تینوں ہنستے مسکراتے گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے بیٹھک کی طرف مڑ گئے۔۔۔

بیٹھک کے دروازے پر پہنچتے ہی زینہ کو امی کسی کے ساتھ محو گفتگو نظر آئیں۔۔

زید اندر کوئی اور بھی ہے کیا؟؟

ارے زینہ۔۔!!چڑیل بڑے بھیا بھی میرے ساتھ ہی آئے ہیں۔۔۔

اوہ پھر میں اندر نہیں جاؤں گی۔ تم تو میرے رضاعی بھائی (دودھ شریک بھائی)، میرے محرم ہو مگر وہ تو نہیں ہیں۔۔۔

* *

:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"رضاعت وہی ہے جس سے ہڈی پیدا ہو اور گوشت بنے۔"

(سنن ابو داود حدیث نمبر:2059)

.علامہ البانی رحمہ اللہ اور ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

:ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وہی رضاعت حرمت پیدا کرتی ہے جس سے انتڑیاں بھریں اور دودھ چھڑانے کی عمر میں سے قبل" "ہو۔

.(سنن ترمذی حدیث نمبر:1072 اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر:1936)

* *

اچھا چلو کوئی نہیں تم تازہ دم ہو جاؤ میں کچھ دیر بعد تمہارے کمرے میں آکر مزید گپ شپ کروں گا۔۔

زینہ کے دماغ میں خوف جڑ پکڑنے لگا۔ یونیورسٹی والا روحیل کہیں عاصم ویرے کا بھائی ہی نہ ہو۔۔ ہو سکتا وہ کوئی اور آوارہ ہو۔۔۔

ہائے اللہ۔! اب کیا ہو گا۔؟

میں تو اسکی ٹھیک ٹھاک چھترول کر کے آئی ہوں۔۔۔

زینہ نے حجاب اتار کر لٹکایا، وضو کیا اور گھر کے سادہ کپڑے پہن کر باورچی خانے میں گھس گئی۔۔۔

ہانڈی کا ڈھکن اُٹھایا تو گوبھی اپنا اثر ورسوخ دکھا رہی تھی۔۔۔

پتا نہیں مہمانوں نے کیا کھایا ہے یا ابھی کھانا ہے۔؟ کچھ سوچ کر زید کو آواز دی۔۔ زید کے بجائے عاصم بھاگا آیا۔۔۔

کیا بات ہے چڑیل۔؟

ویرے آپ لوگوں نے کچھ کھایا ہے یا گوبھی والے پراٹھے بنا دوں۔؟؟

بچپن میں تو گوبھی بالکل بھی پسند نہ تھی مگر میری بہن پراٹھے بنا کر دے گی تو مجھے بہت پسند آئیں گے۔۔۔

اچھا اب زیادہ مکھن نہ لگاؤ۔! اپنے بھائی صاحب سے بھی پوچھ لو بلکہ ایسا کرتے ہیں باہر سے کچھ منگوا لیتے ہیں۔ تم بھی بنا بتائے آ گئے ہو۔ پہلے بتاتے تو دعوت کا اہتمام کرتے۔۔

زینہ نے فریج سے آٹا نکالتے ہوئے شکوہ کیا۔۔۔

ماسی ادھر آکر بات سنیں یہ آپ کی جگر گوشی کیا فرما رہی ہے؟۔عاصم نے باورچی خانے سے ہانک لگائی۔۔۔

ویرے تم ذرا بھی نہیں بدلے۔!بالکل ویسی ہی زنانہ انداز میں شکایتیں لگانے والی عادتیں نہ گئیں۔۔زینہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

عاصم زینہ کے جوابی حملے پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔

اور سناؤ پڑھائی کیسے جا رہی ہے۔؟؟عاصم نے جانچتی نظروں سے دیکھا اور باورچی خانے میں بچھی چٹائی پر بیٹھ گیا۔۔۔

ویرے پڑھائی تو بہت اچھی جا رہی ہے۔

ارے تم نیچے کیوں بیٹھ رہے ہو۔؟؟تمہارے کپڑے میلے ہو جائیں گے۔۔زید کو بولو نا کرسی لا دے۔۔۔!

ارے خاموش ہو جاؤ لڑکی۔!یاد ہے جب کچی گلی میں گھسیٹ کر دھکا دیتی تھی۔۔۔

ہاں ہاں سب یاد ہے۔زینہ کھکھلا کر ہنس دی۔۔۔

زینہ پتا ہے آج ماسی اور آپ لوگوں سے ملا ہوں تو اپنا بچپن اور امی بہت یاد آرہی ہیں۔ تم لوگوں کے گھر میں کتنی رونق ہے۔۔۔

ہاں ویرے رونق تو انسانوں کے دم سے ہی ہے مگر ہم لوگوں نے انسانوں پر چیزوں کو ترجیح دینا شروع کر دیا ہے۔۔۔

اے زینہ۔! تم تو واقعی بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگ گئی ہو۔

عاصم ویرے وقت اور حالات انسان کو بہت کچھ سکھا دیتے ہیں۔۔۔

یقین جانو۔!! تم سے ملکر بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔ زینہ چہکی۔

مجھے بھی بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔۔

ماسی زید آپ لوگ بھی ادھر ہی آجائیں، سب باورچی خانے میں ہی بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں، عاصم نے باورچی خانے سے نکل کر آواز دی۔۔۔ زینہ مجھے بہت اچھا لگے گا جیسے ایک وقت میں ہم سب مل کر کھانا کھاتے تھے۔۔

تم جاؤ اپنے بھیاں سے پوچھو کہ وہ گو بھی کھالیں گے کیا؟؟؟

بھیا کے تو بڑے بڑے بھی کھائیں گے۔ تم بس ہاتھ تیز چلاؤ۔۔!

ہاں نا چلا تو رہی ہوں۔

یہ دیکھو۔! زینہ نے گوبھی والا پراٹھا بڑے آرام سے پلٹا اور گھی سے تر کرنے لگی۔۔

زینہ اور عاصم پراٹھوں کی تیاری کے ساتھ پرانے قصے کہانیاں کھول کر خوب ہنس رہے تھے جبکہ بڑے بھیا بیٹھک میں بیٹھ کر ماسی اور زید کو اپنی مصروفیات کے بارے میں آگاہی دے رہے تھے۔۔۔

جاؤنا ویرے سب کو بلا لاؤں اور اپنے بڑے بھیا کو بیٹھک میں ہی پہنچا آؤ۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے تم یہ سب تیار کرو میں بس آتا ہوں۔۔۔

زینہ۔! جی ویرے۔ بھیا نے ہاتھ دھونے ہیں تو تم باورچی خانے میں ہی رہنا پھر نہ بولنا میرا پردہ خراب کر دیا ہے۔۔۔

ارے نہیں۔! تم انہیں ادھر نلکے کے پاس لے جاؤنا۔۔۔

! بلکہ زید کو بولو لے جائے۔۔۔

زینہ میری شہزادی چائے کے ساتھ پکوڑے بھی بنالینا۔۔۔ امی نے باورچی خانے میں جھانک کر بولا۔۔۔

جی امی۔۔! زینہ مہمانوں کی خوشی میں سارے دن کی بیتی داستان وقتی طور پر بھول چکی تھی مگر صحن میں زید کے ہمراہ جاتے اس شخص کی پشت لرز اگئی۔۔۔

ہائے اللہ۔! زینہ کا جی چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔۔۔

یہ تو وہی روحیل ہے۔ عاصم ویرے کا بڑا بھائی۔۔۔

مجھے تو پہلے ہی اسکا نام سن کر شک گزرا تھا مگر ویرے کا بڑا بھائی اس قدر گمراہ ہو سکتا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

زینہ نے دکھی دل سے پراٹھے اور سالن کو پلیٹ میں ڈالا اور عاصم کی بیٹھک سے واپسی کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

آپا۔!! کن سوچوں میں گم ہو۔؟؟ زید نے تیسری مرتبہ پکارا۔۔۔

اوہ زید۔! کیا بات ہے۔؟؟ زینہ ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔۔۔

آپا روحیل بھیا باورچی خانے میں پراٹھے کھانا چاہتے ہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں میرا جی چاہ رہا ہے۔۔

سن کر زینہ کا خون کھولا۔۔۔

اچھا چلو میں کمرے میں چلی جاتی ہوں انہیں بولو یہاں آکر کھالیں بلکہ ساتھ میں ویرے کو بھی بلالو۔۔

فی الحال انہیں بیٹھک میں بھیجو۔! میں اپنے کمرے میں جانا چاہتی ہوں۔۔۔! میں حجاب کے بغیر ہوں۔۔۔

اچھا آپا بس ابھی بولتا ہوں۔۔۔۔

آپا آپ چلی جاؤ بھیا اندر چلے گئے ہیں۔۔۔

زینہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں داخل ہوگئی مگر اسکے فون پر ایک نئے نمبر سے نیا پیغام۔۔۔

تمہاری ہنسی کی کھنک میرے ان بد نصیب کانوں تک بھی پہنچی ہے اور یقین جانو دوبارہ سننے کی چاہ ہے مگر" اپنی بیوی بنانے کے بعد ان شاء اللہ۔۔

زندگی میں کبھی بھی گوبھی پسند نہ تھی مگر آج زینہ کے ہاتھ کے بنے گوبھی والے پراٹھے ضرور کھاؤں گا۔۔!!میرے لیے اپنے مبارک ہاتھوں سے پراٹھے بنانے کے لیے بہت شکریہ"۔۔۔

زینہ نے پیغام پڑھتے ہی فوراً نمبر بلاک کر دیا۔۔۔

یااللہ۔!میں کیا کروں۔؟؟یہ شخص جو میرا تمسخر اڑاتا رہا ہے آج محبت کی پینگیں بڑھا رہا ہے۔۔۔میں کبھی بھی اسکی باتوں میں نہیں آؤں گی بلکہ ویرے سے شکایت کرتی ہوں۔۔۔

زینہ اپنے کمرے میں بیٹھی بیٹھی نیند کی وادی میں اتر گئی۔۔۔

ارے آؤنا۔!!ایک تو تم بہت ڈرپوک ہو۔!روحیل نے پکارا۔۔

ایک ساتھ رہ لینے میں اور ساتھ زبردستی رکھ لینے میں بہت فرق ہے۔ کبھی وقت ملے تو اس راز کو ضرور" !کھوجنا۔

جی نہیں۔!مجھے کھوجی بننے کا قطعاً شوق نہیں ہے۔مجھے صرف اور صرف زینہ حیات کا ساتھ چاہیئے۔!"روحیل نے ہاتھ بڑھا کر زینہ کو تھامنا چاہا۔۔۔

زینہ ہڑبڑا کر فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔ میرے اللہ۔! میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ یہ شخص کیوں میرے دماغ میں گھس گیا ہے۔۔۔؟

مجھے اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچنا۔! یہ آوارہ بندہ میرے لیے کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔

اپنی سوچوں میں گم زینہ باہر ذیشان بھائی کی آواز پر چوکس ہو گئی، فوراً آگے بڑھ کر کمرے کی کنڈی چڑھائی اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں آکر تانکا جھانکی شروع کریں۔۔۔ اوپر سے دل روحیل کی طرف سے پریشان تھا کہ کہیں وہ کوئی ایسی ویسی بات یا حرکت نہ کر دے۔

چھوٹے سے آنگن میں زیادہ لوگوں کی موجودگی کا اندازہ زینہ کے کمرے سے لگایا جا سکتا تھا۔۔۔

ملاقات کے بعد ذیشان بھائی کی نئی پھلجھڑی نے سب کو حیران کر دیا۔۔۔

چلو اچھا ہے آج ہمارے پرانے جاننے والے بھی مل بیٹھے ہیں، صلاح مشورے میں آسانی رہے گی۔۔!

کیوں خالہ کیا خیال ہے۔؟؟؟

ہاں کیوں نہیں ذیشان۔! کس بارے میں مشورہ درکار ہے؟؟ خالہ میں اپنی زینہ کے لیے رشتہ لے کر آیا ہوں۔۔!! اب اپنا خون خیال نہیں کرے گا تو بھلا اور کسے خیال ہو گا۔

سنتے ساتھ روحیل کی رگیں تن گئیں۔۔۔ جی چاہا اٹھ کر ذیشان کو خوب پھینٹی لگائے۔۔۔ مگر حکمت کے تحت خاموش بیٹھا سنتا رہا۔۔۔

تم نے اگر کسی اور سے شادی کے لیے حامی بھری تو پھر اپنا حشر یاد رکھنا"۔ تیسرے نمبر سے دو ٹوک "

دھمکی زینہ کو لرزا گئی۔۔۔ پہلی فرصت میں نمبر بلاک کیا۔۔۔

!اب تو میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ خود کو کیا سمجھتا ہے۔؟

زینہ نے فوراً زید کو کال ملائی۔۔۔۔

تم نے اگر کسی اور سے شادی کے لیے حامی بھری تو پھر اپنا حشر یاد رکھنا"۔ تیسرے نمبر سے دو ٹوک "

دھمکی زینہ کو لرزا گئی۔۔۔ پہلی فرصت میں نمبر بلاک کیا۔۔۔

!اب تو میں اسے نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ خود کو کیا سمجھتا ہے۔؟

زینہ نے فوراً زید کو کال ملائی مگر ساتھ ہی سامعہ کی کال بھی آنے لگی۔ زید کو فی الحال رہنے دیتی ہوں پہلے سامعہ سے تو مشورہ کر لوں۔۔۔

سلام دعا اور حال احوال کے تبادلہ کے بعد زینہ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا۔۔۔

زینہ تم پاگل ہو۔! کیوں روتی ہو؟؟ گھر میں سب خیریت ہے کیا؟؟ ذیشان بھائی نے پھر کوئی نئی چال چلی ہے؟؟

سڑ سڑ روتی زینہ نے ان سب باتوں کی نفی کی۔۔۔

تو پھر کیا بات ہے؟

سامعہ تم یونیورسٹی کیوں نہیں آئی تھی آج؟؟بس یار اچانک رات کو گلے میں درد اور بخار نے آلیا تو سارا دن فون دیکھنے کی ہمت بھی نہ ہوئی۔!کیا تمہیں میری آواز سے اندازہ نہیں ہو رہا کیا؟؟؟

!سامعہ میں نے تمہاری آواز پر غور نہیں کیا ہے۔

!ہاں تمہیں اپنے رونے دھونے سے فرصت ہو تو ہے نا۔

!اچھا اب رونا دھونا بند کرو اور مجھے اصل بات بتاؤ۔

! سامعہ وہ آج پھر آیا تھا

کون وہ؟؟

!! وہی لفنگا،وہی آوارہ

زینہ کوئی ایک لفنگا یا آوارہ ہو تو بھی ہے یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا ہوا ہے۔۔۔

مجھے نہیں سمجھ آرہی تم کس کی بات کر رہی ہو۔۔

زینہ نے اپنی آپ بیتی بھرائی آواز میں سامعہ کے گوش گزار کر دی۔۔۔

!سامعہ وہ کہتا ہے اسے میرے کردار سے عشق ہو گیا ہے۔

سامعہ ساری بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

!سامعہ تم کہہ رہی تھی کہ بیمار ہو اور ابھی کھکھلایا جا رہا ہے۔۔۔

!ارے پیاری تمہاری حرکتیں ہی ایسی ہیں تو ہنسی آگئی۔۔

کیا مطلب۔؟؟؟

بھئی مجھے تو تمہاری دیدہ دلیری پر ہنسی آرہی ہے، جو تم نے اسے چھٹی کا دودھ یاد دلا دیا ہے، اور اس ناکام عاشق پر ہنسی آرہی ہے جو بھری یونیورسٹی میں اظہار محبت کرنے چلا آیا۔۔۔

زینہ پریشان نہ ہو۔۔کچھ بھی نہیں ہو گا۔جب تک لڑکی کی طرف سے پیش رفت نہ ہو تب تک کوئی لڑکا اسکا بال بھی باکا نہیں کر سکتا ہے۔۔۔

پر سامعہ بال باکا تو دور کی بات وہ لفنگا تو پستول کے زور پر میرا چہرہ بھی دیکھ چکا ہے۔۔۔

اور سامعہ سب سے غم کی بات پتا ہے کیا ہے؟؟؟

کیا؟؟؟

!وہ ویرے عاصم کا بڑا بھائی ہے۔

کیا واقعی؟

ہاں۔!!زینہ نے افسوس سے بتایا۔۔۔سامعہ کو بھی بڑا دھچکا لگا۔۔۔سامعہ یاد نہیں ہے میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اس شخص کے نام کے بارے میں مجھے کچھ شکوک وشبہات ہو رہے ہیں۔۔۔۔

ہاں پر جب بندہ کسی سے پندرہ سال بعد ملے تو کیسے پہچان سکتا ہے اور اس نے کونسا تمہیں اپنا حسب نسب بتایا تھا۔۔ویسے آج کیسا لگ رہا تھا؟؟سامعہ متجسس ہوئی۔۔۔

!میں نے اسے غور سے نہیں دیکھا ہے،مجھے اس سے خوف آتا ہے۔۔

اور تم کس لیے پوچھ رہی ہو؟

!بھئی اس لیے پوچھ رہی ہوں کیونکہ پچھلی مرتبہ اسکی آنکھیں وحشت ناک لگ رہی تھیں۔۔۔

میں نے اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھا اور نہ دیکھنا چاہتی ہوں۔۔

ابھی بھی ہمارے گھر بیٹھا ہوا ہے اور مجھے پیغامات کے ذریعے دھمکا رہا ہے کہ میں نے اگر کسی اور سے شادی کی تو وہ میرا حشر بگاڑ دے گا۔۔۔

زینہ نے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔۔۔

اور وہ دوسرا شادی کا طلبگار کون ہے؟؟سامعہ نے پوچھا۔

ذیشان بھائی کوئی رشتہ لائے ہیں۔زینہ نے بددلی سے بتایا۔۔

ذیشان بھائی جیسے خود ہیں ویسے رشتہ بھی لائے ہوں گے۔سامعہ بھی بددل ہوئی۔۔۔

!!زینہ اگر یہ شادی کا بول رہا ہے تو اسی کے لئے ہاں بول دو۔

سامعہ تم پاگل ہو گیا؟ اتنا آوارہ اور لفنگا شخص میرا شوہر نہیں ہو سکتا ہے۔۔۔سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔۔۔

دیکھو زینہ یہ بندہ بول جو رہا ہے کہ اس نے سچے دل سے توبہ کرلی ہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں کسی کا ظاہر دیکھ کر فیصلہ کرنے والے۔؟؟

اسکا باطن تو اللہ ہی جانتا ہے۔۔۔بے شک غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے۔۔۔

سامعہ یہ بات تمہاری بالکل ٹھیک ہے مگر مجھے ایسے لگتا ہے کہ یہ میرے ساتھ کھیل کھیل رہا ہے۔یہ مجھے صرف وقت گزاری کے لیے اپنے استعمال میں لانا چاہتا ہے اور پھر نئی لڑکی کے لئے سرگرداں ہو گا۔۔

!زینہ ایک موقع تو دے کر دیکھو۔!ہو سکتا ہے حقیقتا مخلص ہو۔

پتا نہیں سامعہ میں اس قدر پریشان ہوں، رات اور دن عجیب قسم کے خواب دیکھ رہی ہوں جیسے یہ شخص مجھے دبوچ لے گا۔مجھے بہت خوف آرہا ہے۔

زینہ یہ وہی شخص ہے جس نے سر راہ میری تذلیل کی تھی اور میری رنگت کا مزاق اڑایا تھا، اب اس پر کونسے عشق کا بھوت یکدم سوار ہو گیا ہے جو یہ میرے ساتھ شادی کے لیے مرا جا رہا ہے۔۔؟

سامعہ اسکا اور میرا آمنا سامنا صرف دو مرتبہ ہوا ہے اور وہ قیام پزیر بھی دوسرے شہر میں ہے یہاں میر پور اپنے ماموں زاد کے ساتھ آوارہ گردیوں کے لیے آتا رہا ہے تو کب اس شخص کو میرے کردار کو پرکھنے کا موقع ملا ہے۔؟

میں اسکی باتوں میں نہیں آؤں گی۔۔! بھلا کون ایسے ہی گوڈے گوڈے محبت میں ڈوب سکتا ہے۔؟

ایسے ہی میرا خون جلاتا ہے۔۔! میرا تو بس نہیں چلتا میں اسکا سر پھاڑ دوں۔۔۔

!!!دل پھینک، آوارہ، لفنگا، لڑکی باز کھلاڑی۔

زینہ اسے اپنے القابات کے بارے میں پتا چلے تو سوچو تمہارا کیا حشر کرے۔۔۔ سامعہ نے زینہ کو چھیڑا۔۔۔

!سامعہ میں اسکے منہ پر بھی یہ سب بول چکی ہوں۔۔۔

!پھر تو تم بیش قیمت انعام کی حقدار ٹھہری ہو۔۔! کوئی صدارتی تمغہ امتیاز یا نشان حیدر ملنا تو بنتا ہے۔

!سامعہ اب تم بھی میرا مذاق اڑا رہی ہو۔

ارے پگلی تم جذباتی ہو رہی ہو تمہارے ساتھ جو تلخ تجربہ ہو چکا ہے تم صرف اسے مد نظر رکھ کر سوچ رہی ہو۔۔۔

ابھی دوسرے نقطے سے سوچو۔! جو کھیل کھیلتے ہیں وہ اپنے نام کی عزت نہیں دیتے، وہ محرم رشتوں سے تعلقات استوار نہیں کرتے ہیں۔ وہ چور دروازوں سے اپنی ہوس پوری کرنا چاہتے ہیں۔۔

اور اس شخص نے ابھی تک تمہیں چھوا تک نہیں ہے، صرف زبانی ہراساں کیا ہے۔

اور زبانی ہراسگی مجھے کتنے عرصے سے اندر ہی اندر چاٹ رہی ہے سامعہ۔؟! زینہ نے تڑپ کر بولا۔۔۔

زینہ سوچو تمہاری امی ہر وقت تمہاری شادی کو لے کر پریشان رہتیں ہیں۔ اور اب اگر یہ شخص تمہیں تمہارے حجاب سمیت قبول کرنا چاہتا ہے تو میرے خیال میں حق بات ہے۔۔ زینہ اگر وہ اپنے تقوی و ایمان کی پختگی کے لیے تمہارا ساتھ چاہتا ہے تو اُسے خالی ہاتھ نہ لوٹاو۔!! مجھے تو لگتا ہے روحیل پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے۔!

زینہ مجھے اس کی باتوں سے خطرے کی بو آ رہی ہے۔!

کونسا خطرہ سامعہ۔؟؟؟

زینہ نے سہمے ہوئے لہجے میں پوچھا۔۔

سامعہ نے فلک گیر قہقہہ لگایا۔۔۔ تم پاگل بیوقوف، اناڑی اور ڈرپوک لڑکی ہو۔۔ میں تو بس مذاق کر رہی تھی اور تم سنجیدہ ہو گئی ہو۔۔۔

زینہ پریشان نہ ہو۔!بس دعائیں مانگتی رہو۔!سب ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ۔۔۔

!سامعہ تم کتنی خوش قسمت ہو۔

وہ کیسے؟؟

تمہارا نکاح ایک صالح شخص سے ہو چکا ہے، کوئی بھی مسئلہ، کوئی پریشانی ہو تم عبدالسمیع بھائی سے ہر بات کر سکتی ہو مگر ادھر میری طرف جو بھی رشتہ آتا ہے انہیں میرے حجاب سے مسئلہ ہے یا پھر روحیل جیسا ایک آوارہ ملا ہے۔۔۔

!زینہ اسے بار بار آوارہ نہ بولو۔!ہو سکتا ہے اس نے حقیقتاً سچی توبہ کر لی ہو۔

سامعہ کون شریف شخص اس طرح کسی کی غیرت کو للکارتا ہے؟ کون شریف اس طرح لڑکی کا پیچھا کرتا ہے اور فون چھین لیتا ہے۔۔؟

!شریفوں کی شادیاں ایسے نہیں ہوتی ہیں۔

نیک اور صالح لوگ اپنی اور دوسروں کی عزتوں کا پاس رکھنے والے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ اپنی نگاہوں کی !حفاظت کرتے ہیں۔۔

!پر زینہ اس نے جو بھی کیا ہے وہ توبہ سے قبل کیا ہے۔

اور جو آج یونیورسٹی میں کر کے آیا ہے؟ وہ کس کھاتے میں جائے گا۔؟؟

میرا فون چھین لیا تھا نجانے کیا کچھ فون میں کھول کر دیکھتا رہا ہے۔۔۔

!!اور جو مجھے بار بار مختلف نمبروں سے ہراساں کر رہا ہے وہ بھی تو شریفوں کا کام نہیں ہے یار۔

تین نمبر تو میں اسکے بلاک کر چکی ہوں۔ پتا نہیں اس کے پاس کتنے موبائل اور کتنے نمبر ہیں۔۔؟؟۔

اچھا چلو اب غصہ تھوک دو اور اسے دل سے معاف کر دو زینہ۔۔۔ آخر کو وہ تمہارے رضاعی بھائی کا بڑا بھائی ہے۔۔۔

سامعہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں عاصم ویر کو ساری بات بتا دوں گی اور انہیں بولوں گی کہ مجھے روحیل جیسے شخص کی چاہ نہیں ہے۔ مجھے تقوی والا، بندے کا پتر بندہ چاہیے بس۔۔!

زینہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر کے شیرنی بننے لگی۔۔۔

اپنا سارا غبار نکال کر اب شیرنی بن رہی ہو زینہ۔!! دونوں سہیلیاں کھکھلائیں۔۔

دروازے پر ہوتی دستک نے زینہ کو چوکنا کر دیا۔۔۔

کون؟؟

آپا امی بول رہی ہیں چائے اور پکوڑے بنا لیں۔! زید نے دروازہ کھلتے ہی نئی فرمائش کر ڈالی۔۔

!اچھا۔ !مجھے یہ بتاؤ سب بیٹھک میں ہی ہیں نا۔ ؟؟جی آپا۔

!باورچی خانے کی طرف کوئی بھی نہ پھٹکنے پائے۔

آپا میں تو عاصم ویر اور روحیل بھیا کے ساتھ مسجد جا رہا ہوں اور ذیشان بھائی فون لے کر باہر نکل گئے ہیں۔۔۔

امی کدھر ہیں؟؟ وہ بس روحیل بھائی کے ساتھ محو گفتگو ہیں۔ یہ سن کر زینہ کا منہ کڑوا ہو گیا۔۔

آپا۔ !زینہ دوپٹہ لپٹتے ہوئے کمرے سے نکلنے لگی تو عقب سے زید کی آواز آئی۔۔۔

ہاں کیا بات ہے زید؟

!آپا روحیل بھائی کے ارادے بڑے نیک ہیں۔

وہ کیسے؟ زینہ نے بھنویں اچکائیں۔۔

آپا امی کو وہ بہت پسند آئے ہیں۔ وہ تو ہمیں اپنے ساتھ اسلام آباد لے جانا چاہتے ہیں۔۔۔

زینہ نے باورچی خانے میں داخل ہوتے ہوئے زخمی نظروں سے زید کو دیکھا۔۔۔

!زید ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے پرائے گھروں میں جانے کی۔۔۔

آپا ہمیشہ کے لئے تھوڑی کہہ رہے ہیں وہ تو صرف کچھ ہفتوں کے لئے بول رہے ہیں۔۔

میں تو کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔

عاصم ویر کیا کہتا ہے؟؟

آپا ویر عاصم نے ہی تو بات شروع کی ہے اور پھر روحیل بھیا نے امی کو قائل کرنے کی ٹھان لی ہے بس

۔۔۔

اور وہ ذیشان بھائی کیا فرما رہے تھے۔۔۔

آپا آپ کے لئے رشتہ لائے ہیں، کہہ رہے تھے بڑے اچھے لوگ ہیں وغیرہ وغیرہ۔۔۔

!آپا میں تو چلا۔

ہاں ٹھیک ہے تم جاؤ۔ !میں یہ سب کاٹ لوں اور پھر نماز کے بعد پکوڑے تل لوں گی۔۔۔

آپا مجھے لگتا ہے امی روحیل بھیا سے بہت متاثر ہیں وہ شاید مان جائیں گی۔۔۔

زید نے ٹوکری سے آلو نکال کر زینہ کو تھمائے۔۔۔

زینہ کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔۔۔ اللہ جانے یہ شخص کونسا نیا منصوبہ بنا رہا ہے۔؟ میں تو نہیں جاؤں گی۔۔۔

ویر عاصم اکیلے کا گھر ہو تو ٹھیک ہے مگر اسکی موجودگی میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔۔

زینہ نے آلو پیاز کاٹ کر تیار کیے اور نماز کے لیے اپنے کمرے میں جانے لگی تو امی بھی باورچی خانے میں میٹھی مسکراہٹ سجائے آن پہنچی۔

امی خیریت ہے آج بہت مسکرایا جارہا ہے۔۔۔

بس اللہ کی حکمتیں وہی اکیلا جانتا ہے۔

دونوں بچے بہت نیک، ادب و آداب والے ہیں ماشاء اللہ۔۔۔

ویر عاصم کو تو نیک بولنے میں کوئی قباحت نہیں ہے مگر دوسرے نیک پرویز سے اللہ بچائے۔زینہ بڑبڑائی۔۔

اے کیا بولے جارہی ہے زینہ۔بات مخاطب کی سمجھ کے مطابق کیا کر۔!

امی کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی سوچ رہی تھی کہ یہ لوگ آج رکنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا واپس لوٹ جائیں گے۔؟

میرے بس میں ہو تو روک لوں مگر تنگ گھر کا مسئلہ ہے۔اور پھر تو پردہ بھی تو کرتی ہے، تیرے اندر باہر جانے میں دشواری ہوگی وگرنہ میں دونوں بچوں کو کبھی بھی نہ جانے دیتی۔۔۔

اللہ بخشے انکی ماں کو، روحیل کو دیکھ کر اسکی ماں بہت یاد آئی ہے۔زینہ خاموشی سے سب سن رہی تھی۔۔

میں وضو کرنے آئی تھی اور ادھر باتوں میں لگ گئی ہوں۔۔۔زینہ تو بھی جانماز پڑھ وہ لوگ تو خارجی دروازے سے مسجد کے لئے نکل چکے ہیں۔۔۔

!!جی امی۔۔

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا لیے، آنسوؤں کی لڑیاں لڑھکنے لگیں۔۔۔ ہلکی سی آہٹ ہوئی تو دل مٹھی میں آگیا۔۔

بستر پر پڑا فون تھرتھرایا۔

ہم مسجد سے واپس آرہے ہیں کڑک چائے اور گرما گرم پکوڑوں کے لیے دل مچل رہا ہے، باحیا زینہ کے " ہاتھ کا دل موہ لینے والا ذائقہ روحیل کو گرویدہ بنا چکا ہے۔جی چاہتا ہے روزانہ ایسے ہی کھانا ملے اور میری "میزبانی کے فرائض زینہ حیات نبھائے۔! زینہ کا ہونے والا روحیل۔

یا اللہ یہ شخص ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گیا ہے۔دل کی دھڑکن بے قابو ہونے لگی، ایسے لگ رہا تھا دل پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔ پیشانی پر پسینے آنے لگے۔۔۔

پیغام پڑھتے ہی چوتھا نمبر بھی بلاک کر دیا۔۔۔

اب تم چاہے جتنا مرضی زور لگالو۔ میری طرف سے کوئی پیش رفت نہیں پاؤ گے ان شاءاللہ۔۔۔

میری غیرت میرا احسن ہے روحیل ارشاد"۔۔"

کڑک چائے کے ساتھ کرکرے پکوڑے تیار ہو چکے تھے۔ پکوڑوں کی مہک گھر کے اندر داخل ہوتے ہی روحیل کے نتھنوں سے ٹکرائی تو عنابی ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ در آئی۔۔۔

اس لڑکی کو اپنا نا میرے لیے کے-ٹو سر کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔۔۔ روحیل نے سوچا۔۔۔

بھیا اکیلے اکیلے مسکرایا جارہا ہے۔ خیریت ہے؟ عاصم نے معنی خیز نظروں سے روحیل کو دیکھا۔۔۔

!چھوٹے۔ !چھوٹے ہو تو چھوٹے ہی رہو۔ !دادا ابو نہ بنو۔

بھئی ہم نے بھی صحرا کی خاک چھانی ہے، ہم بھی مسکراہٹیں بکھیرنے کا مطلب خوب سمجھتے ہیں۔۔۔ تین تین فون اور پھر ہر بار نئے نمبر سے کسی کو پیغام رسانی کرنا اور اکیلے مسکرانا۔۔۔

روحیل کے ساتھ والی کرسی پر براجمان عاصم سرگوشیوں سے روحیل کو ستا رہا تھا۔۔۔

!! عاصم تمہاری شادی کا وقت آن پہنچا ہے۔۔

!زید ماسی کدھر ہیں؟؟ یار جا انکو بلا مجھے ان سے ضروری بات کرنی ہے۔

!جی بھیا ابھی بلا کر لاتا ہوں۔

یہ لیں امی بلانے سے قبل ہی آن پہنچی ہیں۔۔

خیریت ہے بیٹا۔؟

جی ماسی وہ میں چاہ رہا تھا کہ آپ عاصم کے لیے کوئی لڑکی تجویز کریں۔ ماسی میں نہیں چاہتا یہ ادھر صحرا میں کسی عربی کے چنگل میں پھنس جائے۔۔۔

ارے بیٹا وہ بات تو ہے۔ شہناز بیگم نے سنجیدگی سے کہا جبکہ زید عاصم قہقہے لگانے لگے۔۔۔

ماسی آپ بھی بہت سادہ ہیں۔

ہائے بیٹا کوئی غلط بات بول دی ہے کیا۔۔؟؟

!! ارے نہیں ماسی آپ بس اسکا رشتہ دیکھیں۔

کس کے رشتے کی بات چل رہی ہے ادھر؟؟

ذیشان نے فون کان سے ہٹایا اور خارجی دروازے سے بیٹھک میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

ارے ذیشان بچے آپس میں ایک دوسرے کو چھیڑ رہے ہیں تم بیٹھو چائے تیار ہے، تم۔نے کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا تھا۔۔

خالہ بس زینہ کی بات پکی کرنے کی تگ ودو میں روٹی کی بھوک کس کو ہے۔۔ابھی انہیں لوگوں کے ساتھ تمام معاملات طے کر دیئے ہیں۔

اگلے ہفتے وہ لوگ آئیں گے اور نکاح کی تاریخ طے کر جائیں گے۔۔۔

یکدم کمرے میں سناٹا چھا گیا۔روحیل کے چہرے کا رنگ غصے سے لال اور رگیں تن گئیں۔بہت مشکل سے اپنا غصہ دبایا۔۔۔

پر پتر زینہ سے پوچھا بھی نہیں ہے اور نہ ہم نے خاندان کے بارے میں چھان بین کی ہے۔ایسے کیسے نکاح کی تاریخ پکی کر دوں؟؟

کیا وہ لوگ زینہ کا پردہ کرنا قبول کر لیں گے؟؟

خالہ زینہ کا پردہ صرف میری ذات تک ہی ہے۔ سارے دن سے یہ چھورے آئے بیٹھے ہیں ان پر تو کسی کو اعتراض نہیں ہے۔۔

روحیل کی برداشت جواب دینے لگی۔۔

ذیشان پتر عاصم زینہ کا محرم ہے، دودھ شریک بھائی ہے اور زینہ تو روحیل کے سامنے بالکل بھی نہیں آئی ہے۔۔۔

وہ سب نامحرم مردوں سے ایک جیسا پردہ کرتی ہے۔ خالہ نے لجاجت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

خالہ ایک مرتبہ اسکی شادی ہو جائے سارے کا سارا پردہ "حجاب" ناک کے رستے باہر آجائے گا۔ یہ چونچلے صرف ماں کے گھر تک ہی ہیں۔۔۔

کمرے میں مکمل سکوت طاری ہو چکا تھا۔ عاصم زید دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جبکہ روحیل کے ہاتھ فون کے کیبورڈ پر تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔۔۔

اگلے ہفتے ہمارا سادگی سے نکاح ہے، رخصتی کا بعد میں سوچ لیں گے۔!!! کسی قسم کی چوں چراں نہ سننے کو" ملے، کل میں اپنے ڈیڈ کو لا رہا ہوں۔۔

تم زینہ حیات صرف اور صرف میری ہو"۔

اگلے ہفتے ہمارا سادگی سے نکاح ہے، رخصتی کا بعد میں سوچ لیں گے۔!!! کسی قسم کی چوں چراں نہ سننے کو" ملے، کل میں اپنے ڈیڈ کو لا رہا ہوں۔۔

تم زینہ حیات صرف اور صرف میری ہو۔

یہ میری پانچویں سم ہے اس کے بعد ایک بچتی ہے۔۔ اب اگر تم نے میرا یہ نمبر بلاک کیا تو دو نمبر میں نے تمہارے نام پر لے لینے ہیں۔۔ تمہارے شناختی کارڈ تک میری رسائی بھی ناممکن نہیں ہے۔۔۔ جب تک !مجھے جواب ہاں میں نہیں ملتا میں تم سے رابطے میں رہوں گا"۔

روحیل صاحب۔! لگا لو ایڑھی چوٹی کا زور۔ ! میری طرف سے ایک جواب بھی نہیں ملے گا۔ زینہ نے پیغام پڑھتے ساتھ ہی نمبر بلاک کر دیا۔۔۔

جو اذیت مجھے پہنچائی ہے اسکا ازالہ مختلف نمبروں کی کہانی سنا کر نہیں کیا جا سکتا۔ میں اتنی گئی گزری ہوں جب جی چاہا سر راہ ذلیل کر دیا اور جب جی چاہا یونیورسٹی آکر محبت کی پینگیں بڑھانا شروع کر دیں۔۔۔

آوارہ مزاج، لفنگا میرے گھر میں بیٹھ کر مجھے ہی دھمکیاں دے رہا ہے۔۔۔

زینہ کا خون کھول کر رہ گیا۔۔ ہاتھ میں پکڑے فون کا گلا گھونٹتے ہوئے کپڑوں کی الماری میں چھپا دیا۔۔۔ بھیجتے رہو پیغامات میں نے فون ہی نہیں استعمال کرنا۔۔۔

✲ ✲

ماسی امی ہمیں اجازت دیں۔ نازک صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے عاصم اٹھ کھڑا ہوا جبکہ روحیل ہنوز کمرے میں پھیلی تلخی پر کھول رہا تھا۔۔۔

ارے نہیں بیٹا بیٹھو۔! چلے جانا۔! تم آج کی رات اسلام آباد واپس جا رہے ہو کیا.؟ نہیں ماسی ادھر ماموں کے گھر ہی قیام ہے، ماموں تو نہیں رہے مگر درو دیوار باقی ہیں جنہیں بھیا گاہے بگاہے آکر آباد کرتے رہتے ہیں۔۔۔

ہاں بیٹا ہمیں تو خبر بھی نہ تھی یہ تو تم لوگوں نے آکر بتایا ہے کہ انکا تو سارا کنبہ ہی چل بسا ہے۔۔ اور ہم تو اس بات سے بھی بے خبر تھے کہ تمہارے ماموں امریکہ سے واپس آچکے تھے اور میرپور آکر کتنے سال آباد رہے ہیں۔۔

بیٹا بہت افسوس ہوا ہے انکے بارے میں سن کر پہلے بیٹا چلا گیا اور پھر والدین اسکا غم برداشت نہ کر پائے اور اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔۔۔

شہناز بیگم نے صدمہ سے چور لہجے میں بولا۔۔۔

روحیل بیٹا بیٹھو عشاء کے بعد چلے جانا۔۔۔ کونسا کہیں دور جانا ہے، ایک ہی شہر تو ہے۔۔۔

روحیل کی دلی تمنا پوری ہو گئی اور وہ مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

ذیشان کڑی نظروں سے روحیل کو گھور رہا تھا جو دوبارہ گردن جھکائے اپنے فون میں مصروف ہو گیا۔۔۔

!ماسی آپ لوگوں کو ہمارے ساتھ چلنا ہے بس۔!زیادہ نہ سہی چند دن کے لئے ہی چلے چلیں۔

ماں صدقے کرے۔!ابھی زینہ کی یونیورسٹی بھی ہے اور ویسے بھی وہ شاید رضامند نہ ہو۔۔

ذیشان اپنی عادت سے مجبور زیادہ دیر خاموش نہ بیٹھ سکا۔۔ہاں ہاں خالہ زینہ کو تو اپنی سگی بہن کے گھر آکر ٹھہرنا بھی پسند نہیں ہے۔اسکا سگے خالہ زاد بہنوئی سے سخت پردہ ہے۔۔پوچھ لیں شاید اسے اسلام آباد کی فضا پسند آجائے۔۔ذیشان نے زہر ٹپکایا۔۔۔

ذیشان میں زینہ کی طبیعت سے واقف ہوں وہ کبھی بھی نہیں جائے گی۔۔۔ساس نے وضاحت دی۔

چلیں اگر کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں۔۔۔

عاصم میاں تم تو بیٹھ جاؤ۔!آخر کو زینہ کے دودھ شریک بھائی ہو۔!ہو سکتا ہے خالہ داماد پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنے رضاعی بیٹے پر کرلیں۔۔۔

عاصم ہقابقاسب کے چہرے دیکھنے لگا۔۔۔

ذیشان بھائی آپ عاصم اور زینہ کی فکر میں کیوں گھلے جارہے ہیں۔؟؟زینہ کی زندگی کے فیصلے کرنے کے لئے اسکا سگا بھائی موجود ہے۔روحیل نے دھیمے مگر کاٹ دار لہجے میں ذیشان کو باور کروادیا ہے۔۔۔

روحیل صاحب آپ اسلام آباد بڑے شہر کے باسی ہیں اور ہم اس چھوٹے شہر کے رہنے والے ہیں ہمیں یہاں کی روایات کا بخوبی اندازہ ہے۔۔۔

ہم اپنی عورتوں کی رکھوالی کرنا خوب جانتے ہیں۔۔۔

عاصم نے فوراً روحیل کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا اور مزید بحث سے روک دیا۔

آپ ذیشان بھائی بالکل درست فرما رہے ہیں۔! عاصم نے بات سمیٹنے کی بہترین کوشش کی۔۔۔

عاصم میاں تم اپنی ماسی امی کو سمجھاؤ کہ اس طرح کے رشتے بار بار ملنے محال ہیں۔۔ ذیشان نے گفتگو کے ساتھ ساتھ پلیٹ میں پڑے پکوڑے کترنا شروع کر دیئے۔۔

شہناز بیگم غم کی تصویر بنی خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھیں۔۔۔

زید تم جاؤ زینہ کو بولو میرے لئے کڑک سی چائے بنائے اور اسے بولنا الائچی کے ساتھ دار چینی ضرور ڈالے۔۔

جی بھائی۔! زید فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بیٹھک سے نکل کر زینہ کے کمرے پر دستک دینے لگا۔

تو پھر خالہ اگلا جمعہ کیسے رہے گا۔؟؟ ذیشان نے سوالیہ نظروں سے خالہ کو دیکھا۔۔

ذیشان بیٹا زینہ کی رضامندی بہت ضروری ہے۔ اور پھر شہلا کے آرام کے دن ہیں، کیا خبر کب ہسپتال کی طرف دوڑیں لگ جائیں۔ تم ان لوگوں کو بولو دو ماہ صبر کر لیں۔ شہلا کا چھلہ ہوتے ہی ہم لڑکے کا گھر بار اور خاندان دیکھ آئیں گے اور پھر زینہ امتحانات سے بھی فارغ ہو جائے گی۔۔

دیکھیں خالہ اچھے رشتے ملنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔۔۔اب مرد کی بھی کوئی زبان ہوتی ہے۔میں انہیں زبان دے آیا ہوں۔!

پر بیٹا ہمارے علم میں لائے بغیر تمہیں یہ سب نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔شہناز بیگم نے لاچارگی سے کہا۔۔

خالہ یہ رشتہ جو میں لایا ہوں، کیا بات ہے جی۔!ذیشان نے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے جوش میں بتاتے ہوئے دوسرا پکوڑا منہ میں ڈالا۔۔۔

روحیل اپنی نشست پر بیٹھا کھول رہا تھا۔۔

ذیشان بھائی اگر آپ اجازت دیں تو ابھی چلتے ہیں لڑکے والوں کے گھر اور لڑکا دیکھ آتے ہیں۔۔عاصم نے ایک حل نکالا۔۔

روحیل کو تو گویا سانپ سونگھ گیا۔۔۔

فوراخود کو سنبھالتے ہوئے عاصم کے فون پر پیغام بھیج کر فون دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"تمہیں کس نے دادا بنایا ہے؟ منہ بند رکھو۔!کوئی بھی لڑکا دیکھنے نہیں جائے گا۔"!

پیغام پڑھتے ساتھ عاصم نے سوالیہ نظروں سے روحیل کو دیکھا مگر اس کے اشارے پر خاموش رہنا مناسب لگا۔۔

عاصم میرا انہیں خیال زینہ اتنی جلدی اس سب کے لئے تیار ہوگی۔امی نے عذر تراشا۔۔۔

خالہ ساری زندگی اس زینہ کی سنتی آئی ہیں اس لیے تیئس سال کی ہو گئی اور کسی ایک شخص نے آپکے گھر کی دہلیز پار نہیں کی ہے۔۔۔

! بارہا بولا ہے اسے بولیں یہ منہ سر چھپانا چھوڑ دے۔! آج کل کون اس طرح کے تکلفات میں پڑتا ہے

لجلجتمہارا کیا خیال ہے عاصم؟؟ تم تو دبئی کی رنگین دنیا سے واقف ہو۔۔
جلجلجلجلجلجی بھائی میرے خیال میں زینہ بہت اچھا کام کر رہی ہے۔۔۔ گھر کی چار دیواری کے باہر غیر "

مردوں کی غلیظ نظروں سے محفوظ رہتی ہے۔"۔

روحیل نے مشکل سے اپنی ہنسی دبائی۔ جبکہ ذیشان کا منہ لٹک گیا۔۔۔

یہ لو جی زینہ کا ایک اور حمایتی کھڑا ہو گیا ہے۔ اوہ بھائی تم تو چند ہفتوں کے لئے آئے ہو، اس مجبور خاندان کو طفل تسلیاں دے کر اپنی رنگین دنیا میں واپس چلے جاؤ گے۔! پیچھے بچا میں جسے اپنے گھر کے ساتھ ساتھ سسرال کا خیال بھی رکھنا پڑتا ہے۔

اپنی عادت سے مجبور ہوں بس! میرے سے رہا نہیں جاتا ہے اور سگی خالہ کی ایک پکار پر دوڑا چلا آتا ہوں۔۔۔ خالہ میں اس رشتے سے انکار نہیں کر سکتا ہوں۔! بتائے دے رہا ہوں۔!!

خالہ کے بجائے عاصم نے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے ذیشان کی بات کی تائید کی۔۔۔

ویسے تم وہاں پر کیا کرتے ہو۔؟

!میری کنسٹرکشن کمپنی ہے۔

!اچھا پھر تو تم لمبی لمبی عمارتوں کے نقشے کھینچ لیتے ہو گے۔

نہیں۔! یہ کام تو نقشہ نویس کرتا ہے، میری کمپنی منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ تعمیراتی کام سر انجام دیتی ہے۔۔۔

!اچھا اسکا مطلب ہے کہ مستری مزدوروں والا کام ہے۔

!جی بالکل آپ صحیح سمجھے ہیں۔

تو تم اتنی کم عمری میں کمپنی کیسے چلا رہے ہو۔؟! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے تم زینہ سے چند دن ہی بڑے ہو۔!!

!ذیشان بھائی میں ڈیڈ کی کمپنی کے لیے کام کرتا ہوں۔۔

!اچھا چلو جہاں پر لگے ہو لگے رہو۔۔

زید. !! دیکھو زینہ پائے گلا رہی ہے یا چائے بنا رہی ہے۔؟ ذیشان نے کلائی میں بندھی گھڑی کو گھما کر وقت دیکھا۔۔۔

جی بھائی۔! میں ابھی دیکھتا ہوں۔۔۔

ترش گفتگو کے بعد بیٹھک میں خاموشی کا راج تھا جبکہ روحیل اپنی نئی منصوبہ بندی کر چکا تھا۔۔

زید تم بیٹھو۔! میں خود زینہ کو دیکھتا ہوں ویسے بھی زینہ کو الوداع بھی تو بولنا ہے۔۔۔عاصم نے نرمی سے زید کو بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا۔

دیکھو جی دودھ شریک بھائی بھی اندر باہر ہو رہا ہے ساری پابندیاں صرف داماد کے لیے ہیں۔۔

شہناز بیگم سر جھٹک کر رہ گئیں۔۔۔

ویرے تم ابھی اتنا ******************************

جلدی واپس کیوں جا رہے ہو۔؟؟ اپنے بڑے بھائی کو بھیج دو اور تم ہمارے ساتھ ٹھہرو نا۔! رات کو لحافوں میں بیٹھ کر باتیں کریں گے اور ریڑھی کی بھنی تازہ مونگ پھلی بھی کھائیں گے کتنا مزا آئے گا۔!!! زینہ نے عاصم کو بچوں کی طرح لالچ دے کر روکنا چاہا۔ جبکہ عاصم کھڑا مسکرا رہا تھا۔ یہ میں بہنوئی صاحب کو دے آؤں پھر بیٹھ کر تفصیلی بات کرتے ہیں۔۔ عاصم نے کڑک چائے کی پیالی اٹھائی اور بیٹھک کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

زینہ نے فوراً باورچی خانے میں پھیلاؤ کو سمیٹا اور برتن اکھٹے کر کے دھونا شروع کر دیئے۔۔

نلکا کھولے برتنوں میں اس قدر محو تھی کہ دائیں بائیں سے بالکل غافل ہو گئی۔۔۔

اچانک کسی کے گلا کھنکارنے کی آواز کانوں میں پڑی۔

ویرے اندر آجاؤ۔! تمہیں اجازت کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔!! زینہ نے بنا پلٹے ادھ کھلے

دروازے سے بولا۔۔۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ میں تمہارا ویر نہیں ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں اندر نہیں آؤں گا۔! بیت الخلاء کے بہانے سب سے آنکھ بچا کر آیا ہوں۔! اور تمہاری طرف پشت کیے کھڑا ہوں۔! میں نے تمہیں بالکل بھی نہیں دیکھا ہے۔!

دل سے عہد ہے کہ تمہیں صرف نکاح کے بعد ہی دیکھوں گا۔!!

زینہ کا رنگ یکدم فق ہو گیا گویا کسی نے سارے جسم کا خون نچوڑ لیا ہو۔۔۔ دھک دھک کرتا دل جیسے پسلیاں توڑ کر باہر آنے لگا۔۔۔ لرزتے ہاتھوں سے پلیٹ چھوٹتے چھوٹتے بچی۔۔۔

تو پھر بولو میرے ساتھ نکاح کے لئے تیار ہو؟؟ یا عاصم کو رات ادھر ہی چھوڑ جاؤں تاکہ وہ تمہیں قائل کر سکے۔ کہتی ہو تو میں بھی رک جاتا ہوں۔۔!! تمہارے پردے میں کبھی بھی حائل نہیں ہوں گا اسی احساس میں رات بتا لوں گا کہ میری زینہ میرے آس پاس ہی ہے چاہے رات تمہاری بیٹھک میں ہی گزارنی پڑ جائے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔

زینہ کی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔۔۔ مگر پھر ہمت جمع کر کے پلٹے بنا کلبلا اٹھی۔۔۔

آپ کو شرم کیوں نہیں آتی ہے؟؟ آپ ایسی واہیات باتیں ایک نامحرم لڑکی سے کیسے کر سکتے ہیں۔؟؟ مجھے اس طرح کی حرکات وسکنات میں بالکل بھی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔ میں ناہی آپ کی باندی ہوں اور ناہی آپکی غلام ہوں۔! میرے حالات اور میری مفلسی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔!!!

آپ کیوں مجھے بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں؟؟۔ میرے بہنوئی نے دیکھ لیا تو نجانے کتنی الزام تراشیاں کرے گا""۔۔۔

تمہیں بدنام نہیں بلکہ عزت دینا چاہتا ہوں لہذا میرے ساتھ ضد نہ کرو۔!!!

میں یہ سب ویر عاصم کو بتادوں گی۔! زینہ نے بھرائی آواز میں بولا۔۔۔

چلو اچھا ہے میرے لئے آسانی ہو جائے گی۔۔

اسے یاد سے آج رات ہی بتا دینا۔!! اور مجھے بلاک کرنے کا سوچنا بھی مت۔! ورنہ نکاح ہوتے ہی رخصتی بھی ساتھ ہی کروالوں گا۔۔۔!!!

اور ہاں یاد رکھنا مجھے تمہاری عزت اپنی عزت سے زیادہ عزیز ہے۔! میری زندگی میں شامل ہو کر میری محرومیوں اور کوتاہیوں کو دور کر دو زینہ حیات۔!! میں نے زندگی میں کبھی کسی کو اس قدر ٹوٹ کر نہیں چاہا ہے جتنا میں تمہیں چاہنے لگا ہوں اور گھبراو نہیں تمہارا بہنوئی چائے پی کر جا چکا ہے۔!!

تم سے اس قسم کی گفتگو کرنا میری مجبوری بن چکا ہے وگرنہ میں کبھی بھی یہ نوبت نا آنے دیتا۔!!

!تم بخوبی جانتی ہو کہ میں تمہیں یقین دہانی کروانے کے لیے ایسی باتیں کرنے پر مجبور ہوں۔۔

روحیل نے زینہ کو بنا دیکھے دو منٹ سے کم وقت میں باورچی خانے کے باہر کھڑے ہو کر دل کی بات پہنچائی اور بنا جواب سنے لمبے ڈگ بھرتا بیٹھک کی طرف چل دیا۔۔۔

جبکہ زینہ اپنی بے بسی پر رو دی۔۔۔

* *

عاصم ماسی امی اتنا اصرار کر رہی ہیں تو تم آج رات ادھر ہی ٹھہر جاؤ مگر فی الحال گاڑی میں آ کر سب کے !! تحائف تو لے آؤ۔!! آدھا دن گزار دیا ہے اور تم بس خوش گپیوں میں ہی مصروف رہے ہو۔۔

میں ساتھ چلتا ہوں روحیل بھائی۔!زید نے فرمانبرداری سے بولا۔۔۔

!نہیں یار تم ادھر ہی بیٹھو۔

اسے پتا ہے کونسی چیز کونسے شاپر میں پڑی ہے۔۔۔

چلیں بھیا.!عاصم اٹھ کھڑا ہوا۔۔

!زید تم یہ برتن باورچی خانے میں چھوڑ آؤ۔

ماسی تو شاید بستر تیار کرنے چلی گئیں ہیں۔!روحیل نے زینہ کا خیال آتے ہی فوراً زید کو بولا۔

جی بھیا میں ذرا پیٹی سے لحاف نکالنے میں مدد کرتا ہوں۔۔۔

گاڑی میں پہنچتے ساتھ ہی عاصم نے روحیل کو معنی خیز نظروں سے دیکھا اور بولا

بھیا مجھے آپ کے حالات کچھ مشکوک نظر آرہے ہیں۔

کیا مطلب؟

مطلب تو آپ اچھی طرح سمجھتے ہیں یار۔!

تو اگر تم سمجھتے ہو تو پھر باچھیں کیوں کھولے دیکھ رہے ہو۔؟؟ قائل کرو اسے۔!!!

کس کو قائل کروں۔؟؟

زید کو قائل کرو تا کہ وہ تمہارے ساتھ دبئی چلا جائے۔۔روحیل نے چبا کر بولا۔۔

بھیا وہ تو نہیں جائے گا۔!

روحیل کی بیتابی اپنے عروج پر تھی۔۔

یار تم سمجھتے کیوں نہیں ہو۔؟

بھائی کچھ بتاؤ گے تو سمجھوں گا نا۔!

اب تم زیادہ بھولے نہ بنو۔!

عاصم کو بڑے بھائی کو چھیڑتے ہوئے مزا آرہا تھا۔۔۔

مگر ہنسی دبائے سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے بیٹھا تھا۔۔۔

!!یار تم اپنی بہن کو بولو میرے ساتھ شادی کر لے۔۔

آپ میری بہن کو کیسے جانتے ہیں؟؟؟عاصم نے رعب دار لہجے میں بولا۔۔

!. عاصم اب زیادہ نہ بنو یار

مجھے سمجھ نہیں آرہی ہے کہ آپکو میری بہن سے کیوں اتنی دلچسپی ہو رہی ہے؟ جبکہ وہ تو کسی اجنبی کے سامنے جاتی ہی نہیں ہے دفعتاً روحیل نے عاصم کی کمر پر ایک مکا جڑا۔۔۔

تو اب میرے صبر کا امتحان لے رہا ہے۔گھر جاتے ہی میں تیری کمپنی کے نئے آرڈرز کینسل کرواتا ہوں۔۔

عاصم روحیل کی بیتابی پر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔

!!عاصم تو ایک نمبر کا مطلبی کمینہ انسان ہے۔

بھائی جان روحیل۔! یہاں میری عزت اور غیرت کا مسئلہ ہے کوئی میری بہن کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر دیکھے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔

عاصم نے دوٹوک بول کر ہاتھ اٹھا لیے۔

عاصم یار بھائی نہیں ہے۔! کمینے تو میری بات نہیں سمجھ رہا ہے۔۔۔

تو سمجھائیں میں ہمہ تن گوش ہوں۔!عاصم نے ہنسی دبائی۔

یار صرف ایک مرتبہ تو میرا نکاح زینہ سے کروادے، میں بعد میں تجھے ساری بات بتادوں گا۔۔

پہلے بات پھر نکاح بھائی جی۔!!میں اصول پسند بندہ ہوں کل کلاں کو میری بہن کسی مصیبت کا شکار بھی ہو سکتی ہے۔۔

عاصم تو میرے سے پورے دو سال چھوٹا ہے۔میرا باپ بننے کی کوشش نہ کر۔!روحیل نے تپ کر بولا۔۔۔

محترم مکرم بھائی جان روحیل جنہوں نے نکاح کرنا ہوتا ہے وہ چھوٹوں سے نہیں بلکہ بڑوں سے بات کرتے ہیں۔

آپ میں ہمت ہے تو اندر جا کر ماسی امی سے بات کرلیں۔وگرنہ گھر واپس جا کر ڈیڈ سے بات کریں۔۔۔

میں آپکی سفارش کی کوشش کر سکتا ہوں مگر کسی بات کی گارنٹی نہیں اٹھاؤں گا۔۔۔ویسے بھی میری بہن کا رشتہ آیا ہوا ہے، ہو سکتا ہے میں کل اس شخص سے ملاقات کے لیے زید کے ساتھ جاؤں۔۔

تو کمینے میرا بھائی ہے یا زینہ کا؟؟ عاصم اپنے بھائی کی بیتابی پر محفوظ ہو رہا تھا۔۔

اس وقت مجھے زینہ زیادہ عزیز ہے۔!مجھے میری سالوں سے بچھڑی بہن ملی ہے تو میں اسے ناراض نہیں کروں گا۔باقی آپ سوچ لیں کہ مجھے حقیقت بتانی ہے یا نہیں۔۔۔۔

تو کمینے میرا بھائی ہے یا زینہ کا؟؟ عاصم اپنے بھائی کی بیتابی پر محفوظ ہو رہا تھا۔۔

اس وقت مجھے زینہ زیادہ عزیز ہے۔! مجھے میری سالوں سے بچھڑی بہن ملی ہے تو میں اسے ناراض نہیں کروں گا۔ باقی آپ سوچ لیں کہ مجھے حقیقت بتانی ہے یا نہیں۔۔۔

!!یار عاصم تو مجھے مجبور نہ کر۔

بھیا ایسی کونسی وجہ ہے جسے آپ بتانے سے اس قدر پہلو تہی برت رہے ہیں۔ شادی کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔ یہ تو ثواب کا کام ہے اور اس بار تو میں بھی شادی کر کے ہی جاؤں گا۔۔۔ میں تو زینہ کو ہی بولوں گا میرے لیے اپنے جیسی کوئی لڑکی ڈھونڈے جو حیا والی متقی سی ہو۔۔۔ عاصم نے پورے جذب کے ساتھ بول کر ساتھ والی نشست پر براجمان بڑے بھائی کو دیکھا جو لب ں ھینچے مسلسل اسے گھور رہا تھا۔۔

میں ادھر اپنی بات کر رہا ہوں اور تجھے اپنی پڑی ہوئی ہے۔۔۔ روحیل تلملا اٹھا۔۔۔

بھیا آپ سے بنیادی معلومات پوچھی ہیں مگر آپ اس سے جان چھڑا رہے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

؟روحیل نے دوماہ قبل ریکارڈڈ ویڈیو کھول کر عاصم کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔

زینہ کے آنسو، گھبراہٹ اور بے بسی دیکھ کر عاصم تڑپ اٹھا۔۔۔

بھائی یہ سب کیا ہے؟؟؟

یہی حقیقت ہے جو میں نے بہت بار چاہا کہ کسی پر عیاں نہ کروں مگر یار وہ مانتی ہی نہیں ہے۔۔۔میں نے اپنے اور منیب کے گناہوں کی پردہ پوشی کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر اب میں تم سے مزید نہیں چھپا سکتا۔۔۔

میں مانتا ہوں میرے سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔۔۔

روحیل نے شروع سے لے کر آخر تک تمام تفصیلات عاصم کے گوش گزار کر دیں۔۔

تمام حقائق سننے کے بعد عاصم کی زبان گنگ ہو کر رہ گئی۔۔۔سرد آہ بھر کر گویا ہوا۔

یار بھیا کیا کر دیا ہے؟؟؟

عاصم کا جی چاہ رہا تھا کہ دھاڑیں مار کر روئے۔۔۔

یار بھائی امی کا پندرہ سالہ پرانا خط بھول گئے تھے کیا؟؟؟

وہ خط جو ہماری ماں نے موت سے قبل ہمارے لئے چھوڑا تھا کہ جب ہم سمجھ بوجھ والے ہو جائیں تو ہمیں بار بار پڑھایا جائے۔۔۔

عاصم نہ چاہتے ہوئے بھی رو دیا۔۔۔

یار بھیا آپ نے زینہ کے ساتھ بہت زیادتی کر دی ہے۔۔۔

روحیل پچھتاووں کی دلدل میں دھنس چکا تھا۔۔۔

عاصم یار میں مانتا ہوں میرے سے بہت بڑی غلطی سرزد ہو گئی ہے۔۔۔ یار تم تو سمجھنے کی کوشش کرو۔۔ ڈیڈ تو یہ بات کبھی بھی برداشت نہیں کر پائیں گے۔ اسی لیے میں آج انہیں اپنے ساتھ بھی نہیں لے کر آیا۔۔ میں چاہتا تھا کہ پہلے خود سارے حالات کو ساز گار بناؤں پھر انہیں رشتے کے لیے میرپور لاؤں گا۔۔۔

عاصم نے گالوں پر لڑھکتے آنسو صاف کیئے۔۔۔

بھیا یاد ہے ماسی امی نے میری سکڑی انتڑیوں کو زندگی بخشی تھی۔۔۔ مجھے زینہ کا حق بانٹ کر پلایا۔۔ میرے لاغر جسم کو تندرست و توانا بنانے کے لیے اپنی بیٹی کا حصہ ہمسائے کے بیٹے کے لیے وقف کر دیا۔۔ بنا کسی اجرت، بنا کسی دنیاوی لالچ کے اس ہمسائے خاندان نے ایک دوسرے خاندان کے چشم و چراغ کو زندگی بخشی۔۔۔ وہ بچہ جو زندگی اور موت کی جنگ لڑتی ماں کی ممتا سے محروم تھا، جو کسی دوسرے دودھ کو پینے سے انکاری تھا، جو دن رات رو رو کر ہلکان ہو جاتا تھا اسے ہمدرد ہمسایوں نے اپنی ممتا کی چھاؤں بخشی، اپنی نومولود بیٹی کی طرح اپنے پروں میں چھپالیا۔۔۔

یار بھیا یاد نہیں ہے ہم سارا سارا دن انکے گھر کھیلتے رہتے تھے۔۔۔

بھیا ہم تو انکا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھلا سکتے ہیں۔۔۔

عاصم یار تمہاری ایک ایک بات درست ہے یار مگر مجھے علم نہیں تھا کہ یہ وہ والی زینہ ہے۔۔۔

مجھے علم ہوتا تو میں کبھی بھی ایسا نہ کرتا۔۔

اور تو خود جانتا ہے کہ زینہ کے والد کو ہم مرزا صاحب کے نام سے ہی جانتے تھے۔یار کم عمر بچے کہاں ناموں پر اتنی توجہ دیتے ہیں۔۔ سارا محلہ انہیں مرزا صاحب کے نام سے پکارتا تھا۔۔۔اور پھر ہمارا امی کے علاج کے لیے اسلام آباد چلے جانا اور ان لوگوں کا اچانک پرانا گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے جانا، یہ سب حادثاتی طور پر تھا۔۔۔ہمارا رابطہ انکے ساتھ منقطع ہو گیا تھا یار۔۔۔

زینہ حیات "تو اب میری زندگی میں آئی ہے۔۔روحیل نے ٹوٹے لہجے میں بولا۔۔۔"

یار بھیا امی نے ہمیں اس خط میں کتنی تنبیہہ کی تھی کہ ہم سب نے اس خاندان کا احسان ساری زندگی نہیں بھلانا اور انکا خاص خیال رکھنا ہے۔۔۔ مگر آج دیکھو ہم ان سے ایک طویل مدت بعد ملے ہیں اور کن حالات میں کہ یہ لوگ اتنی کمپلسری کی زندگی گزار رہے ہیں۔۔۔

ان کے گھر کے چپے چپے سے مفلسی ٹپکتی ہے۔۔۔

ہم نے انکا خیال تو دور کی بات، ہم نے تو انہیں کی عزت پر ہاتھ ڈال دیا۔۔۔عاصم ہنوز آبدیدہ تھا۔۔ جبکہ روحیل سٹیرنگ ویل پر سر ٹکائے دکھی دل کے ساتھ چھوٹے بھائی کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

یار عاصم میں نے دو مرتبہ زینہ سے معافی مانگی ہے اور اس نے بولا تھا کہ اس نے مجھے معاف کیا مگر نکاح سے انکاری ہے۔۔۔

یار اگر میں نے اسکی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا تو اب انہیں ہاتھوں سے اسکے سر کو عزت کی چادر سے ڈھانپ لینا چاہتا ہوں۔۔۔

پلیز میری مدد کر و یار۔!اسکی تمام غلط فہمیاں دور کر دو۔!عاصم مجھے لگتا ہے میں اس کے بغیر ادھورا ہوں۔۔۔

منیب تو چلا گیا ہے مگر مجھے اپنے کیے پر بے انتہا ندامت ہے۔۔۔کاش میں منیب کے کہنے میں نہ آتا۔۔!

روحیل نے سرد آہ بھری۔۔

اوہ زید کال کر رہا ہے۔!عاصم نے جیب سے فون نکال کر دیکھا۔۔

!ہاں تو اٹھاؤ نا۔

ہاں زید یار میں کچھ دیر میں آتا ہوں بھیا کے ساتھ کچھ ضروری کام پڑ گیا ہے، میں آدھے گھنٹے میں آتا ہوں۔!تم اور زینہ مونگ پھلی تیار رکھو۔۔۔!عاصم نے محبت اور لگاوٹ سے بات کر کے فون جیب میں ڈال دیا۔۔۔

یار عاصم تو میرا چھوٹا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ میرا قریبی دوست بھی ہے۔۔۔

عاصم جب سے زلزلہ اور پھر منیب کی موت ہوئی ہے تب سے میں ایک رات سکون سے نہیں سو پایا ہوں۔۔ اگر سوتا بھی ہوں تو میرے خواب میں زینہ شکوہ کناں ہوتی ہے۔۔۔ عاصم تو میری آنکھوں میں دیکھ۔! میں کس قدر بے چین ہوں۔۔

یار میرے دل میں اس قدر تشنگی ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔۔ ایسے لگتا ہے مجھے زینہ کی آہ لگ گئی ہے۔۔۔ عاصم میں اپنے گناہوں کی تلافی کرنا چاہتا ہوں اسے بولو مجھے اپنا لے پلیز۔۔۔

میرا اس کے بغیر گزارا نہیں ہے۔۔۔

یار یہ لڑکی بہت پاکیزہ اور پاک دامن ہے۔۔۔

گزشتہ ایک ماہ سے میں میرپور آرہا ہوں اور بارہا اسکی یونیورسٹی بھی جا چکا ہوں مگر یہ لڑکی اپنے قول کے مطابق اعمال میں بھی خالص ہے۔۔

مجھے یہ خالص ہی چاہیے۔!۔

میری ذات کے کھوٹ میری سچی توبہ سے دھل جائیں گے ان شاءاللہ۔۔۔ عاصم میں نے زینہ کے ڈیپارٹمنٹ سے بہت معلومات اکٹھی کی ہوئیں جن سے وہ مکمل طور پر بے خبر ہے۔۔۔ یونیورسٹی کے ماہنامے میں زینہ کے بہت سارے کالم پڑھ چکا ہوں جن میں سرفہرست: "مقصد حیات" "شخصیت سازی"، "کردار سازی" آج کا نوجوان "حجاب"؛ تزکیہ نفس وغیرہ وغیرہ۔۔

!!بھیا ابھی اس کے ساتھ کچھ برا نہ ہو۔۔۔

نہیں یار میں اسکے ساتھ برا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔اسکی شخصیت میں پنہاں خیر و تقویٰ میری زندگی کا سرمایہ ہے۔۔۔

یار مجھے خبر بھی نہیں ہوئی کیسے میں اس لڑکی کی مسحور کن شخصیت میں جکڑا گیا ہوں۔۔۔حالانکہ میں تو اسے ملتا بھی نہیں تھا مگر حجاب میں لپٹی یہ شفاف افکار کی پاکیزہ لڑکی میری روح کی ملکہ بن گئی ہے۔۔۔

!عاصم میں بہک گیا تھا مگر اب میں سچی توبہ کر چکا ہوں اسے یقین دہانی کرواو یار۔۔

بھیا مجھے خود سمجھ نہیں آرہی ہے کہ میں کیسے اس کا سامنا کروں گا، بات تو دور کی بات ہے۔۔۔

آپ یہاں آنے سے قبل مجھے بتا دیتے تو شاید صورت حال مختلف ہوتی مگر اب سوچ کر ہی میرا دل دہل گیا ہے اور اس بیچاری کا کیا حال ہوتا ہوگا۔۔؟؟

!عاصم مجھے نہیں پتا تم بس اسے قائل کرو۔

اور اگر وہ قائل نہ ہوئی تو۔؟؟؟

!!تو پھر مجھے زبردستی کرنا پڑے گی۔

بھیا۔!! گزشتہ آدھے گھنٹے سے میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور آپکی سوئی ادھر ہی اٹکی ہوئی ہے۔۔۔

!!عاصم "وہ میری ہے اور صرف میری ہے"۔ اسے بتا دینا۔

عاصم نے سن کر سر تھام لیا۔۔۔

بھیا میں جا رہا ہوں، وہ لوگ انتظار کر رہے ہوں گے۔!کوشش ضرور کروں گا مگر "ہاں" کہلوانے کا وعدہ نہیں کر سکتا ہوں۔۔۔

اچھا یار کوشش تو کرو۔۔!اور سن یہ کچھ چیزیں میں نے کچھ لباس اس کے لیے خرید یے تھے، تم اپنی طرف سے اسے دے دینا۔!اسے میرا پتا چلا تو کبھی بھی نہیں لے گی۔۔!اور ہاں اس کے جوتے کا سائز بھی پوچھ لینا۔!یہ امی کی بالیاں بھی ہیں، میں چاہتا ہوں نکاح والے دن وہ یہ بالیاں پہنے۔۔۔!روحیل نے چھوٹی سی ڈبیہ نکال کر عاصم کو دی۔۔۔

!!اسے خبر نہیں ہونی چاہئے کہ یہ سب میں دے رہا ہوں۔

!!بھیا اتنی تو عقل رکھتا ہوں یار۔

ویسے آپ کی داستان عشق سن کر دلی افسوس ہوا ہے۔۔!عاصم نے گاڑی سے اترتے ہوئے روحیل کو چھیڑا۔۔۔

!!عاصم بات سن۔

صبح تو کسی طریقے سے اسے گاڑی میں یونیورسٹی چھوڑ آنا۔۔!یار جنوری کی ٹھٹھرتی سردی میں بائیک پر جاتی ہے۔۔۔

!ہائے ہائے۔!"اب آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے"۔

بھیا ایک دن گاڑی میں چھوڑنے سے کیا ہو گا؟؟جبکہ وہ تو روز ایسے ہی ٹھٹھرتی یونیورسٹی جاتی ہے۔۔۔

!یار وہ نکاح کر لے تو میں اسے روزانہ چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔۔

بھیا جی۔!"بلی کے خواب میں چھیچھڑے وہ بھی باسی۔"عاصم نے روحیل کو مزید چڑایا۔۔۔

!!تو باز آ جا عاصم۔

ابھی تو میرے بغیر آپ ایک قدم بھی نہیں چل سکتے ہیں لہذا میرے ساتھ اپنے تعلقات کی نوعیت شفاف رکھیں۔

روحیل نے فلک شگاف قہقہہ لگایا۔۔۔

اچھا سن۔!میں صبح آٹھ بجے آ جاؤں گا۔!تو اسے تیار کروا کے ساتھ لے آئیں پھر باقی میں جانو اور میرا !کام۔۔

!!سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بھیا۔

میں کسی قسم کا رسک نہیں لے سکتا ہوں لیکن آپ کو ایک نسخہ بتا سکتا ہوں۔

!اب آپکو صبر اور دعا سے کام لینا ہو گا۔۔

!!نیند نہیں آتی تو تہجد پڑھیں۔۔

!!اسے اپنی دعاؤں میں مانگیں۔۔!دعاؤں میں مانگی گئی شخصیات تو ویسے بھی بہت انمول ہوتی ہیں۔۔

عاصم نے بولا اور گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہوئے سامان اٹھا کر زینہ کے گھر کی طرف چل دیا۔۔۔

****

شہلا میں تجھے بول رہی ہوں کہ رونا دھونا چھوڑ دے۔!کیوں اپنے ساتھ میرا جی بھی جلاتی ہے۔؟؟

امی ذیشان جب سے آپ کے گھر سے لوٹے ہیں تڑپ رہے ہیں۔امی مرد کی زبان کی بھی کوئی وقعت ہے یا نہیں۔

شہلا تو سگی بہن ہو کر زینہ کی دشمن بنی ہوئی ہے۔!میں کیسے اپنی نیک بچی کو کسی گلی کے غنڈے کے حوالے کر سکتی ہوں۔؟

امی آپ کو کیسے پتا ہے وہ شخص غنڈہ ہے۔؟؟

تو ذیشان کا اٹھنا بیٹھنا کونسے نمازی پرہیزگاروں میں ہوتا ہے۔؟؟

امی اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔۔۔

!بہر حال میں بتائے دیتی ہوں کہ زینہ کا رشتہ پکا ہو چکا ہے اب اسکی شادی ادھر ہی ہو گی۔۔۔

شہلا جب تک میں زندہ ہوں، میرے جیتے جی ذیشان کو زینہ کے بارے میں فیصلہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔

سپیکر پر لگے فون کو ذیشان نے اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے خالہ تو پھر کل صبح شہلا آپ کے گھر آ رہی ہے۔ بچے کی پیدائش کا سارا خرچہ اور باقی اخراجات آپ کے ذمے ہیں۔۔۔

جب میری آپ کے خاندان میں کوئی عزت قدر ہی نہیں ہے تو میں کس لئے بے فیض رشتوں کا بوجھ اٹھاتا پھروں۔؟؟

!! آپ کی بیٹی صرف زینہ ہی ہے۔! شہلا تو آپ نے باہر ڈھیر سے اٹھائی تھی۔

!!! خیر یہ تو شہلا کو عقل ہونی چاہئے کہ کیسے اپنی عزت کرواتے ہیں۔۔۔

خالہ ایک رات کا وقت دے رہا ہوں، صبح منڈی جانے سے قبل جواب لینے آؤں گا۔۔۔۔ جواب "نہ"

!! میں ملا تو شہلا آپ کے گھر ہو گی۔۔۔۔

ذیشان نے دھمکی دے کر فون بند کر دیا جبکہ شہناز بیگم لڑکھڑا گئیں۔۔۔

عاصم زید نے فوراً بھاگ کر تھام لیا۔۔

!! ماسی کیا ہو گیا۔؟ خود کو سنبھالیں۔

زید پانی لاؤ یار۔۔۔

ماسی آنکھیں کھولیں۔!!عاصم چہرہ تھپتھپانے کے ساتھ ساتھ ہتھیلیاں رگڑنے لگا۔۔۔

زینہ کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔

یار زید ماسی کو ہسپتال لے جانا پڑے گا۔!اُدھر میز پر میرا فون پڑا ہے لا دو۔!بھیا کو فون کروں۔۔۔

تیسری گھنٹی پر روحیل نے فون اٹھالیا۔۔عاصم سب خیریت ہے؟؟

نہیں بھیا۔!ماسی اچانک بیہوش ہو گئیں ہیں انہیں ہسپتال لے جانا ہے، آپ فوراً آ جائیں۔۔۔

میں بس ابھی آ رہا ہوں۔۔تم انکو اچھی طرح لپیٹو۔۔!اور ہاں سنو زینہ کو گھر اکیلا نہیں چھوڑنا۔!اسے ساتھ لے کر آنا۔اسے بولو حجاب پہن لے۔ !

!جی بھیا۔۔

دس منٹ کے اندر روحیل لوٹ آیا اور عاصم سمیت سب اہلِ خانہ کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر برق رفتاری سے ہسپتال پہنچا کر خود باہر انتظار گاہ میں بیٹھ گیا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ زینہ کو اسکی بے بسی اور محتاجی کا احساس دلائے۔۔۔

زینہ کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔۔زید اور عاصم کی تسلی تشفی کے باوجود زینہ کے آنسو تو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔

زینہ میری بہن میں ہوں نا.! کیوں پریشان ہوتی ہو۔؟ماسی کا علاج اگر میرپور سے نہ ہوسکا تو میں انہیں اسلام آباد لے جاؤں گا۔۔!تم بس پریشان نہ ہو۔۔!عاصم نے زینہ کو ساتھ لگا کر ڈھارس بندھائی۔۔۔

عاصم ویرے امی کو کیا ہوا ہے۔؟وہ پہلے تو کبھی بھی ایسے بیہوش نہیں ہوئیں ہیں۔۔۔

!بس مجھے لگتا ہے ذیشان بھائی نے کچھ تلخ بات بول دی ہے اس لیے دل پر لے گئیں ہیں۔

ویرے آپ ذیشان بھائی کو بولو انہوں نے جہاں پر بھی میرا رشتہ پکا کیا ہے مجھے منظور ہے مگر خدارا امی کو پریشان نہ کریں۔۔۔

سن کر عاصم کا دل مٹھی میں آ گیا۔۔ایک طرف بھائی تو دوسری طرف اس مفلس خاندان کے مسائل۔۔۔

زینہ پتا نہیں وہ شخص کون ہے؟کیسا ہے؟ہم کیسے تمہاری شادی ادھر کر سکتے ہیں۔؟؟

اب چپ ہو جاؤ ڈاکٹر صاحب ہماری طرف ہی آ رہے ہیں۔عاصم نے زینہ کو تسلی دے کر کرسی پر بٹھایا اور خود زید کے ہمراہ ڈاکٹر کے بلاوے پر الگ کمرے میں چلا گیا۔۔۔

حزن وملال میں جکڑی زینہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی کہ وہ کسی کی متلاشی نظروں کے حصار میں آ چکی ہے۔۔۔

حزن وملال میں جکڑی زینہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی کہ وہ کسی کی متلاشی نظروں کے حصار میں آ چکی ہے۔ روحیل نا چاہتے ہوئے بھی انتظار گاہ سے نکل کر داخلی برآمدے کے ایک کونے میں پڑے بینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔جی چاہا زینہ کے پاس آکر اسکے سارے غموں کے مداوے کی یقین دہائی کروائے۔۔۔

زینہ اپنے اردگرد سے بالکل بے خبر نمکین پانی لٹانے میں اس قدر مشغول تھی کہ ایک بار روحیل کا شدت سے جی چاہا اسے اپنے حصار میں لے کر اس کی لاچارگی، بے بسی کو اپنے اندر سمو لے مگر وہ اپنے اس جذباتی پن کو اپنے دل کے اندر دبا گیا۔۔

کاش یہ مان جائے۔ میں اسے ایک کانٹا بھی چبھنے نہ دوں۔۔۔

زید عاصم کو ڈاکٹر کے ہمراہ کمرے سے نکلتے دیکھا تو فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور انکی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

زینہ نظریں جمائے زید اور عاصم کی واپسی کی منتظر تھی، انہیں کمرے سے نمودار ہوتے دیکھا تو فوراً لپکی مگر روحیل کا زینہ سے قبل از وقت پہنچنا زینہ کو ناگوار گزرا مگر لب سی لیئے، دونوں بھائیوں کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔

زینہ کے بولنے سے قبل روحیل تمام تفصیلات پوچھنے لگا۔۔۔

ڈاکٹر نے یہی بولا ہے کہ انکا فشار الخون خطرناک حد تک نیچے چلا گیا تھا جس کی بنا پر فالج کا حملہ ہوا ہے ۔ڈاکٹر کے مطابق دماغ میں خون کا لوتھڑا بن چکا ہے، جسے ادویات کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی

جا رہی ہے، اگلے 48 گھنٹے میں بچت ہو گئی تو ٹھیک ورنہ فی الحال کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے جبکہ ڈاکٹر بروقت طبی امداد ملنے پر بھی بچت کی امید دلا رہے ہیں چونکہ ماسی جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہیں اس لیے انہیں مزید حملے کا خطرہ بھی لاحق ہے، اس وقت فشار القلب اور خون پتلا کرنے والی ادویات دی جا رہی ہیں ۔۔۔عاصم روحیل کو تفصیلاً بتا کر عقب میں کھڑی تڑپتی زینہ کی طرف بڑھ گیا جو روحیل کی موجودگی کی بنا پر چند گز کے فاصلے پر کھڑی اسکے چلے جانے کی منتظر تھی مگر روحیل تمام تفصیلات لینے کے بعد زینہ کے قرب میں پڑے بینچ پر جا بیٹھا۔۔۔

روحیل کے ہٹتے ہی زینہ عاصم زید کی طرف تڑپ کر لپکی اور ان دونوں کے ساتھ لپٹ کر دوبارہ سے بکھرنے لگی۔۔۔

!!زید عاصم ویرے ڈاکٹر کو بولو میری امی کو بچا لیں۔

عاصم ویرے تم تو دبئی سے آئے ہو، تمہیں علاج معالجے کا زیادہ پتا ہو گا، تم ڈاکٹروں سے اچھے طریقے سے بات کرونا۔۔!انہیں بولو میری امی کا علاج اچھے سے کریں۔۔زینہ کی حالت قابلِ رحم ہوتی جا رہی تھی جبکہ عقب میں بیٹھے روحیل کا جی چاہ رہا تھا کہ زینہ کو اپنی آغوش میں لے کر اسکے سارے دکھ درد چن لے۔۔۔

زید عاصم اپنی طرف سے تسلی تشفی میں غلطاں تھے کہ روحیل سے رہا نہ گیا اور اٹھ کر قریب چلا آیا۔۔۔

زید اور عاصم میرے خیال میں آپ لوگ گھر جاؤ کیونکہ ماسی ابھی انتہائی نگہداشت کے کمرے میں موجود ہیں اور کسی کو بھی ملنے کی اجازت نہیں ملے گی جب تک انکی حالت نہیں سنبھلتی ہے۔۔۔

!!میں رات ادھر ہی ہوں، آپ لوگ گھر چلے جاؤ۔

عاصم ویرے میں کہیں نہیں جاؤں گی جب تک میں اپنی امی کو نہ دیکھ لوں۔

!!!مشورہ دینے والوں سے بولو خود گھر جا کر آرام فرمائیں۔۔۔

جزبات کی رو میں بہتی زینہ کے منہ میں جو بھی آیا بول گئی۔۔۔

آپا کیا ہو گیا ہے آپ کو۔؟؟

روحیل بھائی آپ سے بڑے ہیں۔!!ہوش میں آئیں۔!زید نے حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے زینہ کو کندھوں سے پکڑ کر ایک طرف لے جا کر جھنجھوڑا۔۔

آپا یہ انکا احسان ہے کہ وہ آدھی رات میں ہمارے ساتھ خوار ہو رہے ہیں۔وہ ہمارے ہمسائے پندرہ سال قبل تھے۔!

اب نہیں ہیں۔!جو ہماری زمہ داریوں کا بوجھ اٹھائیں۔یہ تو ان دونوں بھائیوں کا حسن خلق یا پھر حسن سلوک ہے جو ہمارے اس غریب خانے میں ٹھہرے رہے ہیں وگرنہ ہمارے گھر تو مفلسی کی بنا پر سگے رشتہ دار آنا پسند نہیں کرتے ہیں آپا۔۔!

کون دیتا ہے اپنی نیند کی قربانی۔؟روحیل بھائی اپنے آرام سکون کو چھوڑ کر وہ دس منٹ کے اندر اندر امی

!!سمیت ہمارے سارے کنبے کو ہسپتال لائے ہیں اور آپ اس طرح ترش لہجے میں بات کر رہی ہیں۔؟

آپا مجھے آپ سے ایسی امید تو نہ تھی۔!آپ تو ہمت اور حوصلے والی ہیں۔!آپ ہی نے تو مجھے سکھایا تھا کہ

!مصیبت کے وقت صبر پر ہی اجر ملتا ہے مگر آج آپ وہ سب بھول گئیں ہیں۔

!!زید تم اس شخص کی سیاہ کاریوں کو نہیں جانتے۔!تمہیں پتہ چلے تو تم اسکی چمڑی ادھیڑ کر رکھ دو۔۔

تم اسکی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کرو۔!۔موقع کی نزاکت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زینہ زبان پر نہ لا سکی اور

صرف اندر ہی اندر کڑھ کر رہ گئی۔۔۔

زید کی یاد دہانیوں پر صرف اسکی ہاں میں ہاں ملاتی رہی۔۔۔جبکہ دوسرے کونے میں عاصم روحیل کو

حکمت استعمال کرنے پر درس دے رہا تھا۔۔۔

یار بھیا زینہ کے سامنے بولنے کی کیا تک بنتی تھی۔؟یار پہلے سے ہی وہ ماسی کی وجہ سے پریشان ہے اوپر سے

آپ سے چڑتی ہے تو آپ بیچ میں کیوں بولے۔۔؟؟

یار عاصم تم نے اسکی حالت دیکھی ہے۔؟؟؟ساری رات رو رو کر اور اسی بینچ پر بیٹھ بیٹھ کر فنا ہو جائے

!گی۔۔۔

یار بھیا مجھے سر گوشی میں بتا دیتے نا۔۔۔میں حالات کو ساز گار بنانے کی تگ و دو میں ہوں اور آپ بیچ میں آن کو دپڑے ہیں۔۔!

یار مجھے اسکی فکر ہے۔!مجھے اس سے ہمدردی ہے۔!روحیل نے ملتجی لہجے میں بولا۔۔۔

بھیا جو کچھ آپ اس کے ساتھ کر چکے ہیں نا وہ سب بھلانے میں وقت لگے گا۔لہٰذا صبر کا گھونٹ بھریں اور زینہ کے ارد گرد نہ منڈلائیں۔!یہ نا ہو ساتھ میرا ابھی آنا جانا بند ہو جائے پھر آپ اپنے ناکام عشق پر ٹسوے بہاتے رہنا۔۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو چھوٹے۔۔!روحیل نے شرمندگی سے عاصم کی بات کی تائید کی۔۔

پر یار عاصم ماسی اچھی بھلی تھیں جب میں انہیں الوداع بول کر آیا ہوں، پھر اچانک ایسا کیا ہوا ہے جو وہ اس حالت میں جا پہنچی ہیں۔!

ماسی کے داماد سے تو ملے ہیں نا؟بس اسی نے زینہ کے رشتے کے حوالے کوئی تلخ بات بولی ہے،ماسی فون سنتے سنتے زمین بوس ہونے لگیں وہ تو صد شکر میں نے اور زید نے بھاگ کر تھام لیا۔۔!

عاصم میرا جی چاہتا ہے میں اس ذیشان کے چودہ طبق روشن کر دوں۔!روحیل نے غصے سے دانت پیسے۔۔

بھیا اس وقت طبق روشن کرنے کی نہیں بلکہ طبق کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔اس وقت ماسی کی صحت یابی کیلئے دعا کریں ورنہ زینہ کی جو حالت ہو رہی ہے وہ آپ سے چھپی نہیں ہے۔۔۔!!

یار مجھے ماسی اور زینہ کی ہی تو فکر کھائے جا رہی ہے۔۔

عاصم یار میں باہر سے کچھ کوفی چائے لاتا ہوں تم اسے پلا دو پلیز۔۔!یہ تو رو رو کر ہلکان پاگل ہو جائے گی۔۔

بھائی جان آپ اپنی بیقراری اپنے تک محدود رکھیں اور ماسی کے لیے دعا کریں بس۔!اور زینہ کی پہنچ سے بھی دور رہیں ورنہ وہ آپ کا قلع قمع کر دے گی، جلتی پر تیل نہ چھڑکیں پیارے بھائی جان۔!عاصم نے التجا کی ہے۔۔

میں کیا کروں یار۔؟؟میرے سے رہا نہیں جاتا ہے۔میں پہلے اسی غرض سے باہر رکا تھا کہ زینہ کو برا لگے گا مگر اب یار تمام حقائق جاننے کے بعد کہ اسکی ماں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے، کیا میں باہر بیٹھ سکتا ہوں۔؟؟

اگر باہر نہیں بیٹھ سکتے تو احاطے میں زینہ سے فاصلے پر تشریف رکھیں۔یا پھر گھر جا کر آرام فرمائیں۔۔

ہونہہ آرام۔!میں تو چاہتا ہوں تم لوگ گھر چلے جاؤ، میں ویسے بھی رات کو بہت کم سوتا ہوں تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا یار۔!کم از کم تم لوگ تو گھر جا کر آرام کرو۔۔

بھیا سگی اولاد زندگی اور موت کی کشمکش میں ماں کو چھوڑ کر گھر آرام کے لئے جائے گی۔؟؟یار بھیا آپ بھی نا آج کچھ زیادہ ہی جزباتی ہو رہے ہیں۔۔

اچھا وہ لوگ اگر نہیں جاتے تو میں بھی ادھر ہی ہوں۔ روحیل نے اپنی خمار آلود آواز میں بولا۔۔ سادہ سے حلیے میں پریشان سا روحیل کسی بھی لڑکی کے دل میں گھر کر جانے کی صلاحیت رکھتا تھا مگر زینہ اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھتی۔۔

اتنے قریب ہوتے ہوئے بھی زینہ اس کی دسترس سے بہت دور تھی۔

نفرتوں کے بیج تو روحیل نے خود اپنے ہاتھوں سے بوئے تھے مگر اب ان بیجوں کی تیار شدہ فصل خاردار کانٹوں کا روپ دھار چکی تھی۔ پاس آؤ تو زخمی کرے، دور جاؤ تو کسک بڑھائے۔۔

عاصم نے تمام حفاظتی تدابیر سمجھانے کے بعد

انگلی کے اشارہ سے بولا۔ بھیا زینہ سے دور رہنا۔۔!!

اپنے دل کو قابو میں رکھنا۔!!

آپ کے دل کا مچلنا آپ کے لئے نقصان کا باعث بھی بن سکتا ہے۔!! لہٰذا احتیاط علاج سے بہتر ہے۔!!

اچھا میرے باپ۔! روحیل نے اپنے آپ کو قابو کرتے ہوئے بولا۔۔

مختصراً سلسلہ کلام کے بعد عاصم متوازن چال چلتا زید اور زینہ کے پاس آن بیٹھا۔ جبکہ روحیل دل مسوس کر خارجی انتظار گاہ کی طرف بڑھ گیا۔۔

اس دوران زید نے زینہ کو سمجھا بجھا کر بینچ پر اپنے ساتھ بٹھالیا۔۔زینہ ہنوز ہچکیوں سے رونے میں مشغول تھی۔۔۔

عاصم نے زینہ کے قریب بیٹھتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھ تھامے اور ہوئے بولا۔زینہ میری بات غور سے سنو۔ !!

دیکھو زندگی موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ابھی بجائے رونے کے تم ماسی امی کے لئے شدت سے دعا کرو پلیز۔۔

تمہیں تو یہ سب باتیں خود سے پتا ہیں۔

عاصم ویرے میں دل میں بہت ساری دعائیں مانگ رہی ہوں مگر میرے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں۔۔زینہ نے بھرائی آواز میں بولا۔۔۔

میں کوشش کرتی ہوں کہ میرے آنسو نہ نکلیں مگر ایسے ہی بہے جا رہے ہیں۔۔!!!زینہ نے اپنی روشن آنکھوں کو رگڑ ڈالا۔۔

زینہ میری بہن میں ہوں نا۔!ماسی کے علاج معالجے میں کسی قسم کی کوئی کمی کوتاہی نہیں ہونے دوں گا۔۔تم بس ہمت اور حوصلے سے کام لو بلکہ ہمیں تو انتہائی نگہداشت والے کمرے میں داخل ہونے کی

اجازت بھی نہیں ہے تو اگر مناسب لگے تو کچھ دیر بعد تم اور زید گھر چلے جاؤ، میں یہاں پر ماسی کے پاس رکتا ہوں۔

نہ ویرے میں نہیں رہ سکوں گی امی کے بغیر۔! مجھے گھر نہ بھجواو ویرے۔۔! زینہ نے تڑپ کر عاصم کے دونوں ہاتھوں کو دبایا۔۔۔

دوزانوں بیٹھے عاصم نے اوپر اٹھتے ہوئے زینہ کو تسلی دی اور بولا تم اگر گھر نہیں جانا چاہتی تو کوئی بات نہیں مگر جب تھک گئی تو بتانا۔!! روحیل بھیا باہر ہی ہیں وہ تم دونوں کو چھوڑ آئیں گے۔۔

روحیل کا نام سن کر زینہ کا دل شدید بیزار ہوا مگر حالات کے پیشِ نظر خاموش ہو گئی۔۔

****

میرے مالک میری ماں کو مکمل شفایاب کر دے۔! یا اللہ زندگی میں اگر کوئی ایک خالص نیکی صرف اور صرف تیری خوشنودی کے لیے کی ہے تو اسی کے بدلے میری دعاؤں کو قبول و منظور فرما۔! یا اللہ تجھے تیرے غفور الرحیم ہونے کا واسطہ بیشک تو ہی مسبب الاسباب ہے میری ماں کی صحت لوٹا دے آمین۔۔

زینہ نجی ہسپتال کے ایک خالی کمرے میں اللہ کے حضور گریہ زاری میں ڈوبی ہوئی تھی۔ گھڑی رات کے دو بجا رہی تھی۔ چار سو سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ آس پاس کمروں سے نرسوں کی سرگوشیاں اور انکے قدموں کی

چاپ یا پھر مریضوں کی آہ و بقا فضا میں ارتعاش پیدا کرتی وگرنہ یہ طویل رات طویل تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

ساری رات آنکھوں میں کٹی، فجر کی ادائیگی کے ساتھ ہی غم سے نڈھال زینہ غنودگی میں جانے لگی۔۔۔

زینہ اپنے پاکیزہ وجود کو حیا کی چادروں میں لپیٹے ارد گرد سے بے خبر گٹھڑی بنی جائے نماز پر پڑی تھی۔

روحیل نے بھی ساری رات تڑپ کر گزاری، زینہ سے دوری اسے پریشان کر رہی تھی۔ مسجد سے واپسی پر یونہی نظر ادھ کھلے دروازے سے کمرے میں پڑے وجود پر گئی تو گویا کسی نے دل مٹھی میں جکڑ لیا، احساسِ محبت کے ساتھ ساتھ احساسِ تڑپ نے آن گھیرا، رہا نہ گیا اور کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔۔۔

زینہ اپنے پاکیزہ وجود کو حیا کی چادروں میں لپیٹے ارد گرد سے بے خبر گٹھڑی بنی جائے نماز پر پڑی تھی۔

روحیل نے بھی ساری رات تڑپ کر گزاری، زینہ سے دوری اسے پریشان کر رہی تھی۔ مسجد سے واپسی پر یونہی نظر ادھ کھلے دروازے سے کمرے میں پڑے وجود پر گئی تو گویا کسی نے دل مٹھی میں جکڑ لیا، احساسِ محبت کے ساتھ ساتھ احساسِ تڑپ نے آن گھیرا، رہا نہ گیا اور کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔۔۔

جی چاہا اس ٹھنڈے یخ فرش پر بے نیاز اس ہستی کو اپنی باہوں میں بھرے اور ان تمام غموں، پریشانیوں سے دور لے جائے۔۔۔

روحیل نے دبے پاؤں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔۔

چند قدموں کے فاصلے پر آکر دیکھا تو زینہ حیات اپنا چہرہ ڈھکے دنیا و مافیا سے بے خبر تھی۔۔۔

زینہ۔!!

روحیل نے کچھ سوچ کر نہایت دھیمی آواز میں پکارا۔۔

دو تین مرتبہ پکارنے کے باوجود بھی زینہ کے طرف سے کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو روحیل دوزانوں بیٹھنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ عقب سے عاصم کی آواز آئی۔

بھیا۔!!! کیا کر رہے ہو یار۔؟؟ عاصم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

یہ منظر دیکھ کر عاصم کا تو دماغ گھومنا شروع ہو گیا۔۔

بھیا آپ ادھر کیوں بیٹھ رہے ہیں؟؟ زید یا کسی اور نے دیکھ لیا تو آپ کی اور اس بیچاری کی کیا عزت رہ جائے گا۔ عاصم نے التجائیہ انداز اپناتے ہوئے روحیل کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔ بھیا اٹھ جائیں۔! کیا کر رہے ہیں یار۔!!

شکر کریں صرف میں نے دیکھا ہے۔!

بھیا اللہ کا واسطہ اٹھ جائیں۔۔۔ عاصم سرگوشیوں میں روحیل کے بازو کو جھنجھوڑ رہا تھا۔۔

یار عاصم یہ بیمار پڑ جائے گی۔! اسے اتنے ٹھنڈے فرش پر نہیں ہونا چاہئے۔یار اس کمزور جان کو نمونیا ہو جائے گا۔ پلیز عاصم اسے یہاں سے اٹھاؤ۔!

مجھے اس کا یہاں فرش پر پڑے رہنا برداشت نہیں ہے۔ میں تو اسے بولنے آیا تھا کہ یہاں سے اٹھے اور گھر چلے۔۔ روحیل دیوانوں کی طرح زینہ کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔۔

یار بھیا میں اسکو اٹھالیتا ہوں پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔! عاصم کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔۔

عاصم کی التجائیہ سرگوشیاں اپنے عروج پر تھیں۔

روحیل زینہ سے چند قدموں کے فاصلے پر بیٹھا عاصم کی التجاؤں پر غور و فکر کر رہا تھا۔۔

بھیا اب اٹھ بھی جائیں۔!

عاصم پہلے اسے اٹھاؤ۔!! یار بھیا یہ میری ذمہ داری ہے میں اسے اٹھالیتا ہوں آپ بس یہاں سے چلے جائیں پلیز۔۔! یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ زید نے نہیں دیکھا ورنہ وہ آپ کے بارے میں کیا سوچتا۔؟؟ یار بھیا کچھ تو عقل سے کام لیں۔۔

عاصم نے تقریباً کھینچتے ہوئے روحیل کو کمرے سے باہر نکال کر برآمدے میں اپنے سامنے کھڑا کیا اور بولا۔ بھیا یار آپ کو کیا ہو گا؟؟ آپ کیوں ایسی حرکتیں کر رہے ہیں۔؟؟ یار وہ پہلے ہی آپ سے اتنی خار کھاتی

ہے اور آپ اگر اس طرح کی حرکتیں کریں گے تو کیا اسکی نظروں میں آپ معتبر بن جائیں گے

۔؟؟عاصم نے فکر مندی سے دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔

عاصم مجھے خود سمجھ نہیں آتی ہے۔!میں اس لڑکی کے معاملے میں اس قدر حساس ہو چکا ہوں کہ میں باوجود کوشش کے بھی اسکو نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔۔۔

یار اسکے کردار کی خوشبو نے مجھے اسکا دیوانہ بنا دیا ہے۔۔مجھے اسکے کردار کی کشش نے احساس کرنے والا بنا دیا ہے۔تم نے دیکھا نہیں ہے کہ یہ اپنی ماں کے مرض کا سن کر کتنا تڑپی ہے۔!!اور یہ اپنی تڑپ کا علاج ایک رب سے جوڑے ہوئے ہے۔

یار میں رات کو بارہا اس کمرے کے باہر کے چکر کاٹ چکا ہوں۔جب بھی آیا ہوں اسے اللہ کے حضور گریہ زاری کرتے دیکھا ہے۔۔اللہ کے سامنے پھیلے اسکے ہاتھ نیچے نہیں گئے۔۔۔فجر سے قبل اسکی حالت ایسی نہ تھی۔!بس ابھی کچھ دیر قبل ہی تو یہ زمین بوس ہو کر بے سدھ ہوئی ہے۔۔۔!!

روحیل نے اپنی خمار آلود آواز میں عاصم کو اپنے دل کا حال سنایا۔۔۔

یار بھیا آپ لاعلاج ہو چکے ہیں۔!!ساری رات آپ اسکی پہرہ داری کرتے رہے ہیں۔؟؟میں سمجھا تھا کہ آپ خارجی انتظار گاہ میں بیٹھے ہوں گے مگر یہ نہیں پتا تھا کہ آپ نے سی آئی ڈی کا ریکارڈ توڑ ڈالا ہے۔۔! جاسوس نہ ہوں تو۔!!آپکو یہاں پر نہیں ٹھہرنا چاہیے تھا۔۔!

رات میں نے آپکو کس قدر سمجھایا تھا کہ ایسی حرکت دوبارہ نہیں کرنی مگر آپ پھر بھی اس روش پر چلتے چلے جا رہے ہیں۔!

میں کیا کروں عاصم۔؟؟ میں کیسے برداشت کروں کہ یہ اکیلی ایک انجان کمرے میں ایسے تنہا بیٹھ کر روتی تڑپتی رہے۔۔۔

اور کوئی بھی غیر شخص اسے نقصان پہنچا سکتا ہے۔!! روحیل نے اترے چہرے اور بے خواب تھکی آنکھوں سے عاصم کو دیکھا۔۔

بھیا آپ بھی اس کے لیے غیر ہی ہیں، آپ یہ بات کیوں بھول جاتے ہیں۔؟؟

عاصم میں تمہیں بتا رہا ہوں زینہ میری اور صرف میری ہے"۔ کان کھول کر میری بات سن لو۔۔"

عاصم روحیل کی دیوانگی پر سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔ پھر مجبور ہو کر بولا۔۔۔

زینہ میری بہن ہے اور میری ذمہ داری ہے۔! میں اسکی حفاظت کرنا جانتا ہوں۔۔ آپ بالکل بے فکر ہو کر گھر جائیں۔۔!!

آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہیں۔؟ کثرت بے خوابی سے آنکھوں کے ارد گرد گڑھے بن چکے ہیں۔ بھیا آپ بیمار پڑ جاؤ گے۔۔۔ خدارا میری بات مان جائیں اور گھر جائیں۔۔۔

عاصم جب تک تم اسے یہاں فرش سے نہیں اٹھاؤ گے میں کہیں بھی نہیں جانے والا۔۔!روحیل دوٹوک بول کر سامنے پڑے بینچ پر کسی ضدی بچے کی طرح جا بیٹھا۔۔

عاصم روحیل کے اس رویے پر صرف سر جھٹک کر رہ گیا اور دوبارہ کمرے میں گٹھڑی بنی زینہ کو اٹھانا شروع کر دیا۔۔۔

****

دیکھ لیا ہے شہلا۔!گھر کے داماد کی یہ حیثیت ہے۔!ساری رات گزر گئی کسی نے گوارا نہیں کیا کہ بہنوئی کو بتادیں۔! تمہیں بار بار بولا ہے انکے لیے نہ رویا کر۔!انہیں تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہے۔

تم صرف ذیشان احمد کی بیوی ہو اور بس۔!باقی سب ٹوپی ڈرامہ ہے۔۔۔ذیشان کا لگاوٹ بھرا لہجہ شہلا کو مزید طیش دلا گیا۔۔۔

بس کر دو رونا شہلا۔!جب شوہر کا ساتھ ہو تو باقی سب رشتے بے معنی ہوتے ہیں۔!ذیشان نے ہسپتال پہنچتے ہی واویلا مچادیا۔ پھر فوراً پینترا بدلتے ہوئے شہلا کو بھڑکانے لگا۔۔

ہمیں بتانے کی کیا ضرورت ہے؟اب رضاعی بھائی جو آچکا ہے۔ تمہیں تو رضاعی بھائی کوئی نہیں ملنے آیا۔۔۔

پھسر پھسر روتی شہلا نے شکوہ کناں نظروں سے زینہ کو گھورا۔۔۔

زینہ امی کو کچھ ہو جاتا تو میں تمہیں کبھی معاف نہ کرتی۔! تمہارے یہ پردے اور یہ دوریاں ہم بہن بھائیوں کو بکھیر رہی ہیں۔! شہلا نے شدید غصے میں زینہ کے لتے لینا شروع کر دیئے جبکہ ذیشان اپنی بھڑکائی ہوئی آگ پر مسرور نظر آ رہا تھا۔۔

ایک کونے میں کھڑے عاصم اور روحیل خاموشی سے ذیشان کی سیاست پر خون جلا رہے تھے جبکہ زید اور زینہ رونے کا شغل پورا کر رہے تھے۔۔۔

ذیشان ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر کھا جانے والی نظروں سے حجاب میں لپٹی زینہ کی خاموشی پر اسے گھور رہا تھا۔۔ اسکا چلایا ہوا تیر زینہ پر اثر انداز نہ ہوا اور وہ صبر سے بند زبان کے ساتھ گردن جھکائے کھڑی تھی۔۔

شہلا نے کچھ دیر کے بعد توپوں کا رُخ عاصم کی طرف موڑ لیا۔۔

اوئے عاصم۔!! تم تو ہمارے ویر تھے۔ امی نے بچپن سے ہمیں "ویر" (بھائی) کہنے کی تلقین کی ہے۔۔ مگر تم نے ایک رتی برابر نہ سوچا کہ تمہاری کوئی بڑی بہن بھی ہے۔!! کل سے تم آئے ہو ذرا نہ ہوا کہ ذیشان کی گھر واپسی پر اسی کے ساتھ آ کر مجھے مل جاتے۔۔۔! شہلا کے ٹسوے اور شکوہ کنائی اپنے عروج پر تھی۔۔۔

وووووہ آپا میں نے آج آنا تھا مگر موقع ہی نہ ملا رات کو ہی ماسی کی طبیعت اچانک بگڑ گئی۔ ذیشان بھائی سے بات کرتے ساتھ ہی ماسی بیہوش ہو گئیں تھیں۔ عاصم نے جانچتی نظروں سے ذیشان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

اسی وقت طبیعت خراب ہوئی تھی تو اسی وقت مجھے کال ملا کر مطلع بھی تو کیا جا سکتا تھا نا۔؟ حد ہے لاپرواہی کی بھی۔! میں گھر کا بڑا ہوں مگر مجھے ایک ملازم کی سی حیثیت دی جاتی ہے۔۔ ذیشان نے عاصم کا منہ بند کروادیا جبکہ روحیل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے ذیشان کا گریبان پکڑنا چاہا جسے عاصم نے بروقت سختی سے تھام کر روک لیا۔۔۔

بھیا یہ شخص اس وقت اپنے اندر کی غلاظت ہمارے سر تھوپنا چاہتا ہے، ہوش کے ناخن لو۔! عاصم نے دھیمے لہجے میں روحیل کو باور کروایا۔۔۔

عاصم تو دیکھ نہیں رہا ہے یہ زینہ کو کیسے گھور رہا ہے۔؟! روحیل نے دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

بھیا یار سب دیکھ رہا ہوں مگر ہمارا اس وقت خاموش رہنا ہی بہتر ہے یار۔ ماسی اندر زندگی موت کی جنگ لڑ رہیں ہیں اور ادھر داماد اپنی سیاست چمکا رہا ہے۔۔

ذیشان سب کی طرف سے جواب نہ پا کر تلملا کر دائیں بائیں دیکھنے لگا، انتظار گاہ میں ماسوائے زینہ اور شہلا کی ہچکیوں کے مکمل سکوت تھا۔۔۔

دس منٹ کے بعد زید سے بڑی بہن کا رونا دیکھا نہ گیا تو گویا ہوا بڑی آپا بس کر دو۔! نہ رو۔! میں مانتا ہوں کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے مجھے اسی وقت آپکو مطلع کرنا چاہئے تھا مگر امی کی اچانک نازک صورتحال کے پیشِ نظر دماغ ماؤف ہو گیا، میری تو سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔! اور اوپر سے آپکی طبیعت بھی ایسی نہ تھی کہ آپکو آدھی رات کے وقت دوبارہ تکلیف دیتا۔۔۔

ارے میاں بس کرو۔! رہنے دو یہ سب عورتوں والے ڈھکوسلے ہیں۔ شہلا سے قبل ذیشان نے زہر افشانیاں شروع کر دیں۔۔۔

صد شکر وہ تو میں صبح تمہارے میکے کے دروازے پر رشتے کی "ہاں" سننے کے لیے گیا تھا ورنہ شہلا بیگم تم نے بے خبر ہی رہنا تھا۔۔۔

میں ادھر نہ جاتا تو تم نے ابھی تک بے خبر ہی رہنا تھا۔! یہ تو دروازہ نہ کھلنے پر میری چھٹی حس نے کچھ اشارہ دے دیا کہ کچھ نہ کچھ چل رہا ہے۔۔ سالہ صاحب کو فون کرنے پر پتا چلا کہ خالہ صاحبہ ہسپتال داخل ہیں۔۔۔

ذیشان بھائی آپ جب سے آئے ہیں شکوہ کناں ہی ہیں، ہماری ماں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے اگر دلاسہ نہیں دے سکتے تو کم از کم ہمارا دل تو نہ جلائیں۔۔۔!!! زید نے دھیمے لہجے میں سمجھانا چاہا۔۔۔ مگر جن کی نیت میں کھوٹ ہو وہ کوئی وار خالی نہیں جانے دیتے ہیں۔

زید ایک رات میں تمہاری زبان بہت چلنے لگی ہے۔ لگتا ہے رضاعی بھائی کے لمبے نوٹوں نے تمہیں بھی اپنا اسیر بنالیا ہے۔! ذیشان کی زبان درازی اور روحیل کی برداشت جواب دے گئی۔۔

روحیل نے فوراً جھپٹ کر ذیشان کو گریبان سے پکڑ لیا۔۔۔

تمہیں ذرا سی بھی شرم نہیں آتی ہے۔! تمہاری سگی خالہ بستر مرگ پر ہے اور تم ادھر آکر اپنی بیوی کو بھڑکا کر سیاست چمکا رہے ہو۔!

اس اچانک افتاد پر سب ہقا بقارہ گئے، عاصم نے ہوش میں آتے ہی بھاگ کر روحیل کو پیچھے ہٹانا چاہا مگر ایک مضبوط دراز قد کاٹھ والا طاقتور مرد اتنی آسانی سے کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔

بھیا۔۔!! عاصم دھاڑا۔۔۔

میں نے بولا ہے چھوڑ دیں انہیں۔!

نازک صورتحال پر زید نے بھی کھینچا تانی شروع کر دی۔۔۔

شور سن کر فوراً نرس آن دھمکی۔ یہ ہسپتال ہے اکھاڑا گاہ نہیں ہے جہاں پر آپ اس طرح زور آزمائی کر رہے ہیں۔۔ آپ لوگ خاموشی سے بیٹھیں وگرنہ میں سیکیورٹی گارڈ کو بلوالوں گی۔۔۔ آپ کو لڑنے کا شوق ہے تو یہ شغل باہر جا کر پورا کریں۔۔۔ نرس نے کاٹ دار لہجے میں سب کو آئینہ دیکھایا۔۔

روحیل نے نرس کی تنبیہ کو سنا اور پھر غصہ دباتے ہوئے ذیشان کا گریبان چھوڑ دیا مگر ذیشان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنا نا بھولا۔۔۔

حالات کا ستایا یہ مفلس خاندان اس وقت غم کی تصویر بنا کھڑا تھا، ایک طرف ماں بیہوش پڑی تھی تو دوسری طرف بہنوئی کے کاری گھاؤ۔۔۔

زینہ بے بسی میں جھکی گردن کے ساتھ آنسو بہانے میں مصروف جبکہ شہلا کا بھی تقریباً یہی حال تھا۔۔

ذیشان نے اپنی قمیض درست کی اور دھاڑا۔۔!شہلا بیگم میں جا رہا ہوں تم یہاں پر اپنے رضاعی بھائی اور اصلی بھائی کی ذمہ داری ہو۔منڈی جا کر ابھی مجھے جو اپنی زبان کی صفائی میں بولنا ہے وہ میں بول لوں گا مگر یاد رکھنا زینہ کی شادی اسی شخص سے ہو گی جسکو میں نے زبان دی ہے۔۔

ذیشان آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔؟؟شہلا نے لاچارگی کا مظاہرہ کیا۔۔

شہلا بیگم میرے گھر اس وقت تک لوٹ کر نہ آنا جب تک زینہ کی رخصتی کا بندوست نہ ہو جائے۔۔

آخر کو میری بھی زبان ہے۔!مرد ہوں۔!کوئی ٹٹ پنجیا نہیں ہوں۔۔

عاصم روحیل انتظام گاہ کے ایک کونے میں کھڑے اس نازک صورتحال پر کھول رہے تھے۔۔۔ جبکہ زید اور زینہ شہلا کے ساتھ اشکبار تھے۔۔۔

ذیشان خدارا ابھی تو ایسا نہ بولیں۔!امی کس قدر بیمار ہیں۔!یہ باتیں امی کے ہوش میں آنے کے بعد بھی ہو سکتی ہیں۔!شہلا نے ملتجی لہجے میں شوہر کو قائل کرنا چاہا مگر وہ شہلا کا ہاتھ جھٹک کر پھرتی سے چل پڑا

شہلا نے تڑپ کر اسکے پیچھے لپکنا چاہا مگر اسکی موجودہ حالت نے اسے موقع نہ دیا۔۔

شہلا کراہ کر رہ گئی۔۔۔

پیٹ تھامتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئی۔۔

زینہ بھاگ کر بہن کے پاس فرش پر آن بیٹھی۔۔۔

آپا کیا ہوا ہے.؟؟

زینہ مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے۔شہلا کے چہرے کا رنگ بدلنا شروع ہو گیا۔پیشانی پسینے سے تر ہو گئی

زینہ مجھے لگتا ہے ولادت کا وقت قریب آن پہنچا ہے۔۔۔دردزہ میں تڑپتی شہلا نے سرگوشی سے بہن کے کان میں بولا۔۔۔

زینہ زید اور عاصم کی طرف مدد طلب نظروں سے مڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔

ناتجربہ کار زینہ نے اس طرح کی حالت نہ کبھی دیکھی اور نہ سنی۔

فرش پر بیٹھے بیٹھے بہن کی ہتھیلیوں کو مسلنے کے سوا کچھ نہ سوجھا۔۔۔

!آپا آپ ٹھیک ہو جاؤ گی۔!حوصلہ کرو۔

!میں ابھی چائے منگواتی ہوں۔۔

زینہ میری تکلیف بڑھ رہی ہے۔!شہلا نے کراہتے ہوئے بولا۔۔۔

عاصم اور زید نے آگے بڑھ کر شہلا کو فرش سے اٹھانا چاہا مگر درد کی شدت سے وہ ادھر ہی ڈھے گئی۔۔۔

زینہ کسی ڈاکٹر نرس کو بلاؤ۔!شہلا نے اپنی چیخ کا گلا گھونٹا۔۔۔

نازک صورتحال کو دیکھتے ہوئے روحیل نے بولا۔ آپ سب فکر نہ کریں، میں بس ابھی ڈاکٹر کو بلاتا

ہوں۔۔۔۔

روحیل نے انتظار گاہ سے نکل کر لیڈی ڈاکٹر کے حصول کے لئے دوڑ لگا دی۔۔۔

نازک صورتحال کو دیکھتے ہوئے روحیل نے بولا۔ آپ سب فکر نہ کریں، میں بس ابھی ڈاکٹر کو بلاتا

ہوں۔۔۔۔

روحیل نے انتظار گاہ سے نکل کر لیڈی ڈاکٹر کے حصول کے لئے دوڑ لگا دی۔

زید تم ذیشان بھائی کو فون کرو شاید ہسپتال کے احاطے میں ہی ہوں۔

عاصم بھائی فون بند ہے۔!زید نے کانوں سے فون ہٹاتے ہوئے تھکے لہجے میں بولا۔۔

اچھا چلو پھر میں انہیں بھاگ کر باہر دیکھتا ہوں شاید باہر سائیکل سٹینڈ تک ہی پہنچے ہوں۔ زینہ تم آپا کو ادھر بینچ پر بٹھاؤ۔۔ درد کی شدت کو برداشت کرتی شہلا دانت بھینچے ہوئے فرش پر دوزانوں بیٹھی اپنے نصیب پر اشکبار تھی۔۔۔

آپا سب ٹھیک ہو جائے گا۔! میں بس ابھی ذیشان بھائی کو بلا کر لاتا ہوں۔ عاصم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر شہلا کو سہارا دے کر اٹھانے کی کوشش کی مگر عاصم کا ہاتھ شہلا نے درد کی شدت سے مروڑا۔۔۔

!عاصم ویرے مجھے بہت تکلیف ہے تم بس مجھے کسی طبیبہ کے حوالے کرو جلد از جلد۔

زینہ عقب میں بیٹھ کر شہلا کی کمر سہلانے لگی۔۔ زید نے آگے بڑھ کر سہارا دیا۔

عاصم بھائی آپا کو ہم دونوں مل کر سہارا دیتے ہیں۔۔۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔

اس اثناء میں روحیل طبیبہ کے ہمراہ آن دھمکا۔۔۔

طبیبہ نے پہنچتے ساتھ پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ بنیادی سوال وجواب کا سلسلہ شروع کر دیا۔۔۔

جن میں کچھ ذاتی نوعیت کے سوالات بھی شامل تھے۔۔۔

ذاتی نوعیت کے سوالات کی شروعات سے قبل زید، عاصم اور روحیل برآمدے کے دوسرے کونے میں کھسک گئے۔۔۔

بینچ پر بیٹھی شہلا درد کی شدت پر دبی آواز میں کراہ کر رہ گئی۔۔۔ جبکہ زینہ بھی پہلو بدلنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

* – * * * * * * * * * * * * *

ایک انسانی جسم صرف 45"ڈیل" (یونٹ) تک تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ "ایک ماں کو جنم دیتے"))
(("وقت 57 ڈیل تک درد محسوس ہوتا ہے جو 20 ہڈیوں کے ٹوٹنے کے برابر ہے۔
اپنی ماؤں کی قدر کریں جس اذیت سے وہ آپکو اس دنیا میں لاتی ہیں نا قابل برداشت عمل ہے۔ بیوی کی غلامی میں ماں کی نافرمانی نہیں ہونی چاہئے۔ اللہ المستعان

* *

دیکھیں آپ حوصلہ کریں۔ آپ کے ہاں پہلے بچے کی ولادت ہے اس لیے آپ کو اندازہ نہیں ہے، آپکو میرے کہنے کے مطابق عمل کرنا ہو گا۔۔۔ جب بھی درد کی شدت کو محسوس کریں، درد کو اپنے اندر سے کھینچ کر گہرے سانس کے ذریعے باہر نکالیں۔۔ گہرے گہرے سانس لینے سے آپ کی قوت برداشت میں اضافہ ہو گا۔۔ آپکا دماغ سانس کو خارج کرنے کی طرف مصروف عمل رہے گا اور آپ کو اپنی قوت شور شرابے میں ضائع کرنے کا موقع نہیں میسر ہو گا۔۔۔!

طبیبہ کا پر شفیق لب و لہجہ شہلا کی ڈھارس بندھانے لگا۔۔ دھیرے سے سر کو اثبات میں جھٹکنے لگی۔۔۔

طبیبہ نے اس عمل کو بار بار دہرانا شروع کر دیا تاکہ شہلا کو اس طریقہ کار کی سمجھ آجائے۔۔

پاس بیٹھی مجبور زینہ ان تمام نئی معلومات پر ہراساں ہو رہی تھی۔۔ اپنا دھیان بٹانے کے لیے دائیں بائیں دیکھنے لگی تو روحیل کو اپنی طرف متوجہ پاکر فوراً نظر پھیر لی۔۔

"اللہ جانے یہ بھوت کب میرے سر سے اترے گا؟؟ پتا نہیں اسے حجاب میں لپٹے وجود کو دیکھ کر کونسا ثواب ملتا ہے۔؟ جتنا بھی اس سے دور بھاگتی ہوں یہ نمونہ کسی اور ذریعے سے میرے سامنے آن دھمکتا ہے۔۔۔ اسکی چول اداؤں پر اسکا سر پھاڑنے کو جی چاہتا ہے۔ عاصم بھی تو اسکا سگا چھوٹا بھائی ہے مگر یہ تاڑو پتا نہیں کس پر چلا گیا ہے"۔۔ زینہ اندر ہی اندر کھول کر رہ گئی۔۔۔

شہلا کی پریشانی میں امی کا غم کچھ دیر کے لئے ذہن سے نکل گیا مگر یکدم دھیان جاتے ہی دل میں ٹھیس اٹھی۔۔۔

کاش امی اس وقت موجود ہوتیں تو آپا کو کس قدر مدد کرتیں۔ چند آنسو لڑھک کر چہرے پر لپٹی چادر کو بھگونے لگے۔۔۔

آپ انکی کیا لگتی ہیں؟ طبیبہ کے سوال پر زینہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور جوابی تعارف کروایا۔۔۔

جو بھی ہدایت میں نے انکو سمجھائی ہیں، آپ نے انکی مدد کرنی ہے۔۔ یہ اس وقت شدید تکلیف میں ہیں، انہیں کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہے۔

مجھے ان صاحب نے بلاتے وقت آپکی والدہ کا بتایا ہے سن کر کافی افسوس ہوا ہے۔۔ آپ کے رشتہ داروں میں کوئی تجربہ کار عورت موجود ہیں تو انہیں بلوالیں۔۔ ولادت میں ابھی وقت لگے گا۔۔۔

کتنی دیر لگے گی؟ بے ساختہ زینہ کے منہ سے نکل گیا۔۔۔ طبیبہ زینہ کے معصوم سے سوال پر مسکرا کر اٹھی۔۔۔

ان کے مکمل معائنے کے بعد ہی بتایا جا سکتا ہے مگر وہ بھی حتمی نہیں ہو گا۔ یہ سب اللہ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔۔ جس روح نے جب اور جس وقت اس دنیا میں آنا ہے تبھی وگرنہ ہم اطباء کچھ بھی نہیں کر سکتے ہیں۔۔۔

ابھی آپ نے انکو خوب چلانا ہے۔ انکو بیٹھنے نہیں دینا۔۔

دو لوگ انکو کندھوں سے تھام کر برآمدے میں خوب چلائیں جتنی دیر میں ہم انکے لئے باقی انتظامات کا بندوست نہیں کر لیتے ہیں آپ انکو مسلسل چلنے پر اکساتے رہیں۔۔۔

شہلا ابھی آپ بیٹھیں نہیں بلکہ اپنے قریبی لوگوں کے کندھے توڑتے ہوئے چلتی جائیں۔۔

طبیبہ نے مسکراتے ہوئے ہمت بندھائی اور چلنے کے لیے کھڑا کر دیا۔۔۔

شہلا ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ہم سب اپنی تیاری مکمل کر کے آپکو ولادت والے کمرے میں بھیج دیں گے۔

آپ نے گھبرانا بالکل بھی نہیں ہے۔۔

پسینے میں شرابور شہلا ہلکے سے سر جھٹک پائی۔۔۔

زینہ نے شہلا کو سہارا دے کر دھیرے دھیرے چلنا شروع کر دیا۔۔۔

زینہ کا اپنی بیہوش ماں کی طرف دھیان جاتا تو آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر چہرے کی چادر کو بھگونے لگتے۔۔۔

زینہ نے بہن کو تھامے ہوئے چلنا شروع کر دیا۔ برآمدے کے ایک کونے سے دوسرے تک پہنچنے سے قبل زید عاصم بہنوں کی طرف بڑھنے لگے۔۔

دونوں نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔

ویرے طبیبہ بول رہی ہے آپا کو خوب چلانا ہے اور آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ انہیں اندر بلا لیں گے۔ زینہ نے ہمت جمع کر کے بنیادی معلومات گوش گزار کیں۔ جبکہ چند گز کے فاصلے پر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا روحیل بیتابی سے زینہ کے قریب آنے کا منتظر تھا مگر زینہ اسکی ذہنیت سے واقف ہو چکی تھی اسی لیے شہلا کو برآمدے کے دوسرے کونے پر پہنچنے سے قبل ہی رخ موڑ لیا۔۔

روحیل اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔۔

کوئی بات نہیں زینہ حیات، تڑپالو جتنا تڑپانا ہے۔ !میرے سے دور بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے مگر ایک دن "اس زمین کی کوئی ہستی تمہیں میرے سے دور نہ کر پائے گی کیونکہ تم میری اور صرف میری ہو۔ "روحیل اپنے اندر چھڑی جنگ سے نبرد آزما ہونے کے لیے ہر دم تیار رہتا۔۔۔

بھیا۔ !!اپنے خیالوں میں گم روحیل نے چونک کر عاصم کو دیکھا۔۔

بھیا ذیشان بھائی کا کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ آپا کو بھی کچھ دیر بعد کمرہ ولادت میں لے جائیں گے۔ میں سوچ رہا تھا آپ اور زید منڈی جا کر انکی کوئی خیر خبر لے کر آئیں۔۔ اور اگر آپ گھر جا کر سونا چاہتے ہیں تو زید کو منڈی تک چھوڑ دیں۔ واپسی پر یہ رکشہ میں ہسپتال آ جائے گا۔۔۔

اور تم عاصم۔ ؟؟

بھیا میں زینہ اور شہلا آپا کے پاس ٹھہر تا ہوں، انہیں اکیلا تو نہیں چھوڑا جا سکتا ہے۔۔ ویسے بھی ابھی تک ماسی امی کو ہوش بھی نہیں آیا ہے۔

عاصم میرا بس نہیں چلتا، میں زینہ کے پاس خود رک جاتا۔۔ میں اسکی قربت میں سکون محسوس کرتا ہوں "۔۔۔ روحیل صرف سوچ کر رہ گیا۔۔۔

بھیا آپ مجھے بہت تھکے لگ رہے ہیں گھر جا کر آرام کریں۔۔۔

نہیں یار۔ !میں ٹھیک ہوں۔۔ !مرد ہوں، کوئی عورت تھوڑی ہوں جو اتنا نازک مزاج ہوں گا۔۔

اسی گفتگو کے دوران شہلا نام کی صدا گونجی۔ نرس نے انتظار گاہ میں داخل ہوتے ہوئے متلاشی نظروں سے شہلا کا نام پکارا۔۔۔

جی۔! عاصم آگے بڑھا۔

شہلا بی بی کا بلاوا آگیا ہے۔ آپ انہیں چلا کر کمرہ ولادت تک لے آئیں۔ ساتھ میں نومولود کے کپڑے اور باقی ضروری چیزیں بھی ساتھ لانی ہیں۔۔

جی۔!! تینوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔

جی ہمارے پاس تو یہ سب کچھ نہیں ہے۔۔

صاحب بچے کی پیدائش پر ہمیں ان تمام اشیاء کی ضرورت ہے۔ آپ ان تمام اشیاء کو لکھ لیں اور قریبی بازار سے لے آئیں۔

جی روحیل نے خود کو سمجھدار ثابت کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔ آپ ایسا کریں وہاں برقعہ پوش لڑکی جو مریضہ کے ساتھ چل رہیں ہیں، جو اشیاء بھی درکار ہیں آپ انہیں لکھوا دیں، میں آپ کی بتائی گئی تمام اشیاء آدھے گھنٹے میں لا دیتا ہوں۔۔۔

صاحب اس طرح کے کاموں میں آپریشن کی نوبت بھی آسکتی ہے لہٰذا خطیر رقم درکار ہو گی۔۔۔

جی جی آپ رقم کے بارے میں پریشان نہ ہوں، ہم سب بندوست کر لیں گے۔ خطیر رقم کا سن کر زید کے پسینے چھوٹ گئے۔ آٹھ سو ہزار کی دہاڑی لگانے والا مزدور کہاں سے خطیر رقم کا بندوست کرتا۔۔۔

وہ روحیل بھائی میں اپنی موٹر سائیکل بیچ دیتا ہوں، امید ہے آپا کے لیے خرچا نکل آئے گا ان شاء اللہ۔۔

زید نے خشک گلے سے بمشکل آواز نکالی۔۔۔

زید تم پاگل ہو گئے ہو یار۔! میرے ہوتے ہوئے تمہیں پیسوں کی فکر کرنے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔۔ شہلا جیسے تمہاری بہن ہے ویسے میری بھی ہے۔۔۔ اور پھر تم کام اور زینہ کو یونیورسٹی کیسے چھوڑو لاؤ گے۔؟؟ مجھے اگر اپنی بہنوں اور ماں کے لیے کچھ کرنے کا موقع مل رہا ہے تو مجھے روکنا مت۔!! عاصم نے دوٹوک بول کر بات ختم کر دی۔۔

وہ بات تو ٹھیک ہے عاصم بھائی مگر آپ دونوں بھائی کل رات سے اپنے سب ضروری کام چھوڑ کر ہمارے ساتھ خوار ہو رہے ہیں۔

ہم تو پھر کچھ دیر کے لئے اونگھتے رہے ہیں مگر روحیل بھیا نے رات آنکھوں میں کاٹی ہے۔ انہیں دیکھیں کس قدر چہرہ اتر گیا ہے۔۔ زید نے مامتا بھری نظروں سے روحیل کو دیکھا۔۔۔

زید یار میں بالکل ٹھیک ہوں تم اور عاصم ویسے ہی صبح سے مامتا نچھاور کرنے میں لگے ہوئے ہو۔ روحیل نے مسکرا کر بات ٹالی۔۔۔

روحیل کی وجیہہ شخصیت حقیقتاً قابل رحم ہوتی جارہی تھی۔۔

ہر وقت بے شکن لباس میں ملبوس رہنے والا شخص کل رات سے عام سے حلیے میں تھا۔سادہ گرم سلیٹی رنگ کے کرتا شلوار کے ساتھ ایک لیدر جیکٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔۔

اچھا اب کوئی ضد نہ کرے۔!میں بس کچھ دیر میں تمام اشیاء لے کر آتا ہوں۔۔!روحیل نے ہاتھ آٹھا کر اشارہ کیا۔۔

زید تم لسٹ لے آؤ اور ساتھ میں بچے کے گمشدہ باپ کو ڈھونڈ کر لانا ہے یار۔۔روحیل نے ملتجی لہجے میں گزارش کی۔۔

زید زینہ اور شہلا کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

!عاصم یار پلیز زینہ کو میرے پاس ساتھ بھجوادے۔

کیا۔؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے نا آپکی۔؟؟عاصم کو جھٹکا لگا۔۔

یار چھوٹا بھائی نہیں ہے۔؟؟

چھوٹا تو ہوں مگر لوٹا نہیں ہوں۔!عاصم نے شرافت سے جواب دے دیا۔۔

عاصم تو میرا بھائی ہے بھی ہے یا نہیں۔؟؟؟روحیل نے دانت پیسے۔۔۔

ڈی این اے کروا لیتے ہیں۔!عاصم نے جلتی پر تیل چھڑکا۔۔۔

!میں زید کو بولتا ہوں کہ مجھے خریداری نہیں آتی لہذا زینہ کو ساتھ لے کر آئے۔

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے، زینہ میری بہن ہے اور میری غیرت گوارا نہیں کرے گی کہ وہ کسی نامحرم کے ہمراہ خریداری کے لیے جائے۔ اور ویسے بھی آپ کی موجودگی اس کے لیے باعث اذیت ہے، میں یہ خطرہ نہیں مول سکتا ہوں۔۔ میری بہن پہلے ہی حالات کی ستائی ہوئی ہے۔۔۔ ماسی اور اب اپنی بہن !کے غم میں گھلی جا رہی ہے۔۔

عاصم ادھر ہسپتال ہے اور میں تیرا لحاظ رکھے ہوئے ہوں وگرنہ میں تیری گیچی (گردن) مروڑ دیتا۔۔۔ اسکا محرم سگا بھائی زید بھی تو ساتھ ہو گا نا۔؟ روحیل نے اپنی بے بسی پر دانت پیسے۔۔۔

یار بھیا آپ کو اسے ساتھ لے جا کر کونسا فائدہ ملنا ہے. ؟ ایسے ہی خواہ مخواہ بچوں والی ضد کرتے ہیں۔ سر" سے لے کر پاؤں تک تو وہ ڈھکی ہوتی ہے۔۔ نہ دیکھ سکیں گے اور نہ سن سکیں گے۔! عاصم نے لاچار ہو کر سمجھانا چاہا"۔۔

اسکی موجودگی میرے لیے باعث رحمت ہے، وہ میرے آس پاس ہو تو میرے دل کو اطمینان رہتا ہے،" اسکا چند لمحوں کا ساتھ میری روح کو سرشار کر دیتا ہے عاصم"۔! روحیل نے کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔۔

!یہ سب شیطان کے بہکاوے ہیں، نامحرم رشتوں میں کوئی سکون اطمینان نہیں ہے۔

نہ میں نے ایسی محبت کی ہے اور نہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، ابھی آیا ہوں تو شرافت سے دعا نکاح کروں گا اور اپنی دلہنیا کو اپنے ساتھ لے اڑوں گا! اور ویسے بھی نامحرم میں اطمینان ڈھونڈنے سے بہتر ہے کہ بندہ اپنی نیند پوری کرلے جو میں روز کرتا ہوں۔ آپ بھی اس پر عمل کیجئے۔۔۔!

خیر آپ ادھر بیٹھ کر آہیں بھریں۔! میرے میں تو اتنا حوصلہ نہیں ہے۔! عاصم انتظار گاہ کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں زینہ کی طرف جاتے ہوئے روحیل کو باور کروا گیا۔

عاصم تو واپس آ پھر میں تیری شوخیاں نکالتا ہوں۔ شوخا ناہو تو۔!! سوچا تھا چھوٹا بھائی ہے تو میرے لیے راستہ ہموار کرے گا مگر یہ تو خود میرے راستے میں دیواریں چننے ہر تلا ہوا ہے۔ چنگیز خان بنا پھرتا ہے۔۔ روحیل زچ ہو کر بڑبڑایا۔۔۔

ہاں بھئی زید تم اور بھیا پہلے ذیشان بھائی کو ڈھونڈو پھر جو چیزیں درکار ہیں فوراً خرید کر لے آؤ یار۔! زینہ نے لسٹ بنالی ہے۔؟؟

زینہ کدھر گئی ہے نظر نہیں آرہی ہے۔؟؟

وہ شہلا آپا اور نرس کے ساتھ اندر گئی ہے ابھی آتی ہی ہو گی۔۔۔

یار نرس نے ماسی کے بارے میں کوئی خیر خبر دی ہے۔؟؟ میں نے اندر جا کر دوبارہ پوچھا ہے مگر بس دعا کا بول رہے ہیں عاصم بھائی۔! زید کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔

!پریشان نہ ہو یار۔ !اللہ بہترین کارساز ہے۔

بس عاصم بھائی ایک کے بعد دوسری آزمائش آرہی ہے۔زید نے بھرائی آواز میں بولا اور ساتھ ہی آنسوؤں کی لڑیاں چہرے پر لڑھکنے لگیں۔۔

زید تم پیسوں کی وجہ سے پریشان ہو۔؟؟یار میں تمہیں بارہا یقین دہائی کرواچکا ہوں کہ تمہیں رتی برابر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ نے اگر ماسی اور شہلا کو اس حالت میں رکھا ہے تو ساتھ اسباب !بھی تو نکال دیئے ہیں۔۔ عاصم نے زید کی کمر تھپتھپائی۔۔ جاؤ جلدی سے زینہ کو ڈھونڈ کر لاؤ۔

نجانے نرس اسے کس طرف لے کر چلی گئی ہے۔ ذیشان نے پھر شور شرابہ کرنا ہے کہ مجھے کیوں بے خبر رکھا گیا ہے۔۔۔؟

زینہ جو کہ نرس کی مطلوبہ اشیاء کو قلمبند کرنے میں غلطاں تھی اچانک ذہن میں جھماکا ہوا یہ سب چیزیں لکھ کر میں اس آوارہ لفنگے کو دوں گی۔؟سوچ کر ہی زینہ نے جھرجھری لی۔۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔۔

ایک تو وہ آوارہ جانتا بھی ہے کہ میں ہی یہ سب سپردِ قرطاس کررہی ہوں۔۔۔ زینہ کا جی چاہا اپنی بے بسی پر دھاڑیں مار کر رو دے۔۔۔

زینہ شہلا کو تسلی دے کر باہر انتظار گاہ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

عاصم کو دیکھتے ساتھ ہی الفاظ کے چناؤ کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔وہ ویرے میں نے نرس کی ہدایت پر تمام چیزیں قلمبند کرلیں ہیں مگر آپ آسانی سے یہ سب خرید لیں گے کیا؟؟؟

زینہ میں نہیں جارہاہوں روحیل بھائی اور زید جارہے ہیں، تمہیں پتاہے ذیشان بھائی کو بھی منڈی سے منا کرلانا، جان جوکھوں کاکام ہے۔۔۔

ویروہ میں سوچ رہی تھی کہ میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں اور زید کو ادھر چھوڑ جاتے ہیں۔

ارے پگلی شہلا آپا کو تمہاری ضرورت پڑی تو پھر زید تو کچھ نہیں کرپائے گا۔!وہ ایسے اکیلی گھبرا جائیں گی۔۔!

چلیں جیسے آپ سب کو مناسب لگتا ہے۔زینہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنے ہاتھوں سے قلمبند صفحہ عاصم کو تھمادیا۔۔۔زینہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکا تحریر کردہ ایک حرف بھی اس روحیل تک پہنچے۔۔۔کڑوا گھونٹ پی کر کونے میں پڑی کرسی پر بیٹھ گئی مگر سامنے سے قریب آتی نرس نے زینہ کا نام پکارا۔۔۔

چلیں جیسے آپ سب کو مناسب لگتا ہے۔زینہ نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنے ہاتھوں سے قلمبند صفحہ (ورقہ) عاصم کو تھمادیا۔۔۔زینہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکا تحریر کردہ ایک حرف بھی اس آوارہ روحیل تک پہنچے۔۔۔کڑواگھونٹ پی کر کونے میں پڑی کرسی پر بیٹھ گئی مگر سامنے سے قریب آتی نرس نے زینہ کا نام پکارا۔

زینہ چوکنا ہو کر نرس کی طرف قدم بڑھانے لگی۔۔۔ آپ کا نام زینہ ہے؟

جججججججی۔!زینہ کسی انہونی کے ڈر سے ہکلائی۔۔

آپ کی والدہ کو ہوش آگیا ہے۔وہ بار بار اس نام کو پکار رہی ہیں۔۔

وہ شدید نقاہت کا شکار ہیں لہذا انکے سامنے کسی قسم کی پریشان کن بات نہ کی جائے،انکو اس وقت ہمت اور حوصلے کی اشد ضرورت ہے۔۔

بت بنی زینہ کے آنسو نقاب کو بھگونے لگے۔۔۔

غم وخوشی کی ملی جلی کیفیات میں بھاگ کر دوسرے کونے میں کھڑے عاصم کی طرف لپکی۔۔

ویرے امی کو ہوش آگیا ہے۔۔۔

واقعی۔؟

!ہاں ویرے۔

زینہ بہت مبارک ہو اللہ نے تمہاری گریہ زاری قبول کرلی ہے۔ہاں ویرے ابھی میں امی کو دیکھنے جا رہی ہوں تم ادھر ہی رکو۔!اگر شہلا آپا کی طرف سے نرس آئی تو مجھے مطلع کر دینا۔۔ !

ہاں تم آرام سے جاؤ۔!اور ہاں ماسی کے سامنے رونا مت۔!میں ادھر ہی بیٹھا ہوں، تم اطمینان کے ساتھ ماسی کے پاس وقت گزارو!۔ ٹھیک ہے ویرے۔۔ !

عاصم نے جیب میں پڑا فون نکال کر زید اور روحیل کو کال ملائی۔۔۔

یار زید بہت بہت مبارک ہو ماسی امی ہوش میں آگئی ہیں۔۔

زید سنتے ہی فرحت جذبات میں آنسو لٹانے لگا۔۔

عاصم بھائی یہ سب آپ اور روحیل بھائی کی مدد کے ثمرات ہیں۔۔ اگر بروقت امی ہسپتال نہ پہنچ پاتیں تو شاید حالات مختلف ہوتے۔

!اللہ کے بعد میں آپ دونوں کا بہت شکر گزار ہوں۔

ارے زید۔ !اللہ نے سبب بنا دیا اور ہم آگئے۔ روحیل نے لقمہ دیا۔۔۔

دونوں خوشی خوشی سبزی منڈی پہنچے، مطلوبہ دکان کا رخ کیا مگر پوچھنے پر پتا چلا کہ ذیشان صاحب تو صبح اپنی والدہ کے گاؤں روانہ ہو گئے ہیں اور چند دن بعد لوٹیں گے۔۔ زید اور روحیل ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ گئے۔۔

زید تم اپنی خالہ کے گاؤں فون کرو نا۔ !اور جب ذیشان ادھر پہنچے تو اسے پیغام مل جائے گا۔۔ روحیل نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے عجلت میں بولا۔۔

!میں کوشش کرتا ہوں بھیا۔

بارہا کوشش کے باوجود پی ٹی سی ایل فون کو کسی نے اٹھانے کی زحمت گوارانہ کی۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ خالہ کے سرہانے فون پڑا ہوتا ہے، پھر خالہ اچانک کہاں چلی گئیں ہیں۔۔۔ زید اس تشویشناک صورتحال پر پریشان ہو کر رہ گیا۔۔۔

اچھا زید تم ذیشان کے ووٹس ایپ پر پیغام صوتی بھجوا دو۔

جی بھیا۔! یہی کرنا پڑے گا۔

روحیل اور زید منڈی سے مایوس ہو کر پلازہ میں مطلوبہ چیزوں کی خریداری میں محو ہو گئے۔۔

روحیل نے مسکراتے ہوئے ورقہ (صفحہ) جیب سے نکالا اور زینہ کی تحریر کردہ اشیاء کو پڑھنے لگا، زینہ کا خوبصورت انداز خطاطی روحیل کو بھا گیا۔۔۔

زید کو دکان کے اندر بھیج کر خود فوراً زینہ کی تحریر کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر لیا۔۔۔

زینہ میں نے تمہاری طرف سے پہلا محبت نامہ سمجھ کر قبول کیا۔۔۔۔

روحیل میٹھی مسکان سجھائے دکان کے اندر گھس گیا۔۔۔

* *

زینہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے انتہائی نگہداشت کے کمرے میں داخل ہوئی توماں کو انواع و اقسام کی نالیوں میں جکڑے پائے۔۔

فشار الخون اور حرکت قلب والی مشین کی سبز، لال، نیلی بتیاں اعداد و شمار کو سکرین پر چلا رہی تھیں۔۔

زینہ ماں کی یہ حالت دیکھ کر خود پر قابو نہ رکھ پائی تو نشیلی آنکھیں دغا پر اتر آئیں۔۔روشن بڑی جھیل جیسی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

نرس کی بات کو ذہن میں دہراتے ہوئے دھیمی رفتار سے ماں کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی۔۔

امی۔! میں زینہ ہوں۔زینہ نے دھیمے لہجے میں ماں کو پکارا۔۔

لاغر ماں نے چند لمحوں کے لئے آنکھیں وا کیں مگر شدید نقاہت سے آنکھیں دوبارہ بند ہو گئیں۔

زینہ بنا پلکیں جھپکے ماں کا کمزور ہاتھ تھامے کھڑی رہی۔۔

چند ثانیوں بعد زینہ کو ماں کے ہونٹ ہلتے دکھائی دیئے۔۔

امی آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔؟؟

امی آپ مکمل صحت یاب ہو جائیں گی، آپ کو اس وقت آرام کی اشد ضرورت ہے۔۔

دواؤں کے زیر اثر امی کبھی آنکھیں کھولتی تو کبھی بند کرتیں۔۔

زینہ نے ماں کا ہاتھ تھامے ہوئے رقیہ شرعیہ (قرآن کا دم) مسنون اذکار کا ورد شروع کر دیا۔۔

سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، معوذتین اور باقی دعائیہ کلمات سے زینہ کی زبان تر ہونے لگی۔

* *

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیئے سراسر شفا اور رحمت ہے "۔(سورۃ الاسراء:82)"

☆ شیخ الاسلام ابن القیم لکھتے ہیں: ایک وقت میں مکہ میں بیمار تھا، میں ڈاکٹر اور دوا سے محروم تھا تو میں سورہ فاتحہ سے علاج کرتا تھا، اس کا طریقہ یہ تھا کہ زمزم کا پانی لیتا اور اس میں برابر سورہ فاتحہ پڑھتا اور پھر اسے پیتا، تو مجھے اس سے مکمل شفا مل گئی۔(زاد المعاد ج3 ص188)

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص تین بار :

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ "۔۔"

(اللہ کے نام سے کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے)، کہے تو اسے صبح تک اچانک کوئی مصیبت نہ پہنچے گی، اور جو شخص تین مرتبہ صبح کے وقت اسے کہے تو اسے شام تک اچانک کوئی مصیبت نہ پہنچے گی، راوی حدیث ابومودود کہتے ہیں:

پھر راوی حدیث ابان بن عثمان پر فالج کا حملہ ہوا تو وہ شخص جس نے ان سے یہ حدیث سنی تھی انہیں دیکھنے لگا، تو ابان نے اس سے کہا: مجھے کیا دیکھتے ہو، قسم اللہ کی! نہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی ہے اور نہ ہی عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، لیکن (بات یہ ہے

کہ) جس دن مجھے یہ بیماری لاحق ہوئی اس دن مجھ پر غصہ سوار تھا (اور غصے میں) اس دعا کو پڑھنا بھول گیا تھا۔

سنن ابی داؤد:5088

تخریج الحدیث: « سنن الترمذی / الدعوات 13 (3388)، سنن ابن ماجہ / الدعاء14 (3869)، « (تحفة الأشراف:9778)،وقد أخرجہ: مسند احمد (1 / 62،72) (صحیح)

* *

دغا دیتی نشیلی آنکھیں زبان پر حاوی نہ ہو پائیں۔۔

چند موتی ٹوٹ کر بے مول ہو گئے مگر زینہ نے ماں کا ہاتھ تھامے ہوئے ذکر الٰہی سے ماں کے لاغر جسم کو خوب سیراب کیا۔۔

ذکر الٰہی میں محو زینہ اس وقت چونکی جب نرس نے باہر جانے کا عندیہ سنایا۔۔

بھاری دل کے ساتھ زینہ کمرے سے باہر نکل آئی اور اپنے تھمے ہوئے موتیوں کو لٹانے بیٹھ گئی۔۔

انتہائی نگہداشت کے احاطے میں اداسی، خاموشی اور عجیب قسم کا سناٹا تھا۔۔ برقی مشینوں کی بیپ بیپ یا پھر ٹوں ٹوں ٹوں کے علاوہ کچھ سننے کو نہ ملتا۔ تمام پیشہ ور نرسیں نہایت دھیمی آواز میں مخاطب کرتیں۔۔۔

پانچ منٹ دل کا بوجھ ہلکا کرنے کے بعد زینہ نیچے عاصم کے پاس انتظار گاہ میں پہنچی تو سامنے سے روحیل کو رنگ برنگے بڑے شاپر تھامے ہوئے اپنی طرف آتا دیکھا، تو سانس خشک ہونے لگا۔۔۔

اللہ جانے زید اور عاصم ویر کہاں چلے گئے۔۔۔

اب ویران انتظار گاہ میں سوائے روحیل کے اور کوئی نہیں تھا جو کہ چند قدموں کے فاصلے پر قریب سے قریب تر ہونے لگا۔

روحیل نے گلا کھنکارتے ہوئی کپکپاتی زینہ کو مخاطب کیا جو کہ روحیل کو دیکھتے ہی واپس پلٹنے کے لیے زینے چڑھنے لگی۔۔۔

روحیل نے لمبے ڈگ بھرتے ہوئے زینہ کو تقریباً گھیر لیا۔۔۔

!!السلام علیکم زینہ۔

وعلیکم السلام۔!زینہ کی آواز اتنی کم تھی کہ روحیل نے سننے کے لئے کان آگے کیا۔۔

زینہ آواز نہیں آئی۔۔

زینہ جان چھڑانے والے انداز میں زینے پھلانگنے لگی۔۔۔

!!زینہ رکو۔

زینہ کا دھک دھک کرتا دل سہم گیا۔۔ کپکپاتا وجود خزاں کے سوکھے پتے کی مانند لڑکھڑانے لگا۔زینہ لڑکھڑا کر فوراً آخری سیڑھی پر بیٹھ گئی۔۔۔

!!زینہ۔

تم کیوں میرے سے دور بھاگتی ہو۔؟؟ میں تمہیں کھانے یا پھر کوئی نقصان تو نہیں پہنچانے آیا ہوں۔۔۔ زینہ میں آدم خور نہیں ہوں۔۔!!!روحیل نے تھکے لہجے میں بولا اور ہاتھوں میں تھامے شاپر سامنے کر دیئے۔۔

روحیل کا اترا چہرہ اور آنکھوں میں پڑے گہرے گڑھے اسکی کربناک حالت کو چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے۔۔

میں تو تمہیں صرف یہ سامان پکڑانے کے لیے آیا تھا۔۔ دیکھ لو سب ٹھیک ہے اور اگر مزید کچھ چاہئیے تو !مجھے لکھ کر دے دو۔۔

روحیل زینہ سے تین زینوں کا فاصلہ رکھتے ہوئے بیٹھ گیا۔۔۔ جبکہ زینہ کی روح پرواز ہونے کی قریب تھی۔۔۔ سر چکرانے لگا۔۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔۔

روحیل نے لمبا سانس خارج کر کے دو منٹ کے سکوت کو توڑتے ہوئے دھیمے لہجے میں زینہ کو دوبارہ مخاطب کیا۔ زینہ میں ہوں نا۔۔۔!تم خود کو اکیلا نہیں سمجھنا پلیز۔۔۔! تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا۔۔۔

روحیل نے مزید بولنے کے لیے لب واہ کیے تو زینہ ایک طرف لڑھک گئی۔۔

روحیل نے سیڑھیوں پر پڑے شاپر ایک طرف رکھے اور لپک کر زینہ کو پکارنے لگا۔۔

!زینہ کیا ہوا ہے۔!زینہ میری جان ہوش میں آؤ۔

یقین کرو میں تمہارے ساتھ کچھ برا کرنے کے لیے نہیں آیا تھا۔ میں تو صرف اس سامان کی تصدیق چاہتا تھا۔۔۔

زینہ اٹھ جاؤ پلیز ورنہ اگلے لمحے تم میری باہوں میں ہو گی۔!روحیل نے زینہ کو دھمکانا چاہا مگر زینہ ہنوز فرش پر بے سدھ پڑی تھی۔۔۔

روحیل کا جی چاہا اسے اپنی باہوں میں بھر لے مگر عاصم کی یاد دہانیوں اور زینہ کے شرم و حیا کو سوچ کر خود کو باز رکھا۔۔۔

عاصم کو فون ملایا۔

اللہ جانے یہ لڑکا کدھر چلا گیا۔؟؟؟

گھنٹی پر گھنٹی جا رہی تھی مگر عاصم کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ جہاں پر عاصم ہے وہاں پر شاید سگنل نہیں ہیں۔۔۔

چلو زید کو پوچھتا ہوں۔ مگر وہ کیسے اتنی پھرتی سے ہسپتال واپس پہنچ پائے گا۔۔؟

کسی اور کو بلا لوں یا پھر اسے اٹھا کر خود ہی لے جاؤں۔۔؟ نہیں کسی اور کو کیوں بلاؤں۔؟ روحیل نے چند لمحے اور سوچا، پہلے سیڑھیوں پر پڑے شاپروں کو سیدھا کر کے رکھا اور پھر ایک لمحے کی تاخیر کیے بنا زینہ کو اس ویران احاطے سے اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔۔

نازک دھان پان سی زینہ کا تہوں میں لپٹا وجود روحیل کو کسی طرح بھی وزنی محسوس نہ ہوا۔۔۔

ایک بازو میں تمام شاپر لٹکا کر زینہ کو اٹھائے نیچے شعبہ ہنگامی حادثات کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

نجی ہسپتال کی انتظامیہ کی طرف سے فوراً کمرہ اور بستر مل گیا۔۔

زینہ ہنوز بیہوش روحیل کی باہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔

روحیل نے احتیاط اور نرمی سے زینہ کو بستر پر لٹایا اور پاس کھڑی نرس کو تمام تفصیلات بتانے لگا۔۔۔

کیا آپ انکے شوہر ہیں۔؟؟

اس اچانک سوال پر روحیل کی دھڑکنیں بپھریں۔۔

جی جی نہیں ہوں مگر ہونے والا ہوں۔ ہم پرانے خاندانی دوست ہیں۔۔

نرس نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ سے روحیل کو دیکھا اور زینہ کے فشار الخون کا معائنہ کرنے لگی۔۔

یہ شرعی پردہ کرتی ہیں وہ بھی اس دور میں۔؟؟ بہت بڑی بات ہے۔! نرس نے دوران معائنہ سلسلہ کلام جاری رکھا۔۔

ویسے آپ کو پتا ہے آجکل زیادہ تر لڑکیاں اپنے جرم کو چھپانے کے لیے بھی پردے کا سہارا لیتی ہیں۔۔

جی۔؟؟؟ آپ کا کیا مطلب ہے محترمہ؟؟ روحیل کا لہجہ ترش ہوا۔۔۔

میں انہیں نہیں بول رہی ہوں میں تو آجکل لڑکیوں کے حالات بتا رہی ہوں۔۔۔ ہم سارا دن اس طرح کے بہت سارے کیس بھگتاتے ہیں۔۔۔

نرس نے اپنا کام جاری رکھتے ہوئے روحیل کو تمام تفصیلات سے آگاہ کرنا واجب سمجھا۔۔۔

یہ آپ انکے چہرے سے فوراً نقاب ہٹائیں تاکہ انکے آکسیجن کی مقدار کو چیک کیا جا سکے۔ نرس نے زینہ کے خون کے نمونے لینے کے لیے تمام ضروری سامان پیکجنگ سے نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

میں نقاب نہیں اتار سکتا، یہ مجھ سے بھی پردہ کرتی ہیں۔۔

اوہ۔!! مگر ابھی آپ جس انداز میں انہیں اپنی باہوں میں بھر کر لائے ہیں کسی بھی ہیرو سے کم نہیں لگ رہے تھے۔ مجھے تو ایسے لگا جیسے آپ انکے شوہر نامدار ہیں۔۔

نرس نے روحیل کو مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔ جبکہ روحیل جواب دیئے بنا پہلو بدل گیا۔۔۔

وہ مجھے کال آرہی ہے، میں باہر کھڑا ہوں آپ انکا نقاب اتار لیں۔۔۔روحیل فوراً کمرے سے نکل گیا۔۔۔

ہیلو۔! یار عاصم تو کدھر چلا گیا تھا؟ کب سے کال کر رہا ہوں۔

بھیا مجھے کمرہ ولادت کی طرف سے بلاوہ آگیا تھا، زینہ ماسی کے پاس تھی، اس لیے مجھے جانا پڑا۔۔

ہمم۔اچھا وہاں سب خیریت ہے۔؟؟ میرا مطلب ہے شہلا آپا کے بارے میں کوئی اچھی خبر ملی ہے۔۔۔؟؟

نہیں بھیا۔!!

عاصم نے رنجیدگی سے بولا۔۔

کیا مطلب۔؟؟

بھیا یار شہلا آپا نے مردہ بیٹے کو جنم دیا ہے۔!

کیا۔؟؟؟

اناللہِ وانا الیہ راجعون۔" یار یہ تو بہت افسوس ناک خبر سنائی ہے۔۔"

زید کدھر ہے بھیا۔۔؟؟

یار وہ گھر سے زینہ کی کچھ ضروری چیزیں لینے گیا ہے اور اس نے مجھے زچہ بچہ کا سامان پہنچانے کے لئے ہسپتال بھیج دیا تھا کہ یہ سامان جلد از جلد پہنچانا زیادہ اہم ہے۔۔۔

!!میں یہاں پر آیا تو زینہ۔

کیا ہوا زینہ کو بھیا. ؟؟؟ عاصم نے روحیل کی بات کاٹی۔۔

بیہوش ہو گئی ہے۔!! روحیل نے گویا ایک اور دھماکہ کر دیا۔۔

کیسے بھیا۔؟؟

تم شعبہ حادثات میں آؤ پھر ساری تفصیل بتاتا ہوں۔! میں بس ابھی پانچ منٹ میں پہنچتا ہوں۔۔

یا اللہ اس خاندان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔؟ عاصم نا چاہتے ہوئے بھی ہمت ہارنے لگا۔۔۔

ہف پف کرتا عاصم شعبہ حادثات کے برآمدے میں منتظر روحیل سے جا ملا۔۔۔

تمام حقائق جاننے کے بعد عاصم نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔

یار بھائی آپ اسے شاپر نہ پکڑاتے، ہو سکتا ہے وہ ڈر گئی ہو کہ ابھی آپ اس پر ہمارے کئے گئے احسانوں کا بدلہ مانگیں گے یا پھر وہ تنہائی میں آپ کی قربت برداشت نہیں کر پائی ہے۔۔

عاصم یقین مانو میں صرف اسے اٹھا کر شعبہ حادثات تک لایا ہوں، میں نے تو اسکی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی ہے۔۔ نرس کے کہنے کے باوجود بھی میں باہر نکل آیا ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے زینہ کو اپنا حجاب کس قدر عزیز ہے۔۔

آپ نے اپنا تعارف کیا کروایا ہے۔؟؟ عاصم نے پوچھا۔۔

!ہونے والا شوہر۔

روحیل نے عام سے لہجے میں بولا۔۔۔

!اچھا چلیں میں زینہ کی خیر خبر لیتا ہوں ابھی آپ گھر جائیں اور آرام کر لیں۔

اور تم؟؟ کیا تمہیں آرام کی ضرورت نہیں ہے۔؟؟

بھیا جب تک یہ خاندان اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو جاتا ہے، میں ان کے ساتھ ہوں۔

میری صبح ڈیڈ سے بھی تفصیلی بات چیت ہوئی ہے انہوں نے بھی اجازت دے دی ہے۔۔۔

عاصم جب تک میرا نکاح زینہ سے نہیں ہو جاتا، میں بھی یہاں سے نہیں ملنے والا۔۔ آج اگر اسکا اور میرا نکاح ہوا ہوتا تو میں اسکے ساتھ اسکے دکھ بانٹ رہا ہوتا، آج وہ یوں مجھے دیکھ کر بیہوش تو نہ ہوتی۔۔۔

! بھیا تقدیر پر شاکر ہو جائیں یار۔

! بھیا ہتھیلی پر سرسوں نہ جمائیں یار۔

نکاح بھی ہو جائے گا۔ماسی بستر مرگ پر پڑی ہیں، زینہ بیہوش ہے، اور دوسری بہن مردہ بچے کو جنم دے کر نڈھال ہے۔ شوہر اسکالا پتہ ہے۔۔

ابھی میں نے ان سب کو انکے پیروں پر کھڑا کرنا ہے ان شاء اللہ۔۔عاصم نے دکھی لہجے میں اپنی پیشانی مسلی۔۔

عاصم میں خود یہی چاہتا ہوں مگر جتنا جلدی ہو سکے ماسی کی طبیعت سنبھلتے ہی ان سے بات کرو یار۔۔۔

بھیا مجھے پتا ہے، میں خود مناسب وقت کے انتظار میں ہوں۔۔۔ میں خود یہی چاہتا ہوں کہ زینہ کو آپ سے بہتر چاہنے والا کوئی اور شخص نہیں ملے گا۔۔۔

!اور آپ کو زینہ سے بہترین عورت نہیں ملے گی۔

مگر میں نہیں چاہتا یہ خوددار خاندان سمجھے کہ ہم انہیں اپنے احسانوں تلے دبا کر اپنا مطلب نکالنا چاہتے ہیں۔۔ یہ مفلس ضرور ہیں مگر طمع پرست نہیں ہیں۔۔۔

عاصم مجھے سب پتا ہے یار۔! اس خاندان کی خبر گیری میں گزشتہ ایک مہینے سے رکھے ہوئے ہوں یار۔۔ میرے سے بہتر اور کون انکو جان سکتا ہے۔؟ اور خاص کر وہ جو میری عزت اور میرا وقار بننے والی ہستی ہے، جو مجھے دیکھتے ہی بیہوش ہو گئی ہے، وہ تو انمول جوہر ہے، جہاں سے بھی گزرے گی اپنی خوب سیرتی !سے چراغاں کر دے گی۔۔

خیر۔!عاصم تم نے زید کو شہلا آپا کا بتا دیا ہے ؟؟

نہیں بھیا آپ اسے بتا دیں میں ذرا زینہ کو دیکھ آؤں۔ کمرہ کونسا ہے بھیا.؟؟؟

! اُدھر سے دائیں مڑ جاؤ۔

!عاصم۔

روحیل نے عاصم کو پکار کر دوبارہ روک لیا۔۔

جی بھیا۔!اسے نہ بتانا کہ میں اسے اٹھا کر یہاں پر لایا ہوں۔ ورنہ وہ بہت غم کھائے گی اور مجھے اس کا غم کھانا بہت اذیت دے گا۔۔

! بھیا آپ کتنے بھولے ہیں۔!عاصم مسکرایا۔۔اس محبت نے آپکی مت مار دی ہے۔

وہ کیسے ؟روحیل اپنی خجالت مٹانے کے لئے سر کھجانے لگا۔۔

یار بھیا میں چاہے نہ بھی بتاؤں نرس نے ہوش آنے پر بتا دیا ہو گا کہ آپ کے ہونے والے شوہر چھوڑ کر !گئے ہیں اور وہ بھی بڑے ڈرامائی انداز میں۔

روحیل نے پھیکی مسکراہٹ سے چھوٹے بھائی کو دیکھ کر بولا، یار مجھے خوف آتا ہے اگر وہ میرے ساتھ نکاح کے لئے راضی نہ ہوئی تو میرا کیا بنے گا۔؟؟بنا کیا ہے ؟؟ بھیا آپ کی شادی کسی اور لڑکی سے کروا دیں گے۔۔!عاصم نے روحیل کو چھیڑا۔۔

یہ بات آج بولی ہے آئندہ نہ بولنا عاصم۔! روحیل کی آنکھیں لال ہو گئیں۔۔

اچھا نہیں بولتا بھیا یار۔۔! عاصم روحیل کی اس شدت پسندی پر خائف ہو گیا۔۔۔

اچھا سن میں آپ سب لوگوں کے لئے باہر سے کھانا لینے جا رہا ہوں۔ اور میری ہونے والی بیوی کا بہت سارا خیال رکھنا۔ زید ابھی آتا ہو گا تو وہ ماسی اور شہلا آپا کو دیکھ لے گا۔۔۔! اور ہاں وہ سامان شہلا آپا کو پہنچا آنا، زینہ کے پاس میز پر سارے شاپر پڑے ہوئے ہیں۔۔ ٹھیک ہے بھیا میں پہنچا دوں گا، آپ جاؤ سب کے لیے کھانا لے آؤ۔!

عاصم مجھے میری ہونے والی بیوی آج اس کمرہ علالت سے باہر چلتی پھرتی نظر آنی چاہئے۔۔۔!! عاصم یہ بات ذہن نشین کر لو۔!! روحیل نے عاصم کو دھمکایا۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر مجھے کسی سے اندھی تقلید والی محبت نہیں ہوئی۔۔! و گرنہ آج میں بھی محبوب کے دیدار کے لئے ترس رہا ہوتا۔۔۔

عاصم روحیل کو باور کروا کر مسکراتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

جبکہ روحیل کی سوئی زینہ پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

زینہ کب تمہارا دل میری طرف سے صاف ہو گا۔؟ زینہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ پلیز میری زندگی" میں شامل ہو جاؤ۔ روحیل نے زینہ کا تحریر کردہ صبح والا ورقہ نکال کر چوم ڈالا۔۔

زینہ مجھے تم سے منسلک ہر چیز سے محبت ہے چاہے وہ تمہارے ہاتھ سے لکھا ایک لفظ ہی کیوں نا ہو۔ میری تنہائیوں کو اپنی خوب سیرتی بخش دو، میری زندگی میں حسنِ اخلاق کے رنگ بھر دو زینہ حیات"۔۔

روحیل دل ہی دل میں خود کلامی کرتا

ہسپتال کے خارجی دروازے پر پہنچا اور جیب سے فون نکال کر مطلوبہ نمبر ملانے لگا۔۔

زینہ مجھے تم سے منسلک ہر چیز سے محبت ہے چاہے وہ تمہارے ہاتھ سے لکھا ایک لفظ ہی کیوں نا ہو۔ میری تنہائیوں کو اپنی خوب سیرتی بخش دو، میری زندگی میں حسنِ اخلاق کے رنگ بھر دو زینہ حیات"۔۔

روحیل دل ہی دل میں خود کلامی کرتا

ہسپتال کے خارجی دروازے پر پہنچا اور جیب سے فون نکال کر مطلوبہ نمبر ملانے لگا۔۔

السلام علیکم ڈیڈ۔!

کیسے ہیں آپ؟؟؟

میں بالکل خیریت سے ہوں برخوردار۔!

تم سناؤ؟ کل سے غائب ہو۔!

جی ڈیڈ بس وہ ماسی لوگوں کے ساتھ مصروفیت رہی ہے، آپکو عاصم نے بتایا تو ہو گا۔

ہاں ہاں وہ تمام تفصیلات بتا چکا ہے۔۔۔

تم بتاؤ آجکل کیا چل رہا ہے۔؟؟ تمہارا دل بنسبت اسلام آباد کے میرپور میں کچھ زیادہ نہیں لگنے لگا ہے۔۔۔؟؟

روحیل ڈیڈ کے اس سوال پر جزبز ہوا، دماغ میں جھماکا ہوا شاید عاصم نے زینہ کے متعلق آگاہ کر دیا ہو۔

ارے نہیں ڈیڈ۔! ایسی کوئی بات نہیں ہے، آپ تو جانتے ہیں کہ ماموں کے پلازے اور کوٹھی کا سودا چل رہا ہے، لہٰذا انہیں بھی تو فارغ کرنا ہے۔۔۔ ایک خریدار سے بات چل رہی ہے، کچھ دنوں میں وہ تمام جائیداد دیکھنے آرہا ہے۔۔۔

ڈیڈ آپ بھی آجائیں نا۔! آپ میرے سے بہتر طریقے سے سب سنبھال لیں گے۔

روحیل بچے تمام جائیداد تم دونوں کے نام ہے اور تم دونوں میرپور میں ہی موجود ہو تو میرا آنا بنتا نہیں ہے۔۔ خوامخواہ ڈھائی تین گھنٹوں کی تھکن لینے کی اب عمر نہیں رہی ہے۔۔

ڈیییییییڈ۔ آجائیں نا۔ روحیل التجا پر اتر آیا۔۔۔

برخوردار مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔ ورنہ تم اتنے بے چین کبھی بھی دکھائی نہیں دیئے۔۔۔

ڈیڈ آپ میرپور آئیں پھر آپ کو ساری تفصیلات بتاؤں گا۔۔

اس کا مطلب ہے کہ میرا شک یقین کا روپ دھار چکا ہے۔۔۔

ڈیڈ۔۔! آپ بس آجائیں نا۔۔۔

مجھے مسکے نہ لگاؤ روحیل دوٹوک بات کرو۔! باپ ہوں تمہارا، میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں بیٹا جی۔۔

ڈیڈ آپ ماسی کی عیادت کا ارادہ نہیں رکھتے کیا۔؟؟؟

برخوردار لگتا ہے یہ معاملہ عیادت کے ساتھ ہی یہیں کہیں منسلک ہے۔۔

روحیل نے قہقہہ لگایا۔۔۔

ڈیڈ آپ کی پرانی عادت نہیں گئی ہے۔۔!

بیٹا جی جائے گی بھی نہیں۔ !!

روحیل نے گاڑی کے اندر سوار ہوتے ہی فون گاڑی کے سپیکر کے ساتھ کنیکٹ کیا اور اپنے مطلوبہ ہوٹل کی طرف گامزن ہو گیا۔۔۔

ڈیڈ بس آپ نے آنا ہے۔ میں اور عاصم آپ کے منتظر رہیں گے، سرمایہ کاری کے حوالے سے چند ایک نئے منصوبے میرے ذہن میں ہیں، آپ آئیں گے تو مل بیٹھ کر طے کروں گا۔۔

خیر میں دیکھتا ہوں کہ کب تک میرپور کا چکر لگے گا۔۔۔

ڈیڈ ڈرائیور کو ساتھ لے آئیں یا پھر میں آپ کو لینے آؤں۔۔؟؟ بیٹا جی صبر اور حوصلے سے کام لو۔! میں کوئی نہیں بھاگا جا رہا ہوں۔۔

ایک دو دن میں تمہیں مطلع کر دوں گا۔۔

ڈیڈ آپ کو پتا ہے شہلا آپا کے ہاں مردہ بیٹا پیدا ہوا ہے؟؟

ہاں یار عاصم مجھے بتا چکا ہے۔۔ اس خاندان پر کڑی آزمائش کا وقت ہے، تم دونوں نے انکا خاص خیال رکھنا ہے، جیسے تمہاری ماں کی خواہش تھی۔۔ سنا ہے انکے مالی حالات بہت خراب ہیں۔

جی ڈیڈ وہ لوگ مالی لحاظ سے بہت کمزور ہیں، خستہ حال زندگی گزار رہے ہیں مگر میں نے ایک مرتبہ بھی انکی زبان سے حرف شکایت نہیں سنا ہے۔۔

یار یہ لوگ شروع سے ہی خوددار ہیں۔ مرزا حیات اپنے محلے کا رحم دل شخص جانا جاتا تھا۔۔۔ ایک بات ہمیشہ کہا کرتا تھا" اللہ دینے والا بنائے لینے والی محتاجی نہ دکھائے۔ نہایت خدا ترس انسان تھا مگر وقت نے اسے مہلت نہ دی۔۔۔

اور ہاں آخری بات۔! مجھے بالکل بھی سننے کو نہ ملے کہ تم رات آنکھوں میں گزار دیتے ہو۔۔۔

جو بھی کام کرنا ہو دن کی روشنی میں نپٹا لیا کرو۔

ڈیڈ کوشش تو کرتا ہوں۔۔۔

دونوں بھائی کھانا پینا ٹھیک سے کھا رہے ہو نا۔؟

جی ڈیڈ کل ماسی لوگوں کے گھر سے ہی کھایا تھا مگر کل رات ماسی والا حادثہ رونما ہو گیا تو بس پھر ہسپتال کے اندر باہر ہی ہو رہے ہیں۔ ابھی بھی میں سب کے لیے کھانا لینے جا رہا ہوں۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے ان سب کے کھانے پینے اور باقی ضروریات کا خیال رکھنا۔ میں بہت جلد میرپور آنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔

جی ضرور ڈیڈ۔! روحیل نے جوش سے بولا۔۔۔

پہلے تو میرے آنے پر تم اتنے خوش کبھی بھی نہیں ہوئے، آج تو تمہاری آواز میں میرے آنے پر ایک ولولہ گونج رہا ہے۔

ڈیڈ۔ روحیل نے لاڈ سے بولا اور گاڑی مطلوبہ ہوٹل کے سامنے روک لی۔

ڈیڈ کمزور مریضوں کے لیے یخنی ٹھیک ہے نا؟؟؟

ہر زود ہضم غذا یخنی، دلیہ اور تازہ جوس بہت مفید ہیں۔۔۔

اپنے ان کمزور مریضوں کو انکے پاؤں پر کھڑا کر و بیٹا۔ بہت جلد ملیں گے ان شاء اللہ۔۔

جی ضرور ڈیڈ۔! روحیل نے مسکراتے ہوئے الوداعی کلمات ادا کیے۔۔۔۔

٭٭

روحیل کھانا لے کر لوٹا تو انتظار گاہ میں زید اور عاصم کو طبیب سے محو گفتگو پایا۔۔

کھانے پینے کا سامان ایک طرف رکھ کر روحیل کو بھی ان تینوں کی گفتگو میں مخل ہونا پڑا۔۔۔

پیشہ ورانہ انداز اپنائے طبیب عاصم زید کو تسلی دے کر رخصت ہونے لگا تو روحیل سے رہا نہ گیا۔۔ کیا یہ ماسی کے بارے میں بتا رہے تھے۔؟ روحیل نے دانستہ طور پر زینہ کا نام پکارنے سے پرہیز کیا جبکہ وہ جانتا تھا کہ یہ احاطہ شعبہ حادثات کے لئے مختص ہے۔۔

نہیں بھیا۔! زینہ آپا کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ جسمانی کمزوری اور ذہنی اذیت کا شکار ہیں، باقی انکے خون پیشاب کے نمونوں کے نتائج تسلی بخش ہیں کوئی بیماری نہیں ہے، زینہ آپا امی اور شہلا آپا کی بات دل پر لے گئیں ہیں۔ زید نے تمام حقائق روحیل کے گوش گزار کیئے۔۔

روحیل نے سنجیدگی سے تمام تفصیلات سنیں اور پھر سب کو کھانے کی پیشکش کی۔۔ جبکہ عاصم بغور روحیل کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو جانچ رہا تھا۔۔

زید تم ایسا کرو یہ والا پیکٹ شہلا آپا کو دے آؤ۔ روحیل نے انواع واقسام کے کھانوں میں سے یخنی، ابلے چاول، گاجر اور سنگترے کا تازہ رس زید کو تھمایا۔۔

روحیل بھیا آپ بہت زیادہ کھانا لے آئے ہیں۔ زید نے شرمندگی سے کھانے کا پیکٹ تھاما۔۔

ارے نہیں یار۔! سب کو اس وقت ٹھیک سے کھانے کی ضرورت ہے۔

اور ذیشان کی کوئی خیر خبر ؟ بچے کی پیدائش کا بتا دیا تھانا؟؟؟

جی بھیا میں تو انہیں ایک ایک پل کی خبر دے رہا ہوں مگر انکی طرف سے مکمل سکوت ہے۔۔

تو پھر اب بچے کے دفن کا کیا کرنا ہے۔؟روحیل نے سنجیدگی سے پوچھا جبکہ عاصم اپنے فون پر کسی کے ساتھ پیغام رسانی میں مشغول ہو گیا۔۔۔

ایک گھنٹہ اور دیکھتے ہیں وگرنہ ہمیں بچے کو باپ کی غیر موجودگی میں دفنانا پڑے گا۔۔۔

!زید تم کسی اور رشتے دار کے ذریعے اطلاع پہنچا دو۔۔

بھیا کسی اور رشتے دار نے ہم سے رابطہ رکھنا گوارا ہی نہیں کیا۔۔ میرے پاس کسی کا بھی نمبر نہیں ہے ماسوائے خالہ، ذیشان بھائی کی امی کے۔۔۔

اچھا تم جاؤ شہلا آپا کو خود کھانا کھلا کر آؤ اور ہماری طرف سے بھی تسلی دے دینا۔۔ ہم کچھ دیر ادھر ہی ہیں۔۔ تم اگر اپنا کھانا ساتھ لے جانا چاہتے ہو تو ساتھ لے جاؤ ورنہ ہم باہر گاڑی میں بیٹھ کر کھا لیتے ہیں۔۔

بھیا مجھے ابھی بالکل بھی بھوک نہیں ہے، میں کوشش کرتا ہوں کہ شہلا آپا کچھ کھالیں اور زینہ آپا کو عاصم بھیا کھلا دیں گے۔۔ زید نے بات مکمل کی اور مشکور انداز میں کھانا لے کر متوازن چال چلتا کمرہ ولادت کی طرف چل پڑا۔۔

زید کے جاتے ہی روحیل نے عاصم کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا۔۔۔

!یار بھیا کیا ہے۔؟میرا فون دیں۔

بہت ضروری ای میل ہے جس کا جواب ابھی بہت ضروری ہے۔۔عاصم نے دہائی دی۔۔۔

پہلے مجھے میری ہونے والی بیوی کے بارے میں تمام معلومات فراہم کرو، پھر فون ملے گا۔۔۔روحیل نے ڈھیٹ پنے کی حدوں کو چھوا۔۔۔

اچھا فون دیں پلیز۔!پھر الف سے ی تک بتاتا ہوں۔۔۔

!یہ لو۔!اور ساتھ ساتھ مجھے بتاؤ۔

روحیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بیتابی سے عاصم کو دیکھا۔ جسکی انگلیاں فون کی سکرین پر پھرتی سے چل رہی تھیں۔۔

دو منٹ کے اذیت ناک انتظار کے بعد عاصم نے روحیل کے ستے چہرے کو دیکھا، جہاں پر بیقراری اپنے عروج پر تھی۔۔۔

بھیا۔!پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے، زینہ نے کل دن سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا اور اوپر سے آپ کا خوف اس پر طاری تھا جسکی بنا پر وہ بیہوش ہوگئی تھی۔ اب بالکل ٹھیک ہے، کمرہ علالت سے نکل کر ابھی اپنی ہمشیرہ کے ہمراہ ہے۔۔۔اور کچھ ؟؟

عاصم کیا وہ پریشان تھی۔؟؟

!نہیں بھیا۔!توانائی بخش ٹیکے لگوا کر قلقاریاں مار رہی تھی۔!عاصم نے روحیل کو چھیڑا۔

!عاصم تو بہت ڈھیٹ انسان ہے۔

!نوازش ہے آپ کی وگرنہ ناچیز اس قابل کہاں تھا۔

!اچھا اور بھی بتانا۔

کیا اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا؟؟

بھیا ظاہر سی بات ہے، ان حالات میں کس کا چہرہ گلاب کی طرح کھلے گا۔؟ ہاں البتہ اسکی نشیلی آنکھیں کثرت بکا (رونا) سے کافی سوجھی ہوئی ہیں۔ اب یہ مت بولیے گا کہ عاصم مجھے اسکی آنکھوں کی تصویر لا دو۔!

اور اگر میں کہوں تو۔؟؟؟

!میں پھر بھی نہیں لاؤں گا۔

!تو بہت ڈھیٹ انسان ہے۔

آپ کا چھوٹا بھائی ہوں تو خون کا اثر تو ہو گا نا۔!عاصم نے دوبدو جواب دیا۔۔

ویسے آپ نے اپنا چہرہ دیکھا ہے کیا؟؟

میرا خوبرو جوان بھائی محبت کا روگ لگا کر سرسوں کے پھول جیسا ہو رہا ہے۔! عاصم نے اپنی ہنسی دبائی جبکہ روحیل نے اسے کڑی نظروں سے گھورا۔۔

اچھا چل جا یہ میری اس پاکباز شہزادی کو کھانا دے کر آ۔! بلکہ ایسا کر تو اسے خود کھلا کر آ۔ اسے بول ابھی پریشان نہ ہو کیونکہ ماسی کو ہوش آگیا ہے۔ اور میں نے تہیہ کر لیا ہے میں ابھی اسکے سامنے نہیں جاؤں گا۔۔

بس اسے دور سے ہی دیکھ لیا کروں گا۔ مجھے صرف اسکی صحت عزیز ہے۔۔ روحیل نے شرافت سے بولا۔۔

جی ہاں اسے دور سے دیکھنے پر کیا آپ کو اجر عظیم ملنا ہے۔؟؟

تو پھر کیا کروں۔؟؟؟ روحیل نے رونی شکل بنائی۔۔

صبر اور انتظار۔!! عاصم نے پیکٹ کھنگالنا شروع کر دیا۔۔ زینہ کا کھانا کونسا ہے۔؟؟

!لائیں میں اسے دے آؤں۔۔۔

عاصم میری زینہ نے اگر کھانا نہ کھایا تو پھر میں نے تیری طبیعت صاف کرنی ہے۔۔

! آپ میری طبیعت کو کس لیے صاف کریں گے، خود ہی جا کر کھلا آئیں۔

تاکہ وہ مجھے دوبارہ دیکھ کر باآسانی بیہوش ہو سکے۔! روحیل نے زچ ہو کر عاصم کو بولا۔۔

تو آپ بیہوش کرنے والی حرکتیں کرتے ہی کیوں ہیں؟؟؟ عاصم نے بولا اور لمبے ڈگ بھرتا روحیل کا جواب سنے بغیر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔ روحیل اپنی بے بسی پر پہلو بدل کر رہ گیا۔۔

****

آپا اللہ کو ایسے ہی منظور تھا۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ پریشان کیوں نا ہوں زینہ۔؟ ذیشان اس قدر بیوفا نکلے گا میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔ ذیشان کو خوش رکھنے کے لیے میں نے ہمیشہ تمہارا دل دکھایا ہے۔ امی زید سے بحث مباحثہ کرتی رہی ہوں۔ مگر اسکا اپنا خون، اپنا پہلا بچہ اس دنیا میں آ رہا تھا اور وہ مجھے ایسے بے یارو مددگار چھوڑ گیا اور پلٹ کر خبر بھی نہ لی۔۔ اور خالہ کو تو دیکھو اپنی بہن کا ہی سن کر عیادت کے لیے آجاتیں۔۔

زارو قطار روتی شہلا کو قابو کرنا زینہ کے لیے بہت کٹھن مرحلہ تھا۔ شہلا بار بار اپنے سرکردہ گناہوں پر پچھتا رہی تھی۔۔۔ زینہ میں تمہارے پردے سے نفرت کرتی تھی، تیرے دین پر عمل پیرا ہونے پر خار کھاتی تھی، مجھے اس سب کی سزا ملی ہے۔ میں اسی قابل ہوں۔ میں نے اللہ کے بتائے ہوئے راستے سے منہ موڑا تو پھر منہ کی کھائی ہے۔۔۔

ہائے میرا بچہ میں اسے چند گھنٹے بھی اپنے پاس نہ رکھ پائی اور وہ مٹی کی نظر ہو گیا۔۔۔

آپا مصیبت پر صبر کرنے میں ہی اجر ہے ورنہ وقت کے ساتھ ساتھ انسان کے زخم مندمل ہو ہی جاتے ہیں۔ آپا اللہ کی رضا کی خاطر صبر کرلو۔!

****

:اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاري آزمائش ضرور کرینگے، دشمن کے ڈر سے، بھوک وپیاس سے، مال وجان" اور پھلوں کی کمی سے، اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبري دے دیجئے، جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کي نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہي لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"(سورۃ البقرۃ:155-157 .)

:ایک مقام پر اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا

اور اللہ تعالی صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے."(سورۃ آل عمران:146)"

:ایک اور مقام پر اللہ جل شانہ نے فرمایا

اللہ تعالي یقینا صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر وثواب دے گا۔"(سورۃ الزمر:10)"

امام ترمذي رحمہ اللہ تعالي نے ابوسنان رحمہ اللہ تعالي سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفنایا اور قبر کے کنارے ابو طلحہ خولاني رحمہ اللہ تعالي بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے نکلنا چاہا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے ابوسنان کیا میں تمہیں خوشخبري نہ دوں؟ میں نے جواب دیا کیوں نہیں، تو انہوں نے کہا:

مجھے ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزب رحمہ اللہ نے ابوموسی اشعری رضي اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کي کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب کسي بندے کا بیٹا فوت ہوجاتا ہے تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں سے کہتا ہے تم نے میرے بندے کے بیٹے کي روح قبض کرلي تو وہ کہتے ہیں جي ہاں تو اللہ تعالی کہتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل اور ٹکڑا قبض کر لیا تو وہ کہتے ہیں جي ہاں، تو اللہ تعالی کہتا ہے میرے بندے نے کیا کہا؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں اس نے تیري حمد وتعریف اور " اناللہ وانا الیہ راجعون " پڑھا، تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تیار کردو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"-۔(جامع الترمذي حدیث نمبر:942). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالي نے اس حدیث کو السلسلۃ الصحیحۃ:1408) میں حسن قرار دیا ہے-۔

* *

زینہ اپنے مخصوص دھیمے انداز میں بڑی بہن کے ساتھ ہمکلام ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا سر بھی سہلا رہی تھی۔۔

آپا پریشان نہ ہوں دو دن بعد امی کو بھی ہسپتال سے گھر بھیج دیا جائے گا ان شاء اللہ۔۔

دروازے پر دستک نے دونوں کو اپنی طرف راغب کیا۔ آپا آپ ادھر ہی لیٹو میں دیکھتی ہوں۔ زینہ نے اپنے دوپٹے کو چاروں اطراف لپٹ کر دروازہ کھولنے سے قبل پوچھا۔۔

کون ہے۔؟؟؟

روحیل کی دلی مراد بھر آئی۔۔ دل بلیوں اچھلنے لگا۔

وہ میں روحیل ہوں۔۔!! سنتے ساتھ زینہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔ دل کی حالت ابتر ہونے لگی۔ یہ اچانک اس وقت کیوں آ گیا ہے؟ جبکہ اسے پتا ہے زید اس وقت گھر پر نہیں ہے۔۔۔ زینہ کی طرف سے جواب نہ پا کر روحیل گویا ہوا، وہ عاصم کو اچانک اسلام آباد جانا پڑ گیا ہے جسکی بنا پر وہ نہیں آ سکا ہے۔ عاصم نے بارہا آپ کو فون کیا ہے مگر آپ کا فون بند ہے، میں آپ کا سامان آپ تک پہنچانے آیا ہوں۔۔

!زید کو فون کیا ہے مگر اس نے اٹھایا نہیں ہے۔

روحیل نے اپنی صفائی میں تمام تفصیلات ایک ہی سانس میں دروازے کے دوسری طرف پہنچا دیں۔۔۔

زینہ نے کچھ دیر سوچا اور پھر بولی۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں۔۔۔۔

!زید کو فون کیا ہے مگر اس نے اٹھایا نہیں ہے۔

روحیل نے اپنی صفائی میں تمام تفصیلات ایک ہی سانس میں دروازے کے دوسری طرف پہنچا دیں۔۔۔

زینہ نے کچھ دیر سوچا اور پھر بولی۔ آپ یہاں کچھ دیر انتظار کریں۔۔

زینہ نے بمشکل گلے میں پھنسی آواز نکالی۔۔۔

ہائے کیا کروں۔؟؟ دروازہ کھول دوں۔؟ یا پھر بولوں واپس چلا جائے۔؟ اب تو ان لوگوں کے احسانات کا بوجھ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ میں تو اس سے کوئی بات بھی نہیں کر پاؤں گی۔۔۔جی میں آیا شہلا آپا کو بلا لے پھر آپا کی صحت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ارادہ بدل دیا۔۔۔

پانچ منٹ تو سوچ و بچار میں خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔

وووووہ آپ سامان دروازے کے باہر چھوڑ جائیں، میں اٹھا لیتی ہوں۔۔۔زینہ نے دقت سے گلے میں پھنسی آواز نکالی۔۔

سامان تو میں باہر رکھ جاؤں گا مگر کوئی بھی چرا کر لے جا سکتا ہے۔۔

اے زینہ۔! باہر کون آیا ہے ؟ وہ آپا ویرے کے بڑے بھائی آئے ہیں۔ زینہ نے لکڑی کے بند دروازے کے پاس کھڑے ہانک لگائی۔۔۔ زینہ ہزار جتن کے باوجود بھی روحیل کا نام اپنی زبان پر نہ لا سکی۔۔۔ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے، سامان لو اور واپس آؤ۔!

جی آپا۔! دروازے کے باہر کھڑا روحیل زینہ کی آواز میں لرزش با آسانی محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ آپ دروازہ کھول کر اوٹ میں ہو جائیں، میں سامان دہلیز کے قریب چھوڑ جاتا ہوں، اٹھا لیجئے گا۔!!

روحیل نے متفکر زینہ کی مشکل آسان بنا دی۔۔۔

ججججججی۔ زینہ دروازہ وا کر کے خود اوٹ میں چھپ گئی، دل تو گویا پسلیاں توڑ کر باہر آنے کے لئے تیار تھا۔۔۔

روحیل سے شدید نفرت کے ساتھ ساتھ اب شدید خوف بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔ ایک تو اس خاندان کی طرف سے کئے گئے بے پناہ احسانوں کا بوجھ زینہ کے اوسان خطا کرتا رہتا۔۔۔ اب تو چاہتے ہوئے بھی زینہ روحیل کو کھری کھری نہیں سنا سکتی تھی۔۔

دروازہ کھلتے ہی روحیل کا سر اور آدھا دھڑ دروازے کی دہلیز پر نظر آنے لگا۔۔

وجیہہ روحیل بے شکن بیش قیمت لباس میں ملبوس اور خوشبوؤں میں نہایا وجود کسی بھی نوجوان دوشیزہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل کرنے کے لیے کافی تھا۔۔ مگر زینہ دوپٹے میں چہرہ چھپائے مضبوطی سے دروازہ تھامے، اوٹ میں چھپی تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔

روحیل نے تین سے چار بڑے بڑے تھیلے دہلیز سے ذرا آگے ہو کر احتیاط سے رکھ دیئے اور دائیں بائیں دیکھے بنا دروازہ بند کرتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

آپ کی مطلوبہ چیزیں سب موجود ہیں، اگر مزید اشیاء درکار ہوئیں تو اپنا موبائل آن کر کے مجھے پیغام بھجوا دیجیئے گا۔۔

ایک اور گزارش ہے کہ اس پانچویں نمبر کو بلاک کیا تو میرے پاس ایک ہی نمبر بچے گا۔ اب آپ خود سمجھدار ہیں۔ اگر کبھی ضرورتاً رابطہ کرنا پڑ گیا تو کیسے ہو گا۔

اور کسی پاکیزہ شخصیت سے محبت کرنا کوئی جرم تو نہیں ہے۔۔

اور اگر آپ اسے جرم سمجھتی ہیں تو میرے سے یہ جرم سرزد ہو چکا ہے، اب میرے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔۔۔ عاصم سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ آپ کو اب نہیں دیکھوں گا اور نہ آپ کے سامنے آؤں گا مگر آپ کے ساتھ بات چیت نا کرنے کا وعدہ نہیں تھا۔۔ آپ جانتی ہیں کہ گزشتہ کئی دنوں سے میں آپ کے سامنے کبھی بھی نہیں آیا ہوں، جس شاہراہ پر آپ ہوتی ہو میں وہ راستہ ہی بدل لیتا ہوں۔۔

مجھے کوئی اشارہ دے دیں تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ آپ بیہوش ہو کر نہیں گری ہیں وگرنہ مجھے ہی آپکو ہسپتال بھی اٹھا کر لے جانا پڑے گا۔۔جب تک آپ کا جواب سنائی نہیں دیتا میں آپ کے دروازے کے باہر ہی کھڑا ہوں۔۔روحیل کا محبت سے چور شیرینی لہجہ زینہ کو بے حال کرنے لگا۔۔۔

جنوری کی شدید سردی میں ہتھیلیاں عرق آلود ہونے لگیں۔۔زینہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا مگر ہمت کر ڈالی۔

آآآآپ پلیز یہاں سے چلے جائیں۔زینہ نے بمشکل گلے میں پھنسی آواز نکالی۔۔۔

جارہا ہوں مگر بہت جلد آپ کی والدہ کی صحت یابی کے بعد آپ کو اپنے ساتھ اسلام آباد لے جانے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہوں۔۔۔۔

!!اب دوبارہ اپنے فون کا گلا نہ گھونٹنا۔۔۔یاد رکھنا زینہ صرف روحیل کی ہے۔۔۔

چند ثانیوں بعد زینہ نے گاڑی کے چلنے کی آواز سنی تو گھٹی سانس بحال ہوئی۔۔

لرزتے وجود کے ساتھ تمام سامان گھسیٹ کر باورچی خانے میں لے آئی۔تازہ پھل۔،مرغی،گوشت، انڈے اور دال سبزیوں سے اٹے تھیلے زینہ کی خوددار طبیعت کو کچوکے لگانے لگے۔۔۔

بھل بھل آنسو گرنے لگے۔۔۔

اب میں اس شخص کی پیش رفت اور وقت گزاری پر اسے کچھ بھی کہہ نہیں پاؤں گی۔۔۔اس نے ہمیں خرید لیا ہے۔۔میں جو اسے دوٹوک سنا کر اس کے کرتوت اسکے منہ پر دے مارتی تھی، میرے موجودہ حالات کی بنا پر اب تو اس شخص نے وہ حق بھی میرے سے چھین لینا ہے۔۔۔

آنسو صاف کر کے تمام اشیاء خوردونوش ترتیب سے مطلوبہ مقامات پر رکھیں۔۔۔

کمرے میں آئی تو شہلا کو سوتے پایا۔۔۔آپا کھانا لے آؤں.؟؟ جھنجھوڑا مگر شہلا دوا کے زیر اثر گہری نیند سو چکی تھی۔۔۔

زینہ نے کچھ سوچ کر الماری کھولی اور ڈیڑھ ہفتہ قبل چھپائے گئے فون کی گھٹی سانسیں بحال کر دیں۔۔۔

روحیل کے پانچویں نمبر سے مختلف اوقات میں مختلف دھمکی آمیز پیغامات کی بھرمار تھی۔۔۔

تمام پیغامات کو ایک نظر موٹا موٹا دیکھا مگر آخری پیغام کو پڑھ کر دل مٹھی میں آگیا۔۔

پتا ہے اس دن جب تم مجھے دیکھ کر بیہوش ہوئی تھی تو تم نے میری جان جوکھوں میں ڈال دی" تھی۔۔۔بارہا سوچا کہ تمہیں ہاتھ نہ لگاؤں مگر میرے سے برداشت نہیں ہو پایا کہ تمہیں میرے علاوہ کوئی اور چھوئے۔۔جب تمہیں میں اپنی باہوں میں بھر کر شعبہ حادثات کی طرف بڑھ رہا تھا تو تم مجھے پھول سے بھی ہلکی محسوس ہوئی۔زیادہ نہیں صرف اتنا بتا دو۔!! مجھ سے اس قدر ڈرتی کیوں ہو؟ جبکہ میں

تو تمہیں اس کرہ ارض پر سب سے زیادہ چاہتا ہوں۔۔ چاہنے والوں سے ڈرا نہیں جاتا بلکہ انکی قدر کی جاتی ہے"۔۔

کپکپاتے ہاتھوں میں تھاما فون دھڑام سے بستر پر جا گرا۔۔ اس آوارہ کی اتنی جرآت۔ بات میرے چہرے تک تو پھر بھی سمجھ آتی ہے کہ آوارہ لفنگا دیکھ چکا ہے لیکن اب میرے جسم کو بھی اپنی ملکیت سمجھنے لگا ہے۔۔ زینہ اپنی بے بسی پر آنسو لٹانے لگی۔۔

فوراً آنسو پونچھے، بستر سے فون اٹھا کر سامعہ کو ملایا۔۔۔ ابتدائی سلام دعا کے بعد سامعہ نے داستان غم سننے کے بعد ہمیشہ کی طرح زینہ کو ادھیڑنا شروع کر دیا۔۔۔

سامعہ یار میں نے اس آوارہ لفنگے کی وجہ سے فون بند کر کے الماری میں چھپا دیا تھا، تمہیں تو گھر میں بیماروں کے بارے میں زید کے ذریعے باخبر رکھے رکھا ہے لیکن ہمارے حالات اس نہج پر آ گئے ہیں کہ ہم اس شخص اور اسکے خاندان کے مقروض ہو کر رہ گئے ہیں، سامعہ تمام اخراجات ویرے عاصم اور اس شخص نے برداشت کیئے ہیں، بات ہزاروں میں نہیں بلکہ لاکھوں روپوں تک جا پہنچی ہے۔۔۔

زینہ تم نالائق لڑکی کو بارہا بولا ہے کہ جب بھی کسی چیز کی ضرورت پڑے، سب سے پہلے مجھے بتایا کرو مگر تمہاری یہ خودداریاں تمہیں لے ڈوبیں گی۔۔ اس وقت جب بابا نے زید کو پیسوں کا بولا تھا کہ لے لو جب ہوئے لوٹا دینا مگر وہ انکاری تھا کہ جب ضرورت محسوس ہوئی تو ضرور بتاؤں گا اور اب وہی ہوا ہے جس کا

مجھے ڈر تھا۔۔۔ڈرائیور چاچا گھر پر نہیں ہیں وگرنہ میں نے ابھی آجانا تھا۔ایک تو عبدالسمیع رکشے پر بھی سفر نہیں کرنے دیتے ہیں۔

سامعہ تمہیں بتانے کی مہلت ہی نہیں ملی ہے،اس دن جب تم ہسپتال امی اور آپا کو دیکھنے آئی تھی تو ڈھنگ سے بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔ایک کے بعد ایک پریشانی نے گھیرے رکھا ہے۔۔۔اس کھلاڑی روحیل نے زید کو ایسا اپنے قابو میں کیا ہوا ہے کہ وہ تو دن رات اس کے گن گاتا ہے۔۔۔زینہ نے بھرائی آواز میں ساری تفصیلات سامعہ کے گوش گزار کر دیں۔۔۔

سامعہ میں کیسے اس شخص کو اپنالوں؟جبکہ میرے دل میں اس شخص کے لئے کوئی عزت نہیں ہے،خود کو بارہا سمجھایا ہے کہ اب یہ خود کو بدل چکا ہے۔مگر پھر بھی ایک کسک،ایک گرہ ہے میرے دل میں کہ یہ شخص میرا مان توڑنا چاہتا ہے،اپنی توہین کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔

زینہ تمہارے ویرے عاصم نے اس حوالے سے تم سے کوئی بات کی ہے؟

نہیں سامعہ۔!میں نے بارہا چاہا ہے میں خود ویرے کو تمام باتوں سے آگاہ کر دوں مگر موقع ہی نہیں ملا ہے اور پھر میں یہ سوچ کر خاموش ہو جاتی ہوں کہ جو بھی ہے وہ ویرے کا سگا اور بڑا بھائی ہے۔اور سنا ہے دونوں کی آپس میں دوستی بھی بہت ہے۔۔

زینہ تمہارا ویرہ کیسا ہے؟؟وہ بھی اس جیسا آوارہ مزاج ہے۔؟؟

نہیں سامعہ ویر تو بہت مختلف سلجھا ہوا انسان ہے۔۔ اسے مل کر تو بالکل سگے بھائی والی حس جاگ جاتی ہے۔۔ وہ بہت پر شفیق انسان ہے۔۔ پتا نہیں یہ لفنگا کس پر چلا گیا ہے اور پھر پڑا ہوا ابھی میرے پیچھے ہی ہے۔۔۔

سامعہ یہی شخص تھا جس نے مجھے سر راہ کالی کلوٹی، کلو جیسے القابات دیئے تھے اب اچانک کونسی خلائی بوٹی کھالی ہے جو میرے عشق میں گوڈے گوڈے گرفتار ہو چکا ہے۔۔۔

زینہ ابھی وہ چاہتا کیا ہے۔؟؟

!ہر وقت یہی کہتا ہے کہ میرے ساتھ نکاح کر لو۔

کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا سامعہ۔۔!!میرے گھر سب کی موجودگی میں سب سے آنکھ بچا کر باورچی خانے کے باہر میرے ساتھ محو گفتگو تھا۔

سامعہ میں کیا کروں؟

ایک طرف کھائی ہے اور دوسری طرف کنواں ہے۔۔۔

اب میں کنواں کسے سمجھوں؟ سامعہ نے تصدیق چاہی۔

کنواں وہی جو ذیشان بھائی رشتہ لائے تھے۔

اور کھائی۔؟؟

کھائی اسی لفنگے کو ہی بولوں گی بلکہ یہ کنواں بھی ہے اور کھائی بھی ہے۔۔۔

زینہ میں سمجھتی ہوں اسے بار بار بلاک کرنے کے بجائے ایک مرتبہ اسکے پیغامات کا جواب دے دو اور اس سے التجا کرو کہ وہ تم سے دوبارہ رابطہ نہ کرے۔۔

سامعہ یہ شخص ڈھیٹوں کا سردار ہے، اس پر کوئی بات، کوئی دھمکی اثر انداز نہیں ہوتی ہے۔۔۔

سامعہ تم عبدالسمیع بھائی کو بولو میرے لئے کسی دین دار شخص کا رشتہ ڈھونڈیں پلیز۔۔۔وہ چاہے کوئی مفلس بندہ ہو گلی کے نکڑ پر ریڑھی لگاتا ہو، مگر ہو غیرت مند، شریف انسان پلیز۔۔

سامعہ میری امی کی صحت بحال ہو جائے تو وہ شخص چاہے مجھے رخصت کروا کر لے جائے مگر فی الحال مجھ سے نکاح کر لے۔۔۔میں اس روحیل کے عذاب سے نکلنا چاہتی ہوں یار۔۔

اس شخص نے میرا ذہنی سکون چھین رکھا ہے۔۔میں ہر وقت خوف کی کیفیت میں مبتلا رہتی ہوں نجانے کب یہ کوئی نیا کھیل نہ کھیل جائے۔۔

سامعہ یہ شخص میرے لیے نہیں ہے۔۔ کہتا ہے مجھ سے گوارا نہیں ہوا کہ تمہیں میرے سوا کوئی اور چھوئے۔ میں اسکی باندی ہوں نا جیسے۔!زینہ نے دانت پیسے۔۔

زینہ خون نہ جلاؤ۔!میں عبدالسمیع سے بات کرتی ہوں، ان کا حلقہ احباب بھی بہت وسیع ہے ماشاءاللہ۔۔۔ سامعہ ایک بات اور سنو۔!

ہاں بولو۔!

سامعہ جو بھی مجھ سے شادی کرنے کا خواہش مند ہوا، اسے واضح کر دینا کہ میں خالی ہاتھ آؤں گی۔ جہیز کے نام پر صرف میرے تن کے کپڑے اور میر احجاب ہو گا۔۔۔

زینہ تم پریشان نہ ہو، میں کچھ نہ کچھ کرتی ہوں اور ویسے بھی تمہاری امی کی ہسپتال سے واپسی پر انکی عیادت کے لیے بھی تو آنا ہے، پھر ادھر ہی ان سے ساری بات بھی کرلوں گی ان شاء اللہ۔۔

زینہ میرے خیال میں تمہیں روحیل کو بلاک کرنے کے بجائے دوبارہ سے بات واضح کر دینی چاہیئے۔۔۔

سامعہ میں بارہاواضح کر چکی ہوں۔۔ وہ ایک نمبر کا ڈھیٹ شخص ہے، جب تک میرا کسی کے ساتھ رشتہ نہیں بن جاتاتب تک وہ میری جان نہیں چھوڑنے والا۔۔۔

پھر بھی زینہ آخری کوشش کرکے دیکھ لو۔! بلکہ اسے بولو میں تمہارارشتہ ڈھونڈرہی ہوں لہٰذا اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

"سامعہ اس نے رٹالگایاہوا ہے "زینہ میری اور صرف میری ہے۔

سامعہ میں بہت پریشان ہوں۔

سامعہ مجھے لگتاہے شہلا آپا بلارہی ہیں۔ میں چلتی ہوں۔۔

ہاں ٹھیک ہے جاؤ مگر اس روحیل کا قصہ ویر عاصم کو بتا کر تمام کر دو۔!

الوداعی کلمات کے بعد زینہ نے اپنے کمرے سے ہانک لگائی۔ آپا میں پانچ منٹ میں آ رہی ہوں۔!

زینہ نے کچھ دیر سوچا اور جوابی پیغام لکھنے لگی۔۔

میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے ساتھ اپنے قیمتی وقت کا ضیاع نہ کریں، میں سبز باغ دیکھ کر پھسلنے والی لڑکی نہیں ہوں، مجھے میری اوقات پتا ہے اور آپ نے بھی سر راہ مجھے میری اوقات باور کروائی ہوئی ہے۔

مانا کہ آپ کے ہم پر بہت زیادہ احسان ہیں مگر میں ان احسانوں کا بدلہ آپکی تفریح کا سامان بن کے نہیں چکا سکتی ہوں، میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔

روحیل صاحب میری تنہائی میرا آئینہ ہے اور میں اپنی اس شفاف تنہائی کو داغدار نہیں ہونے دونگی، مجھے اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے پر مت اکسائیں۔! میں آپ کے ساتھ گپ شپ کرنے پر کبھی بھی رضامند نہیں ہوں گی، میں اس بدبودار فعل سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، میں آپ کے لئے شیطان کو خوش کر کے اور پھر نکاح جیسے پاکیزہ بندھن میں نہیں بندھ سکتی ہوں۔! آپ کے لئے آپکے معیار کی لڑکی ڈھونڈنا کوئی مشکل مرحلہ نہیں ہے اور بقول آپ کے آپ لڑکیاں پھانسنے میں کھلاڑی ہیں۔ جایئے یہ کھیل کہیں اور جا کر کھیلیں۔! زینہ نا پہلے آپ کی تھی اور نہ اب ہو گی۔۔

زینہ نے دل پر پتھر رکھ کر روحیل کو پیغام بھیجا اور اس کا پانچواں نمبر بھی بلاک کر دیا۔

* *

آپا کل تک امی گھر آجائیں گی مگر انکی فزیو تھیرپی بہت ضروری ہے۔۔۔ ہسپتال میں تو انکا فزیو تھراپسٹ اپنا ہے مگر گھر سے روزانہ امی کو لے جانا نہایت کٹھن مرحلہ ہو گا۔ موٹر سائیکل پر ایک تو کڑاکے کی سردی اور دوسرا امی کا جسم ایک طرف سے لاغر اور ایک قسم کا مفلوج ہی سمجھو۔

زید نے بھاری دل کے ساتھ ڈبڈبائی آواز میں زینہ کو بتایا۔۔

گھر پر فزیو تھراپسٹ کو بلانا روزانہ کا ہزار دو ہزار کا خرچہ ہے۔۔ آپا یہ سب کدھر سے آئے گا۔۔ زید لاچار لہجے میں بولتا کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا۔۔۔

زید بولو نا کیا کہنا چاہتے ہو۔

شہلا آپا کدھر ہیں ؟؟

وہ تو ناساز طبیعت کی وجہ سے آج جلدی سو گئی ہیں۔ پر زید تم کھل کر بات کرو نا۔ اتنا گھبرا کیوں رہے ہو۔

؟؟

آپا آپکو تو پتا ہے امی اور آپا کے علاج پر دو لاکھ کا خرچہ آیا ہے، اور اس مکینک کی دکان پر یہ دو لاکھ کما کر عاصم اور روحیل بھائی کا قرض نہیں لوٹا پاؤں گا، چاہے دس سال لگاتار کام بھی کر لوں تو بھی یہ ناممکن ہے۔۔ جو تھوڑا بہت کماتا ہوں اس سے بمشکل گھر کی دال روٹی چلتی ہے۔۔

ہاں یہ بات تو ہے زید۔۔ پر میں نے نوکری کے لیے سرکاری غیر سرکاری سکولوں میں درخواستیں دے رکھی ہیں، اب دعا کرو مجھے بھی جلد نوکری مل جائے۔۔۔

آپا۔!!

زید تم کھل کر بات کرو۔! پہلے تو تم کبھی بھی ایسے نہیں گھبرائے ہو۔۔

آپا بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔ زینہ کا دل عجیب طریقے سے دھڑکنے لگا۔۔۔

ہاتھوں میں لرزش عود آئی۔۔

زید تم بس مجھے بتادو جو بھی بتانا ہے یوں پہیلیاں بجھوا کر پریشان مت کرو۔۔

آپا وعدہ کرو چھوٹے بھائی کا مان رکھو گی، اس وقت آپ کے سوا میری کوئی مدد نہیں کر سکتا ہے۔۔۔

زید میرے لئے تو تمہاری جان بھی حاضر ہے میرے بھائی، تم کام بولو۔۔

آپا کام نہیں ہے صرف ایک گزارش ہے۔!

زید نے اپنی پیشانی مسلی۔۔۔ جبکہ زینہ ہنوز اسکے چہرے پر لکھے کرب کو پڑھ رہی تھی۔۔۔

گھر میں سب سے چھوٹا بھائی آج کتنی بڑی آزمائش کا شکار تھا۔ زینہ نے دل میں سوچ لیا کہ بھائی کو مایوس نہیں کرے گی۔۔ مگر شک کے ناگ پھن اٹھائے بغاوت پر اکسانے لگے۔۔۔

آپا میں سوچ رہا ہوں دبئی چلا جاؤں اور وہاں سال دو سال کما کر سارا قرض اتار دوں۔!

زید تم کیسے دبئی جاسکتے ہو؟ امی گھر میں بیمار ہیں۔۔

آپا میری عاصم اور روحیل بھائی سے بات طے ہو گئی ہے کہ ویر عاصم مجھے اپنے ساتھ دبئی لے جائیں گے اور اپنی کمپنی میں نوکری بھی دیں گے۔۔ زید ہمارا کیا بنے گا۔؟؟

! آپا شہلا، آپ اور امی اسلام آباد جا رہے ہیں۔

ایک تو فزیو تھراپسٹ عاصم بھائی کے گھر آیا کرے گا اور دوسرا آپ کا نکاح روحیل بھائی سے ہو جائے گا۔ پھر پردے کا بھی کوئی مسئلہ نہیں رہے گا۔۔

زید نے التجائیہ انداز میں بہن کی طرف دیکھا۔۔

آپا میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں یہ تمام باتیں ویر عاصم اور روحیل بھیا کے سامنے انکے ڈیڈ نے گزشتہ ہفتے ہسپتال کے انتظار گاہ میں بیٹھ کر مجھے بولیں تھیں۔۔۔ بلکہ یوں سمجھیں انہوں نے باقاعدہ آپ کا رشتہ مانگا ہے، اندر کمرے میں جا کر باقاعدہ طور پر امی کو بھی آپ کے رشتے کے بارے تسلی دی تھی۔۔۔ ارشاد چچا کا بھی یہی کہنا تھا کہ میں آپ کے فرض سے سبکدوش ہو کر آسانی سے دوبئی جا کر کام کر سکتا ہوں۔۔

یہ سب سن کر زینہ کا رنگ فق ہو گیا۔۔۔

ارشاد چچا کا بھی یہی کہنا تھا کہ میں آپ کے فرض سے سبکدوش ہو کر آسانی سے دوبئ جا کر کام کر سکتا ہوں۔۔

یہ سب سن کر زینہ کا رنگ فق ہو گیا۔۔

زید نے زینہ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے تو گھبر ا اٹھا۔۔

آپا کیا آپ چاہیں گی کہ ہماری ماں ابھی سے بستر پر پڑی رہیں اور محتاجی والی زندگی گزاریں۔۔؟

نہیں نا۔؟

زینہ نے بے کلی میں دائیں بائیں گردن جھٹکی۔۔۔

آپا تو پھر ہاں بول دو۔اس میں ہم سب کی بہتری ہے، آپا ویر عاصم بھی آپ سے بات کرنے چاہتے تھے مگر اچانک اسلام آباد کسی ضروری کام سے انہیں جانا پڑ گیا اور ویسے بھی بقول انکے کہ آپکو وقت دیا جائے، امی کی حالت سنبھلنے کے ساتھ ساتھ آپ کی حالت کو بھی مد نظر رکھا جائے۔۔۔

آپا آپ روحیل بھائی کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔۔!وہ لوگ مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ دلدار بھی ہیں،لوگ تو مال سے لدے پھندے ہوتے ہیں مگر اسے ہوا بھی نہیں لگنے دیتے ہیں۔ان لوگوں نے بے دریغ اور بلا جھجک ہماری ماں پر پیسہ خرچا ہے۔ جبکہ انہیں علم ہے کہ ہمارے پاس اتنی بڑی رقم لوٹانے

کا ذریعہ بھی موجود نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی ہماری خودداری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس رقم کو قرض حسنہ کا نام دے دیا ہے۔۔۔

آپا آجکل لوگوں کی اکثریت بے حسی کا شکار ہے، اپنا خون چھوڑ جاتا ہے۔ دودھ شریک تو بہت دور کی بات ہے، خود دیکھ لو سگی خالہ نے ابھی تک ہمارے گھر کی دہلیز پار نہیں کی اور نا ہی ہماری ماں کا پوچھا ہے۔۔

آپا پتا ہے خالہ اور ذیشان بھائی ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہے ہیں؟؟

زینہ نے ویران سوالیہ نظروں سے چھوٹے بھائی کو دیکھا۔۔۔

زید نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولا۔ آپا وہ اس لیے کہ کہیں ہم ان سے رقم کا مطالبہ نہ کر بیٹھیں، ان سے ادھار نہ مانگیں۔۔! وہ اپنے مال کی بچت کے لیے ہم سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔

زید نے بھرائی آواز میں بولا۔۔۔

آپا میں ویر عاصم اور روحیل بھیا کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھول پاؤں گا۔۔۔

ہماری ماں سرکاری ہسپتال میں نجانے کتنے دن کی اذیت کاٹتی رہتیں مگر ان لوگوں نے ہماری ماں کی صحت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے نجی ہسپتال کا انتخاب کیا، جہاں پر معمولی کھانسی کو بھی سنجیدگی سے جانچا جاتا رہا ہے۔۔

آپا وہ لوگ اس قدر مدد نہ بھی کرتے تو ان پر کوئی گلہ نہیں بنتا تھا مگر انہوں نے جذبہ ہمدردی یا پھر جذبہ ایثار و قربانی کے تحت یہ سب کیا ہے۔۔۔

آپا میں نے روحیل بھیا کو بہت قریب سے دیکھا ہے، انکا اٹھنا بیٹھنا، بات چیت، رکھ رکھاؤ اور سب سے بڑی اور اہم بات شکل و صورت والے خوبرو نوجوان ہیں۔۔

زید ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بہن کو قائل کرنے میں کوشاں تھا جبکہ زینہ ایک ہی نقطہ پر اٹکی تھی، بے چینی اور اضطرابی اپنے عروج پر تھی۔ زینہ کے پاس اسکا حل انگلیاں مروڑنے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔۔۔

زینہ کی زندگی کی یہ تاریک ترین رات کسی فیصلے کی منتظر تھی۔۔۔ جنوری کی ٹھٹھرتی رات میں بادل کی گڑگڑاہٹ اور شاں شاں کرتی ہواؤں کے تھپیڑے لکڑی کے بند دروازے میں بے دریغ داخلے کی جستجو میں تھے۔۔۔

آپا میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں۔۔۔! زید نے خاموش بیٹھی زینہ کو یاددہانی کروائی۔۔۔

!! آپا یہ لوگ صاحب مال ہیں، آپ انکے گھر جا کر اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے لیے نہیں ترسو گی۔۔

زید بات ضرورتوں کی نہیں ہے۔! اصل بات تو کردار کی ہے جو کہ اس ہر ڈال بیٹھنے والے بھنورے کے پاس نہیں ہے۔۔۔ سوچوں میں غلطاں زینہ یہ سب زبان پر نہ لا سکی۔۔۔

آپا مجھے لگتا ہے آج رات بہت زور سے بارش برسنے کے امکانات ہیں۔ صحن میں سے تمام چیزیں اٹھالی ہیں اب بس یہی زعم ہے کہیں بیٹھک کی چھت نہ ٹپک پڑے۔ زید کا دھیان یکدم پلٹا اور پریشان لہجے میں بولا۔۔

!آپا یہ والی اضافی پریشانیاں آپکو اس گھر میں سننے کو نہیں ملیں گی۔۔۔

زید مثبت جواب کے انتظار میں زینہ کے چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر حیران تھا۔۔

آپا آپ میرے اوپر بوجھ نہیں ہو، اور نہ یہ سمجھنا کہ میں آپ کو استعمال کر کے اپنے لئے آسانیاں پیدا کر رہا ہوں۔۔!باخدا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔

زید تم نے ایسا کیوں سوچا۔؟؟زینہ نے تڑپ کر بھائی کو گرکا۔۔۔

زید مجھے صلاتہ الاستخارہ ادا کر لینے دو، میں صبح تک تمہیں جواب دے دوں گی ان شاءاللہ۔۔۔

زینہ نے خود پر صبر کا خول چڑھا کر بھائی کو مطمئن کرنے کی بھرپور کوشش کی۔۔

!ٹھیک ہے آپا پر جواب "ہاں" میں ہونا چاہیئے۔

زید تم پریشان نہ ہو، مجھے ماں کی صحت اور اپنے چھوٹے بھائی کی پریشانیوں کا بخوبی اندازہ ہے۔۔۔اور اگر میری ہاں میں سب کی بھلائی پوشیدہ ہے تو میں اس دریغ نہیں برتوں گی، میرے میں صرف اس سنت کو پورا کرنے کی جستجو ہے۔ زینہ نے زید کا کندھا تھپتھپایا اور اسکے سامنے پڑے برتن سمیٹنے لگی۔۔

اور ہاں مجھے تمہارا اترا ہوا چہرہ دکھائی نہ دے۔! اپنی عمر دیکھو اور اپنی حالت دیکھو کیا بنا رکھی ہے۔۔؟؟

!اور تم نے یہ ایک روٹی بھی نہیں کھائی ہے؟ میں برتن نہیں لے جا رہی ہوں، فٹافٹ اسے کھاؤ۔

زینہ نے برتن واپس تپائی پر رکھتے ہوئے زید کو آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

!آپا بھوک نہیں ہے۔

!مجھے نہیں پرواہ بھوک ہے یا نہیں تم نے اس روٹی کو کھانا ہے۔۔ سوکھ کر تنکا بنتے جا رہے ہو۔

زینہ مصنوعی غصے سے زید کو سمجھانے لگی۔۔۔

آپا میں بھیا لوگوں کے احسانوں تلے دبتا چلا جا رہا ہوں بس یہی کوشش ہے کہ جلد از جلد کما کر انہیں قرض لٹا دوں۔

کیوں نہیں زید۔؟! میں بھی یہی چاہتی ہوں، میرا بھائی سر اٹھا کر خودداری کی زندگی گزارے ان شاء اللہ۔۔

میں عشاء ادا کر لوں اور تم بھی مسجد نہیں جا پاؤ گے کیونکہ موسلا دھار بارش برس رہی ہے۔۔۔

* *

پتا ہے آج میں کس قدر خوش ہوں۔ مجھے میری منزل مل رہی ہے۔ میرے جزبات واحساسات کو یرغمال بنا کر رکھنے والی ہستی بہت جلد میری زندگی کا حصہ بننے جا رہی ہے۔۔۔

مجھے اُمید ہے تم بھی ایک دن میری محبت میں گرفتار ہو جاؤ گی، ابھی جو بھی بدگمانیاں یا پریشانیاں تمہارے اس ننھے ذہن کو جکڑے ہوئے ہیں یہ سب میرے پاس آنے پر زائل ہو جائیں گی۔۔

اپنی "ہاں" سونپ کر مجھے معتبر بنانے والی ہستی زینہ حیات میرے خیالوں کی ملکہ، مجھے محبت میں اپنا غلام پاؤ گی۔! روحیل ارشاد کو محبت کی یہ سوداگری قبول ہے۔

رخصتی نہ کرنے والی بات تو سمجھ میں آتی ہے مگر مجھے بلاک نہیں کرنا، ابھی چند دن بعد تو میں تمہارا محرم، تمہارا شوہر ہوں گا ان شاء اللہ۔

میرا آخری نمبر ہے لہٰذا محتاط رہنا۔! وگرنہ زید کے ذریعے تمہارے فون کا حصول میرے لیے ناممکن نہیں ہے۔۔

اچھا یہ بتاؤ نکاح والے دن کیا پہننا پسند کرو گی۔؟ اور میں کیا پہن کر آؤں۔؟؟؟ مجھے جواب ملنا چاہئے اور میں منتظر ہوں۔! صرف تمہاری وجہ سے کال نہیں کرتا کہ تم نے بیہوش ہو جانا ہے وگرنہ دوٹوک بات کرتا ہوں۔۔

!صرف اور صرف تمہارا ہونے والا روحیل ارشاد۔

روحیل کے چھٹے نمبر سے موصول ہونے والے پیغام کو پڑھ کر زینہ کی حالت غیر ہونے لگی۔۔ اللہ جانے اس شخص کو شرم کیوں نہیں آتی ہے۔؟ اتنی بے باک گفتگو دھڑلے سے کرتا ہے جیسے میں اسکی بیوی

صدیوں سے ہوں۔۔۔ابھی یہ حال ہے نجانے نکاح کے بعد کیا کرے گا۔؟!زینہ نے پیشانی پر آئی پسینے کی بوندوں کو دوپٹے سے رگڑ ڈالا۔۔۔

پر وقار شر میلی سی زینہ اس وقت سخت مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔۔ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ جواب دے یا پھر خاموش ہو جائے۔بلاک کیا تو اس شخص نے گھر پہنچ آنا ہے۔

سوچ وبچار میں گم زینہ شہلا کی بات پر چونکی۔۔۔

زینہ تم اندر کیوں گھسی بیٹھی ہو۔؟؟دو دن بعد تمہارا نکاح ہے کچھ تو بناؤ سنگھار کی تیاری کرو۔شہلا نے زرد تھکے چہرے کے ساتھ زینہ کو ڈانٹا۔۔۔

آپا آپ نے اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟لائیں میں آپ کے بالوں میں کنگھی کروں۔زینہ نے توپوں کا رُخ پھیر دیا۔۔۔

میرے بناؤ سنگھار کے لیے سامعہ آج شام کو آجائے گی۔۔

اور ویسے بھی جب تک امی اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو جاتیں مجھے ان چیزوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔

اے پاگل ہوگئی ہے زینہ ؟! روحیل کو دیکھ کس قدر خوبرو جوان ہے، لڑکیاں تو اسے دیکھ کر آہیں بھرتی ہوں گی اور تمہیں گھر میں بیٹھے بٹھائے مل رہا ہے، بغیر کسی تگ و دو کے اتنا پیارا شہزادہ تجھے اپنا نام دے رہا ہے۔۔۔

آپا تگ و دو کا تو پوچھو کچھ نا جتنا اس شخص نے مجھے ہراساں کیا ہے شاید ہی کائنات میں کوئی ایسا پیدا ہوا ہو۔ آوارہ لفنگا، دل پھینک شرافت کا چولا پہن کر میرے گھر والوں کو بیوقوف بنا رہا ہے۔ زینہ دل ہی دل میں کڑھ کر رہ گئی مگر زبان پر نہ لا سکی۔۔۔

زینہ چپ کیوں ہوگئی ہو؟؟ لگتا ہے شرما گئی ہو۔؟ شہلا چارپائی پر بیٹھی کھڑی زینہ کے جذبات کو ٹٹول رہی تھی جو اسکے الجھے بالوں کو سلجھانے میں کوشاں تھی۔۔

نہیں آپا بس ایسے ہی۔ زینہ نے جان چھڑانی چاہی۔۔۔

ہائے اس وقت صبح کے دس بجے کون آن ٹپکا ہے؟ زید تو کام پر ہے۔ زینہ جا دیکھ کون آیا ہے۔؟؟

زینہ کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ یقیناً روحیل ہو گا۔ جواب جو نہیں دیا۔۔ ہائے اللہ اگر آپا کو پتا چل گیا کہ روحیل میرے ساتھ فون پر رابطے میں ہے تو میری بنی بنائی عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔

زینہ کی حالت ابتر ہونے لگی۔۔۔۔

زینہ دیکھ نا جا کر۔ تیسری دفعہ کوئی بے صبرا ہوا جا رہا ہے۔۔

جی آپا۔!زینہ نے گرم شال کو چاروں اطراف لپٹا اور کانپتی ٹانگوں کے ساتھ دروازے پر جا پہنچی۔۔۔

کون۔؟؟؟

!تمہارا ہونے والا روحیل۔

بے باک جواب سن کر زینہ کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دینے لگی۔۔۔

آپ کو شرم کیوں نہیں آتی۔؟؟

کس بات پر شرم آئے۔؟؟

یہی جو آپ نے ابھی مجھے بولا ہے۔!زینہ نے لرزتی آواز میں پوچھا۔۔

جھوٹ تو نہیں بولا ہے۔؟

!آپ کو ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئے ہیں۔۔

!میں تو کروں گا کیونکہ میرا پورا حق ہے۔

!میں نے آپ کو یہ حق ابھی نہیں دیا ہے۔

!تو بتا دیں کب یہ حق مجھے دیں گی تو پھر اسی وقت آپ سے تمام تفصیلی باتیں کر لوں گا۔۔

آپ یہاں پر کیوں آئے ہیں؟زید گھر پر نہیں ہے۔

مجھے شرافت سے فون پر جواب مل جاتا تو کبھی بھی نہیں آتا۔

زینہ دروازے پر کون ہے۔؟؟شہلا نے کمرے سے ہانک لگائی۔۔

آپ یہاں سے شرافت سے چلے جائیں پلیز۔کیوں میری عزت خاک میں ملانے کے لیے چلے آئے ہیں۔؟؟زینہ شدید کوفت میں مبتلا تھی۔۔

یاد رکھنا مجھے تمہاری عزت اپنی عزت سے زیادہ عزیز ہے مگر تم سیدھے طریقے سے بات نہیں سنتی اس لیے مجھے طریقہ کار بدلنا پڑتا ہے۔لکڑی کے بند دروازے کے آرپار نوک جھونک کا سلسلہ جاری وساری تھا۔۔

پلیز چلے جائیں۔

نہیں جاؤں گا جب تک مطلوبہ سوال کا جواب نہیں ملتا۔۔

کونسا سوال۔؟شدید پریشانی میں زینہ کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔

وہی پیغام جسے آدھا گھنٹہ قبل تم پڑھ چکی ہو اور جواب دینا گوارہ نہیں سمجھا۔۔۔

زینہ میرے بال کھول کر خود کہاں رہ گئی ہے۔؟

آپا میں بس آرہی ہوں،شاید کوئی راستہ بھٹک گیا ہے تو میں اسے راستہ سمجھا رہی ہوں۔

زینہ نے جلد بازی میں جو منہ میں بول دیا۔۔۔

دروازے کے باہر کسی کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

آپ کس قدر ڈھیٹ ہیں۔!زینہ زچ ہو چکی تھی۔۔

میں راستہ بھٹکا نہیں ہوں بلکہ صحیح راستے کا تعین کر کے آیا ہوں۔۔

اپنے لباس کے بارے میں بتاؤ، میں فوراً چلا جاؤں گا۔۔

جو جی میں آئے خرید لیں مگر خدارا یہاں دوبارہ نہ آنا۔زینہ تھر تھر کانپتی ٹانگوں کے ساتھ اگلے لمحے زمین بوس ہونے کے لئے پر تولنے لگی۔۔

آپکو میری حالت پر ترس کیوں نہیں آتا ہے۔؟میری جان پر بنی ہوئی ہے اور آپ یہاں پر اپنی چلا رہے ہیں۔نا چاہتے ہوئے بھی زینہ شکوہ کر گئی۔۔

اپنی ہونے والی بیوی کا پہلا شکوہ مجھے عزیز تر ہے۔جا رہا ہوں مگر نکاح کے بعد مجھے دیکھ کر بیہوش مت ہونا۔۔

!نامحرم نہیں رہوں گا۔

تمہاری ساری چیزیں اپنی پسند سے خریدوں گا۔!اچھا ہوتا اگر تم اپنی پسند سے آگاہ کر دیتی پر چلو خیر وہ وقت بھی جلد آنے والا ہے۔۔ایک ایک منٹ گن رہا ہوں۔۔

!میں جا رہی ہوں اور اب دوبارہ یہاں پر نہیں آنا پلیز۔

!میرے پیغامات کا جواب دیتی رہو گی تو نہیں آؤں گا۔

مجھے نہیں پتا میں جا رہی ہوں۔ زینہ اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتے ہوئے لرزتی ٹانگوں کے ساتھ کمرے میں لوٹی جہاں شہلا کو اپنا منتظر پایا۔۔

زینہ اتنی دیر لگا دی۔؟

جی آپا نا چاہتے ہوئے بھی پانچ منٹ ضائع ہو گئے۔۔

بنا دروازے کھولے ہی سارا راستہ سمجھا آئی ہو۔؟؟

جی آپا۔ اب کسی اجنبی کے لئے تو دروازہ نہیں کھولا جا سکتا ہے۔۔

ہاں یہ بات تو ہے۔۔

****

سامعہ وہ تو میری جان کو آیا ہوا ہے۔ اس قدر بے باک گفتگو کرتا ہے میرا جی چاہتا ہوں کہ اسے پکڑ کر خوب پھینٹی لگاؤں۔۔۔

ہاہاہاہا سامعہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔

سامعہ تم بھی مجھ پر ہنس رہی ہو۔؟؟ زینہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔۔

پاگل لڑکی۔! مجھے تو تمہاری اس پھینٹی والی بات پر ہنسی آ رہی ہے کہ جسے دیکھ کر تم بیہوش ہو جاتی ہوا سے تم پکڑ کر پھینٹی بھی لگا لو گی۔! سامعہ نے دوبارہ ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔

سامعہ تم بھی غیر بنتی جارہی ہو۔!زینہ نے منہ بسورا۔۔

! اب ہماری بنو ہم سے دور جارہی ہے تو ہمارا غیر بننا تو بنتا ہے۔

مطلب۔؟؟

!! بھئی ہماری بنو ہمارے ہونے والے دلہا بھائی کی محبت میں کھو کر ہمیں تو بھول جائے گی نا۔

دلہا شلہا کچھ بھی نہیں ہے۔!صرف سادگی سے نکاح ہو رہا ہے اور بس میں نے اپنی تمام شرائط زید کو بتا دیں ہیں۔۔مجھے اپنی ماں کی صحت اور بھائی کی مجبوریوں کا زعم نہ ہوتا تو کبھی بھی اس لفنگے سے نکاح نہ !کرتی۔

ہائے توبہ توبہ زینہ۔!استغفار پڑھو۔! تمہیں کیا خبر وہ تم سے کس قدر مخلص ہو۔؟؟

ہو سکتا ہے جیسے تمہیں نظر آرہا ہے وہ ویسے نہ ہو۔؟

سامعہ اگر وہ مخلص ہوتا تو میرے ساتھ ایسی بے باک گفتگو نہ کرتا۔

!زینہ تم پاگل ہو بس۔

ہو سکتا ہے وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتا ہو اور جو جی میں آتا ہے بول دیتا ہو۔

سامعہ کوئی کیسے کسی نامحرم سے اس قدر بے شرمی والی باتیں کر سکتا ہے۔؟

زینہ میری بہن تم اپنی اس سادہ سی دنیا میں اتنی مگن ہو کہ تمہیں اپنے اردگرد ہونے والے حالات کی خبر بھی نہیں ہے۔

عبدالسمیع کے مطابق فیس بک کی دوستیوں میں بے باک گفتگو تو کچھ بھی نہیں ہے عملی مظاہروں سے بھی اجتناب نہیں برتا جاتا ہے۔۔

عبدالسمیع بھائی کیا خود اس طرح کے مظاہرے فرما چکے ہیں سامعہ۔؟؟؟

!سامعہ کا قہقہہ دوبارہ بلند ہوا۔۔

عبدالسمیع ایک میچور مرد ہیں جنکا آئے دن ایسے حادثات سے واسطہ پڑتا ہے۔۔اور وہ ہر بات میرے گوش گزار کرتے رہتے ہیں۔جو کہ گاہے گاہے میں تمہیں بھی بتاتی رہی ہوں زینہ ہونے والی زوجہ

!!!روحیل ارشاد۔

سامعہ۔!!زینہ نے دانت پیسے۔۔

جی سہیلی زینہ۔؟

سامعہ تم بھی اس روحیل جیسی بے باک ہوتی جا رہی ہو۔!زینہ نے منہ بسورا۔

!اچھا چلو مجھے ایسا بے باک ہونا منظور ہے۔

ایک بات بتاؤں زینہ۔؟

کیا؟؟

روحیل نے ابھی تمہاری یہ گھنیری ریشمی زلفیں نہیں دیکھی ہیں، جب اس نے دیکھ لینی ہیں تو اسکا تو حال قابل دید ہو گا۔۔

وہ جو پہلے سے بنا بنایا دیوانہ ہے پتا نہیں زلفوں پر کونسا رد عمل ظاہر کرے گا۔؟ سامعہ نے زینہ کو چھیڑا۔۔۔

میں اسے زلفیں دکھاؤں گی تو دیکھے گا نا؟

کیوں تم اس سے پردہ کرو گی پاگل لڑکی۔؟؟

نہیں پردہ تو نہیں کروں گی مگر وہ فی الحال صرف میرا چہرہ دیکھ سکے گا۔۔۔ تو گویا تم اس کے گھر ہر وقت حجاب میں رہو گی۔؟؟

شریعت کے ساتھ یہ کچھ زیادہ شدت پسندی نہیں ہے۔؟؟

سامعہ مجھے پتا ہے شریعت کی حدود و قیود کیا ہیں۔ بس مجھے اس شخص سے خوف آتا ہے اس لیے میں محتاط رہوں گی ان شاء اللہ۔۔

! تمہیں تو جوتے مارنے کو جی چاہتا ہے زینہ خشک مزاج لڑکی۔

پتا نہیں اس بیچارے کا کیا بنے گا جو ہر وقت دیوانہ بنا پھرتا ہے؟؟

میں تمہیں کل سے سمجھا رہی ہوں اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لو، غلطیاں سرزد ہو جانا فطری عمل ہے

، مگر ان غلطیوں کو ہتھیار بنا لینا جہالت ہے۔۔

"اس شخص سے غلطی ہوئی اس نے تم سے معافی مانگ لی ہے۔" دیر آئے درست آئے۔

پھر تم کیوں اسے ایسے فضول قسم کے القابات دیتی رہتی ہو۔؟

کونسے القابات؟؟

!!! یہی آوارہ، لفنگا، دل پھینک اور بے باک وغیرہ۔۔

تم نے اسے معاف کیا بس بات ختم۔! سامعہ نے زینہ کے چہرے کو بیسن ہلدی سے رگڑتے ہوئے ساری

بات سمجھانے کی کوشش کی۔۔

سامعہ میں نے اسے معاف تو اسی دن ہی کر دیا تھا مگر میرے دل میں خوف ہے کہ وہ کہیں مجھے اپنی ضد کی

بھینٹ نہ چڑھا دے۔۔ مجھے استعمال کر کے چھوڑ نہ دے۔! سامعہ تم نے دیکھا نہیں ہے وہ کس قدر

وجیہہ اور خوبرو ہے، اسے مجھ سے محبت کیوں کر ہو گی۔؟ جبکہ خوبصورت سے خوبصورت لڑکی اپنا پر اس

پر وارنے کے لیے تیار ہو جائے۔۔۔

زینہ یہ بات تو وہ تمہیں ہی سمجھا سکتا ہے بلکہ وہ بارہا بتا بھی چکا ہے کہ اسے تمہارے کردار سے محبت

ہے۔۔ اب پتا نہیں وہ کیسے سمجھائے بیچارا۔؟؟

دیکھا ہے سہیلی میری ہو اور ہمدردی اس سے ہو رہی ہے۔زینہ نے مصنوعی غصہ دکھایا۔۔۔

بھئی میری تو ہمدردی بنتی ہے کیونکہ وہ درست راستے کا راہی ہے۔۔شرافت سے رشتہ مانگ کر تمہارے ساتھ کا متمنی ہے۔۔۔

آج سے میری نظروں میں اس کے لیے عزت چار گنا بڑھ گئی ہے۔۔۔سامعہ نے جذب سے بولا۔۔اور پاس رکھے نیم گرم پانی سے زینہ کا چہرہ تر کرنے لگی۔۔۔

سامعہ اگر وہ شرافت سے رشتہ نہ مانگتا اور مجھے ہراساں کرکے فون پر دوستی کرنے پر مجبور کرتا تو تم کیا کہتی۔؟؟؟

پھر وہ شخص میرے جوتے کی نوک پر ہوتا۔!اسکی عزت،اسکا مقام صحیح راستے کے تعین کی وجہ سے ہی بڑھا ہے وگرنہ تم جانتی ہو ہم دونوں اس طرح کی وقت گزاری کے سخت خلاف ہیں۔۔۔

!ایک اور بات کان کھول کر سن لو۔

وہ کیا۔؟؟

!!اللہ کا واسطہ ہے اب اسے دیکھ کر بیہوش نہ ہو جانا۔

میں جان بوجھ کر بیہوش تھوڑی ہوتی ہوں، مجھے اس سے شدید خوف محسوس ہوتا ہے اور میرا دل و دماغ ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔! میرا ابھی جی چاہتا ہے کہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کروں کہ میں تم سے نہیں ڈرتی ہوں مگر پھر ڈر جاتی ہوں۔

سامعہ کا ایک اور قہقہہ بلند ہوا۔۔

زینہ تم اس قدر بیوقوف اور ڈبو لڑکی ہو جس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

روحیل ارشاد نے ابھی بہت ساری اذیتیں برداشت کرنی ہیں، مجھے تو ابھی سے اس پر ترس آنے لگا ہے۔۔۔ سامعہ اپنی چھیڑ خانیوں سے زینہ کو ذہنی طور پر تیار کرنے میں کوشاں تھی جبکہ اسے یقین تھا کہ زینہ جیسی شرمیلی لڑکی اس نئے رشتے کو احسن طریقے سے نبھانے کی بھرپور کوشش کرے گی۔۔۔ مگر ایک اچھی دوست ہونے کے ناطے سے وہ اپنے فرائض میں کوتاہی برداشت نہیں کر پائی۔۔۔

* *

امی آپ خوش ہیں نا؟؟

بہت خوش میرے بیٹے۔! شہناز بیگم نے لڑکھڑاتی آواز میں جواب دیا۔ لحاف اور کمبل میں لپٹا دائیں طرف سے ناکارہ وجود اپنی معذوری پر اشکبار تھا۔۔

امی آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟

بس بیٹا اللہ کی غیبی مدد پر دل بھر آیا ہے۔ یہ شکر اور خوشی کے آنسو ہیں۔

اللہ میری بیٹی کے نصیب بہت اچھے کرے، یہ پھولے پھلے آمین۔۔

پاس بیٹھی شہلا جو ماں کے مفلوج دائیں بازو اور ٹانگ کو ہلکے پھلکے انداز میں مالش کر رہی تھی، وہ بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائی۔

آپا آپ بھی امی کو ہمت حوصلہ دیں۔۔

زید میں اپنی بہن کے لیے بہت خوش ہوں۔ میری وجہ سے اس گھر نے بہت دکھ جھیلے ہیں۔

میرے شوہر کی وجہ سے میری ماں موت کے منہ سے باہر نکلی ہے، میرا شوہر میری بہن کی سودے بازی کرنا چاہتا تھا اور میں آنکھیں بند کر کے اسکا ساتھ دیئے چلے جا رہی تھی۔۔

بس آپا ہمارا رب، ہمارا مالک جو بھی کرتا ہے اس میں کوئی نہ بہتری ہوتی ہے۔۔

آپ جا کر دیکھو زینہ آپا کو سامعہ آپا نے تیار کر دیا ہے، وہ لوگ بس پہنچنے والے ہونگے ان شاء اللہ۔

ان لوگوں نے کھانا نہ کھانے سے انکار کر دیا ہے مگر میں ان پانچ لوگوں کے کھانے کا بندوست کر چکا ہوں۔۔

آپا امی کا تمام سامان باندھ لیا ہے نا۔؟؟

ہاں ہاں زید تم بے فکر رہو۔ !سب

انتظامات مکمل ہیں الحمد للہ۔

!مجھے لگتا ہے وہ لوگ پہنچ آئے ہیں۔

آپا آپ امی کو سردی میں بیٹھک میں نہ لانا۔ !امی آپکی اجازت سے کچھ دیر بعد مولوی صاحب نکاح شروع کر دیں گے۔

عبد السمیع بھائی نکاح خواں کو لے کر پہنچنے والے ہونگے۔ بیٹا میری طرف سے اجازت ہے۔

میری دعائیں تم سب کے ساتھ ہیں۔ آبدیدہ ماں اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ پائی۔ زید نے آگے بڑھ کر ماں کا ماتھا چوم کر ڈھارس بندھائی۔۔۔

امی ہماری محتاجی کے دن جلد اختتام پذیر ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔۔

زید ماں بہن کی ڈھارس بندھا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ شہلا بہن کی زیب و زینت دیکھنے کے لیے چل دی۔۔

سامعہ زینہ تیار ہے؟؟

شہلا نے ادھ کھلے دروازے میں جھانکا۔۔

جی آپا دیکھیں نا ہماری شہزادی پر یہ بیش قیمت میکسی کس قدر جچ رہی ہے۔ سامعہ چہکی۔

زندگی میں پہلی مرتبہ مکمل میک اپ کا استعمال زینہ کے قدرتی حسن کو چار چاند لگا گیا۔ خوبصورت تیکھے نقوش والی زینہ اپنی سانولی رنگت کے باوجود بھی ناظر کو اپنا بنانے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔ زینہ کا پرکشش گول معصوم سا چہرہ اس وقت میک اپ کی سج دھج سے دھمک رہا تھا۔۔ نشیلی جھیل آنکھیں، گھنیری پلکوں کی لرزتی باڑ سامعہ کے چٹکلوں سے جھکتی چلی جا رہی تھی۔ دل تو گویا دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل رہا تھا۔۔ دھڑکنوں کا انتشار زینہ کی ہتھیلیاں عرق آلود کرنے لگا۔۔

ماشاءاللہ میری بہن بہت خوب صورت لگ رہی ہے۔۔

شہلا نے محبت سے زینہ کی بلائیں لے ڈالیں۔۔

دلہا بھائی اور انکے اہل خانہ پہنچ چکے ہیں بس اب نکاح خواں کا انتظار باقی ہے۔۔۔

شہلا ادھ کھلے دروازے پر محو گفتگو تھی کہ عقب سے عاصم آن ٹپکا۔۔۔

جوش میں سلام جھاڑا اور پھر گویا ہوا۔۔ میری بھابھی کو کہاں پر چھپا کر رکھا جا رہا ہے۔؟؟

بے پناہ خوشی سے عاصم کا چہرہ دھمک رہا تھا۔۔

جناب آپکی بھابھی ادھر ہی اپنی سہیلی کے ہمراہ ہیں اور انکا دیدار آپ نکاح کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ شہلا نے ادھ کھلے دروازے کو بند کر دیا۔۔

ہائے آپا۔! کتنی ظالم بنی پھر رہی ہو۔ زینہ بھابھی بعد میں اور بہن پہلے ہے۔۔

!مجھے تو ابھی دیکھنا ہے اپنی بہن کو۔

عاصم ضد پر اتر آیا۔۔

!!ویرے تم آج کچھ زیادہ شوخے نہیں ہو رہے ہو۔؟ پہلے امی سے ملو پھر اپنی ہونے والی بھابھی سے ملنا۔

جناب آپ میری بھابھی کے ساتھ محو گفتگو تھیں میں اسی دوران امی سے مل چکا ہوں۔۔۔

!اب جلدی سے میری بھابھی کا دیدار کروائیں۔۔

عاصم ویرے دیدار بعد میں پہلے جا کر دستک کا جواب دو، ہو سکتا ہے نکاح خواں آیا ہو۔۔

! چلیں میں دیکھتا ہوں پر میری بھابھی کو چھپانے کا حق میں کسی کو بھی نہیں دونگا۔

شہلا عاصم کی پیار بھری دھمکی پر مسکرا دی۔۔۔

دروازے کھولتے ہی عاصم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔

دروازے کھولتے ہی عاصم کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔۔۔۔

دہلیز کے دوسری طرف ذیشان اپنی ماں کے ہمراہ خونخوار نظروں سے عاصم کو گھور رہا تھا۔۔۔

عاصم نے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے سلام جھاڑا۔۔ ذیشان بھائی اندر آئیں نا۔۔۔

خالہ آپ کیسی ہیں۔؟؟

عاصم نے اخلاق حسنہ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔۔ جبکہ ذیشان اور خالہ نے سلام کا جواب نخوت سے "ہوں" بول کر دیا۔۔ جب دیکھو ادھر ہی ملتے ہو، تمہارا اور کوئی کام کاج نہیں ہے۔۔۔؟؟

ذیشان بھائی اتفاقاً میری آپ سے ملاقات دوسری مرتبہ ہو رہی ہے۔۔

!عاصم دروازے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔۔ آپ اندر تشریف لے آئیں۔

ہمیں تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے، میں اس گھر کا بڑا داماد ہوں۔۔۔ ذیشان حسد سے بڑبڑاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

چونکہ عاصم ذیشان کی طبیعت سے بخوبی واقف تھا اسلئے برق رفتاری سے اسکے ساتھ ہو لیا۔۔ ذیشان بھائی بیٹھک میں تشریف لے آئیں۔۔۔! عاصم نے آگے بڑھ کر بیٹھک کا دروازہ کھولا جہاں پر ارشاد صاحب، عبدالسمیع، زید اور روحیل خوبصورت عروسی شیروانی زیب تن کیے بیٹھا تھا۔۔۔ ذیشان کی اچانک آمد پر تمام حاضرین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ زید ذیشان کی چول (گھٹیا) فطرت کو دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ذیشان بھائی تشریف لائیں آپ نے آنے میں بہت دیر کر دی ہے۔۔ میں نے بارہا آپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی ہے مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔۔۔

ذیشان اور خالہ کے بیٹھک میں داخل ہوتے ساتھ عاصم نے داخلی دروازے کے دونوں پٹ مع کنڈی بند کر دیئے۔۔

بس بس۔۔!! سالے اپنی صفائیاں دینا بند کرو۔! میں سب جانتا ہوں۔۔۔ ذیشان نے ہاتھ کے اشارے سے زید کا منہ بند کروادیا۔۔۔

امی آپ بھی ذرا ملاحظہ فرمائیں۔۔! ذرا اپنی بہن کے گھرانے والوں کے اسلوب جمیلہ تو دیکھیں نا۔۔

ذیشان کا تیکھا لب ولہجہ حاضرین کو کھولنے لگا۔۔۔ بالخصوص روحیل کی رگیں تن گئیں۔۔۔

یہ ماں کی بیماری اور مردہ بھانجے کی پیدائش کے بعد کیا میلا لگا رکھا ہے؟

ذیشان بھائی کوئی میلا نہیں ہے۔! آج زینہ کا روحیل بھائی سے نکاح ہو رہا ہے اور وہ بھی مکمل سادگی کے ساتھ۔!

دیکھ لیا امی۔! کتنی عزت ہے آپ کی اور آپکے بیٹے کی اس گھر میں۔؟؟

یعنی اس بے فیض گھرانے کو ذرا احساس نہیں تھا کہ گھر کا بڑا، گھر کا داماد زبان دے چکا ہے۔! سالی کا گھر بسانے کی انتھک کوششیں کر تا رہا ہے۔ ذیشان کف اڑانے لگا۔۔

ارشاد صاحب بات کی طے میں پہنچ چکے تھے۔

بیٹا آپ آرام سے تشریف رکھو اور آرام سے بات کرو۔ بہن آپ بھی تشریف رکھیں۔!!

بڑے میاں ہماری تشریف کو چھوڑیں، آپ ہمیں اس خاندان سے بات کرنے دیں۔ میری تو ان لوگوں نے بھری محفل میں ناک کٹوادی۔۔

ذیشان بھائی اس وقت آپکی ناک کہاں تھی جب آپکی بیوی ہسپتال کے فرش پر تڑپتی رہ گئی اور آپ اسکا ہاتھ جھٹک کر چھوڑ گئے تھے۔۔؟؟ آپ کا مردہ بچہ دفنادیا گیا مگر آپکو توفیق نہ ہوئی کہ ہسپتال تشریف لے آئیں۔! نجانے زید کے اندر اتنی جرآت کہاں سے آگئی۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ذیشان کو آئینہ دکھایا مگر ڈھیٹوں کا سردار ذیشان کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔۔

!تم میری پریشانی نہ کرو چھوٹے سالے۔

پہلے اپنی بہن کے کرتوتوں پر نظر رکھو جو حجاب کی آڑ میں مال دار مرغا پھانس چکی ہے۔۔۔ امی میں تو اس دن ہی سمجھ چکا تھا کہ رضاعی بھائی کی طرف سے اتنی عنایتیں کیوں کی جارہی ہیں۔۔۔!

!یہ پردہ وردہ سب ڈرامے ہیں۔

اس زمانے میں کون اتنا پاک دامن ہو سکتا ہے۔؟؟ یونیورسٹی میں لڑکوں کے ساتھ پڑھتی ہے۔ میں سب جانتا ہوں۔

ذیشان بھائی ابھی آپ حد سے بڑھ رہے ہیں۔ زید کی برداشت جواب دے گئی۔ اب اگر آپ نے میری بہن کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو نتائج کے ذمّے دار آپ خود ہوں گے۔!

میاں سچ کڑوا ہے جو تم سے ہضم نہیں ہو پا رہا ہے۔۔۔! خالہ آپ ذیشان بھائی کو سمجھا لیں۔!

بیٹھک میں موجود تمام حاضرین موجودہ صورت حال پر اپنی نشستوں پر بیٹھے کھول رہے تھے جبکہ روحیل کا معاملہ باقیوں سے الگ تھا۔۔

اے زید۔! ذیشان کو میں کیا سمجھاؤں.؟! مرد ذات ہے اندر باہر کے حالات بخوبی سمجھتا ہے، اس نے کچھ دیکھا ہے تو بول رہا ہے نا۔۔۔ زید خالہ کے جواب پر ہقا بقارہ گیا۔۔۔

ٹھیک ہے خالہ آپ اگر امی سے ملنے آئی ہیں تو مل لیں مگر میں مزید فالتو باتیں برداشت نہیں کروں گا کیونکہ میری ماں آپ کے اس عظیم بیٹے کی گل افشانیوں کی بدولت موت کے منہ سے نکلی ہیں۔۔

!!!زیادہ ٹر ٹر نہ کر زید۔! تجھے بھی ان مالداروں کو دیکھ کر پر لگ گئے ہیں۔

مانتا کیوں نہیں ہے تیری بہن نے اس مالدار کو پھانس لیا ہے۔

روحیل ایک لمحہ ضائع کیے بنا ذیشان کا گریبان پکڑ چکا تھا۔ لگاتار چار پانچ گھونسوں کی برسات کر دی، مزید کے لیے عاصم اور زید کی باہوں میں تڑپنے لگا۔۔۔

گھٹیاترین انسان زینہ کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو میں تمہاری زبان گدی سے کھینچ کر باہر نکال دوں گا۔۔!زینہ کی پاکدامنی کا میں گواہ ہوں۔۔۔

روحیل عاصم کے حصار میں دوبارہ حملے کے لیے مچلنے لگا۔۔ خالہ نے الگ سینہ کوبی شروع کر دی۔ یہ دن دیکھنے کے لئے رہ گئے تھے۔۔ہائے اس زینہ کلموئی کی وجہ سے میرا بیٹا پٹ گیا ہے۔۔۔

ارشاد صاحب نے روحیل کو زبردستی پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔۔ جبکہ زید خالہ کے ملغطات پر قابو پانے میں کوشاں ہو گیا۔

عبدالسمیع آنکھیں پھاڑے اس گھمبیر صورت حال پر پریشان نظر آرہا تھا۔۔۔

روحیل تمہیں یہ ہاتھا پائی بہت مہنگی پڑے گی۔!ذیشان نے انگلی سے اشارہ دے کر دانت پیسے۔۔۔

!اپنی یہ گیدڑ بھبھکیاں کسی اور کو دکھاؤ۔

جو اپنے خون کا ہمدرد نہیں ہے اسے ہماری کیا قدر ہونی ہے۔روحیل نے ٹکا سا جواب دیا۔۔۔

بچے تو جس زینہ کے خواب دیکھ رہا ہے ناوہ لڑکوں کے ساتھ پڑھتی رہی ہے۔ ذیشان نے خون آلودناک کو آستین سے رگڑا اور دوبارہ بدظنی پر اتر آیا۔۔۔

ساری دُنیا بھی زینہ کے خلاف بولے نا، میں پھر بھی اسکے کردار کی گواہی دوں گا۔! تم جیسے گھٹیا خالہ زاد سے اللہ بچائے۔۔ روحیل نے اپنی نشست پر بیٹھے بیٹھے ذیشان کو کھری کھری سنائی۔۔۔ ارشاد صاحب نے روحیل کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور ذیشان سے مخاطب ہوئے۔

ذیشان صاحب میرے خیال میں آپ کا وقت پورا ہو چکا ہے لہٰذا آپ تشریف لے جائیں۔۔۔

کیوں بزرگو۔؟؟؟ آپ کو بھی سچ چبھتا ہے۔؟؟

مجھے سچ نہیں جھوٹ سخت چبھتا ہے۔!! میں نے یہ بال باہر دھوپ میں بیٹھ کر سفید نہیں کیے ہیں۔، تم جیسے تو میں نے اپنے ہاتھوں میں کھلائے ہیں۔۔ ابھی اگر تم نے میری ہونے والی بہو کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا تو روحیل کی طرف سے جو کمی رہ گئی ہے وہ میں نے پوری کر دینی ہے۔ تمہیں شاید کوئی دانت دکھانے والا نہیں ملا ہے۔۔

اس شریف مفلس خاندان کو دبانے کے تمہارے دن رخصت ہو چکے ہیں۔۔۔

ہونہہ شریف۔!! ذیشان نے نفرت بھرے لہجے میں ہنکارا بھرا۔

چلو امی۔! ان بیغیرتوں سے ہم دور ہی اچھے ہیں۔۔

جی آیاں نوں۔! ارشاد صاحب نے معنی خیز لہجے میں بولا۔۔ عاصم نے فوراً باپ کی طرف دیکھا جسے انہیں نے آنکھ کے اشارے سے خاموش کروادیا۔۔۔

زید مہمانوں کو بیٹھک کے خارجی دروازے سے رخصت کر دیا پھر یہ غمگسار ماں بیٹا تمہاری والدہ کو ملنا پسند فرمائیں گے۔؟؟ ارشاد صاحب نے زید سے تصدیق چاہی۔۔۔

چچا جان بہتر ہے یہ فی الحال یہاں سے تشریف لے جائیں۔ انکی زبانوں کی شیرینی میری ماں کو مزید جلائے گی، میری ماں کی بوڑھی ہڈیوں میں اتنا دم نہیں ہے کہ انکی زبان کی کڑواہٹ کو مزید سہہ سکیں۔۔

زید نے بات جاری رکھتے ہوئے بیٹھک کا خارجی دروازہ کھولا اور ذیشان کو نکلنے کا اشارہ کیا۔۔۔

ذیشان بھائی جلدی کریں۔! جنوری کی سردی ہے کمرہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔۔

!اور ہاں خالہ اپنے بیٹے کی تربیت پر ضرور سوچئے گا۔

او چل بڑا آیا تربیتی پیغام رسان۔! پتر تیری زبان صرف اس مالدار مرغے کی وجہ سے چل رہی ہے وگرنہ !!!تو میرے دو جھانپڑوں کی مار ہے۔

ذیشان نے نکلتے نکلتے دوبارہ زہر اگلا۔۔۔

ذیشان بھائی ہر شخص کا وقت بدلتا ہے، ہر شخص کو اسکے صبر کا پھل ضرور ملتا ہے۔۔۔

اپنی بیوی سے تو ملتے جائیں۔! زید نے ہنکارا ابھرا۔۔۔

تو فکر نہ کر زید. !! وہ زیادہ عرصہ میری بیوی نہیں رہے گی۔! اسے طلاق بھجوا دوں گا۔ ذیشان گلی میں نکل کر دھاڑا۔۔۔

آپ طلاق بھیجیں یا نہ بھیجیں میری بہن خلع کا مطالبہ کرے گی۔۔۔ کیوں کہ جو مرد اپنی بیوی کو عزت نہیں دے سکتا ہے اور جسے اپنی اولاد کی فکر یا پرواہ نہیں ہے ایسے بے حس سے کنارہ کشی بہتر ہے۔۔۔

زید نے غم سے بول کر خارجی دروازہ بند کر دیا۔۔۔

میں آپ سب سے بہت معزرت خواہ ہوں۔ نجانے ان لوگوں کو کہاں سے خبر مل گئی ہے اور ادھر میری بہن کی خوشیوں کو برباد کرنے چلے آئے ہیں۔۔۔

زید بیٹا تم پریشان نہ ہو۔! اس شخص کی نفسیات کو میں بخوبی سمجھ چکا ہوں۔

بس تم نکاح کی تیاری پکڑو۔! ہمیں اسلام آباد واپسی کے لیے بھی نکلنا ہے۔۔۔

!جی چچا جان بس ابھی نکاح خواں آتے ہی ہوں گے۔۔ عبد السمیع بھائی ذرا انہیں فون ملا کر پوچھیں۔

زید پریشان نہ ہو یار۔! اس سارے ہنگامے کے دوران مجھے پیغام موصول ہوا ہے کہ انہیں کوئی ضروری کام پڑ گیا ہے بس وہ نپٹا کر بیس منٹ تک پہنچتے ہیں۔۔۔

اچھا چلیں پھر آپ لوگ کھانا تناول فرمائیں۔۔۔

!میں بس ابھی لایا۔۔! زید تمہیں ہم نے منع بھی کیا تھا پھر بھی تم باز نہیں آئے ہو۔

آپ سب میرے معزز مہمان ہیں تو میں کیسے آپ سب کو بنا مہمان نوازی کے رخصت کر سکتا ہوں۔۔۔

!عاصم بھائی آپ آپا سے تیاری کے بارے میں تصدیق کر لیں۔۔

ہاں یار۔!! میں تو بس بیٹھک کے داخلی دروازے کو بند کرنے کے چکروں میں تھا کہیں زینہ یہ سب ہنگامہ سن کر بیہوش نہ ہو جائے۔۔اور پھر ماسی امی کے لئے بھی کوئی صحت افزاء منظر نہیں تھا۔۔۔

عاصم بھائی آپ تو اصلی والے شہزادے ہو ماشاءاللہ۔ آپ کا دھیان چاروں طرف رہتا ہے۔۔۔

نہیں یار بس کبھی اپنی خوبیوں پر غرور نہیں کیا ہے۔۔عاصم نے مسکرا کر کالر جھاڑے جبکہ چند لمحے قبل میدان جنگ بننے والی محفل دوبارہ سے زعفران بن گئی۔۔۔

روحیل کے چہرے کی مسکراہٹ لوٹ آئی اور ارشاد صاحب بھی ماسی امی کو سلام کرنے کی غرض سے عاصم کے ساتھ ہو لیئے۔۔۔

ڈیڈ آپ ماسی امی کے پاس بیٹھیں، میں ذرا زینہ کی خبر لیتا ہوں۔۔۔

عاصم میری بہو کو تنگ نہیں کرنا۔۔۔

ارے ڈیڈ میں تنگ کرنے والا نوجوان ہوں بھلا۔؟؟؟ میں تو خوشیوں کو دوبالا کرنے کی آرزو میں رہتا ہوں۔!

عاصم مسکراتے ہوئے ساتھ والے کمرے کے بند دروازے پر دستک دینے لگا۔۔۔

کون۔؟؟؟

عاصم ہوں شہلا آپا۔!

شہلا نے دھیرے سے تھوڑا سا دروازہ کھولا۔۔۔

!جی ویر صاحب فرمائیں۔

!مجھے میری بھابھی دیکھنی ہے۔

اور آپ ابھی تک یہاں پر تشریف فرما ہیں۔؟؟

!!پیچھے ہٹیں اور مجھے میری بھابھی کا دیدار کروائیں۔

اے عاصم۔!!بے صبرے ویر ادھر ہی ہے تمہاری بھابھی کوئی نہیں بھاگی جا رہی ہے۔

کمرے میں تو تم آ نہیں سکتے کیونکہ سامعہ موجود ہے، ہاں ایک حل ہے اپنی بھابی کو ادھ کھلے دروازے سے دیکھ سکتے ہو۔!

!زینہ سامنے آؤ ذرا۔۔

زینہ شرماتی لڑکھڑاتی لمبی ہیل میں عاصم کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔۔۔

!!! ماشاءاللہ۔!!! چشمِ بد دور۔!!! دل ناشاد۔!!میری بھابھی بالکل مومی گڑیا لگ رہی ہے۔۔

بھئی مان گئے ہیں ان ماہر ہاتھوں کو جنھوں نے میری بھابھی کو سجایا سنوارا ہے۔۔۔

عاصم نے ایک ہی سانس میں تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔۔۔ جبکہ زینہ اور شہلا اسکے اس والہانہ استقبال پر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

!!زینہ میری دلی تمنا ہے کہ میری دلہنیا کی سج دھج بھی تم کرواؤ۔

زینہ نے شرماتے ہوئے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

اے لڑکی شرمانا بس کر دو اب۔!!تمہارا ہم عمر بھائی ہوں۔۔۔

!!!یہ شرمانا روحیل بھائی کے لیے محفوظ رکھو۔۔۔

!!!ویرے۔

زینہ شرمانا بھول کر عاصم کو گھورنے لگی۔۔۔

اچھا بھئی اب گولہ باری ختم کرو۔۔!!!تمہارے دلہا صاحب نکاح کے انتظار میں سوکھ کر کانٹا بنتے جارہے ہیں۔ ایک تو دیدار یار کی تڑپ اور دوسرا محبوب کی بے رخی انکے پلیٹیسلیٹس نہ گھٹا دے۔۔۔

عاصم تمہاری زبان کب رکے گی۔؟شہلا نے ہنستے ہوئے ٹوکا۔۔ویسے اس وقت دروازے پر کون تھا جب مجھے کمرے میں بھیج کر خود باہر نکل گئے تھے۔؟؟؟شہلا سے رہا نہ گیا اور پوچھ بیٹھی۔۔۔

آپا اس وقت دروازے پر دستک کی بات نہیں ہو گی بلکہ روحیل بھائی کے دل پر دستک دینے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔۔عاصم نے نہایت خوبصورتی سے اصل بات کو ٹالا۔۔۔

جبکہ زینہ کا دل روحیل کا نام سن کر عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔۔۔

زینہ گھبرانا نہیں ہے، میں گاڑی میں تمہارے ساتھ ہی بیٹھوں گا۔ بلکہ ماسی امی بھی ساتھ ہی ہونگی۔۔۔

دلہاراجہ کو گاڑی چلانے پر لگاؤں گا تاکہ اسکا دھیان میری بہن کو ہراساں کرنے کی طرف نہ جاسکے۔۔۔

ویرے۔۔۔!!!

جی ویرے کی بہن۔!!تم بہت شرارتی ہو۔!زینہ نے بول کر منہ بسورا۔۔۔

اچھا پھر میرے جیسی کوئی اور شرارتی سی جلدی سے ڈھونڈو نا۔۔!!

عاصم۔!!!جی ڈیڈ۔!!بیٹا ادھر آؤ ماسی کے پاس بیٹھو، میں ذرا اپنی بہو سے مل لوں۔۔۔ارشاد صاحب نے ساتھ والے کمرے سے عاصم کو پکارا۔۔۔

* *

نکاح جیسا پاکیزہ فریضہ نہایت کٹھن مراحل طے کر کے تکمیل کو پہنچا۔۔سب نے سکھ کا سانس لیا جبکہ روحیل اپنے چھٹے نمبر سے زینہ کے ساتھ پیغام رسانی میں مشغول ہو گیا۔۔۔

زینہ بنت حیات اب زینہ زوجہ روحیل کے درجے پر فائز ہو چکی تھی۔۔۔

زینہ میری محبت کی منزل، میری محبت کی تکمیل تمہیں نکاح کی بہت بہت مبارک ہو۔۔۔

اب تو میرا نمبر بلاک نہیں کرو گی نا۔؟؟ بلکہ ایسا کرو باقی پانچوں نمبر بھی انبلاک کر دو۔!

اجازت دو تو تمہیں دیکھنے کے لیے گھر کے اندر آسکتا ہوں۔۔۔

ویسے تو تمہیں اسلام آباد پہنچنے پر دیکھ لوں گا مگر میرے لیے اس قدر لمبا انتظار مشکل ہو جائے گا۔۔۔

کچھ بھی نہیں کہوں گا۔! صرف ایک جھلک دیکھ کر لوٹ آؤں گا۔۔۔! دوبارہ سے وضاحت دے دوں میں آدم خور نہیں ہوں۔۔

!دعا بھیج رہا ہوں اُمید ہے جواب میں مجھے بھی اسی مسنون دعا سے نوازا جائے گا۔

PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI
□ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI

بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

(اللہ تجھے برکت عطا فرمائے اور تجھ پر برکت کا نزول فرمائے اور تم دونوں کو بھلائی پر جمع کرے۔)

أخرجه أصحاب السنن إلا النسائي[أبو داود برقم (2130)، والترمذي برقم (1091)، وابن ماجة ([1]) برقم (1905)(ق).(1/324)((صحيح ابن ماجة))، وانظر: [.

PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI
□ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI PDI □ ❤ LRI

زینہ کے بجائے سامعہ نے زینہ کا فون جھپٹا۔۔۔

!!انہیں کا پیغام موصول ہوا ہے جنکا تھا انتظار۔

زینہ صاحبہ پیغام پڑھ کر سناؤں یا خود ہی پڑھ لیں گی۔۔۔

سامعہ آج سب کو کیا ہو گیا ہے۔۔؟ زینہ نے شرماتے ہوئے گردن جھکالی۔۔بنو شرماؤ نہیں تمہارا ہیرو تمہارے جواب کا منتظر ہے۔! دیدار یار کا متمنی ہے۔۔۔

!ہائے اللہ۔!! میں تو نہیں سامنا کر پاؤں گی سامعہ۔! پلیز منع کر دو۔

پاگل لڑکی پہلے مکمل پیغام تو پڑھ لو۔!! پھر آپے سے باہر ہونا۔۔۔

زینہ نے ہاتھ میں فون پکڑا ہی تھا کہ دروازے پر دستک نے دل کی حالت ابتر کر دی۔۔

سامعہ پوچھو کون ہے؟ اگر وہ ہوئے تو میری طرف سے نہ بول دینا پلیز۔۔

تمہارا تو دماغ کام نہیں کرتا البتہ میرا بہت اچھی طرح سے کرتا ہے۔۔۔

جی کون۔؟؟

!!روحیل۔

سامعہ نے بند دروازے کے قریب آکر ہانک لگائی۔۔

بھائی مجھے دو منٹ دیں، میں اپنا حجاب پہن لوں۔ پھر آپکی بیگم آپ کے حوالے کر کے مجھے بھی گھر کے لئے نکلنا ہے۔۔۔

سامعہ اللہ کا واسطہ ہے نا جاؤ پلیز۔۔ زینہ دبے لہجے میں سامعہ کی منتوں پر اتر آئی۔۔ یا پھر آپا کو باورچی خانے سے بلوا دو۔! اوہ میرا اویر عاصم کدھر چلا گیا ہے۔؟

زینہ گھبراہٹ میں جو منہ میں آرہا تھا بولے چلے جا رہی تھی۔۔۔

زینہ تم چاہے جو مرضی بولو۔وہ شخص پورے حق کے ساتھ تمہیں ملنے آیا ہے لہٰذا فضول حرکتوں سے باز رہنا۔۔!سامعہ نے دوٹوک لہجے میں بول کر اپنا نقاب اوڑھا اور لکڑی کے دروازہ کے دونوں پٹ واہ کر دیئے۔۔۔

!آیئے بھیا۔!آپ کی دلہن آپ کی منتظر ہے۔۔۔

روحیل نے جھکی گردن سے شکریہ ادا کیا اور کمرے کی دہلیز پر قدم رکھ دیا۔۔۔

!آیئے بھیا۔!آپ کی دلہن آپ کی منتظر ہے۔۔۔

روحیل نے جھکی گردن سے شکریہ ادا کیا اور کمرے کی دہلیز پر قدم رکھ دیا۔۔۔

خوبرو روحیل کالی شیروانی کے ساتھ ہم رنگ کھسہ پہنے غضب ڈھا رہا تھا۔۔کشادہ جبیں،اٹھتی ناک،عنابی مسکراتے ہونٹ،گھنی سیاہ تراشیدہ داڑھی اور گھنے گھنگھریالے بالوں میں جیل لگائے تروتازگی کا سماں باندھ رہا تھا۔۔۔

متوازن قدم اُٹھاتے ہوئے کمرے میں موجود ہستی سے چند قدم کے فاصلے پر جا کھڑا ہوا۔۔

وہ زینہ مجھے دو پچاس پچاس کے نوٹ درکار ہیں، ذرا اپنے پرس میں دیکھو شاید پڑے ہوں، مجھے اچانک ضرورت آن پڑی ہے۔روحیل نے مصروف لہجے میں جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔۔ جبکہ زینہ حیرت سے نشیلی آنکھیں پھاڑے اس انوکھے مطالبے پر ساکت ہو کر رہ گئی۔۔۔

ارے زینہ جلدی کرو یار۔!! ہمیں کچھ دیر بعد اسلام آباد کے لئے نکلنا ہے۔۔۔روحیل اپنے جلوے بکھیرتا زینہ کو عجیب و غریب مطالبات پر حیران کر رہا تھا۔۔۔

زینہ بیہوش ہونا بھول کر بستر پر پڑے کلچ کو کھول کر دو پچاس پچاس کے نوٹ ڈھونڈنے لگ گئی۔۔۔

ہاتھوں میں ہنوز لرزش تھی مگر اس بات پر مطمئن تھی کہ روحیل نے کوئی اوچھی چھچھوری حرکت نہیں کی۔۔۔روحیل اپنی ذہانت پر خود کو داد دیئے بنا نہ رہ سکا۔۔زینہ روحیل کی طرف پشت کیے کلچ کے ساتھ الجھی ہوئی تھی جبکہ روحیل کے پاس زینہ کی سج دھج کو آرام سے دیکھنے کا سنہری موقع ہاتھ آچکا تھا۔۔

سفید میکسی سلور اور سفید کام سے مزین تھی، پنوں کی مدد سے سر پر جما کامدار دوپٹہ اسکے نازک سراپے کو چار چاند لگا رہا تھا۔۔ دبلی پتلی سی زینہ ساری پریشانیاں بھول کر نوٹوں کی تلاش میں سرگرداں تھی۔۔۔

زینہ۔!!!

جی۔۔!!!زینہ ہڑبڑا کر پلٹی۔۔

اگر کلچ میں پیسے نہیں ہیں تو ادھر الماری میں دیکھ لو، شاید کہیں رکھ کر بھول گئی ہو۔!!!روحیل اپنی ہنسی دبائے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

جی میں دیکھتی ہوں۔!زینہ نے فرمانبرداری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کلچ کو بستر پر رکھ چھوڑا اور لکڑی کی پرانی الماری کے پٹ کھول کر مرتب لباس کو الٹ پلٹ کرنے لگی۔۔۔

کپڑے الٹ پلٹ کرنے کے باوجود بھی کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔۔۔

رنجیدہ چہرہ لیے روحیل کی طرف پلٹی۔۔۔

وہ دو پچاس پچاس کے نوٹ نہیں ملے مگر میرے پاس سو کے دو نوٹ ہیں، شاید آپ کے کام آجائیں۔!

زینہ نے جواب طلب نظروں سے روحیل کو دیکھا۔۔

اضطرابی کیفیت اپنے عروج پر تھی مگر اپنے حواس کو قابو کرنے کی کوشش میں دوبارہ کلچ کی طرف بڑھی۔۔۔پلٹتے ہی لمبی ہیل مڑی اور لڑکھڑا گئی۔۔اس سے پہلے کہ گرتی روحیل نے آگے بڑھ کر تھام لیا۔۔۔

چند لمحے تو آنکھوں کے سامنے تارے ٹمٹمانے لگے، اس اچانک افتاد پر دماغ پوری طرح سے سمجھ نہ پایا مگر ہوش میں آتے ہی فوراً خود کو روحیل کی باہوں کے حصار سے چھڑا کر بستر کی جانب بڑھ گئی۔۔ منتشر دھڑکنوں کا شور بڑھتا چلا جا رہا تھا۔۔

وہ میں معذرت چاہتی ہوں، میرے جوتے کی ہیل بہت لمبی ہے۔۔۔زینہ نے مجرموں کی طرح جھکی گردن سے صفائی پیش کی۔۔

کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے۔۔!روحیل ہاتھ باندھے شرافت کا پیکر بنا کمرے کے ایک کونے میں کھڑا دوبارہ گویا ہوا۔۔

!!!اگر نوٹ نہیں ملے تو کم از کم مجھے "تبت سنو" ہی ڈھونڈ کر دے دو۔

جی۔!!دوسرے مطالبے پر زینہ کو ایک اور جھٹکا لگا۔۔۔

آپ تبت سنو کریم کو کیا کریں گے۔؟؟؟زینہ روحیل کے عجیب و غریب مطالبات پر الجھ کر رہ گئی۔۔۔

مجھے اسکی خوشبو سونگھنی ہے کیونکہ بچپن میں ہماری امی استعمال کرتی تھیں تو تبت کی خوشبو محسوس کر کے ایسے لگتا ہے جیسے امی کہیں آس پاس ہی ہیں۔۔۔

روحیل نے سنجیدگی سے بولا جبکہ اپنے اندر ہنسی کا طوفان دبائے کھڑا تھا۔۔۔

وہ میں نے خود تو کبھی تبت استعمال نہیں کی ہے مگر امی زید کبھی کبھار کر لیتے ہیں۔ میں ادھر امی کے پرانے سنگھار میز کے دراز میں ڈھونڈتی ہوں۔۔۔

چلو کوئی نہیں میں ادھر بیٹھا تمہارا منتظر ہوں جب تک تم ڈھونڈ نہیں لیتی ہو۔۔!روحیل اطمینان سے زینہ کے کمرے کے کونے سے سرک کر بستر پر آن بیٹھا۔۔۔

ووووووووہ آپ باہر چلے جائیں، باقی سب کیا سوچیں گے۔؟؟؟زینہ نے لرزتی آواز میں بمشکل بولا، اور پھدک کر روحیل سے دور ہٹی۔۔۔

!!زینہ تم باقیوں کی فکریں چھوڑ دو بس اپنی فکر کرو۔۔۔ تم میری بیوی ہو اور میں تمہارا شوہر ہوں۔۔

زینہ کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔۔۔بے قابو دھڑکنوں کا شور عروج پکڑنے لگا۔۔

!اب کھڑی کیوں ہو؟ جلدی سے ڈھونڈو۔

روحیل نے نرم دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔

جی۔!بت بنی زینہ الماری کے پاس پڑے زمانہ قدیم کے سنگھار میز کو کھنگالنے لگ گئی۔۔۔

تمام چیزیں الٹ پلٹ کر دیں مگر تبت کا حصول ناممکن رہا۔۔۔

مایوس ہو کر روحیل کی طرف پلٹی۔۔۔

تبت بھی نہیں مل رہی ہے۔۔۔زینہ نے اپنی اندرونی کیفیت کو چھپانے کے لیے مخروطی انگلیاں مروڑنا شروع کر دیا۔۔۔

اچھا کوئی بات نہیں ہے۔!مجھے تم مل گئی ہو نا یہی کافی ہے۔۔روحیل کی محبت پاش نظروں کی تپش زینہ کے چہرے کو جھلسانے لگی۔۔۔

آپ میری طرف ایسے نہیں دیکھیں۔!!زینہ نے مجبور ہو کر بولا۔۔

تو پھر کیسے دیکھوں۔؟؟؟روحیل نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔

بس اب آپ یہاں سے چلے جائیں، آپ نے بولا تھا کہ ایک جھلک دیکھ کر چلا جاؤں گا مگر آپ گزشتہ دس منٹ سے یہاں پر تشریف فرما ہیں۔۔۔

روحیل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

زینہ کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا۔۔

اچھا اب پریشان نہ ہو، تمہیں جی بھر کر دیکھنا مقصود تھا سو دیکھ لیا۔

تو آپ نے وہ پچاس کے نوٹ اور تبت کا بہانا گھڑا تھا کیا۔؟؟؟

ہاں تمہیں بیہوش ہونے سے بچانے کے لیے یہی حل سوجھا ورنہ اس وقت تم بیہوش ہو کر میری باہوں میں جھول رہی ہوتی۔۔۔ میرا بنیادی مقصد تمہارے ذہن کو کسی خاص مقصد کی طرف مبذول کروانا تھا۔۔روحیل نے زینہ کے دماغ میں الجھی گتھی کو فوراً سلجھا دیا۔۔۔

ویسے بہت خوب صورت لگ رہی ہو۔ماشاء اللہ۔!!روحیل کا مخمور لہجہ اور محبت پاش نظریں زینہ کی بچی کھچی ہمت بھی ہوا ہونے لگی۔

آپ یہاں سے جائیں مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔۔۔

زینہ نے لاچارگی سے لرزتی آواز میں بولا۔۔

آپ نے بولا تھا کہ صرف نکاح ہو گا اور بس۔۔!!زینہ نے شکوہ کناں لہجے میں بولا۔۔

!!تو ابھی صرف نکاح ہی ہوا ہے۔

کیوں کچھ اور ہونا باقی ہے کیا۔؟؟روحیل کو زینہ کو چھیڑتے ہوئے لطف آ رہا تھا۔۔

!آپ اس طرح کی معنی خیز باتیں کریں گے تو پھر میں اسلام آباد نہیں جاؤں گی۔

!!اسلام آباد تو تمھیں ہر حال میں جانا پڑے گا، بہر حال معنی خیز باتوں پر سوچا جا سکتا ہے۔گھبراو نہیں۔ ابھی بس اپنا حجاب پہنو۔!ہمیں کچھ دیر بعد نکلنا ہے۔!روحیل نے کھڑے ہوتے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ بولا۔۔جبکہ زینہ ہنوز نظریں فرش پر گاڑھے لرز رہی تھی۔۔

!!زینہ۔

!جی۔

میری طرف دیکھو۔!!روحیل نے نیا حکم نامہ جاری کر دیا۔۔

گھنیری پلکوں کی باڑ پر لرزا طاری تھا البتہ مخاطب کو دیکھنے کی خواہش قطعاًنہ تھی۔۔

!!زینہ۔

چاروناچار زینہ کو جھکی پلکوں کی باڑ اُٹھانی پڑی۔ نشیلی آنکھیں ناظر کی آنکھوں سے جا ٹکرائیں۔بنا ایک لمحے کی تاخیر کیے فورا نظریں جھکا لیں۔۔

آپ مجھے ہراساں کر رہے ہیں۔زینہ نے ایک اور گل افشانی کی۔۔

!اچھااااااااا۔

شوہر کا بیوی کو محبت بھری نظروں سے دیکھنا ہراسگی میں آتا ہے کیا۔؟؟

بولو جواب دو۔!!روحیل بضد ہونے لگا۔۔

آپ تک میں نے تمام شروط پہنچا دیں تھیں لہذا ان پر عمل بھی کریں۔!زینہ نے گھبراہٹ چھپاتے ہوئے منہ بسورا۔۔

تو تمہیں مجھ سے ابھی تک محبت نہیں ہوئی ہے۔؟؟

نہیں بالکل بھی نہیں۔!!زینہ کا کورا جواب پا کر روحیل کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گیا۔۔

نہیں ہوئی مگر بہت جلد ہو جائے گی "محبت". !روحیل نے لفظ محبت پر زور دے کر بولا۔۔

ابھی جلدی سے تیار ہو جاؤ تمہارے استعمال کی تمام چیزیں اسلام آباد تمہیں تمہارے کمرے میں موجود ملیں گی۔۔۔روحیل نے بولا اور تیزی سے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

زینہ نے سینے میں رکی سانس کو خارج کیا۔۔ایسے لگ رہا تھا کہ کسی نے کندھوں پر بھاری پتھر باندھ رکھے تھے۔۔۔

روحیل کے بیٹھک میں پلٹتے ہی صحن میں تمام اہل خانہ کی چہل پہل شروع ہو گئی۔۔

زید عاصم ڈرائیور کے ہمراہ گاڑیوں میں مطلوبہ سامان کی منتقلی میں جت گئے۔۔۔ شہلا امی کی ادویات اور باقی سازوسامان کو کمرے سے نکال کر باہر صحن میں لانے لگی۔۔۔

زینہ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ عروسی لباس تبدیل کر لے یا پھر ایسے ہی حجاب پہن لے۔۔

کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد سامعہ کو پیغام بھیجا۔۔۔

سامعہ تم جیسی چالاک لومڑی آج دن تک نہیں دیکھی ہے۔! آج مجھے تم تنہا چھوڑ کر دم دبا کر گھر چلی گئی" اور وہ جورومانویت کا بخار میرے پلے پڑا ہے، نجانے کتنا ضبط کر کے اس سے جان چھڑائی ہے۔ تمہیں پتا "" بھی ہے مجھے اس شخص سے بہت خوف آتا ہے۔

زینہ نے نم آلود آنکھوں سے سامعہ کو پیغام بھیجا اور خود بستر پر بیٹھ کر اپنا پسندیدہ شغل پورا کرنے لگی۔۔۔

اے زینہ۔! تم ابھی تک بیٹھی ہوئی ہو پھوہڑ بھابھی۔! عاصم نے کمرے کے سامنے سے گزرتے ہوئے اندر جھانکا۔۔۔

زینہ ہڑبڑا کر فوراً کھڑی ہوگئی۔ نہیں بس میں تیار ہونے لگی ہوں بس امی کو اپنی مکمل تیاری دوبارہ سے ! دکھالوں۔۔۔

اچھا جلدی کرو۔!! ماسی کو تو ہم گاڑی میں بٹھانے والے ہیں۔۔۔ وہ تمہیں اسلام آباد پہنچ کر دوبارہ دیکھ لیں گی۔۔

اور ہاں فی الحال تم اور

!ماسی آرہے ہو۔

کیوں ویرے۔؟؟؟

زید نے کچھ ضروری کام نپٹانے ہیں اور شہلا آپا بھی کہہ رہی ہیں کہ زید کو اکیلے نہیں چھوڑا جا سکتا ہے لہذا دونوں یہاں سے فارغ ہو کر اسلام آباد آجائیں گے۔۔

اچھا۔!زینہ کا دل گھبرانے لگا۔۔۔

یا اللہ اس شخص سے میرا آمنا سامنا بہت کم ہو۔پتا نہیں اپنے گھر لے جا کر کیا کرے گا۔۔؟؟

اگر اس بندے نے کسی بات پر وعدہ خلافی کی تو میرے پاس بھی تمام شروط کے سکرین شاٹس موجود ہیں۔۔۔

اس وقت تو بڑے جوش کے ساتھ میری ہاں میں ہاں ملائی جا رہی تھی۔۔

زینہ نے بجھے دل کے ساتھ خود کو حجاب میں لپیٹا اور اپنے اس کمرے کو الوداعی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔زندگی کی بہت ساری یادیں اس کمرے سے جڑی تھیں۔۔۔امی کی ہمراہی میں سونا جاگنا، دکھ درد بانٹنا، اپنی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کے پورے ہو جانے پر خوشی سے پھولے نہ سمانا، سبھی کچھ تو چھوٹ رہا تھا۔۔۔نیا ہمسفر، نئی جگہ، نئے لوگ اور نیا رہن سہن زینہ کو رلائے جا رہا تھا۔۔۔

یکدم گلا گھٹا فون تھرتھرایا۔۔

زینہ اگر تم نے اس طرح کی باتیں آئندہ کیں تو میں تمہارا حشر نشر کر دوں گی۔۔وہ تمہارا محرم، تمہارا" شوہر ہے، عزت سے رشتہ مانگ کر اپنے گھر کی چار دیواری میں لے جا رہا ہے۔۔اپنی محفوظ چھت تمہیں سونپ رہا ہے۔اگر مجھے پتا چلا کہ تم نے ڈر کے مارے اس سے ٹھیک طریقے سے بات نہیں کی تو میں نے عبدالسمیع کو لے کر تمہاری درگت بنانے اسلام آباد پہنچ آنا ہے۔اس کا گھر اب تمہارا گھر ہے۔۔۔مجھے !!دوبارہ شکایت کا موقع نہ ملے۔!سسرال پہنچ کر مجھے اپنی خیریت کا پیغام بھیج دینا"۔۔

زینہ پیغام پڑھ کر دل مسوس کر رہ گئی۔سامعہ بھی آنکھیں پھیر چکی ہے، سبھی کو روحیل ہی نظر آتا ہے۔ میرے جذبات احساسات کی کسی کو پرواہ نہیں ہے۔۔

نشیلی آنکھیں شکوہ کنائی پر اتر آئیں۔۔ٹپ ٹپ کرتے چند قطرے بے مول ہو گئے۔۔۔

فون اٹھا کر کلچ میں رکھنے لگی تو سکرین پر روحیل کا پیغام جھلملانے لگا۔۔۔

!.زینہ کچھ دیر بعد ہمیں نکلنا ہے لہذا بنا روئے دھوئے گھر سے نکلنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

مجھے کائنات میں اگر کسی سے محبت ہے تو وہ صرف تم ہو۔!تمہارا رونا مجھے نڈھال کرتا ہے خدارا بہادر بنو۔! تم باڈر پر نہیں بلکہ اپنے سسرال جا رہی ہو، اپنی ماں کی صحت کی بحالی کی خاطر تمہیں بہادر بننا ہو گا۔ایک اور درخواست اللہ کا واسطہ ہے۔!برائے مہربانی مجھے دیکھ کر ڈرنا چھوڑ دو۔۔

ناہی تو میرے سینگ نکلے ہیں اور ناہی میرے پیچھے دم لگی ہے۔

مجھے روتی بسورتی زینہ دکھائی نہ دے، باہر گاڑی میں تمہارا منتظر ہوں""""۔

!!!صرف تمہارا روحیل۔

ہائے اللہ۔!اس شخص کی اس والہانہ محبت کی سمجھ نہیں آتی ہے۔۔زینہ نے لرزتے ہاتھوں سے فون کلچ میں قید کیا اور اپنا شرعی لباس درست کرنے لگی۔۔۔

* *

رخصتی کا وقت آن پہنچا۔امی کو بہت آرام کے ساتھ روحیل کی مرسیڈیز بینز میں بٹھایا گیا۔۔جبکہ دوسری گاڑی ہونڈا اسیویک میں ڈیڈ ڈرائیور کے ہمراہ اگلی نشست پر براجمان ہو گئے۔۔۔

عاصم زید اور شہلا کے ہمراہ زینہ کو خارجی دروازے تک لایا گیا۔۔۔

روحیل نے زینہ کو خارجی دروازے سے نکلتے دیکھا تو فوراً گاڑی سے نکل کر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

زینہ جو کہ پہلے ہی حزن وملال کی کیفیت سے دوچار تھی، روحیل کا بڑھا ہاتھ دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

فوراً پلٹ کر عاصم کو دیکھا۔۔۔

بھابھی صاحبہ اپنے شوہر نامدار کا ہاتھ تھام لیں اور گاڑی میں براجمان ہو جائیں اس سے پہلے کہ یہ آسمانی بدلیاں ہم سب کو بھگو ڈالیں۔۔۔

چاروناچار زینہ نے روحیل کی طرف دایاں ہاتھ بڑھادیا جسے تھامتے ہی روحیل نے نرمی سے دباناواجب سمجھا۔۔۔

یار جنوری میں کس قدر ٹھنڈ بڑھ جاتی ہے۔۔۔عاصم ٹھٹھرتے ہوئے زید سے بغل گیر ہوا۔۔

اچھا آپا بہت جلد آپ سب دونوں سے ملاقات ہو گی ان شاء اللہ۔۔۔

روحیل نے زینہ کو ماسی امی کے پہلو میں بٹھا کر عقبی دروازہ بند کیااور زید شہلا کے ساتھ الوداعی سلام دعا کے بعد گاڑی کی اگلی مسافر نشست پر جا بیٹھا۔۔۔

بھیا گاڑی کون چلائے گا۔؟؟

باہر کھڑے عاصم نے واویلا مچایا۔۔

!!عاصم شرافت سے گاڑی کے اندر آؤاور گاڑی تم چلاؤ گے۔

!!!!بھیا۔

!!!جی چھوٹے۔

روحیل نے عاصم کی نقل اتاری۔۔

جبکہ عقب میں بیٹھی زینہ امی کے ساتھ لگ کر ہنوز اشکبار تھی۔۔۔

روحیل نے پلٹ کر عقب میں دیکھا۔۔

ماسی آپ نے پریشان بالکل بھی نہیں ہونا، ہم میرپور سے اسلام آباد تقریباً اڑھائی گھنٹے میں پہنچ جائیں گے ان شاء اللہ۔۔۔

! اللہ تم دونوں کو سکھی رکھے بیٹا۔۔

کوئی پریشانی نہیں ہے۔ گاڑی میں سردی نام کی کوئی چیز نہیں ہے، مجھے تو نشست کے اندر اور پاؤں کے ذریعے بھی گرمائش پہنچ رہی ہے۔۔۔!

ماسی چند دن قبل ان نشستوں کی گرمائش کا نظام درست کروایا ہے۔۔ اور مجھے خوشی ہے کہ آپ آرام دہ طریقے سے منزل مقصود تک پہنچ پائیں گی۔۔۔

بس بیٹا اللہ تمہیں اپنے غیبی خزانوں سے مالامال کردے۔ آمین۔۔

زید شہلا دونوں ہاتھ ہلاتے نظروں سے اوجھل ہونے لگے، سست روی سے گاڑی ڈھلوان نما شاہراہِ سے اتر کر مرکزی شاہراہ پر برق رفتاری سے چلنے لگی۔۔۔

!!!بیٹا سفر کی دعا پڑھ لیں۔

💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝💝

اللّٰہُ أَكْبَرُ، اللّٰہُ أَكْبَرُ، اللّٰہُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، »)

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ،

اللهمَّ أَنتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الأَهلِ، اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِن وَعثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ المَنظَرِ، وَسُوءِ المُنقَلَبِ فِي المَالِ وَالأَهلِ » صحیح مسلم:1342

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اسے مسخر کیا، جبکہ ہم اسے مطیع کرنے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقوی کا سوال کرتے ہیں۔ اور اس عمل کا جسے تو پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! ہم پر ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور ہم سے اس کی دوری کو لپیٹ دے۔ اے اللہ سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی اور گھر والوں پر نگہبان ہے، اے اللہ میں سفر کی مشقت، تکلیف وہ منظر اور مال اور گھر والوں میں برے لوٹنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

:جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تو یہی کلمات کہتے اور مزید اضافہ کرتے

(« آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ »)

ہم لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔

گاڑی میر پور کے احاطے سے نکل کر منگلا ڈیم کے پل پر برق رفتاری سے چلتی چلی جا رہی تھی۔ لاغر شہناز بیگم گاڑی میں رکھے گئے فالتو تکیوں کا سہارا لے کر نیم دراز ہو گئیں جبکہ دوسری طرف زینہ خاموشی سے ماں کی نشست سے لٹکی ٹانگوں کو اپنے گود میں رکھتے ہوئے دبانے لگی۔۔۔

گاڑی میں چھائے سناٹے کو روحیل نے توڑا۔۔

ماسی امی کچھ کھانا پینا ہے تو بتائیں آگے منگلا چھاؤنی آ رہی ہے۔

ارے نہیں بیٹا۔! بھوک نہیں ہے۔ بس مغرب سے پہلے خیر خیریت سے اسلام آباد پہنچ جائیں یہی کافی ہے۔۔۔

!ماسی چائے پی لیں۔

ارے نہیں بیٹا۔! اپنے گھر والی بات ہے۔ ضرورت ہوئی تو ضرور بولوں گی۔۔۔

زینہ تمہیں کچھ چاہیئے۔؟؟؟ روحیل نے یکدم پلٹ کر زینہ کو پکارا۔۔

ننن نہیں مجھے بھی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

زینہ کی لرزتی آواز روحیل کو اچھی طرح باور کروا چکی تھی کہ وہ کس قدر خوفزدہ ہے۔۔۔

میں ذرا ڈیڈ کی خیریت دریافت کر لوں، وہ ہم سے دس منٹ قبل میر پور سے نکل آئے تھے۔۔ روحیل نے خود کلامی کرتے ہوئے جیب سے فون نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ فون تھر تھرانے لگا۔۔۔

"ڈیڈ ابھی میں آپ کو ہی فون ملانے والا تھا۔۔"

جی ڈیڈ عاصم ہی گاڑی چلا رہا ہے۔۔جی زینہ ماسی بھی خیریت سے ساتھ ہی ہیں، بس ہم جی ٹی روڈ دینہ کے قریب پہنچنے والے ہیں ان شاء اللہ۔ "

ڈیڈ سے الوداعی کلمات کے فوراً بعد روحیل کی انگلیاں زینہ کو پیغام رسانی میں برق رفتاری سے چلنے لگیں۔۔

پیغام زینہ کے فون میں منتقل ہو چکا تھا مگر فون کلچ ندارد میں مقید تھا۔۔

روحیل نے پانچ منٹ کے انتظار کے بعد زینہ کو مخاطب کیا۔

پیغام زینہ کے فون میں منتقل ہو چکا تھا مگر فون کلچ ندارد میں مقید تھا۔۔

روحیل نے پانچ منٹ کے انتظار کے بعد زینہ کو مخاطب کیا۔

زینہ!!!۔

جججججججججی۔!زینہ کے گلے سے پھنسی ہوئی آواز نکلی۔۔۔

تمہارے فون کی بیٹری چارج ہے۔؟؟؟

میں دیکھتی ہوں۔ زینہ لرزتے ہاتھوں سے کلچ کھول کر فون کی بیٹری دیکھنے لگی تو روحیل کے دو پیغام جھلملا رہے تھے۔۔

جججججججی۔ !!!زینہ۔

بیٹری دیکھی ہے۔؟روحیل نے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔

جی اسی فیصد بیٹری باقی ہے۔۔زینہ نے فوراً جواب دیا۔۔۔

جبکہ فون پر روحیل کے پیغامات کی بھرمار ہوتی چلی جارہی تھی۔۔۔

چاروناچار پیغامات کھولے۔۔۔

اگر میرے ساتھ پیغامات پر بات نہیں کروگی تو میں تمہیں اس گاڑی سے اتروا کر اپنے ساتھ اکیلے اسلام آباد لے کر جاؤں گا۔! سمجھی تم۔!!

موبائل استعمال کے لئے ہوتا ہے ناکہ چھپانے کے لیے رکھا ہوا ہے۔۔۔

یااللہ۔! یہ شخص تو میرے سر پر سوار ہوتا جارہا ہے۔زینہ بے بسی سے گاڑی سے باہر کے مناظر میں خود کو مصروف کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

تکیوں پر نیم دراز امی بھی دواؤں کے زیر اثر غنودگی میں چلی گئیں۔۔

بے کل زینہ کا دل آنے والے دنوں کی وجہ سے خوفزدہ تھا۔۔کوشش کے باوجود بھی آنکھیں دغابازی کا تہیہ کرچکی تھی۔۔۔

بھابھی۔!!بھابھی۔!!بھابھی۔!!کہاں کھو گئی ہیں۔۔

اپنی سوچوں میں گم زینہ تیسری پکار پر یکدم چونکی۔۔

جی ویرے۔!زینہ کی گھٹی ہوئی آواز نکلی۔۔

بھابھی ابھی تو بھیا کی سنگت ملی نہیں ہے تو ہم مسکینوں سے نظریں موڑ لیں ہیں۔

ارے نہیں ویرے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔زینہ کا دھیما لہجہ بمشکل عاصم کی سماعتوں تک پہنچ پایا۔۔بھابھی تمہیں یاد ہے ایک بار جب ہم سب عید پر منگلا قلعہ گئے تھے اور بھیا نے تمہیں دھکا دے کر جھولے سے گرایا تھا۔۔؟؟

ننننہیں مجھے تو یاد نہیں ہے۔۔زینہ نے جان چھڑانی چاہی مگر روحیل زینہ کی نفسیات سے بخوبی واقف تھا اسلئے بولے بنا نہ رہ پایا۔۔

!زینہ کا حافظہ بہت تیز ہے عاصم، تم میری بیوی کو خواہ مخواہ تنگ نہ کرو۔۔۔

واہ واہ بڑے بھیا، چند گھنٹے قبل نکاح ہوا ہے اور ابھی سے زن مریدی کا سرٹیفیکیٹ بھی لے لیا ہے۔۔۔

یعنی چھوٹا بھائی جو سالوں سے آپ کے ساتھ ہے اسکی خوبیاں نظر نہیں آتیں ہیں، جو اکیلا پردیس کی خاک چھانتا پھرتا ہے۔۔جسے ایک عدد شریف زوجہ محترمہ کی بھی ضرورت ہے۔۔۔

زینہ شدید گھبراہٹ کے باوجود بھی عاصم کی شکوہ کنائی پر اپنے نقرئی قہقہے پر قابو نہ رکھ سکی۔۔۔

زینہ کی کھنکتی آواز گاڑی میں جلترنگ بجا گئی۔۔

روحیل نے زینہ کی ہنسی کی کھنک پہلی بار سنی تو دل نے دوبارہ سننے کی چاہ کر دی۔۔۔

روحیل کی انگلیاں پھرتی سے موبائل پر چلنے لگیں۔۔۔

"زینہ تمہاری کوئل جیسی آواز میرے کانوں میں رس گھول گئی ہے۔۔ میں نے ایسی دلفریب ہنسی پہلے کبھی نہیں سنی۔۔۔ ماضی میں جب بھی تم سے بات ہوئی تو تم ہمیشہ ہتھے سے اکھڑی ہوئی ملی۔۔ اب اگر مجھے پیغام کا جواب موصول نہ ہوا تو میں نے تمہیں پانچ منٹ کے اندر اندر اس گاڑی سے نیچے اتروالینا ہے۔ تم بخوبی جانتی ہو میں قول و فعل کا پکا ہوں۔!"

زینہ نے روحیل کا پیغام پڑھا تو جسم سے جان نکلتی محسوس ہونے لگی۔۔۔

یا ربی۔!! اس شخص نے تو ایک بھی شرط پر عمل درآمد نہیں کرنا۔۔۔

زینہ کے دل میں عجیب و غریب وسوسے سر اٹھانے لگے۔۔۔

چند لمحے سوچ کر جوابی پیغام ٹائپ کرنے لگی۔۔۔

"آپ نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے ہراساں نہیں کریں گے مگر آپ نے میرا خون خشک کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔۔ آپ کی نکاح والی ضد تو پوری ہو چکی ہے، اب سفر میں نئی ضد کی دھمکی کارگر ثابت نہیں ہو گی۔!"

روحیل نے زینہ کا جوابی پیغام پڑھتے ساتھ مسکرانا شروع کر دیا۔۔۔

شروط میں پیغام رسانی پر کوئی پابندی نہیں تھی اور اپنی منکوحہ سے پیغام رسانی پر لطف کی نیت رکھنا"

قابل قبول ہے نا کہ میں کسی غیر نامحرم لڑکی سے گپیں ہانکوں"۔۔

!میں کہیں بھاگی نہیں جا رہی ہوں۔! آپ کے گھر ہی جا رہی ہوں"۔"

!مگر میں اس سفر کو یادگار بنانا چاہتا ہوں۔"

!میرا یہ پہلا سفر ہے جو میں اپنی منکوحہ کے ہمراہ طے کر رہا ہوں"۔

زینہ نا چاہتے ہوئے بھی روحیل کے پیغامات کا جواب دینے پر مجبور ہو گئی۔۔

!برائے مہربانی آپ آرام فرمائیں۔

زینہ کے بغیر آرام کہاں ہے۔؟؟؟

!! آپ پھر پٹڑی سے اترنا شروع ہو گئے ہیں۔"

بات طے تھی کہ آپ پٹڑی سے نہیں اتریں گے"۔

💔 ہائے کاش۔!! میں صحیح معنوں میں پٹڑی سے اتر سکتا۔

!! آپ لاعلاج ہیں۔

روحیل کا علاج صرف زینہ حیات کے پاس موجود ہے لیکن زینہ حیات اپنی چھوٹی سی دنیا میں اس قدر" مگن ہو چکی ہے جیسے کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں رہی"۔۔

بھیا یہ آپ دونوں کا میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے کا کیا فائدہ ہے کہ میں اکیلا ادھر بیٹھا سڑ رہا ہوں۔عاصم نے چند لمحے کے لیے گردن موڑ کر روحیل کو گھورا۔۔۔

!!کوئی بات نہیں چھوٹے۔!!اپنے غیر شادی شدہ ہونے کا فائدہ اٹھاؤ اور گاڑی دوڑاتے جاؤ۔

روحیل نے عاصم کو بولتے ساتھ قہقہہ لگایا۔

یار یہ غیر شادی شدہ تو میرا لقب بنتا جا رہا ہے۔زینہ بھابھی میری شادی کی ذمّہ داری اب تمہارے ذمے !ہیں۔یہ میرے بھیا تو چاہتے ہیں کہ میرے سر سے بال اڑ جائیں تو تب میں شادی کی خوشی دیکھوں۔۔

دونوں بھائیوں کی نوک جھونک جاری ہوئی تو زینہ نے شکر ادا کیا کہ روحیل کا دھیان اس سے ہٹ جائے گا مگر روحیل بھی اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔

عاصم کے ساتھ ساتھ وہ زینہ کے ساتھ روابط میں ہم آہنگی بڑھانے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔۔۔

یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں بھول جاؤں گا اور عاصم کی باتوں میں محو رہوں گا۔مجھے تم دن رات اپنی" "نظروں کے سامنے چاہئے ہو۔

ٹھیک پانچ منٹ کے وقفے بعد زینہ کا فون دوبارہ تھر تھرایا۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ میں صبر کی بہت کمی ہے"۔!زینہ نے زچ ہو کر لکھا۔"

میرے خیال میں بہت صبر ہے بالخصوص تمہارے معاملے میں گزشتہ دو ماہ سے میرپور کی خاک چھانتا"

"رہا ہوں۔!ابھی تو بہت ساری باتیں، بہت سے حقائق پر تم سے باتیں کرنی ہیں ان شاء اللہ۔

زینہ نے پیغام پڑھ کر جواب دیئے بغیر فون دوبارہ کلچ میں رکھ دیا۔۔

!!عاصم یار گاڑی ذرا ایک طرف روکو۔

میرے خیال میں زینہ نے کبھی اتنا لمبا سفر پہلے طے نہیں کیا تو یہ بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہو گی۔۔ میں چاہتا ہوں اسے پانچ منٹ کے لیے چہل قدمی کے لیے لے جاؤں۔۔۔

سنتے ساتھ زینہ کے پسینے چھوٹ گئے۔۔۔جی چاہا بول دے کہ اسے نہیں جانا مگر کسی نئی کٹھن فرمائش سے بچنے کے لیے لب سی لیئے۔۔۔

گاڑی رک گئی۔

بھابھی صاحبہ آپ تشریف لے جائیں میں اکیلی جان یہاں پر بیٹھا آپ کا منتظر ہوں۔۔۔عاصم نے گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے وسیع احاطے میں جا کھڑی کی۔۔

گاڑی رکتے ہی روحیل فوراً اپنی نشست سے اتر کر عقبی نشست کا دروازہ کھولنے کے لیے بنا تاخیر کے آن دھمکا۔۔۔

!!زینہ باہر نکلو۔

زینہ کا جی چاہا رو دے مگر امی کی صحت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے صبر کا دامن نہ چھوڑا۔۔۔

آہستگی سے سوئی ہوئی ماں کی ٹانگیں سیٹ پر رکھیں اور خود اپنا حجاب سیدھا کرتے ہوئے گاڑی سے چارو ناچار باہر نکل آئی۔۔۔

!!ویرے۔۔

جی۔!عاصم نشست سے سر ٹکائے بیٹھا تھا فوراً سیدھا ہوا۔

کیا بات ہے زینہ بھابھی۔؟

وہ ویرے امی کا خیال رکھنا۔!زینہ نے عاصم کو تنبیہہ کی اور مجبوراً سامنے کھڑے روحیل کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

!!چلو۔

روحیل نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

زینہ نے احتجاجی نظروں سے انکار کرنا چاہا مگر پھر مجبوراً ہاتھ تھام لیا۔ گاڑی سے چند گز کے فاصلے پر پہنچ کر رہا نہ گیا۔۔

آپ کو پتا ہے مجھے چلنا بھی آتا ہے۔

اچھا۔!! یہ تو بہت خوشی کی بات ہے تم چل پھر لیتی ہو مگر یاد ہے نا جب دن میں تم میری باہوں میں جھول گئی تھی۔۔روحیل نے زینہ کا نرم و نازک ہاتھ دبایا ہے۔۔

وہ میں صرف لمبی ہیل کی وجہ سے لڑکھڑا گئی تھی وگرنہ کبھی بھی نہ گرتی۔ زینہ کا روٹھا لہجہ روحیل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

!" لمبی ہیل نے لاج رکھ لی ورنہ لڑکھڑانا تو ایک بہانا تھا۔"

کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں جان بوجھ کر لڑکھڑائی تھی۔؟؟

سمجھتا نہیں ہوں بلکہ یقین ہے۔!!روحیل نے زینہ کے ڈھکے چہرے سے ظاہر ان دو نشیلی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

آپ میرا ہاتھ چھوڑیں۔!زینہ نے بچوں کی طرح ہاتھ چھڑا کر بھاگنا چاہا۔۔۔

!زینہ کان کھول کر سن لو۔! یہ ہاتھ اگر تھاما ہے تو کسی میں اتنی جرآت نہیں ہے کہ چھڑوا سکے۔۔۔

آپ ہر وقت جنونی گفتگو کیوں کرتے ہیں۔؟؟

زینہ نے زچ ہو کر پوچھا۔۔۔

!کیونکہ میں سچا ہوں۔!میرے جزبے سچے ہیں۔!میری امنگیں سچی ہیں۔

!!اب یہ کپکپانا بند کرو تاکہ میری یہ باتیں تمہارے اس ننھے سے دماغ میں بیٹھ سکیں۔۔

زینہ نے ہری گھاس کی روش پر چلتے ہوئے روحیل سے دوبارہ ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کی۔۔۔

زینہ میرے پاس تمام شرعی، دنیاوی حقوق وواجبات محفوظ ہیں لہذا اپنی یہ بچوں والی ضد چھوڑ دو اور اچھی

!!بیوی بن کر رہنا سیکھو۔

میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔!ایک اور کمزور احتجاج۔

اچھا بیوی نہیں ہو تو اور کیا ہو۔؟؟

!!میں صرف آپکی منکوحہ ہوں۔

!تو چلو ٹھیک ہے منکوحہ سے بیوی بنانے میں کونسا کوہ کاف جانا پڑے گا۔

!!دیکھا ہے۔

کیا۔؟؟روحیل نے زینہ کو سنگی بینچ کی طرف لے جاتے ہوئے چڑانے کے لیے پوچھا۔۔

آپ کو میں نے بولا تھا کہ میرے ساتھ معنی خیز گفتگو سے اجتناب فرمائیں مگر آپ میری کسی بات کو

اہمیت ہی نہیں دیتے ہیں۔زینہ روہانسی سی ہو کر ہاتھ چھڑا کر بینچ کی طرف بڑھ گئی۔۔

اووووووووہ اچھا۔!!!میں واقعی بھول گیا تھا۔۔

ویسے میں تو بالکل سادہ گفتگو کرنے کا عادی ہوں یہ الگ بات ہے کہ سامع میری بات کو کوئی اور رنگ دے۔۔۔

!مجھے رنگ دینے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

!زینہ نے نروٹھے لہجے میں بولا۔

دل دکھانے کا تو بہت شوق ہے نا۔!روحیل نے محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔

!میں یہ والا شوق بھی نہیں رکھتی ہوں۔

!میرے خیال میں تو یہ تمہارا پسندیدہ مشغلہ ہے۔۔۔

آپ کو کس نے بتایا ہے۔؟؟

بھئی میں نے خود دیکھا ہے،خود تجربہ کیا ہے اور ابھی بھی کر رہا ہوں۔۔۔

کیا۔؟؟

!!تمہارے اوپر تجربہ۔

روحیل جان بوجھ کر بات کو طول دینے لگا، وہ چاہتا تھا کہ زینہ کے دل و دماغ میں شکوک و شبہات کسی طرح سے نکلیں، زینہ اس سے پوچھے، شکوہ کرے اور روٹھے۔۔۔ اتفاقاً روحیل کی یہ خواہش بھی اپنے منصوبے کے مطابق پوری ہو رہی تھی۔۔۔

باتوں باتوں میں دونوں سنگی بینچ سے اٹھ کر لہلہاتی فصلوں کی طرف چلنے لگے، گندم کی ہری بالیں اور سرسوں کے پیلے پھول اپنے جلوے بکھیر رہے تھے۔ ہری بھری گھاس کی روش پر چلتے ہوئے زینہ گویا ہوئی۔۔ مجھے واپس جانا ہے۔! امی کیا سوچیں گی۔؟

امی یہی سوچیں گی کہ میری بیٹی اپنے شوہر کے ہمراہ محفوظ ہے۔۔

نہیں مجھے شرم آتی ہے۔!! آپ بار بار شوہر بیوی والی گردان نہ کیا کریں۔۔۔

تو اور کیا بولوں۔؟؟

تمہارا بھائی تو بولنے سے رہا۔۔۔

دوستی کرنے کے لیے تم تیار نہیں ہو ورنہ میں تمہیں اپنی دوست کہہ کر پکار سکتا ہوں۔۔ مگر یاد رکھنا دل میں دوست نہیں بیوی ہی رہو گی۔۔ !

!! دیکھا ہے نا آپ پھر دوغلی معنی خیز بات کر رہے ہیں۔

یا اللہ۔!!میں کدھر جاؤں۔؟؟کس لڑکی سے پالا پڑ گیا ہے۔؟روحیل نے رک کر سر تھام لیا۔۔۔جبکہ زینہ نے پھسر پھسر رونا شروع کر دیا۔۔۔

زینہ میں تمہیں مطلع کر رہا ہوں اگر ایک منٹ کے اندر اندر رونا بند نہ کیا تو میں نے تمہیں اپنی باہوں میں بھر کر لے جانا ہے، تم گاڑی تک قدموں پر چل کر نہیں جاؤ گی۔!!پھر نہ کہنا کہ مجھے ویرے اور امی سے شرم آتی ہے۔۔۔۔اسے صرف دھمکی نہ سمجھنا۔!!

پھسر پھسر رونا تیز تیز بھاں بھاں میں منتقل ہونا شروع ہو گیا۔۔

ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتی ہو تو ایسے ہی سہی۔۔روحیل زینہ کو اٹھانے کے لیے آگے بڑھا مگر زینہ نے دوڑ لگا دی۔۔زینہ تم سمجھتی ہو میرے سے تیز بھاگ سکتی ہو تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔۔!

روحیل نے پھرتی سے بھاگ کر زینہ کو جا لیا۔ایک لمحے کی تاخیر کے زینہ روحیل کی باہوں میں مچل رہی تھی۔۔

پلیز مجھے نیچے اتار دو۔!زینہ کی منت سماجت شروع ہو گئی۔

مجھے حقیقتاً ویرے اور امی کو دیکھ کر شرم آئے گی۔۔۔

آئندہ میری بات مانو گی نا۔؟؟

مانوں گی۔!پلیز مجھے نیچے اتار دیں۔!روہانسی زینہ کی منتیں اپنے عروج پر تھیں۔۔

زینہ کی اشکبار آنکھوں اور بے بسی کو دیکھتے ہوئے روحیل نے زینہ کو آرام سے نیچے اتارا۔۔

آپکی بات مانوں گی مگر جائز والی۔ بولتے ساتھ زینہ نے پانچ منٹ کی مسافت پر کھڑی گاڑی کی طرف بنا پلٹے دوڑ لگا دی۔۔۔ جبکہ روحیل سر جھٹک کر رہ گیا۔۔

زینہ تم واقعی مجھے ناکوں چنے چبوانے کا سوچ کر آئی ہو مگر میرا نام بھی روحیل ہے۔۔ تم اپنی سوچوں سے بڑھ کر مجھے پاؤ گی۔۔

تم میری اور صرف میری ہو۔ !تمہاری سوچوں کے تمام راستے میرے سے شروع ہو کر مجھ پر ہی رکیں گے۔۔

****

جب زینہ ہانپتی کانپتی گاڑی تک پہنچی تو عاصم کو اپنی نشست پر اونگھتے ہوئے پایا۔۔۔

!!ویرے دروازہ کھولو۔

زینہ نے عاصم کے شیشے کو تھپتھپایا۔۔۔

عاصم ہڑبڑا کر سیدھا ہوا اور فوراً باہر نکل کر عقبی نشست کا دروازہ کھولا۔۔

زینہ بھابھی۔ !ہانپ کیوں رہی ہو۔ ؟؟

وہ دراصل اسے ریس لگانے کا شوق ہو رہا تھا۔ زینہ کے منہ کھولنے سے قبل ہی روحیل اسکے سر پر آن دھمکا اور بات کو اچک لیا۔۔ جبکہ زینہ کو روحیل کی جنونی طبیعت سے مزید خوف آنے لگا۔۔۔

!!میرے سے بھاگ کر آئی ہو نا گھر پہنچنے پر تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا"۔"

کلچ میں پڑا فون تھر تھرایا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی زینہ نے پیغام کو بغور پڑھا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑنے لگے۔ اللہ جانے اب اور کونسی آزمائشوں کا سامنا کرنا باقی ہے۔

روحیل کاش میری زندگی میں نہ آتے یا پھر میں اپنی ماں کی صحت کی بنا پر اتنی مجبور نہ ہوتی۔۔ میں کبھی بھی اس رشتے کے لیے حامی نہ بھرتی۔۔۔

ٹپ ٹپ آنسو برسنے لگے۔۔

میں نے تمہیں پہلے بھی بولا ہے کہ مت رویا کرو مگر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی ہے۔؟ تمہیں پتا ہے" تمہارا رونا مجھے اذیت سے دوچار کرتا ہے"۔۔۔

زینہ نے پیغام پڑھتے ساتھ ہی سامنے روحیل کی نشست کو دیکھا جو بنا پلٹے زینہ کے بارے میں 100 فیصد درست اندازہ لگا رہا تھا۔۔

اس شخص کو کیسے پتا چلا ہے کہ میں رو رہی ہوں۔۔۔ یہ تو مجھے میرے سے زیادہ جاننے لگا ہے۔۔

آپ میری فکر نہ کریں اور کچھ دیر سو جائیں تا کہ میری سزا میں کمی واقع ہو جائے"۔۔۔"

!ہاہاہاہاہاہاہاہا" کسی پاکیزہ کردار سے محبت کرنا اگر سزا ہے تو میں یہ سزا تمہیں بار بار دونگا"۔

لاعلاج۔!!!زینہ نے زچ ہو کر لکھا۔۔۔

ابھی معالجہ آگئی ہے تو علاج کا حصول ناممکن نہیں رہا ہے۔۔۔

!!میں امی کے فزیو تھیراپسٹ کی تکمیل تک آپ کے یہاں ٹھہروں گی، پھر مجھے میرپور لوٹنا ہے"۔"

زینہ حیات تمہاری تمام کشتیاں میں میرپور جلا کر آیا ہوں، واپسی کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ اچھی"

!!طرح سے دماغ میں بیٹھالو"۔

اسی نوک جھونک میں گاڑی ایک عالیشان تین منزلہ کوٹھی کے سامنے آن رکی۔۔۔

چوکیدار نے لپک کر خارجی دروازے کے بڑے بڑے پٹ واہ کر دیئے۔۔

گاڑی چند لمحوں میں باغیچے کے ساتھ بنی اینٹوں کی کشادہ روش پر آن رکی۔۔۔

یار عاصم۔!ڈیڈ ابھی تک نہیں پہنچے ہیں؟ روحیل نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

اچھا چلو تم ماسی امی کی وہیل چیئر نکالو۔!میں ڈیڈ کو کال کرتا ہوں۔

روحیل گاڑی سے نکل کر عقبی نشست کی طرف آ گیا اور شہناز بیگم والا دروازہ کھولا۔ جبکہ زینہ ہنوز بیٹھی کشمکش میں مبتلا تھی کہ خود سے نکل جائے یا روحیل کا انتظار کرے۔۔۔

روحیل گاڑی سے نکل کر عقبی نشست کی طرف آگیا اور شہناز بیگم والا دروازہ کھولا۔ جبکہ زینہ ہنوز بیٹھی کشمکش میں مبتلا تھی کہ خود سے نکل جائے یا پھر روحیل کا انتظار کرے۔۔۔

دونوں بھائیوں نے شہناز بیگم کو سہارا دے کر بمشکل ویل چیئر پر بٹھایا، اور عاصم انہیں ویل چیئر سمیت لے کر گھر کے اندرونی حصے کی طرف چل پڑا۔۔۔

ہائے ویر نے تو میری طرف دیکھا بھی نہیں اور چل پڑا ہے، کم از کم ایک مرتبہ پلٹ کر دیکھ پوچھ تو لیتا۔ زینہ کے دل نے دہائی دی۔۔۔

ویر بھی بدل گیا ہے۔۔۔

زینہ خاموشی سے بیٹھی یہ سارا منظر شکوہ کنائی کی نظر کرنے میں غلطاں تھی کہ روحیل اسکی نشست کی طرف پلٹا۔۔

زینہ باہر نکلو۔ !روحیل نے گاڑی کا دروازہ وا کر کے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔

زینہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ روحیل کا ہاتھ تھاما اور باہر نکل آئی۔۔۔ ایک تو طویل سفر کی تھکان اوپر سے روحیل کا خوف اعصاب پر بری طرح سوار تھا۔۔، ناتواں جان کچے پٹھوں کے ساتھ بنا کچھ بولے

روحیل کا ہاتھ تھام کر اس کی ہمراہی میں چلنے لگی۔۔۔ صد شکر لمبی ایڑھی والا جوتا سامان میں رکھ چھوڑا وگرنہ اس ہنگامی صورتحال سے نپٹنے کا حوصلہ زینہ کھو چکی تھی۔۔۔

منتشر دھڑکنیں، خشک گلا، میک اپ زدہ چہرہ، جوڑے میں جکڑے بال اور کامدار لباس میں ملبوس زینہ اس وقت مکمل طور پر روحیل کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔

روحیل کی خاموشی زینہ کی حالت ابتر کرنے لگی۔۔ زینہ خاموشی سے اس دھمکی باز کے ساتھ چلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

اینٹوں سے بنی کشادہ روش پار کر کے اندورنی ہال میں داخل ہوتے ہی زینہ کی آنکھیں چندھیا گئیں۔۔ سفید سنگ مرمر کا فرش اور لکڑی سے مزین نصف دیواریں، دبیز صوفے، میز کرسیاں اپنی مثال آپ تھے۔۔۔

زینہ ایک نظر میں ہال کے چاروں اطراف میں دروازوں کی تعداد کا تعین نہ کر پائی مگر سارا دھیان امی میں اٹکا ہوا تھا۔۔ پتا نہیں امی کونسے کمرے میں چلی گئی ہیں۔ ویر بھی غائب ہی ہو گیا ہے۔۔ کون ایسے کرتا ہے بھلا۔؟

آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں مگر روحیل کے خوف سے خود پر قابو پانے کی ناکام کوشش جاری رکھی۔۔۔

کشادہ ہال کے بیچ و بیچ گولائی میں بنی کشادہ سیڑھیاں بھی اپنی مثال آپ تھیں۔۔ مضبوط لکڑی سے بنی ریلنگ اور زینے ناظر کو اہل خانہ کی مالداری کا ثبوت دے رہے تھے۔۔۔

ایک دو بار زینہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا مگر ہاتھ تھامنے والا بھی روحیل تھا۔ فورا رک کر آنکھ کے اشارے سے ساتھ ساتھ چلنے کا حکم صادر فرمایا۔۔۔

ہائے امی کدھر گئیں ہیں۔؟؟ وہ تو اتنی سیڑھیاں نہیں چڑھ پائیں گی۔۔۔

مجھے تو امی کے ساتھ ٹھہرنا ہے تو پھر یہ شخص مجھے کہاں پر لے جا رہا ہے۔۔۔

آخری زینے کے بعد ایک لمبی گلی اور اسکے دونوں طرف قرینے سے سجے کمرے، اوپری منزل پر تو گویا کوئی پرندہ پر نہیں مارتا تھا۔۔۔ شدید قسم کی خاموشی۔۔۔ زینہ کا دل گھبرانے لگا۔ اپنا پانچ مرلے کا مکان جس کے صحن میں بیٹھ کر وہ کھلے آسمان کو تو دیکھ سکتی تھی۔ مگر یہاں پر تو بیش قیمت ساز و سامان سے سجا گھر کم سویا ہوا بند محل زیادہ معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

ایک دروازے پر پہنچتے ہی روحیل نے ہاتھ چھوڑا اور اندر جانے کا حکم جاری کیا۔۔۔

زینہ تھوک نگلتی کمرے کے اندر داخل ہوئی تو روحیل نے عقب سے دروازہ کنڈی کر دیا۔۔۔

کلک کی آواز پر زینہ تڑپ کر پلٹی۔۔۔

ییییییہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔؟؟ میری امی کدھر ہیں۔؟؟

مجھے تو امی کے ساتھ ہونا چاہئے تھا۔۔۔!زینہ نے بھاگ کر دروازہ کھولنا چاہا جسے روحیل نے سرعت سے روک دیا۔۔۔

آپ بولتے کیوں نہیں ہیں۔؟؟؟

مجھے شدید گھبراہٹ ہو رہی ہے۔پلیز دروازہ کھولیں مجھے امی کے پاس جانا ہے۔۔۔زینہ نے زارو قطار رونا شروع کر دیا۔۔جبکہ روحیل سینے پر ہاتھ باندھے خاموشی سے بند دروازے کے سامنے پہاڑ بن کر کھڑا تھا۔۔۔

آپ جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں۔؟؟؟آپ نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔؟؟آپ نے مجھے اغواء کر لیا ہے۔!!اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دیں۔میرا دم گھٹ جائے گا۔!!زینہ رو رو کر نڈھال ہونے لگی۔۔

روحیل ہنوز خاموش کھڑا اسے ہراساں کر رہا تھا۔۔۔

مجھے پہلے ہی شک تھا آپ نے مجھے استعمال کرنا ہے،آپ صرف مجھ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہتے ہیں،وہی باتیں جو میں نے یونیورسٹی میں آپ کے ساتھ کہیں تھیں آپ نے ان باتوں کا بدلہ لینے کے لئے نکاح کا ڈھونگ رچایا ہے۔۔۔

زینہ روتے روتے فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔

روحیل نے آگے بڑھ کر زینہ کا نقاب ہٹایا اور زینہ کو کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو بیوقوف لڑکی۔! کیا میں تمہیں بیوپاری لگتا ہوں۔؟؟ کوٹھے پر بیٹھا کوئی دلال لگتا ہوں جو ایک پاکیزہ نفس کی سودے بازی کرنے چلا ہے۔۔۔ نکاح تو عزت و تکریم کی چادر ہے جو میں تمہیں کتنے گھنٹے قبل گواہوں کی موجودگی میں اوڑھا چکا ہوں۔ اور بیوی کے ساتھ تخلیہ کوئی جرم تو نہیں ہے۔۔!!!

تم واقعی میں بیوقوف ہو یا مجھے تنگ کرنے کے لیے بن رہی ہوں۔۔۔؟؟

روحیل کا دھیما لہجہ اور محبت بھری نظروں کی تاب نہ لا کر زینہ نے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔

آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟؟

!مجھے اپنی امی کے ساتھ ہونا چاہئے تھا۔

امی کا خیال رکھنے کے لیے ملازمہ اور عاصم موجود ہیں، تم کیوں گھل رہی ہو۔؟

مجھے یہاں پر لانے کی کیا تک بنتی ہے بھلا۔؟؟؟

بتاؤں کیا تک بنتی ہے۔؟؟ روحیل کی نظروں کے ارادے دیکھ کر زینہ نے گھبرا کر انگلیاں مروڑنا شروع کر دیں۔۔

!مجھے نہیں پتا مجھے امی کے پاس جانا ہے ابھی اور اسی وقت پلیز۔۔

زینہ الزام تراشیوں کو بھول کر منت سماجت پر اتر آئی۔۔ جبکہ روحیل اطمینان سے بھرپور زینہ کے

چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔

!!حجاب اتارو۔

جییییی۔؟

مجھے نہیں اتارنا میں اپنے کمرے میں جا کر اتار لوں گی۔ کورا جواب پا کر روحیل آگے بڑھا۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے برقعے کے وسطی بٹن کھولنا کونسا راکٹ سائنس ہے۔!اور سر سے حجاب اتارنا بھی

!بہت سہل ہے میری بیوی صاحبہ۔۔

ظہر عصر تو تم پڑھ ہی چکی ہو تو اب لگے ہاتھوں اپنے شوہر کا دل جیتو۔۔

مغرب میں ایک گھنٹہ باقی ہے۔۔۔روحیل نے زینہ کو باتوں میں الجھالیا۔۔

زینہ روحیل کی باتوں اور نئی نئی حرکتوں پر ششدر رہ گئی۔۔۔

زبان گنگ ہو گئی مگر نشیلی آنکھیں وفاداری نبھانے میں پیش پیش تھیں، آنسوؤں کی لڑیاں بلا روک ٹوک

نینوں کا کاجل اپنے ساتھ بہائے چلے جا رہی تھیں۔۔۔

روحیل نے بت بنی زینہ کا حجاب سرکا کر نرم ہاتھوں سے اتارا اور بستر کی پائنتی پر پھینکا۔۔۔ حجاب کی بدولت ریشمی بال سر کے ساتھ چپکے ہوئے تھے مگر حجاب کے اترتے ہی ریشمی زلفوں کی چند لٹیں ڈھیلے ڈھالے جوڑے سے بے وفائی کرنے لگیں۔۔

روحیل کے ہاتھ زینہ کے عبایا کی طرف بڑھے تو زینہ نے روتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے پیچھے ہٹایا۔۔۔

پھر ہمت کر کے گویا ہوئی۔

آپ صرف مجھے دیکھنا چاہتے ہیں نا۔؟ یہ لیں جی بھر کر دیکھ لیں، زینہ نے غصے میں سارے بٹنوں کو سرعت سے نوچنا شروع کر دیا۔۔۔

(عبایہ) برقعہ وسط سے کھل کر زمین بوس ہو گیا۔ سفید میکسی میں زینہ کے جسمانی خطوط واضح ہونے لگے۔۔ سانولی سلونی دبلی سی زینہ سفید میکسی میں مومی گڑیا لگ رہی تھی۔ سوگوار نشیلی آنکھیں روحیل کا دل مٹھی میں لینے لگیں۔۔

دیکھ لیا ہے نا مجھے۔؟ حسرت پوری ہو گئی یا ابھی باقی ہے۔؟؟

میرے خیال میں آپ کی خاموشی اس بات کی شاہد ہے کہ حسرت پوری نہیں ہوئی ہے۔۔

زینہ نے جوڑے میں جڑی پنوں کے ساتھ زور آزمائی شروع کر دی۔۔۔

جوڑا کھلتے ہی گھنیری لمبی ریشمی سیاہ زلفیں زینہ کے شانوں پر بکھر گئیں۔۔۔

روحیل ہنوز ہاتھ باندھے خاموشی سے زینہ کی دیدہ دلیری پر خوش ہو رہا تھا، اسکا ہر تیر مطلوبہ نشانے پر بیٹھ رہا تھا۔۔۔

زینہ روحیل کی طویل خاموشی پر جھلا گئی۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کی پیاسی نگاہیں مزید کی منتظر ہیں۔۔۔

آپ کا وہ شوق بھی پورا کر دیتی ہوں مگر خدارا مجھے میری ماں سے ملوا دیں۔۔ مجھ مغوی لڑکی پر رحم فرمائیں۔۔۔

زینہ نے دونوں ہاتھ اپنی پشت کی طرف لے جا کر میکسی میں لگی زپ کو کھولنا شروع کر دیا۔۔۔

ابھی چند انچ تک کھینچ تان کر زپ کی شنوائی ہوئی تو روحیل نے لپک کر زینہ کے ہاتھ روک دیئے۔۔۔

!تم پاگل ہو گئی ہو۔۔!بس کر دو اب۔

تمہارا یہ دھوپ چھاؤں سا مزاج بھی عجیب ہے، کبھی تم خوف سے لرزتی ہو تو کبھی تم بپھری شیرنی بن جاتی ہو۔۔!! کبھی دعوت نظارہ دیتی ہو تو کبھی بے رخی پہ اتر آتی ہو۔!روحیل نے زینہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کا آغاز کیا۔

میں تمہیں اپنے کمرے میں اس لیے لایا تھا کہ تمہیں تمہارے حقیقی مقام سے متعارف کروا سکوں۔

اور شوہر کے سامنے بے حجاب ہونا گناہ تو نہیں ہے زینہ۔۔۔

تم کیوں میرے بارے میں اس قدر بدگمان ہو۔؟؟

میں تو تمہیں صرف اپنے ساتھ مانوس کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں تمہارے اندر کا خوف زائل ہو جائے۔۔۔

تم بیوی ہو میری۔! میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تم زینہ۔! مجھے تمہارے جسم سے زیادہ تمہاری سوچ، تمہاری روح سے محبت ہوئی ہے۔ سرراہ کسی روتی بلکتی لڑکی کی ایک جھلک دیکھ لینا محبت کی دلیل نہیں ہے۔۔۔

میری محبت کا آغاز تو ایک خاص لمحے، ایک خاص وقت پر ہوا تھا۔۔ خیر چھوڑو۔! یہ باتیں ابھی تمہارے اس ننھے منے دماغ میں نہیں بیٹھیں گی۔۔

روحیل نے بت بنی زینہ کو کندھوں سے تھام کر جہازی سائز نرم گداز بستر پر بٹھایا، پھر آگے بڑھ کر زینہ کی پشت پر ادھ کھلی زپ کو بند کیا اور خود کونے میں پڑی الماری میں اپنی شیروانی اتار کر لٹکانے لگا۔۔

زینہ اضطرابی کیفیت سے دوچار اپنے ہونٹ کا کونا چبانے لگی۔۔۔

روحیل زینہ کی طرف پلٹا۔

تم نے غسل خانے جانا ہے تو یہ بس چند قدموں کے فاصلے پر ہے۔ جاوء اپنی یہ رونی صورت پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارو۔! بلکہ اس میکسی کو تبدیل کر لو۔!!!

یکدم زینہ نے گھبرا کر خوبرو روحیل کی طرف دیکھا جو مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔ زینہ کے دل کے تار چند ثانیوں کے لیے چھڑ گئے۔۔۔

ہر معمولی بات پر کیوں ڈرتی ہو۔۔؟ تمہاری ضرورت کا تمام سامان میرے کمرے میں رہے گا، تم صرف رات کو ماسی امی کے ساتھ سویا کرو گی، جب تک وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو جاتیں اور پھر تمہیں رخصت ہو کر اس کمرے میں آنا ہے۔!! تمہارا اصل مقام یہیں پر ہے، اس شخص پر اس شخص سے جڑی ہر چیز پر ہے۔۔ میں اپنے وعدے سے نہیں مکروں گا۔۔! روحیل نے مزید وضاحت دی۔۔

مجھے نیند سے اٹھانا تمہاری ذمہ داری ہو گی اور رات دس بجے کوفی یا چائے میرے کمرے میں خود پہنچانی ہو گی کیونکہ میں رات گئے تک کام کرتا ہوں اور فجر کے بعد سوتا ہوں۔۔!

میری بات سمجھ آگئی ہے یا دوبارہ سمجھاؤں۔؟؟ روحیل نے زینہ کو چھیڑتے ہوئے اپنی آنکھیں پھیلائیں۔۔۔

اب بیٹھی مجھے کیا گھور رہی ہو۔؟ لگتا ہے تمہیں مجھ سے دوران سفر شدید قسم کی محبت ہو گئی ہے۔؟؟؟ جاؤ الماری میں سے شب خوابی کا لباس میرا مطلب ہے جو تمہیں آرام دہ لباس لگتا ہے نکال کر پہن لو۔۔!!!

روحیل لفظ شب خوابی کی ادائیگی پر خود ہی چوکنا ہو گیا اور فوراً وضاحت دے دی۔۔

زینہ روبوٹ کی طرح روحیل کے اشارے پر چلتی الماری تک آئی تو الماری میں لٹکے رنگ برنگی لباس دیکھ کر دنگ رہ گئی۔۔

خاموشی سے ایک سوتی شلوار قمیض نکال کر غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔۔

یا اللہ اس بے حس لڑکی کے دل میں میری محبت جاگزیں کر دے۔۔۔ آمین۔۔۔

روحیل نے گھبرائی شرمیلی سی زینہ کو غسل خانے کی طرف بڑھتے دیکھا تو دل کی گہرائیوں سے دعا نکلی۔۔۔

کالے اور فیروزی رنگ کے امتزاج کے ساتھ ڈھیلی ڈھالی قمیض اور ساتھ میں ہم رنگ پاجامہ، میک اپ سے مبرا دھلا نکھرا چہرہ، ریشمی زلفیں بکھیرے سوگوار نشیلی جھکی آنکھوں کے ساتھ غسل خانے سے نمودار ہوئی۔۔۔

چند لمحوں کے لیے روحیل کا دل مچلا کے اپنی اس قیمتی متاع کو اپنے مضبوط حصار میں جکڑ لے مگر پھر حکمت سے سوچ کر خود کو ڈپٹا۔۔۔

گھبرائی سی زینہ نے ملتجی نظروں سے روحیل کو دیکھا۔۔۔

وہ اس جوڑے کے ساتھ دوپٹہ نہیں ہے کیا۔؟؟ دوپٹہ ہونا تو چاہیئے تھا، شاید درزی نے ٹسل لگاتے ہوئے ساتھ نہیں دیا ہے۔

روحیل کے منہ سے لفظ ٹسل سن کر زینہ کو جھٹکا لگا۔ اللہ جانے درزی بھی خود ہی نہ ہو۔ گھر میں کوئی عورت موجود نہیں ہے تو پھر باریک بینی سے زنانہ کپڑوں کے بارے میں کیسے اتنی معلومات ہو سکتی ہیں۔؟ زینہ اپنی سوچوں کے گھوڑے دوڑانے لگی۔۔۔

روحیل نے آگے بڑھ کر الماری میں لٹکے کپڑے کھنگالنا شروع کر دیئے۔۔۔

چلو کوئی نہیں میں کل درزی کو فون کر کے پوچھ لوں گا۔۔

!! یہ میکسی کیوں تھامے کھڑی ہو؟ اسے ادھر ہی لٹکا دو۔

خیالوں میں گم زینہ یکدم چونکی۔۔
جججججججی۔

میکسی سے فراغت کے بعد وہی ملتجی نظریں۔

وہ میں اب امی سے مل سکتی ہوں۔؟؟؟ انگلیاں مروڑتے ہوئے زینہ نے پوچھا۔۔۔

اپنی ان مخروطی انگلیوں کو کیوں سزا دیتی ہو۔؟؟؟

ابھی ہم دونوں اکھٹے نیچے جائیں گے تو وہ تمہارا ویر عاصم اور ماسی امی زیادہ خوش ہوں گے۔۔۔

روحیل نے زینہ کا ہاتھ تھام کر تھپتھپایا۔۔۔

!زینہ گردن ہلا کر رہ گئی۔۔۔وہ میں کوئی اور دوپٹہ لے لوں۔۔

!ہاں لے لو مگر میرے سامنے نہیں باقی اہل خانہ کے سامنے صرف۔
!ججججججججججی۔

تم ابھی بھی ہکلا رہی ہو۔؟

روحیل نے الماری کے پٹ کھول کر دوپٹے کی تلاش میں محو زینہ کو مدد فراہم کرنے کی پیشکش کی۔۔۔

میرے خیال میں یہ سادہ سا دوپٹہ اس جوڑے کے ساتھ جچے گا۔۔۔

!!!جی۔۔

زینہ تمہارے بال بہت خوبصورت ہیں۔!روحیل کی زبان الماری کے پٹ بند کرتے ہوئے دوبارہ پھسلی

جبکہ زینہ نے بالوں کو پونی میں جکڑنے کے لیے دائیں بائیں دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

کچھ ڈھونڈ رہی ہو۔؟؟

جی بالوں کو باندھنا چاہتی ہوں۔زینہ نے مجرموں کی طرح اپنی نئی فرمائش ظاہر کی۔۔۔

سنگھار میز کے دراز میں کلپ پونیاں سبھی موجود ہیں مگر بالوں کو کھلا رہنے دو۔ مجھے بہت اچھا لگے گا۔۔۔

اس شخص کو کلپ پونیاں بھی خریدنی آتی ہیں۔؟

کیا پتا کسی زنانہ دکان میں کام کرتا رہا ہے یا پھر مختلف سہیلیوں نے یہ سب سکھا دیا ہے۔۔۔

#Zaynah_Hayyat***************************

پر تکلف کھانے کے بعد گپ شپ کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا جبکہ زینہ امی کے بستر پر دبکی بیٹھی تھی ،آدھے سے زیادہ جسم کمبل میں چھپا رکھا تھا۔۔

روحیل کا سارا دھیان زینہ کی ہر چھوٹی موٹی حرکت پر تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ وہ زینہ کی ہر حرکت کو ازبر کر رہا ہے۔۔۔۔

یار ڈیڈ نے آج پھپھو کی وجہ سے اتنی پیاری محفل چھوڑ دی ہے۔۔ تمہیں تو پتا ہے ڈیڈ پھپھو کی کوئی بات نہیں ٹالتے اور آج تو انہوں نے اچانک چھاپہ مارا ہے تو ڈیڈ کیسے پیچھے رہ سکتے ہیں۔۔

عاصم نے روحیل کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

ماسی امی کل دن دو بجے فزیو تھراپیسٹ گھر آئے گا۔۔ اول تو عاصم گھر پر ہو گا ورنہ میں بھی جاگ چکا ہوں گا۔۔۔

آپ کو ہفتے میں دو دن جم لے کر جائیں گے اور باقی پانچ دن فزیو گھر آیا کرے گا۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا ہے جیسے تم لوگوں کو مناسب لگے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ میں تو بس اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہتی ہوں تا کہ محتاجی سے بچ سکوں۔۔ شہناز بیگم کی آنکھیں پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

ارے ماسی امی۔!!! آپ تو ویسے ہی پریشان ہو رہی ہیں۔ اسلام آباد کا سب سے بہترین فزیو آپ کو ورزش کروائے گا۔۔ دیکھنا دو ہفتوں میں آپ اپنے پاؤں پر چل کر باہر باغیچے میں جائیں گی ان شاء اللہ۔۔

روحیل عاصم دونوں تسلی دینے میں جت گئے جبکہ زینہ کو تو بس رونے کا بہانا چاہیئے ہوتا ہے اسکی آنکھیں تو برساتی نالے بہانے میں ماہر ہیں۔۔ روحیل سوچ کر رہ گیا۔۔۔

ماسی آپ لوگ آرام کریں۔ ہم لوگ بھی چلتے ہیں ابھی۔۔

عاصم نے مشترکہ الوداعی سلام بولا اور کمرے سے نکل گیا۔۔ زینہ حیران و پریشان تھی کہ ویر عاصم اس سے اس قدر فاصلے کیوں بڑھا رہا ہے۔ شاید اس عاشق مزاج نے ہی بولا ہو کہ اسے موقع فراہم کیا جائے۔۔ اشکبار زینہ نے گالوں کو رگڑتے ہوئے سوچا۔۔۔

ماسی رات کو میں جاگ کر کمپیوٹر پر کام کرتا ہوں، آپ کو کسی قسم کی کوئی ضرورت پیش آئی تو مجھے ضرور مطلع کرنا۔۔

روحیل نے بستر کی پائنتی پر بیٹھتے ہوئے شہناز بیگم کو یاددہانی کروائی جبکہ چند ہاتھ کے فاصلے پر زینہ غم کی تصویر بنی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔

چلیں ماسی میں آپکو لیٹنے میں مدد کرتا ہوں، یہ بڑے والے تکیے مجھے دیں دے۔۔۔

روحیل نے آگے بڑھ کر ساس کو سہارا دیا جبکہ نظریں زینہ کے چہرے کا طواف کر رہیں تھیں۔۔۔

زینہ تم اس طرف آؤ۔! ماسی امی کو دیوار کی طرف لیٹنے دو۔۔

جی۔!! زینہ فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی جگہ سے کھسک کر روحیل کی جانب بڑھی جہاں وہ بستر کے قریب کھڑا ہدایات دے رہا تھا۔۔۔ زینہ کے قریب آتے ہی کان میں سرگوشی کی۔۔۔

مجھے تمہارے بنا چین نہیں آئے گا پلیز رات کو کچھ دیر میرے ساتھ فون پر بات کر لینا۔۔ اور تمہیں پہلے بھی بارہا بول چکا ہوں کہ رونا دھونا چھوڑ دو مجھے تمہارا رونا دھونا اذیت دیتا ہے۔۔ روحیل نے ایک ہی سانس میں اپنی بے کلی زینہ کے گوش گزار کر دی۔۔

زینہ کے کان کی لوئیں یکدم لال پڑ گئیں۔۔ دل کی دھڑکنیں بے قابو ہونے لگیں۔۔

اگر عمل نہ ہوا تو اس کمرے سے اٹھا کر لے جاؤں گا۔

!!!ماسی تو ویسے بھی اکثر دواؤں کے زیر اثر رہتی ہیں۔۔

اس نئی دھمکی پر زینہ کی حالت ابتر ہونے لگی۔۔۔

اگر عمل نہ ہوا تو اس کمرے سے اٹھا کر لے جاؤں گا۔

!!!ماسی تو ویسے بھی اکثر دواؤں کے زیر اثر رہتی ہیں۔۔

اس نئی دھمکی پر زینہ کی حالت ابتر ہونے لگی۔ گھبرا کر روحیل کی طرف دیکھا جسکی آنکھوں میں چاہ کا سمندر موجزن تھا۔۔۔

زینہ نے دیکھتے ساتھ فورا نظریں چرائیں۔۔۔

وہ ماسی امی میں سوچ رہا تھا کہ زینہ کو گھر دکھا دوں اگر آپ اجازت دیں تو اسے لے جاؤں۔ ؟شرافت اور معصومیت کا لبادہ اوڑھے روحیل نے زینہ کی جان سولی پر لٹکا دی۔۔۔

ارے بیٹا تمہیں بھلا اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے، بیوی ہے تمہاری جہاں جی چاہے گھماؤ پھراوء۔!! اسے باقی گھر سے قبل باورچی خانے کا راستہ ضرور دکھانا۔۔۔ کھانا اب زینہ ہی بنائے گی۔۔!امی نے لیٹے لیٹے روحیل کے ہاتھ میں اجازت نامہ تھما دیا۔۔۔

ماسی امی آپ بہت اچھی ہیں۔!روحیل نے فرحت جذبات میں آگے بڑھ کر ساس کے ہاتھ چوم ڈالے، اور پھر اپنی ایڑیوں پر گھومتے ہوئے

بھنویں اچکا کر زینہ کو اپنی حیثیت باور کروائی۔۔۔

ماسی امی کچھ چائے پانی تو نہیں چاہیئے میں بھجوا دیتا ہوں۔۔

ارے نہیں بیٹا میں ابھی سونے کی کوشش کرتی ہوں صبح فجر بھی ادا کرنی ہے۔۔۔

تم زینہ کو باورچی خانہ ضرور دکھانا۔۔۔ ارے نہیں خالہ زینہ ابھی نئی دلہن ہے، میرا مطلب ہے کہ ملازمین کی موجودگی میں اسے کام کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

روحیل نے کن اکھیوں سے زینہ کو چھیڑا۔۔

زینہ دل ہی دل میں کھول کر رہ گئی۔۔

امی میں گھر کل دن میں دیکھ لوں گی، میں نے بھی تو فجر پڑھنی ہے نا۔؟؟

!!اے لڑکی تم نیا خون ہو، جب چاہو سو جاؤ، جب چاہو جاگو۔۔۔

جاؤ تمہیں شوہر کی خواہش کا احترام کرنا چاہیے۔۔ خوشی سے اپنا گھر دکھانا چاہتا ہے تو جاؤ دیکھ آؤ تمہارا کونسا بل آنا ہے۔؟؟

امی نے آخری کیل ٹھونک کر روحیل کی دلی مراد پوری کر دی۔۔

زینہ ہونٹ کاٹتی زبان دانتوں تلے دبائے حزن و ملال کی کیفیت سے دوچار تھی۔۔۔

جبکہ روحیل تو بغلیں بجانے لگا۔۔

چلو زینہ آؤ سب سے پہلے تمہیں میں اپنا کمرہ دکھاتا ہوں۔۔

روحیل نے زینہ کو تقریباً کھینچتے ہوئے امی کے کمرے سے باہر نکال کر پیچھے سے دروازہ بند کر دیا۔۔

زینہ کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں۔۔۔

آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔؟

!کیوں کہ تم شرافت کی زبان نہیں سمجھتی ہو۔

!جب فون پر پیغام رسانی کے لیے بولا تھا تو سیدھے سے حامی بھر لیتی مگر تمہیں تو اپنی چلانی ہوتی ہے۔۔

!!اب بھگتو۔

کیا؟؟

!!!میری ہمراہی میں چائے یا پھر کوفی۔

!چلو باورچی خانے میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاتا ہوں۔۔

زینہ خاموشی سے روحیل کے ہمراہ کھچی چلی جارہی تھی۔۔۔

باورچی خانے میں پہنچ کر درازوں کے کھنگالنے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ روحیل نے کبھی باورچی خانے کے اندر جھانک کر بھی نہیں دیکھا مگر آج زینہ کو اپنے ساتھ بٹھانے کی خاطر ہاتھ پاؤں مارنے لگا جبکہ زینہ خاموش کھڑی اس کی ساری کاروائی پر پریشان ہو کر رہ گئی۔۔۔

روحیل کا ہاتھ لگنے سے چینی کا شیشے کا ڈبہ گرتے گرتے بچا۔۔۔پتا نہیں یہ پتی کونسے دراز میں پڑی ہے۔۔۔؟روحیل پھرتی سے مرتب دروازوں کا بیڑا غرق کرنے لگا۔۔اسکی یہ حالت دیکھ کر زینہ کو ہنسی آئی مگر پھر ہنسی کو دباتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔

پیچھے ہٹیں.!!!یہ آپ کے بس سے باہر ہے۔۔اگر کبھی باورچی خانے کی شکل نہیں دیکھی ہے تو ابھی ہیرو بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔آپ کا نکاح بھی ہو چکا ہے اور منکوحہ بھی آپ کے پاس موجود ہے۔۔۔

زینہ نے روحیل کے ہاتھ سے چینی کا ڈبہ لیا اور باقی الٹ پلٹ ڈبوں کو انکی جگہ پر رکھنے لگی۔۔۔

روحیل زینہ کی اس پیش رفت پر دل سے شکر گزار تھا مگر زبان پر نہ لا سکا۔۔۔

مصالحہ جات کے دراز سے فراغت کے بعد پتیلی کی تلاش میں زینہ نے باورچی خانے کے تقریباً تمام دراز کھنگال ڈالے۔۔۔

بالآخر پتیلی کا حصول ممکن ہوا۔۔۔زینہ اپنے خیالوں میں گم چائے کی تیاری میں اس قدر مگن ہو گئی کہ روحیل کی موجودگی مکمل طور پر نظر انداز کر گئی۔۔۔

روحیل بھی شرافت کا لبادہ اوڑھے اس پاکیزہ نفس کی حرکات و سکنات آنکھوں میں محفوظ کر رہا تھا۔۔

ایسے لگ رہا تھا جیسے یہ سب خواب ہے۔۔دل کی کیفیت عجیب سی ہونے لگی۔۔۔

ز۔۔۔زینہ۔

جی۔!زینہ فوراً پلٹی۔۔

زینہ تم ابھی بھی مجھ سے ناراض ہو۔؟؟

کس بات پر۔؟؟؟

وہی جو میں نے اور منیب نے راستے میں تمہارے ساتھ کیا تھا۔ روحیل نے تھکے رنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔

اس بات کو بھول جائیں وہ بات ہمارا ماضی بن چکی ہے۔۔۔! زینہ نے پتیلی میں چائے کو پھینٹتے ہوئے رنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

تمہیں وہ تمام باتیں ابھی بھی یاد آتی ہیں۔؟؟؟

پوچھیں کب بھولیں ہیں؟؟؟

اسکا مطلب ہے تم نے مجھے اور منیب کو معاف نہیں کیا ہے۔؟؟؟

معاف تو کر دیا ہے مگر بعض زخم ایسے ہوتے ہیں جو مندمل ہونے کے باوجود بھی درد رستے ہیں۔۔ ان زخموں کے نشان وقت کی برق رفتاری میں مٹ ضرور جاتے ہیں مگر اپنے حقیقی الم کو برقرار رکھتے ہیں۔۔

!! زینہ۔!!! میری طرف دیکھو۔

زینہ سوگوار شکل لیے پلٹی۔۔۔

!! اوہ پیچھے چائے دیکھو۔

روحیل نے بھاگ کر چولہا بند کیا۔۔۔

شکر ہے نظر پڑ گئی ورنہ تمہاری محنت ضائع چلی جاتی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔! زینہ کا دھیما لہجہ روحیل کو مزید پوچھ گچھ کرنے کی ہمت بڑھا گیا۔۔

زینہ ہنوز آنکھوں میں اداسی سموئے اس نئے رشتے کو اپنانے کی بھرپور کوشش کررہی تھی۔۔۔روحیل میں تقدیر کے لکھے کو قبول کرچکی ہوں۔۔۔

زینہ تمہیں برا لگا ہے، میرا یوں تمہیں بلانا۔؟؟؟

نہیں۔!!!زینہ مختصر جواب دے کر خاموش ہوگئی۔۔۔

روحیل نے فوراً موضوع بدلتے ہوئے نیا شوشہ چھوڑا۔۔۔

اچھا چائے چائے دانی میں ڈالو۔!!ہم دونوں اوپر میرے کمرے میں بیٹھ کر پیئیں گے۔۔

کمرے کا نام سن کر زینہ کے پسینے چھوٹے مگر پھر نئی دھمکی سے بچنے کے لیے ہامی بھرلی۔۔

زینہ خاموش بھاری دل کے ساتھ روحیل کے کمرے میں آگئی مگر گھبراہٹ اپنے عروج پر تھی۔۔

اُدھر بستر پر بیٹھو مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہے۔روحیل نے کمرے میں پڑی کرسی کھینچی اور زینہ کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

دیکھو زینہ۔!میں مانتا ہوں کہ جن حالات میں ہماری ملاقات ہوئی یا پھر ہمارا رشتہ قائم ہوا ہے وہ حالات تمہاری سوچ اور تمہاری منشا کے مطابق قطعاً نہ تھے۔مگر بقول تمہارے اسے تقدیر کا لکھا سمجھ کر قبول کر لو پلیز۔۔۔

زینہ میں نے ہر مزاج کی لڑکی دیکھی ہے، مگر ان میں سے اکثریت کو میں نے بہت سستا پایا ہے، چند ٹکوں کی خاطر لڑکیاں مرد کی من چاہی مراد پوری کرنے کے لیے ہر دم تیار ہوتی ہیں، انہیں صرف بنگلہ کار کوٹھی چاہیئے ہے بس۔۔۔ تم وہ واحد لڑکی ہو جسے میں نے سر راہ بے مول کر دیا تھا، تمہیں گلی میں پڑے تنکے سے ہلکا سمجھ کر ذلیل کیا مگر اس کے باوجود تم اپنے ایمان، اپنے تقویٰ سے ایک رتی برابر نہیں ہٹی۔۔۔ تم نے وہ عمل صالح ترک نہیں کیا، تم نے اپنا پردہ اپنا حجاب ترک نہیں کیا۔۔ پتا ہے تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔؟؟ کیونکہ تم اپنے خالق کے ساتھ مخلص تھی، تم اس رب کی فرمانبرداری میں اپنی خواہشات نفس کی ماہر قاتلہ تھی۔ تم نے اپنے راستے میں آنے والے پتھروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا سفر جاری رکھا، تم نے اس حادثے کو اپنی منزل کی ایک رکاوٹ سمجھ کر جھٹک ڈالا۔۔ ہماری وہ شیطانی سوچ تمہیں تمہارے مقصد حیات سے ہٹا نہ پائی۔ جو لڑکی اپنے رب کی اتنی فرمانبردار ہے تو وہ یقیناً شوہر کی اطاعت گزار بھی تو ہو گی نا۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹🌹

:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عورت سے شادی چار اشیاء کی وجہ سے کی جاتی ہے، اس کے مال، حسب نسب، حسن، اور دین کی وجہ " سے، دین دار کو پالو تمہارے ہاتھ خاک آلود کر دے گی." (صحیح بخاری:4802؛ صحیح مسلم:1466)

اس حدیث میں کسی بھی حسین، یا حسب نسب والی یا مالدار خاتون سے نکاح کی ترغیب نہیں ہے۔

بلکہ اس حدیث کا معنی ہے کہ لوگ شادی کیلیئے ان چار مقاصد کو سامنے رکھتے ہیں، کچھ تو حُسن تلاش کرتے ہیں، اور کچھ اچھا خاندان، اور کچھ مال کے بھوکے ہوتے ہیں، اور کچھ لوگ دینداری کی وجہ سے شادی کرتے ہیں، اسی آخری کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترغیب دلائی ہے اور فرمایا: (دین دار کو پالو تمہارے ہاتھ خاک آلود کر دے گی)

:امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں کہا

اس حدیث کا صحیح معنی یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے متعلق بتلایا ہے کہ وہ شادی" کرتے وقت کیا کرتے ہیں، تو عام طور انہی چار چیزوں کو مدّ نظر رکھا جاتا ہے، چنانچہ لوگوں کے ہاں آخری چیز دینداری ہے، راہنمائی کے طالب! تم دیندار کو ہی پسند کرنا، کہ تمہیں اسی کا حکم دیا جارہا ہے۔۔۔ یہ حدیث ہر چیز میں دیندار لوگوں کی صحبت پر زور دے رہی ہے، کہ انسان انکی صحبت میں رہ کر انکے اخلاق، حسن معاملہ سے مستفید ہوتا ہے اور اُسے اِن کی طرف سے کسی نقصان کا ڈر نہیں ہوتا۔

زینہ مجھے ایسی ہی لڑکی کی تلاش تھی جو مجھے سیاہ کاریوں سے بچائے گی، جو میری آنے والی نسل یعنی میری اولاد کی احسن طریقے سے تربیت کرے گی۔۔۔ میرے بچوں کی بہت اچھی والی ماں بنو گی نا۔؟؟

میرا مطلب ابھی نہیں ہے بلکہ میں مستقبل قریب کی بات کر رہا ہوں۔۔ روحیل نے فوراً صفائی پیش کی۔۔

روحیل کے تمام فرامین سن کر زینہ کا چہرہ شرم سے لال ہونے لگا، بے قابو دل روحیل کی باتوں پر احتجاجی مظاہرے کرنے لگا، دھک دھک کرتا دل فریادی قیدی کی طرح صدائیں لگانے لگا۔ زینہ نے فوراپہلو بدل کر نظریں جھکالیں۔۔

وہ آپ چائے پیئیں ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔ مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔

نہیں زینہ۔!!! جب تک میں نہ بولوں تم یہاں سے ہل نہیں سکتی ہو۔۔

سنتے ساتھ زینہ حواس باختہ ہونے لگی۔۔

دیکھیں مجھے جانے دیں، باقی باتیں ہم کل کرلیں گے۔۔ زینہ ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔۔

تم نہایت بیوقوف پاگل لڑکی ہو اور مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہیں سمجھانے کے لیے تمہارے ساتھ دوسرا طریقہ کار اپناؤں۔

خوف کے مارے زینہ کو واپس بیٹھنا پڑ گیا۔۔۔

چائے ڈالو۔!! نیا حکم نامہ جاری ہو گیا۔۔

زینہ نے کونے میں پڑے چھوٹے میز پر پیالیوں میں چائے انڈیلنا چاہی مگر ہاتھوں کی لرزش کے باعث چائے انڈیل نہیں پا رہی تھی۔۔۔ کرسی پر بیٹھا روحیل بآسانی زینہ کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ دیکھ رہا تھا۔۔۔

زینہ۔!! مجبوراً روحیل کو پاس جانا پڑا۔۔۔

لجلجلجلجلجلجلجی مجھے دو۔! تم ادھر جا کر بیٹھو۔

جی۔ زینہ نے عرق آلود پیشانی کو دوپٹے سے رگڑا۔۔۔

!! یہ لو اور آرام سے پیو۔! تمہیں یہاں پر کوئی نہیں کھائے گا۔! چھانگا مانگا جنگل میں نہیں بیٹھی ہو۔

روحیل اپنی پیالی تھامے چسکیاں لینے لگا جبکہ زینہ کا جی چاہ رہا تھا کہ ایک ہی سانس میں ساری چائے چڑھائے اور اس کمرے سے بھاگ جائے۔۔۔

چائے سے اجازت مانگ رہی ہو کہ تمہیں پیوں یا نہ پیوں. ؟؟ روحیل نے زچ ہو کر پوچھا۔۔

نننہیں ایسی بات نہیں ہے، گہری سوچوں میں گم زینہ یکدم چونکی۔۔۔

! ویسے چائے بہت اچھی بنی ہے۔۔۔

زینہ روحیل سے نظر نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔ نجانے اس شخص کی نظروں میں کونسی ایسی چیز تھی جسے دیکھتے ہی زینہ کی ہمت جواب دے جاتی۔۔

زینہ کی مضطرب حالت دیکھ کر روحیل نے موضوع بدلا۔۔

میں نے زید کو اپنے پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔۔۔

زینہ نے ہلکی سی گردن جھٹکی اور چائے کی پیالی کو گھورنے لگی۔۔۔

!!زینہ۔!!!!میری طرف دیکھو۔

جججی۔! نشیلی آنکھیں اوپر اٹھیں پھر پلکوں کی باڑ میں چھپ گئیں۔

زینہ کل پھپھو بھی آرہی ہیں، ہو سکتا ہے وہ تمہارے ساتھ کچھ تلخ کلامی کر جائیں تو پلیز انکی باتوں کو دل پر نہ لینا۔۔ وہ دراصل پھپھو چاہتی تھیں کہ میں انکے جیٹھ کی بیٹی سے شادی کروں مگر مجھے اس لڑکی کی بے باکی بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔ ہمارے گھر آکر بنا اجازت وہ میرے کمرے تک پہنچ آئی تھی۔۔۔

زینہ گردن جھکائے خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

تم سن رہی ہو نا۔؟؟

جی میں سن رہی ہوں۔ پھنسی ہوئی آواز برآمد ہوئی۔۔۔

زینہ ہماری پھپھو ہمیں اور ابو کو بہت عزیز ہیں کیونکہ امی کی وفات کے بعد پھپھو نے ہماری دیکھ بھال کی غرض سے پانچ سال تک شادی نہیں کی تھی۔۔ ہمیں سکول سے لانا، چھوڑنا اور سکول کے سبق کی دہرائی پھپھو کی ذمّہ داری تھی۔۔۔

پرسوں میرے نکاح کی خبر ملتے ہی آج وہ اٹلی سے واپس آگئیں ہیں۔۔۔

ہوسکتا ہے وہ بہت سارے گلے شکوے بھی کریں مگر تم نے حسن سلوک سے پیش آنا ہے پلیز۔۔۔

بس ایسے سمجھنا جیسے وہ تمہاری ساس ہیں اور تمہیں میری وجہ سے برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔

مجھے پتا ہے یہ سب قربانیاں محبت سے بنے رشتے میں دی جاتی ہیں مگر مجھے پتا ہے تم انسانیت کے رشتے کو ضرور نبھاؤ گی۔۔

مجھے اور کچھ نہیں صرف پھپھو کے ساتھ حسن سلوک کی درخواست کرنا تھی۔۔۔

بولو میرا ساتھ دو گی نا۔؟؟؟

!جی دوں گی ان شاء اللہ۔

روحیل نے سینے کا بوجھ ایک لمبی سانس کے ذریعے باہر کھینچ کر نکالا۔۔۔

زینہ بس یہی وجہ تھی جسکی بنا پر تم میرا انتخاب بنی۔۔۔رشتوں کو نبھانے والی۔۔۔ صرف اپنا نہیں دوسروں کا بھی احساس کرنے والی۔۔

زینہ تمہارا بہت شکریہ۔

اب میں جاؤں۔؟؟؟زینہ کا ملتجی لب ولہجہ روحیل کو پگھلا گیا۔۔۔

!میرا جی نہیں چاہ رہا مگر وعدے کے مطابق تمہیں جانے کی اجازت دیتا ہوں۔

بلکہ میں خود چھوڑ کر آؤں گا۔۔۔ ہو سکتا ہے رات کو ایک آدھ بار تمہارے کمرے کا چکر بھی لگاؤں لہٰذا

!!!!کمرہ کنڈی نہیں کرنا۔

!!!جی بہتر۔

**************#Zaynah_Hayyat************

اے شہلا۔!!ہو جاتی ہیں غلطیاں اب تم تو ادھر کی ہو کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔

خالہ یہ غلطیاں معمولی نہیں تھی جن کو آپ دبانا چاہتی ہیں۔۔

میرا بچہ فوت ہو گیا اور میرے سسرال کو توفیق تک نہ ہوئی کہ آ کر مجھے یا میری ماں کو دیکھ لیں۔۔۔ خالہ پیسہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔!آپ لوگ صرف خرچوں سے بچنے کے لیے ہم سے دور بھاگ رہے تھے نا، اب پتا ہے امی والا کانٹا بھی نکل چکا ہے تو اس لیے آپکو بہو یاد آ گئی ہے۔۔۔

!اے زید۔!تو سمجھا اسے۔

ذیشان اسے کھو کر پچھتا رہا ہے۔۔۔

خالہ میری بہن میرے اوپر دو روٹیوں کی وجہ سے بھاری نہیں ہے، جہاں میں روکھی سوکھی کھاؤں گا وہی پر یہ بھی کھا لے گی۔۔۔ اب یہ آپا کا فیصلہ ہے کہ اس نے ذیشان بھائی کے ساتھ رہنا ہے یا نہیں، میں آپا

کو کسی معاملے میں مجبور نہیں کرو گا کیونکہ آنکھوں دیکھی مکھی کوئی نہیں نگلتا ہے۔۔۔ جس شخص کو اپنی اولاد کی پرواہ نہیں ہے اسے بیوی کی پرواہ خاک ہو گی۔۔۔! زید نے بھی اگلی پچھلی کسر نکالی۔۔۔

میری بہن یہاں پر موجود ہوتی تو تم لوگ مجھے باتیں سنانے کی جراءت نہ کرتے مگر میں بیٹے کا گھر اجڑتا ہوا نہیں دیکھ سکتی اسی لیے آ گئی ہوں۔ خالہ نے مگرمچھ کے آنسو بہانا شروع کر دیئے۔۔۔

خالہ اس وقت بہن کی یاد نہ آئی جب وہ کتنے دن زندگی موت کی کشمکش میں مبتلا تھیں۔؟؟ شہلا سے رہا نہ گیا۔۔۔

اے شہلا مجھے تیکھی نہ سنا۔!! میں آئی تھی مگر مجھے اس تیرے بھائی اور نئے داماد صاحب نے بیرونی دروازے سے نکال باہر کیا تھا۔۔۔ ہائے میں کرموں جلی کیوں بھانجی کی ہمدردی میں آ گئی ورنہ ذیشان کے لیے لڑکیوں کی کمی تھوڑی ہے۔ اے ابھی کل کی بات ہے منڈی میں آڑھتی کی بیٹی کا رشتہ آیا پڑا ہے میرے خوبرو ذیشان کے لیے۔۔ ابھی اسکی عمر ہی کیا ہے۔؟ ابھی بھی لڑکیاں فریفتہ ہوئے جاتی ہیں۔۔ !! شہلا میں تجھے بتا رہی ہوں۔

خالہ نے ہوا میں ایک اور تیر پھینکا۔۔۔

ٹھیک ہے خالہ آپ ان لڑکیوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیں۔۔ جب تک ذیشان خود آ کر اپنی غلطیوں کا اعتراف نہیں کرے گا، میں اپنے اس مفلس بھائی کے گھر پر ہوں۔۔۔ روکھی سوکھی کھا لیتی ہوں مگر آئے روز کے کوسنے سننے کو نہیں ملتے ہیں۔۔۔

!اے شہلا سیدھی بول کہ تو زینہ کے سسرالیوں کو دیکھ کر ذیشان سے آنکھیں پھیرتی جا رہی ہے۔

خالہ آپ کی سوچ کو میں ہزار دلائل دے کر بھی نہیں بدل سکتی ہوں۔ آپ کی مرضی جو جی میں آئے سمجھیں۔۔

!!!شہلا تو اس دن کو سوچ کر پچھتائے گی۔ !ہیرا کھو دے گی ہیرا۔

میں چلتی ہوں تم اپنی اکڑ میں بیٹھی رہو۔۔ اپنے سگوں کے خون سفید ہوتے جا رہے ہیں۔ رشتہ داروں کے ساتھ تو نیکی کرنی ہی نہیں چاہئے ورنہ گلے کی ہڈی بن کر پھنس جاتی ہے جو ابھی میرا حال ہے۔۔ خالہ اپنے دل کی بھڑاس نکال کر یہ جا اور وہ جا۔۔

#Zaynah_Hayyat**************************

زینہ کمرے میں آؤ تمہیں کچھ دکھانا ہے۔ خالہ میری بیوی کو بولیں میرے ساتھ آئے۔ روحیل نے لاڈ سے ساس کو پکارا۔۔ جبکہ زینہ شرم سے لال ہوئے جا رہی تھی۔۔

یہ شخص کب سدھرے گا۔؟ آپ چلیں۔ !میں ویرے کے ساتھ آتی ہوں۔۔

سنتے ساتھ روحیل نے دانت پیس کر آنکھیں دکھائیں۔۔۔

امی اپنے داماد سے بولیں میرے ویر سے خار نہ کھائیں۔۔زینہ نے جلتی پر تیل ڈالا۔۔۔

شہناز بیگم دونوں کی نوک جھونک پر مسکرا کر رہ گئیں۔۔

کوئی بات نہیں زینہ۔!روحیل نے جو دکھانا ہے جا کر دیکھ آؤ۔!تمہاری کونسی پاؤں سے مہندی اتر جائے گی۔۔ویل چیئر پر بیٹھی شہناز بیگم نے ہمیشہ کی طرح روحیل کا ساتھ دیا۔۔۔

ناشتے سے فراغت کے بعد سبھی عقبی باغیچے میں مارچ کی دھوپ سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ روحیل کو اپنی سوجھی۔۔۔

عاصم اپنا فون پکڑے ہمیشہ کی طرح کمپنی کے کھاتے سیدھے کرنے کے چکروں میں سب سے بے نیاز بیٹھا تھا۔۔۔

سب کے درمیان موجود ہوتے ہوئے بھی نہیں تھا۔۔

امی آپ ہر وقت انکی طرف داری کرتی ہیں۔!زینہ نے منہ بسورا۔

اے پگلی وہ کوئی غلط تو نہیں بول رہا ہے اسے کچھ دکھانا ہے جاؤ جا کر دیکھ آؤ۔ویسے بھی شام تک بھائی صاحب مہمانوں کے ہمراہ پہنچ آئیں گے۔۔۔

!!وقت ضائع نہ کرو۔

جی امی۔!!

چاروناچار زینہ کو اٹھنا پڑا جبکہ روحیل معنی خیز نظروں سے گھورنے سے باز نہ آیا۔۔۔

چاروناچار زینہ کو اٹھنا پڑا جبکہ روحیل معنی خیز نظروں سے گھورنے سے باز نہ آیا۔۔۔

سہمے دل کے ساتھ زینہ روحیل کی پیروی میں چلنے لگی۔۔ اندرونی مہمان خانے میں پہنچنے پر روحیل نے ہاتھ تھامنے کی درخواست کی جسے زینہ نے بنا چوں چراں کیے فوراً قبول کر لیا جبکہ چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔۔

زینہ۔!

جی۔!

تم شروع سے ایسی ہی ہو۔؟؟

جی۔؟؟

میرا مطلب ہے کہ ڈرپوک، سہم جانے والی، دبو اور بزدل وغیرہ وغیرہ۔۔۔

یہ ساری خوبیاں میرے میں کم عمری سے بدرجہ کمال موجود تھیں مگر باقی کی بیشی روحیل ارشاد نے پوری کر دی۔۔۔

زینہ نے ہمت کر کے سچ اگل دیا۔۔۔

روحیل ارشاد اس باقی ماندہ "کمی بیشی" کے پورا کرنے کا کرب ناک خمیازہ بھگت چکا ہے اور شاید اب مزید بھگتے۔!!روحیل نے بھنویں اچکائیں۔۔۔

!ویسے آج شیرنی بنی پھر رہی ہو۔

جی صبح فجر کے بعد دو گھنٹے والدہ ماجدہ نے آپ کی فرمانبرداری پر درس دیا ہے۔۔۔!!!زینہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔

ہائے میری ساس کتنی ہمدرد غمگسار ہیں۔!روحیل نے دوبارہ معنی خیز نظروں سے زینہ کو گھورا۔۔

آپ مجھے گھورا نہ کریں۔!زینہ نے منہ بسورا۔۔

ویسے میں بنا آپ کا ہاتھ تھامے گھر میں چلنے پھرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔۔!اگر اجازت دیں تو میں خود سے چل سکوں۔۔؟؟

!!!سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے زینہ۔۔۔

دیکھیں میں چچا کے سامنے ایسے ہاتھ تھام کر نہیں چلوں گی۔زینہ نے سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے ادنی سی کوشش کر ڈالی۔۔

بھگا کر تو نہیں لایا ہوں جو سب سے چھپتا پھروں۔!!۔روحیل نے رک کر زینہ کو شانوں سے پکڑ کر سامنے کھڑا کر لیا۔۔۔

مگر پھر بھی کچھ اس رشتے کے ادب و اخلاق ہونے چاہئے۔! مجھے بے باک افعال سے شرمندگی ہوتی ہے وہ بھی گھر کے بڑے بزرگوں کے سامنے۔!! زینہ نے ہمت کر کے بول تو دیا مگر روحیل کے تیور دیکھ کر روح پرواز کرنے لگی۔۔۔

!!میری طرف دیکھو۔

زینہ نے فوراً چور نظروں سے روحیل کو دیکھا۔۔

مجھے تنہائی میں بھی اخلاقیات ہی سننے کو ملتے ہیں تو پھر میں کیا کروں.؟؟؟ کم از کم باقی اہل خانہ کے سامنے تم میری جائز پیش رفت پر پابندی عائد نہیں کر سکتی ہو۔۔۔

میں معذرت چاہتی ہوں مگر اس رشتے کو احسن طریقے سے لے کر چلنے میں مجھے کچھ وقت درکار ہے۔! امید ہے آپ مجھے سمجھنے کی کوشش کریں گے۔! زینہ نے بمشکل اپنی بات مکمل کی جبکہ روحیل اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔

زینہ مجھے صرف ایک بات بتادو تم میں کس چیز کا خوف ہے۔؟؟ کیوں ہر وقت لرزتی کپکپاتی رہتی ہو۔؟؟ روحیل نے اپنے کمرے کے اندر داخل ہوتے ہوئے دوبارہ اصرار کیا۔۔۔

اگر آپ اتنے مصر ہیں تو میں آپ کو بتا دیتی ہوں لیکن مجھے یہ خوف بھی ستا رہا ہے کہیں میرا یہ بولنا ناشکرے پن میں نہ لکھ دیا جائے۔۔ مگر اللہ شاہد ہے میں اپنے ماضی پر شکر گزار تھی الحمدللہ۔

زینہ پلیز بولو۔!! میں تمہیں سننا چاہتا ہوں۔ روحیل کا ملتجی لہجہ زینہ کو سوچنے پر مجبور کر گیا۔ تم تو میری دن رات کی دعاؤں کا ثمر ہو، اور میاں بیوی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں تو پھر میرے سے کیا چھپانا۔۔؟

زینہ کی آنکھیں شدت جذبات سے بھر آئیں۔!! دل سے دعا نکلی یا اللہ اگر یہ شخص ظاہر کی طرح باطن سے بھی متقی ہے تو تو میرے دل میں اسکی محبت جاگزیں کر دے۔ چند آنسو لڑھک کر گالوں پر پھیل گئے۔۔۔

زینہ پھر سے رونا۔؟ روحیل نے فوراً زینہ کے آنسو اپنی پوروں سے چن لئے۔۔۔

تمہیں بولا ہے میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔!! پھر خود کو اتنا کمزور اور تنہا کیوں محسوس کرتی ہو۔؟؟ بس ماضی کے کچھ ایسے گھاؤ ہیں جو کبھی کبھار افسردہ کر دیتے ہیں، انسان ہوں نا۔!!! بس میرا ابھی دل کبھی کبھی بھر آتا ہے۔۔

!!! زینہ تمہارا دل تو ہر دوسرے گھنٹے بھرا ہوا ہوتا ہے۔۔۔ بے موسم برسات کی ٹھیکیدار ہو تم اب یہاں پر کھڑے نہیں رہنا بلکہ ادھر بیٹھ کر آرام سے بات کرو۔۔!! چونکہ مجھے پھپھو کی پسند کے تمام ! کھانے ازبر ہیں، اس لیے میں نے ملازمہ کو سب بتا دیا ہے، پھپھو ڈیڈ کی آمد سے قبل کھانا تیار ہو گا۔۔ !!! اب وقت تمہارے دل کی سننے کا ہوا چاہتا ہے۔۔

روحیل بستر پر آلتی پالتی مارتے ہوئے زینہ کو بھی اطمینان سے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔۔

جی تو زینہ عرف بیگم روحیل میں ہمہ تن گوش ہوں۔۔۔روحیل کی جذبے لٹاتی آنکھیں اور سحر انگیز شخصیت زینہ کو احساس کمتری میں مبتلا کرنے لگی۔۔۔میں تو اس شخص کے مقابلے میں صفر ہوں پھر یہ شخص میری ذات کی نفی کرنے کے بجائے ہمیشہ مثبت کی دوڑ میں کیوں رہتا ہے۔؟؟ کیوں یہ مجھے اتنی توجہ دیتا ہے۔؟؟شاید میں اس شخص کے قابل نہیں ہوں، شام کو نجانے پھپھو مجھے دیکھ کر کیا تاثر دیں گی۔۔۔؟؟

!!!زینہ مجھے گھورنے سے منع کرتی ہو اور ابھی مجھے گھور گھور کر نظر لگانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔

سوچوں میں غلطاں زینہ فوراً ہوش میں آئی۔۔۔

آپ مجھے کچھ دکھانے لائے تھے۔زینہ نے نظریں چرائیں۔۔

!!پہلے سنوں گا پھر دکھاؤں گا۔۔!!جلدی سے بولنا شروع کر دو ورنہ نئی سزا کے لئے تیار ہو جاؤ۔۔

زینہ نے فوراً پلکوں کی جھالر اٹھائی اور گلا صاف کر کے الفاظ چننے لگی۔۔

آپ کو پتا ہے کہ مفلس اور یتیم کی زندگی کتنی بے مول اور بے معنی ہوتی ہے۔؟؟

نہیں۔!!مجھے تم سے سننا ہے۔۔روحیل زینہ کی آنکھوں میں سوگواریت دیکھ کر دہل گیا۔۔

ابو کے چلے جانے سے سر سے چھت چھننے لگی، رشتہ دار منہ موڑ گئے، ابو کی لاڈلیاں دو وقت کی روٹی کے لیے ترسنے لگیں، امی کا زیور بکا پھر بات وہاں پر نہیں رکی بات تو گھر کے سامان کی گنتی پر رکنے لگی کہ کونسی چیز بیچ کر ایک ہفتے کا راشن گھر لایا جاسکتا ہے۔۔۔ گھر کے کرائے کی عدم ادائیگی پر مالک مکان نے گھر چھوڑنے کا عندیہ تھما دیا۔۔ محفوظ پناہ گاہ چھوٹنے کا خوف، پھر نئے آشیانے کی تلاش میں سارا سارا دن چلتی میری ماں کے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے، آپا سارا دن سلائی مشین چلا کر نڈھال ہو جاتی بمشکل ایک دو جوڑے تیار کر پاتی، مگر لوگ بازار سے کم قیمت دے کر ہماری مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے۔۔۔

مڈل پاس چھوٹا بھائی کبھی کسی ہوٹل والے کی منت کرتا تو دیہاڑی لگ جاتی تو کبھی کسی منڈی میں پھلوں سبزیوں کی چھانٹی میں سے گلے سڑے پھل چن لاتا۔۔۔

امی جواں سال آپا کی فکر میں گھلتیں۔۔۔ بات جب سلائی مشین بیچنے پر آئی تو آپا بیچ میں آگئی۔۔۔ امی کو اپنے جہیز کے تیار شدہ چند جوڑے پیش کر دیئے کہ گلی گلی گھوم کر بیچ آؤ، شاید سستے داموں بک جائیں اور ہمارے چند دن کا راشن پورا ہو جائے۔۔۔

جہیز کے جوڑے بھی بک گئے مگر گھر کے حالات نہ بدلے۔۔۔

میرا اسکول گھسے پھٹے پیوند شدہ کپڑوں میں جانا اور کھانے کے وقفے میں ایک کونے میں بیٹھ کر باقی بچوں کو کھانے کے ڈبے کھولتے دیکھنا روز کا معمول تھا۔ اکثر راتیں تو خالی پیٹ پانی پی کر گزر جاتیں، صبح بھی خالی پتیلیاں منہ چڑاتیں۔۔۔

پتا ہے جب محلے میں کوئی بیمار ہوتا تھا تو ہمیں بھی صدقے کا کھانا مل جایا کرتا تھا۔۔

روحیل زینہ کے انکشافات پر بت بن چکا تھا، الفاظ تو گویا ساتھ چھوڑ گئے۔۔ زبان سلب ہو چکی تھی، تسلی کے لیے لفظوں کا ذخیرہ ختم ہو گیا۔۔

زینہ کی آنسوؤں سے جھل تھل نشیلی آنکھیں اس وقت سوگواریت کی حدوں کو چھو رہیں تھیں مگر اپنی بات کو جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

تمام کٹھن حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے عبادت کی خوراک بڑھالی۔۔ رات جب بھوک سے نیند نہ آتی تو استغفار کا ورد شروع کر لیتے۔ "استغفر اللہ واتوب الیہ"۔۔۔ درود ابراہیمی تو جیسے زخموں پر پاہوں کا سا کام کرتا۔۔ درود ابراہیمی کے بار بار پڑھنے سے رب کی رحمت جوش مارتی اور دل میں اطمینان سا اتر آتا۔۔

محلہ بدلا، گھر بدلا تو گھر کے حالات میں انیس بیس کا فرق پڑا۔۔ خالہ کو ترس آگیا یا پھر ذیشان بھائی کی کم تعلیم نے ہماری آپا کے نصیب کھول دیئے۔۔۔ دو سال کی انتھک کوششوں اور مشقت کر کے دونوں ماں

بیٹی نے جہیز کے نام پر چند چیزیں جمع کر لیں جو کہ بقول خالہ کے ناکافی تھیں، لوگوں کی بہوئیں تو ٹرک بھر بھر کر سامان لاتی ہیں۔۔۔

چھوٹا بھائی میٹرک کے امتحان کے بعد موٹر مکینک کا منت ترلا کر کے اسکی ورکشاپ پر جانے لگا۔ آپا کے ساتھ ساتھ میں بھی سلائی کرنے لگی۔۔

مجھے اعلیٰ تعلیم کا بہت شوق تھا مگر مالی حالات اجازت نہ دیتے تھے، میں اپنے کالج کی کینٹین میں خدا ترس ماسی کے پاس چلی گئی اور اسے کچھ کام کرنے کی درخواست کی کہ اگر گھر میں بیٹھ کر مجھے کچھ کام مل سکتا ہے تو میں کرنے کے لیے تیار ہوں تاکہ میں اپنے کالج کے اخراجات اٹھا سکوں۔۔۔

شاید نصیب میں تعلیم ہے تھی تو سبب بن گیا۔۔

ماسی ادھر کالج کی کینٹین میں ہی میرے سے کٹائی کا کام کروانے لگی جس کے لئے کبھی کبھی مجھے دو سبق (کلاسیں) چھوڑنا پڑتے۔۔۔

اکثر میں صبح کالج میں پڑھائی شروع ہونے سے قبل پہنچ جاتی اور پیاز آلوؤں کی کٹائی کر لیتی۔۔۔

پتا ہے مجھے روز کے پچاس روپے ملنے لگے یعنی میں پانچ دنوں کے اڑھائی سو کمانے لگی۔۔۔

میرا گھسا پھٹا سفید یونیفارم، اور پھٹے پرانے جوتے اکثر لڑکیوں کے لیے وجہ مذاق بنے رہتے۔۔۔

امیروں کی بیٹیاں مجھے حقیر سمجھ کر مجھ سے بات کرنا بھی گوارہ نہ کرتیں۔۔ آپ پوچھتے ہیں نا کہ میں دبو بزدل کیوں ہوں۔؟ امیروں مالداروں کے کاری وار سہہ سہہ کر کمر جھکتی چلی گئی، بولنے کی صلاحیتیں مفقود ہو گئیں۔ اپنی غربت، بے بسی ان بے نام بادشاہوں کے سامنے دم توڑنے لگیں، طنزیہ فقروں کی بھرمار تو گویا ہمارے تعلیمی اداروں کی شان ہے۔۔ وقت کا پہیہ چلتا چلا گیا اور میرا حجاب میرے اندرونی لباس کی لاج رکھنے لگا۔۔ آپ یہ مت سمجھئے گا کہ میں نے کم عمری یعنی میٹرک سے میں نے اپنے سستے لباس کو چھپانے کے لیے حجاب لیا تھا۔۔ حجاب لینا تو اللہ کی طرف سے انعام تھا، نامحرموں کی گندی نظروں سے بچنے کی محفوظ پناہ گاہ تھا۔ حجاب میں ملبوس گھر سے نکلتے ہوئے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے چاروں طرف مضبوط قلعہ ہے جسکی دیواریں میرے رب کی رحمت کے زیر سایہ ہیں۔۔۔

یہ مت سمجھئے گا کہ حجاب کے بارے میں آزمائش نہیں آئی۔۔۔!!!بہت چھیڑا گیا۔ بہت ہراساں کیا گیا۔۔۔

اکثر تو بدکار عورتوں سے جوڑا جاتا کہ میں اپنی بولی لگوانے جارہی ہوں تاکہ دلال تک پہنچتے پہنچتے مجھے کوئی اپنا نہ پہچان لے۔۔۔۔

دل پھینک لڑکے سیٹیاں بجاتے کالج تک پیچھا کرنے سے باز نہ آتے۔۔ مگر مجھے تو پڑھنا تھا، آگے بڑھنا تھا۔۔۔ ان اوباش لڑکوں کو گلی کے آوارہ کتوں سے تشبیہ دے دیتی اور نظر انداز کر کے اپنا دامن بچا لیتی تھی۔۔۔

پھر زید اس قابل ہونے لگا کہ ایک پرانی موٹر سائیکل خرید ڈالی۔۔۔

میرے سے چھوٹا ہونے کے باوجود بھی میرے اوپر اپنی غیرت کے پر پھیلائے رکھتا۔۔

کالج کے پہلے سال سے ہی مطالعہ اسلامیات میں دلچسپی میرے باطن کو نکھرنے کا موقع دینے لگی، کردار سازی کی تگ و دو میں جت گئی۔۔۔

سکول اور پھر کالج کے چار سال کوئی سہیلی نہ بن پائی۔۔۔ میری غربت، میری مجبوریاں، میرے ادھورے خواب میری سہیلی تھے۔۔۔

کالج سے واپس آکر میں ماں کی جھکی کمر کو۔ مذید جھکنے سے بچانے کے لیے سلائی کا کام کرتی۔۔۔

زینہ کی باتیں سن کر روحیل کو اپنا آپ بہت چھوٹا لگنے لگا۔۔۔

ادھر اُدھر چھوٹا موٹا کام کر کے فیس نکل آتی۔۔۔

بی اے کے بعد گرمیوں کی چھٹیوں میں جان مار کر سلائی مشین چلائی تو یونیورسٹی میں داخلے کے لئے فیس جمع کر لی۔۔۔ بھلا ہو محلے کے درزی کا جو میری ماں کے توسط ہم سے آدھی قیمت پر کپڑے سلوا لیتا۔۔

یونیورسٹی جا کر سامعہ میری پہلی سہیلی بنی جو کہ مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ حیادار بھی ہے۔۔ جس سے آپ بھی یونیورسٹی میں مل چکے ہیں۔۔۔

زینہ نے آنکھوں سے نکلنے والی برسات کو آستینوں سے رگڑ ڈالا۔۔۔ بس یہی ہیں میرے بزدلانہ کارنامے اور انکے نتائج۔۔۔۔!!!

آپ نے مزید کچھ پوچھنا ہے تو بتائیں۔؟

منیب کی تم سے کیسے ملاقات ہوئی۔۔۔؟؟

زینہ نے آہ بھری۔۔۔

یہ درد بھری داستان کسی اور وقت سناؤں گی اگر آپ اجازت دے دیں تو۔۔؟؟ زینہ نے سوال طلب نظروں سے روحیل کی لال انگارا آنکھوں میں دیکھا جو اس داستان غم سے پہلے بالکل ٹھیک تھیں۔۔

روحیل نے جواب دیئے بنا کمرے میں پڑی پانی کی بوتل سے پانی انڈیلا اور زینہ کو تھما دیا۔۔۔

یہ پیو۔!! زینہ غٹا غٹ سارا گلاس دو سانسوں میں چڑھا گئی۔۔۔ کیا میں اور پی سکتی ہوں۔؟؟

ہاں ضرور پیو کیوں کہ تم نے آنکھوں کے ذریعے ہی تو اسے باہر نکالنا ہے۔! روحیل نے بات کو مزاح کا رنگ دینے کی ناکام کوشش کی جبکہ اسکی اپنی قلبی کیفیت کچھ ٹھیک نہ تھی۔۔

اپنی غلطیوں پر دل و دماغ ملامت کرنے لگا۔۔۔ مگر خود کو زینہ کے سامنے مضبوط ظاہر کرنے میں کوشاں رہا۔۔۔

وہ آپ مجھے کچھ دکھانے کے لیے لائے تھے۔۔

ہاں وہ تمہارے لئے نیا فون لایا تھا مگر کل تم دستیاب ہی نہیں تھی۔ بات "نیا فون" دینے سے "کھلی زپ" پر چلی گئی تو۔۔۔۔ روحیل نے زینہ کو معنی خیز نظروں سے گھورا۔۔۔

زینہ جھینپ گئی۔ چہرے کا رنگ یکدم لال ہو گیا۔۔۔

وہ میں کل جذبات میں آکر جو منہ میں آیا بولتی چلی گئی اس کے لئے میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔۔۔

زینہ مضطرب انداز میں اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔

کیا انگلیاں کسی سے مانگ کر لائی ہو جو روزانہ ان پر ظلم ڈھاتی ہو۔؟؟

ننننہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

زینہ بات جیسی بھی ہے ابھی تم میری بیوی ہو، میرے گھر کی ملکہ ہو۔! میں تمہیں یوں مضطرب نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔ تم میری ذمہ داری ہو۔ مجھے تم اپنا دوست بنالو۔!!

اب اچھے بچوں کی طرح مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھاؤ۔!!

زینہ نے سوگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے روحیل کی طرف اپنا دایاں ہاتھ بڑھا دیا۔۔۔

روحیل نے ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے لگالیا۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔؟ زینہ خجل ہوئی۔۔

میں ان ہاتھوں کی عزت افزائی کر رہا ہوں جو نجانے کتنی راتیں اللہ کی بارگاہ میں اٹھتے رہے ہیں۔ بولتے ساتھ روحیل نے زینہ کے دونوں ہاتھ اپنے لبوں سے لگالیے۔۔۔

زینہ کی آنکھیں نہ چاہتے ہوئے بھی چھلکنے لگیں۔۔

زبان گنگ ہوگئی۔۔۔

میں اس قابل نہیں ہوں، جتنا آپ مجھے معتبر بنا رہے ہیں۔! زینہ ہچکیوں میں رونے لگی۔۔۔

پاگل لڑکی رونے دھونے کی ماہرہ۔

روحیل نے ہاتھ چھوڑ کر زینہ کو اپنے مضبوط حصار میں لے لیا۔۔۔

!!! آج جتنا رونا ہے رولو مگر میرے بچوں کے سامنے نہ رونا پلیز۔۔

روحیل کی زبان پھسلی۔۔۔

!! زینہ مچل کر پیچھے ہٹی۔

! آپ نے ابھی ٹھیک بات نہیں کی ہے۔

کیوں جی ؟؟ کیا میری بات کو ملیریا ہوا ہے۔ ؟؟؟

آپ بات کو دوسرا رنگ دے رہے ہیں۔! زینہ نے منہ بسورا۔

ہائے ابھی جو رنگ چڑھا ہے وہ تو دسترس میں آجائے باقی رنگوں کو مارو گولی۔۔۔!

میں نیچے امی اور ویر کے پاس جا رہی ہوں۔! آپ فوراً رنگ بدل لیتے ہیں۔۔

زینہ نے بستر کے پاس پڑی چپل پاؤں میں اڑسنے کی کوشش کی جسے روحیل نے چند ثانیوں میں ناکام بنا دیا۔۔۔

تم ابھی کہیں بھی نہیں جا رہی ہو۔

ادھر الماری سے میری پسند کے کپڑے نکالو۔!! میں کچھ دیر بعد تمہیں پالر لے کر جا رہا ہوں۔۔۔!! پھپھو پہلی مرتبہ تمہیں دیکھیں گی تو میں چاہتا ہوں تم بہت پیاری لگو۔۔۔!!

مجھے تو ہر حال، ہر حلیے میں پیاری لگتی ہو مگر پھپھو بھتیجے کی محبت میں کچھ بھی بول جائیں، میں یہ نہیں سہہ پاؤں گا۔۔!!

اب کھڑی میرے اوپر محبت کے پھول برساؤ گی یا الماری کو تمہارے پاس بلالوں۔۔؟؟؟

زینہ روئی روئی سوگوار شکل کے ساتھ مسکرا دی۔۔۔

آپ کے خیال میں کونسا رنگ پہنوں۔؟؟ زینہ الماری کے دونوں پٹ کھولے روحیل سے پوچھنے لگی۔۔۔

پہلے تو اپنے یہ بال کھولو، روحیل نے عقب سے آکر زینہ کے ریشمی بال پونی کی قید سے آزاد کر دیئے۔۔۔

یہ اپنے بالوں کی کھاد کا نام تو بتاؤ۔۔؟؟

زینہ کی کھنکتی آواز کمرے میں جلترنگ بجانے لگی۔۔بالوں کو نامحرم سے چھپانے کے فضائل ہیں۔۔زینہ دوبارہ کھکھلائی۔۔۔

یقین مانو میں تمہاری اس ہنسی کے لیے ترس گیا تھا۔۔ابھی جی چاہ رہا ہے شکرانے کے دو نفل ادا کروں کہ زینہ صاحبہ نے اپنے شوہر نامدار کو ہنسی کا تحفہ بخشا ہے۔۔۔

آپ بھی نا۔!!!

کیا۔۔؟؟؟

میں کیا بھی نا۔؟؟؟

آپ بہت شرارتی ہیں۔!!!بولتے ساتھ زینہ خجلت مٹانے کے لیے ہینگروں میں لٹکے کپڑے دکھانے لگ گئی۔۔۔

بتائیں کونسا سوٹ پہنوں۔؟؟؟

آج تم روحیل برانڈ کا سوٹ پہنو گی۔!!

یہ دیکھو جو میں نے ڈیزائنر کے سر پر کھڑے ہو کر بنوایا ہے۔۔۔

کیا مطلب؟؟؟

مطلب یہ کہ خود ڈیزائن کروایا ہے۔۔۔

تو آپ کے پاس میرے کپڑے کا ماپ کیسے پہنچا۔۔؟؟

!!!یاد ہے نا جب ہسپتال میں بیہوش ہوئی تھی تو اس وقت میری باہوں میں ہی تھی۔۔

پر میں تو حجاب میں تھی۔؟

!!جی مگر وزن میرے کاندھوں بازوؤں پر ہی تھا۔۔

!!مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ چالیس پینتالیس کلو سے وزن ایک رتی اوپر نہیں ہے۔۔

کیوں۔؟؟؟ آپ میرے سے پہلے اور کتنی لڑکیوں کو اٹھانے کا تجربہ کر چکے ہیں۔؟؟؟

آج تو بڑی شیرنی بنی ہوئی ہو۔ماشاء اللہ۔۔روحیل نے بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا۔۔ آج تو روحیل ارشاد سے ٹیڑھے سوالات پوچھے جا رہے ہیں اور کٹہرے میں کھڑا کرنے کے خطرناک ارادے ہیں۔۔۔

یہ باتیں میں اس وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہوں جب تک تم رخصت ہو کر میرے کمرے تک نہیں آجاتی ہو۔۔!

ویسے پوچھنا تھا اگر لڑکیاں اٹھائی بھی ہوں تو کیا تمہیں جلن ہو گی۔؟؟؟

اگر سچی مچی اٹھائی ہیں تو پھر مجھے بہت افسوس ہو گا کیونکہ یہ گناہ کا کام ہے۔!زینہ نے افسردہ شکل بنائی۔۔۔

روحیل نے بات بدلی۔اپنا چہرہ درست کرو اور جا کر شاور لو۔

عصر کے بعد کا وقت لیا ہے۔

کس سے ؟؟؟

! بھئی پالر والی سے۔

! اوہ اچھا میں بھول گئی تھی۔

مگر میں صبح امی والے غسل خانے میں نہا چکی ہوں۔ ابھی دوبارہ کس لیے نہاؤں. ؟؟؟

جو بولا ہے اس پر عمل کرو۔۔۔

ادھر غسل خانے میں تمہارے شیمو کنڈیشنر رکھے پڑے ہیں۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔ مگر پلیز مجھے اجازت دیں میں ایک نظر امی کو دیکھ آؤں۔۔!! شاید ایک گھنٹہ بیت چکا ہے، باتوں میں پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

! اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔

اس میں کیا سوچنا ؟؟ زینہ گھبرا گئی۔۔

! اس کے لیے ایک شرط ہے۔۔

وہ کیا۔ ؟؟

زینہ کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔ مگر پلیز مجھے اجازت دیں میں ایک نظر امی کو دیکھ آؤں۔۔!!شاید ایک گھنٹہ بیت چکا ہے، باتوں میں پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

!اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔

اس میں کیا سوچنا؟؟؟زینہ گھبرا گئی۔۔

!اس کے لیے ایک شرط ہے۔۔

وہ کیا۔؟؟

زینہ کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔۔۔

!!!اپنا حلیہ دیکھو ذرا۔

ایسے لگ رہا ہے جیسے کسی نے پھانسی کے تختے پر لٹکا دیا ہے۔!روحیل کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔زینہ نے مغموم لب و لہجے میں صفائی دینے کی بھرپور کوشش کی۔۔۔

!تمہیں یا تو جھوٹ بولنا نہیں آتا یا بولنے کی عادت نہیں ہے۔

یہی بات ہے نا۔؟؟

جی مجھے دونوں کام کرنے نہیں آتے ہیں۔۔۔

ساری عمر امی کے ساتھ گزاری ہے تو جھوٹ کیسے بول سکتی تھی۔۔زینہ نے دوپٹے کے پہلو سے پیشانی رگڑی۔۔۔

اور اگر تم امی سے چوری چوری مجھ سے دوستی کر لیتی تو پھر کیا ہوتا۔؟؟؟

دوستی کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا، آپ چاہے جتنا مرضی ایڑھی چوٹی کا زور لگاتے مگر میں امی سے نہیں اللہ" سے ڈرنے والی تھی اور رہوں گی ان شاء اللہ۔۔۔جب دل میں نفس کے جہاد کا مصمم تہیہ کر لیا تو پھر دائیں بائیں، آگے پیچھے کی تمام رعنائیاں بے معنی لگنے لگتی ہیں۔۔میری زندگی میں آپکے حادثاتی طور پر آ !جانے سے ایک اور دعا کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔

وہ کونسی دعا تھی۔؟؟روحیل نے بیقراری سے پوچھا۔۔

❣ ❣ ❣ ❣ ❣ ❣ ❣
❣ ❣

(اللہم (يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)

اے اللہ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔"(سنن الترمذی کتاب" الدعوات:3522 صحیح)

LRI❣□PDI LRI❣□PDI LRI❣□PDI LRI❣□PDI LRI❣□PDI LRI❣□PDI LRI❣□PDI
LRI❣□PDI LRI❣□

اور اکثر ایک اور دوسری مسنون دعا کا سہارا بھی لیتی رہتی تھی۔۔ آپ کا یونیورسٹی آنا اور مجھے یوں بے باکی سے مخاطب کرنا میرے لئے بہت کٹھن مرحلہ تھا۔ مجھے دین کا بنیادی فہم نہ ہوتا تو شاید میں بھی شیطان کے بہکاوے میں آکر بہک جاتی۔۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (شداد بن اوس! :جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کر رہے ہیں تو تم ان کلمات کو ذخیرہ کرنا
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ")
")

یا اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور بھلائی پر پختگی کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری رحمت اور تیری مغفرت کا موجب اور یقینی سبب بننے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں"۔

(اس حدیث کو البانی نے سلسلہ احادیث صحیحہ: 3228 میں صحیح کہا ہے۔ طبرانی معجم الکبیر: 7135)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ویسے بھی مجھے میری حیثیت کا اندازہ تھا۔۔۔ٹاٹ میں رہنے والوں کو محلوں کے خواب زیب نہیں دیتے۔۔۔میں خواب بھی اپنی استطاعت کے مطابق دیکھتی تھی۔۔۔

بس تقدیر میں آپ لکھے تھے سو آج آپ میرے سامنے کھڑے ہیں وگرنہ آپکی سرگرمیوں سے تنگ آکر میں نے سامعہ سے عبدالسمیع بھائی کی توسط سے کسی دین دار ریڑی والے کا رشتہ ملنے کی درخواست بھی کی تھی۔۔

اچھا۔!!!

روحیل کی رگیں تن گئیں۔۔تو تم مجھ سے دور بھاگنے کے لیے ریڑھی والے کے خواب سجائے بیٹھی تھی۔؟؟ہیں۔؟؟؟

جججججججی۔!زینہ روحیل کے تیور دیکھ کر دوبارہ سے ہکلائی۔

زینہ تم صرف میری تھی اور میری رہو گی۔!یہ بات اپنے دماغ میں بٹھالو۔!!

اب آگے بولو اور میں تفصیل کے ساتھ سننا چاہتا ہوں۔۔۔

زینہ نے لمبی سانس کھینچی اور گویا ہوئی۔۔ظاہر سی بات ہے کہ جیسے آپ ملے اور پھر جن رستوں سے آپ میری طرف بڑھ رہے تھے وہ کسی بھی شریف لڑکی کے لیے سازگار نہ تھے۔۔غریب کے پاس

صرف ایک عزت ہی تو ہوتی ہے، وہ بھی چلی جائے تو پھر غریب غربت سے نہیں بے غیرتی اور بے عزتی سے غارت ہو جاتا ہے۔۔۔ زینہ کا دھیما لہجہ روحیل کے دل میں گھر کر رہا تھا۔۔

اگر آپ زید کے ذریعے رشتہ نہ لاتے اور مسلسل نمبر بدل بدل کر مجھے رابطہ کرتے رہتے، پھر بھی میں کبھی بھی آپ کی باتوں میں نہ آتی کیونکہ میرے دل میں خوف صرف اس وحدہُ لاشریک کا تھا جو مجھے شیطان کے رستے پر چلنے سے محفوظ رکھے ہوئے تھا۔۔

ایک انسان ہونے کی حیثیت سے میں بھی شاید کسی ایک کمزور لمحے کی گرفت میں آکر پھسل سکتی تھی، بہک سکتی تھی مگر اللہ کی مدد سے میں محفوظ رہی الحمدللہ ثم الحمدللہ۔۔

اللہ کی مقرر کردہ حدوں کو توڑنا میرا شیوہ کبھی بھی نہیں رہا۔۔۔ زینہ کا مغموم لہجہ اور نمکین پانیوں سے لبریز آنکھیں روحیل کے دل پر تیر برسانے لگیں۔۔۔

زینہ تمہیں پتا ہے جب تم ہنستی ہو تو ایسے لگتا ہے کہ میرے دل میں اطمینان اتر آیا ہے اور جب تم روتی ہو تو میں تمہاری آنکھوں میں ایک آنسو برداشت نہیں کر پاتا ہوں۔۔۔ روحیل نے آگے بڑھ کر زینہ کی آنکھوں سے لڑھکنے والے موتی چن لیے۔۔

اب میں جاؤں۔؟؟ زینہ کا ملتجی لہجہ اور روحیل کا بھنویں اچکانا۔۔

بھول گئی ہو۔؟

کککککیا۔؟؟

یہی کہ تمہیں میری ایک شرط ماننا پڑے گی۔۔

جی بولیں۔زینہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔

!ہاتھ دو۔

زینہ نے گھبراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھادیا۔۔۔

روحیل مضبوطی سے زینہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے گویا ہوا۔۔

تم نے ہر روز رات کو میرے ساتھ فون پر لازماً ایک گھنٹہ بات کرنی ہے۔

وہ کیسے۔؟؟میرا مطلب ہے امی پاس ہوں گی اور انکے سامنے آپ سے لمبی چوڑی بات کرتے ہوئے مجھے شرم آئے گی۔۔

زینہ تم کیا مریخ سے آئی ہو جو تمہیں دنیا کا نہیں پتا ہے۔۔۔؟؟اللہ کی بندی میں پیغام رسانی کی بات کر رہا ہوں۔۔ تمہیں پیغام ٹائپ کرنا تو آتا ہے نا.؟؟؟جی وہ تو آتا ہے مگر شاید سرعت سے آپ کو جواب نہ !دے سکوں گی۔۔۔

پر ہمیں فون پر پیغام رسانی کی کیا ضرورت ہے جبکہ ہم دن میں ایک دوسرے کے سامنے ہی ہونگے۔۔

؟؟ایک گھر میں رہتے ہیں۔؟؟

زینہ کی دلیلوں پر روحیل کا جی چاہ رہا تھا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

زینہ تم واقعی اتنی سادہ لوح ہو یا میرے صبر کا۔ امتحان لینے پر تلی ہو۔؟؟

میں تو ایسی ہی ہوں جیسی آپکو نظر آ رہی ہوں اور ویسے بھی آپ رات کو اپنی کمپنی کا کام کریں گے یا

!! میرے ساتھ پیغام رسانی میں مشغول رہیں گے۔۔۔؟

زینہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے روحیل کو ایک اور مثال دے کر سمجھانا چاہا۔۔۔

زینہ تمہارا ایک ہی حل ہے کہ میں تمہیں ماسی کے کمرے سے اٹھا کر یہاں لے آؤں۔۔۔! تمہارے اس دماغ میں یہ باتیں کیوں نہیں بیٹھتی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ آرام سے بات کروں۔

!! جو جی میں آئے پوچھوں بولوں۔۔۔

!! ہاں تو آپ دن میں پوچھ لیا کریں نا۔

ٹھیک ہے ماسی کے سامنے میرا جو جی چاہے گا پوچھوں گا پھر نہ رونا مجھے امی سے یا پھر ویرے سے شرم آتی ہے۔۔۔ روحیل نے زچ ہو کر بولا۔۔۔

اچھا چلیں میں پوری کوشش کروں گی آپ سے پیغامات کے ذریعے ایک گھنٹہ بات کر لوں مگر مسلسل ٹائپنگ سے شاید میری انگلیاں تھ۔۔۔ روحیل کے تیور دیکھ کر لفظ "تھک" زینہ کے منہ میں ہی رہ گیا۔۔۔

بولو اب کیوں چپ ہو گئی ہو۔!!

بولو میری انگلیاں تھک جائیں گی۔!

نننہیں تھکیں گی میں جلدی سیکھ جاؤں گی ان شاء اللہ۔۔۔ زینہ نے فوراً بات کو سمیٹنے کی کوشش کی۔۔

میں نے پہلے کبھی مسلسل ایک گھنٹہ پیغام رسانی کی جو نہیں ہے۔ زینہ نے ڈرتے ڈرتے جلدی میں بول دیا

جبکہ روحیل گردن جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

اب جاؤں۔؟؟؟ زینہ کی بچوں والی ضد پر روحیل کا مسکرانا زینہ کے لیے عذاب بنا ہوا تھا۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر روحیل چاہتا کیا ہے۔۔؟؟

میں جاؤں۔؟؟

ہاں جاؤ۔! مگر پانچ منٹ میں واپس لوٹ کر یہاں آنا ہے۔۔۔!

جی بہتر۔! زینہ نے سکھ کا سانس لیا اور چپل اڑس کر کمرے سے فوراً رفو چکر ہونے لگی مگر روحیل کی پکار پر دوبارہ جان مٹھی میں آ گئی۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا اور پھر تمہیں ٹھیک پانچ منٹ بعد واپس لاؤں گا تاکہ نماز کی ادائیگی کے بعد ہم مقررہ وقت پر گھر سے نکل سکیں۔۔

روحیل مضبوطی سے زینہ کا ہاتھ تھامے کمرے سے نکل آیا۔۔

********************#Zaynah_Hayyat*******

روحیل صاحب آپکی بیگم تیار ہیں اگر آپ انکو دیکھ کر مزید ردوبدل کروانا چاہتے ہیں تو ہمیں بتادیں ورنہ آپکی بیگم حجاب و نقاب پہننے پر مصر ہیں۔۔بیوٹیشن نے انتظار گاہ میں بیٹھے روحیل کو آگاہ کیا۔۔۔

جی ٹھیک ہے وہ پہننا چاہتی ہے تو پہننے دیں، مجھے بالکل بھی اعتراض نہیں ہے۔!یہ سب سن کر روحیل کا دل خوشی سے پھولا نہ سمایا۔۔

سر ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے مگر سارا ہیئر سٹائل خراب ہو جائے گا۔۔انکے بال بہت ملائم اور ریشمی ہیں، ہم نے بہت محنت سے انہیں ہیئر سپرے اور جیل سے قابو کیا ہے۔۔۔اور سر آپ نے ہزاروں روپے خرچ کر کے بال اور میک اپ کروایا ہے لیکن سر پر حجاب اوڑھنے سے بالوں کا سٹائل خراب ہو جائے گا۔۔بیوٹیشن اپنے پالر کی ساکھ بچانے کے لئے سر دھڑ کی کوشش کر رہی تھی۔۔

روحیل کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں آپ مجھے میری بیوی سے ملوادیں پلیز۔۔۔ایک کونے والے مخصوص کمرے میں زینہ تنہا بیٹھی اپنے جلوے بکھیر رہی تھی۔۔۔

سر پلیز آپ اندر تشریف لے جائیں۔!بیوٹیشن روحیل کو دروازے پر چھوڑ کر خود ملحقہ کمرے میں غائب ہو گئی۔۔۔

روحیل نے کمرے میں پہنچ کر عقب سے گلا کھنکارا۔۔

زینہ چونک کر فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔

ماشاءاللہ۔!!!!یہ میری زینہ ہے یا آسمان سے اتری حور ہے۔؟؟روحیل کے والہانہ استقبال پر زینہ جھینپ گئی۔۔

!!ارے بیوی صاحبہ مکھڑا اوپر اٹھاؤ۔

!!آج تو پھپھو نے دل ہار بیٹھنا ہے اور پھپھو کے بھتیجے کے حال دل کا پوچھو ہی نا۔۔

اور اگر میں انہیں پسند نہ آئی تو.؟؟یا جب وہ مجھے میک اپ کے بغیر دیکھیں گی تو پھر کیا ہو گا۔؟؟زینہ فکرمندی سے فوراً پوچھ بیٹھی۔۔زینہ روحیل کے خوف سے بمشکل آنسوؤں پر بند باندھے ہوئے کھڑی تھی۔۔

!!تم اس بات کی فکر نہ کرو بس ذرا مجھے گھوم کر دکھاؤ۔

جی۔؟؟

ہاں بھئی میں ذرا دیکھوں کہ گلے پر جو کام ہوا ہے وہ کیسا سج رہا ہے۔!روحیل کسی ماہر ڈیزائنر کی طرح معائنہ کر رہا تھا۔۔

زینہ کے سیاہ لمبے لباس کے گلے میں جڑے جھلملاتے رنگ برنگی موتی ستاروں کے ساتھ چھوٹے ٹسل (لٹکن)، چست لمبی آستیوں پر سفید ریشمی دھاگے سے نفیس کڑھائی کے ساتھ موتیوں کی چھوٹی چھوٹی لٹکنیں اس سیاہ "کچے ریشم" کے نفیس لباس کی اٹھان بڑھا رہے تھے، گھیرے پر موتیوں کا ہم رنگ عنابی فیتہ اور جالی دار جھالر اس فراک کو چار چاند لگانے لگی۔۔

دبلی پتلی سی زینہ پر ماہرانہ ہاتھوں سے پارٹی میک اپ بہت جچ رہا تھا۔ آنکھوں میں گہری سیاہ کاجل کی دھار، گھنی پلکوں پر مسکارے کی بھرمار آنکھوں کے سموکی میک اپ میں زینہ کی آنکھیں روحیل کے دل پر تیر برسانے لگیں۔۔

ریشمی سیاہ لمبے ملائم بال لمبے (کرل) بلوں کی شکل اختیار کر کے شانوں پر پھیلے ہوئے تھے۔۔

روحیل کے طویل معائنہ کے بعد زینہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔

زینہ تمہیں پتا ہے تم کتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔؟؟

یہ تو آپ کو پتا ہو گا۔! زینہ نے شرما کر چہرہ جھکا لیا۔۔

تم میری بے حد پیاری بیوی ہو اور بہت بہت بہت بہت بہت خوب صورت لگ رہی ہو ماشاء اللہ۔ روحیل کی جذبے لٹاتی آنکھیں زینہ کی دھڑکنیں اتھل پتھل کرنے لگیں۔۔۔ اب بس بھی کر دیں مجھے شرم آ رہی ہے۔ خجل ہوتی زینہ نے چہرہ جھکا لیا۔۔۔

روحیل فوراً خود پر قابو پاتے ہوئے گویا ہوا اب جلدی سے حجاب لے لو، عاصم کئی مرتبہ پوچھ چکا ہے۔،

ہمیں پھپھو کے گھر پہنچنے سے قبل پہنچنا ہے۔ !!

جی بہتر۔! زینہ سرعت سے اپنا شرعی لباس اوڑھنے لگی۔۔

جبکہ روحیل اسکے ہر روپ سے متاثر تھا۔۔ بیوٹیشن کو لمبے نوٹوں کی گڈی پکڑا کر دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ابھی گاڑی کے قریب ہی پہنچے ہوں گے تو کسی نے بے باکی سے روحیل کو عقب سے جکڑ لیا۔۔

روحیل بے وفا انسان اتنے طویل عرصے سے کہاں پر غائب ہو۔؟؟ تمہارے ہر نمبر پر کال ملائی ہے مگر تم نے مجھے بلاک کیوں کر رکھا ہے۔؟؟ لپٹنے والی ہستی تو اگلے پچھلے حساب برابر کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

چست جینز اور چھوٹی تنگ قمیض میں ملبوس لڑکی بیتابی سے روحیل کے ساتھ چپکی چلی جا رہی تھی۔۔۔

زینہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔ جس کا ڈر تھا یہ شخص وہی نکلا ہے۔۔۔ گلا مکمل طور پر خشک ہو گیا۔۔

گوفی کیا کر رہی ہو۔؟؟ چھوڑو مجھے پلیز۔!! روحیل نے ڈپٹ کر ساتھ میں لپٹی واہیات لڑکی کو ہٹانا چاہا۔۔

ارے واہ۔!! تم تو آنکھیں پھیرنے لگے، یاد نہیں جب کلب میں بیٹھ کر وعدے اور وہ جو قسمیں مجھے دیں تھیں وہ کہاں گئیں۔؟؟؟ وہ ہماری حسین شامیں سب بھول گئے ہو کیا۔؟؟ بے باک لڑکی بار بار روحیل سے چپکنے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

جیسے ہی نظر حجاب میں چھپی پاکیزہ ہستی پر پڑی تو روحیل کو حیرت سے دیکھا۔۔

یہ کون ہے؟؟ اور اسکا تمہارے ساتھ کیا میچ ہے۔۔؟؟ تم کب سے مولوی بن گئے ہو۔۔؟؟ کلب کا !!! بہترین فلور ڈانسر اور اس برقعہ پوش لڑکی کے ہمراہ۔؟؟۔ آفرین ہے روحیل ارشاد۔

روحیل کے جواب سے قبل ہی گوفی نے طعنوں کے نشتر چلانے شروع کر دیئے۔۔

! گوفی۔!! گوفی۔!! گوفی۔!!! اپنی زبان کو لگام دو۔!! بیوی ہے یہ میری۔

اور آئندہ میرے راستے میں آنے کی کوشش نہ کرنا۔! روحیل نے دانت پیس کر غضب ناک لہجے میں بولا۔۔

ہونہہ میرے راستے میں نہ آنا۔ وہ وقت بھول گئے ہو جب تمہاری راتیں میرے ہاں کٹتی تھیں۔۔ تمہیں میرے حسن کے علاوہ کوئی اور حسین دکھتا نہ تھا۔۔۔ میری زلفوں کا جادو تمہارے سر چڑھ کر بولتا تھا۔۔

کیا وہ سب جھوٹ تھا؟ دھوکہ تھا۔۔؟؟

ہاں وہ سب جھوٹ تھا اور دھوکہ تھا۔؟

ناچاہتے ہوئے بھی روحیل کی آواز اونچی ہونے لگی۔۔

آس پاس سے گزرتے چند لوگوں نے کھڑا ہونا شروع کر دیا۔۔۔

زینہ تم گاڑی میں بیٹھو۔روحیل نے نرم لہجے میں زینہ کو حکم صادر کیا اور سامنے والی نشست کا دروازہ وا کر دیا۔۔اے لڑکی رکو۔!!

یہ شخص جس کے ساتھ تم شادی رچا چکی ہو نجانے کتنی لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا چکا ہے۔اب یہ تم پر ہے کہ استعمال شدہ شخص کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا پھر جیسی خود ہو ویسا ہی تمہارا معیار ہے۔۔۔

تھر تھر کانپتی زینہ بنا جواب دیئے گاڑی کی سیٹ پر نڈھال ہو کر گر پڑی۔۔

دل میں پیدا ہونے والے تمام خوبصورت جذبات دم توڑنے لگے۔۔۔

نشیلی آنکھیں بنا روک ٹوک نقاب کو تر کرنے لگیں۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے منہ کے بل زور سے دھکا دے کر گرایا ہے۔۔

آج شادی سے قبل والے خدشات کی تصدیق ہو گئی۔۔

دل میں پیدا ہونے والے تمام خوبصورت جذبات دم توڑنے لگے۔۔۔

نشیلی آنکھیں بنا روک ٹوک نقاب کو تر کرنے لگیں۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے کسی نے منہ کے بل زور سے دھکا دے کر گرایا ہے۔۔

آج شادی سے قبل والے خدشات کی تصدیق ہو گئی۔۔۔

نشست پر براجمان زینہ اپنے نصیب کے لکھے پر اشکبار تھی، چند لمحوں کی خوشی گوفی کے مغلظات نے ہوا کر دی۔۔

بے کل دل عداوت کے نرغے میں پھڑ پھڑانے لگا، جی چاہا روحیل سے کوسوں دور بھاگ جائے۔

لڑکیوں کو چھیڑنا تو جرم تھا ہی مگر جنسی تعلقات استوار کر لینا، سوچ سوچ کر زینہ کو اپنا آپ کمتر اور روحیل سے کراہت محسوس ہونے لگی۔۔

گاڑی کے بند دروازے سے روحیل اور گوفی کے درمیان مکالمہ آرائی اپنے عروج پر تھی مگر زینہ کا مان تو ٹوٹ گیا۔۔۔چند لمحوں کی خوشی خاک آلود ہو گئی۔۔۔

دہائی دیتا دل شدید کرب والم کی کیفیات میں ڈوبنے لگا۔۔

جی چاہا گاڑی کا دروازہ کھول کر بھاگ جائے، روحیل سے اتنی دور چلی جائے کہ اس شخص کی آواز بھی کانوں میں سنائی نہ دے۔۔۔

دل و دماغ میں جنگ کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا۔۔۔

دل اپنی ناقدری پر شکوہ کناں اور دماغ حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکاری۔۔

زینہ شاید اب وقت آچکا ہے کہ آنکھوں دیکھی مکھی نگل لے یا پھر خود غلاظت کا ڈھیر بن جا۔

زخمی دل دائیں ہاتھ پر کھڑے روحیل کو دیکھنے لگا۔۔کاش یہ شخص اپنے ظاہر کی طرح باطن سے بھی اتنا ہی خوبصورت ہوتا۔۔۔

میرے اللہ مجھے صبر دے، میرے معاملات کو آسان بنا آمین ثم آمین۔۔۔

زینہ کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔

ناتواں جسم حالات کے نرغے میں آچکا تھا۔۔شر کے تھپیڑے زینہ کی پارسائی پر کاری وار کرنے لگے۔۔

شکست خوردہ دل ذکر الٰہی کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

مصیبت اور پریشانی کے وقت کی دعائیں 📌

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالی عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی :

"اللہُ رَبِّی لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا" 💖

"اللہ ہی میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔"

[ابو داؤد: 1525، وصححہ الالبانی فی صحیح سنن ابی داؤد ج 1 ص 284]

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے

:

💖 "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

[بخاری: الدعوات، باب الدعاء عند الکرب، الفتح ج 11، ص 123، مسلم: 2730]

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے"۔

: علی رضی اللہ تعالی عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی

💖 لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ بردبار اور کریم ہے، اللہ پاک ہے، اور بابرکت ہے وہ اللہ جو کہ عرشِ عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے"۔

[مسند احمد ج 1 ص 91 وصححہ الشیخ احمد شاکر ج 2 ص 87]

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پریشان حال کو یہ

: دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ، وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ 💖

[ابو داؤد: 5090، وحسنہ الالبانی فی صحیح الکلم الطیب: 121]

اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، لہذا تو مجھے پل بھر کیلئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر "

" اور میرا ہر ہر کام میرے لئے ٹھیک کر دے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے

: تھے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ [ترمذی: 3526]" 💖

"اے زندہ! اے قیوم! میں تیری رحمت کے ساتھ مدد کا طلبگار ہوں۔"

: دعائے یونس علیہ السلام

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ 💖

"تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں ظلم کرنے والوں میں سے تھا۔"

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

زینہ سیلاب زدہ آنکھیں لیے باطنی محاذ پر تن تنہا لڑ رہی تھی کہ روحیل ڈرائیونگ نشست پر آن بیٹھا۔۔ شکستگی اسکے چہرے پر عیاں تھی، چہرے کی اڑی رنگت اسکے دل کا حال سنا رہی تھی۔۔

چند لمحوں کے لئے سر سٹیرنگ ویل پر ٹکا دیا۔ پھر کچھ ہمت جمع کر کے ساتھ بیٹھی پارسا ہستی کو پکارنے لگا۔۔۔

زینہ۔!!!میری طرف دیکھو پلیز۔ ملتجی دھیما لہجہ۔۔۔ سوگوار آنکھیں۔ دس منٹ قبل ہشاش بشاش دکھنے والا جوان اب ایک تھکن زدہ مسافر کا روپ دھار چکا تھا۔۔ یکدم آنکھوں کی چمک غائب ہو گئی، شدت کرب نے آنکھیں لال انگارا بنا دیں، زینہ کا ساتھ پانے کی خوشی چند لمحوں میں ہوا ہو گئی۔۔۔

زینہ۔!!!ایک مرتبہ میری طرف دیکھ لو پلیز ورنہ میں گاڑی نہیں چلا پاؤں گا۔۔۔

زینہ روٹھنا تمہارا حق ہے، میں یہ حق تمہیں خود دے رہا ہوں مگر صرف ایک مرتبہ میری طرف دیکھ تو لو، مجھے یہ احساس ہو جائے کہ میری بیوی نے میری سیاہ کاریوں کی پردہ پوشی کی ہے۔۔۔

!!زینہ گوفی نے جو بھی بولا ہے، میں وہ سب ترک کر چکا ہوں، سچی توبہ کر چکا ہوں۔۔

زینہ ہنوز ساکت بیٹھی سیلابی ریلوں کے ساتھ نبرد آزما ہو رہی تھی۔۔

زینہ سو قتل کرنے والے کو وہ غفور الرحیم معاف کر سکتا ہے تو میں بھی تو اسی خالق کی مخلوق ہوں، وہ مجھے بھی معاف کر دے گا ان شاء اللہ۔۔

روحیل کا دھیما اور مجبور لہجہ زینہ کی سماعتوں کو گھائل کرنے لگا۔۔۔

زینہ تم نے سنا نہیں تھا وہ کہہ رہی تھی کہ میں نے اسے تمام نمبروں سے بلاک کر دیا ہے۔۔۔؟

روحیل کا ٹوٹا لہجہ زینہ کے ساتھ کا شدید طالب تھا مگر شاید زینہ کے زخمی دل اور چھلنی روح کا مداوا فی الوقت ممکن نہ تھا۔۔

زینہ جب تک تم میری طرف نہیں دیکھو گی میں گاڑی نہیں چلاؤں گا۔۔! ناچاہتے ہوئے بھی روحیل ایک اور مجبور سی دھمکی دے گیا۔۔

دیکھو ابھی بھی عاصم کی کال آرہی ہے۔

!زینہ پلیز میری طرف دیکھو۔

زینہ کی دبی سسکی روحیل کی جان مٹھی میں کر گئی۔۔ سسکتے ہوئے زینہ نے ڈرائیونگ نشست پر براجمان روحیل کو شکست خوردہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ڈھکے چہرے سے جھلکتے دو نشیلے نین اذیت بھری داستانیں سنارہے تھے۔۔۔

زینہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے اس کائنات میں صرف تم سے محبت ہے۔ دنیا کی

!کوئی عورت تمہاری جگہ نہیں لے پائے گی۔۔

تمہیں میں نے بولا تھا کہ جب تم رخصت ہو کر میرے کمرے میں آؤ گی تو میں تمہیں تمام حقائق سے آگاہ کروں گا مگر آج میری سیاہ کاری کا پہلا باب شگفتہ عرف گوفی نے دھڑلے سے کھول دیا ہے۔۔

میں مانتا ہوں میرا غلیظ ترین ماضی تھا، میں نے ہر وہ کام کیا ہے جس سے اللہ کی پکڑ آئے۔۔

زینہ اس وقت تو میری رسی دراز تھی، مگر اب میری رسی کھینچ لی گئی ہے، میری پکڑ کا وقت آچکا ہے۔

میری آزمائش شروع ہو چکی ہے۔۔ میرے سے وعدہ کرو مجھے چھوڑو گی نہیں پلیز۔۔

اشک بہاتی زینہ سسکیوں سے ہچکیوں تک پہنچ آئی جبکہ روحیل اس پارسا ہستی کے ساتھ کا بھکاری بنا جواب کا منتظر تھا۔۔

!!زینہ میری طرف دیکھو۔۔

زینہ نے پلٹ کر دیکھا۔

!کچھ تو بولو زینہ۔

مجھے برا بھلا ہی بول دو، مجھے علم ہے میں برا تھا، میں نے برائیاں کی ہیں مگر مجھے زینہ حیات کا ساتھ چاہیئے ہے۔۔۔ وجیہہ خوبرو روحیل آج ٹوٹ کر بکھر چکا تھا۔۔

گاڑی میں مکمل سکوت چھا گیا۔۔۔زینہ کی شکوہ کناں ہچکیاں روحیل کا دل چھلنی کرنے کے لیے کافی تھیں۔۔۔

زینہ مجھے اپنا ہاتھ دو۔!!!

زینہ نے بنا دیکھے اپنا دایاں ہاتھ روحیل کی طرف بڑھا دیا۔۔

روحیل کو کچھ حوصلہ ہوا، دل میں اطمینان اتر آیا۔۔۔

روحیل ہاتھ تھام کر گویا ہوا۔زینہ مجھے پتا تھا تمہارا ظرف بہت بڑا ہے شاید کہ میری سوچ سے بھی زیادہ۔۔!

زینہ مجھے تمہاری آواز سننی ہے۔ایک لفظ ہی بول دو پلیز۔!روحیل نے نرمی سے زینہ کا ہاتھ دبایا۔۔

ہمیں دیر ہو رہی ہے گھر بھی پہنچنا ہے یار۔زینہ پھپھو کے سامنے کچھ ظاہر نہ کرنا پلیز۔!اگر ڈیڈ کو بھنک بھی پڑ گئی تو میری چمڑی ادھیڑ دیں گے۔زینہ تم نے جو بولنا ہے مجھے ادھر ہی بول دو۔!اپنے دل کی بھڑاس یہیں پر نکال دو۔!میں چاہتا ہوں تم گھر پر ہنستی مسکراتی ہوئی داخل ہو۔!

پلیز زینہ۔!!میری اچھی والی بیوی ہو نا تو پلیز بولو۔۔!روحیل کا ملتجی لب ولہجہ اور اسکے احسانوں تلے دبی زینہ بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوئی۔۔

میں محلوں کی خواہش مند کبھی بھی نہ تھی۔!میں تو کردار اور اخلاق کی متمنی تھی، مجھے آپ نے گھاٹی" سے دھکا دے کر ایک تاریک غار میں چن دیا ہے۔۔۔غار بھی ایسا ہے کہ اگر نکلنا بھی چاہوں گی تو آپ کی عیاشی کی پستیاں مجھے ڈس لیں گی۔۔۔

کاش۔!!!میرے بدگمان دل میں آپ کے لئے کوئی گنجائش نکل آئے مگر میں اپنی چھلنی روح کی کرچیاں سمیٹ نہیں پاؤں گی"۔۔

!روحیل آپ نے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔

میرا جی چاہ رہا ہے میں آپ سے دور بہت دور چلی جاؤں۔!!ہچکیوں میں بولتی زینہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔نڈھال ہو کر نشست کی پشت سے سر ٹکا لیا۔۔۔

!!زینہ مجھ سے کبھی بھی دور جانے کا سوچنا بھی مت۔

زینہ میں تمہارے بنا نہیں رہ پاؤں گا۔۔

ابھی صرف میرے تمہارے رشتے کی بات چل رہی تھی تو مجھے ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے تم میرے آس پاس ہو، میرے ساتھ ہمکلام ہو۔ !

!زینہ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا ہوں۔

!زینہ تم میرے دل کی ملکہ ہو۔

!تم میری روح کا قرار ہو۔

!!!تم میری آنکھوں کی پارسا بینائی ہو زینہ۔

میں تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔زینہ کا ہاتھ تھامے روحیل اپنے جذبات و احساسات سے زینہ کو قائل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا جبکہ ڈیش بورڈ پر پڑا فون بار بار چلاتا۔۔۔

آپ فون اٹھائیں۔!!ویر کی کال ہے۔!زینہ نے سوگوار لہجے میں بول کر اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا جسے روحیل نے دوبارہ مضبوطی سے جکڑ لیا۔۔

بائیں ہاتھ سے فون سپیکر پر لگا دیا۔۔۔

!کال اٹھاتے ہی عاصم لتے لینے لگا۔یار بھیا۔

آپ لوگ میک اپ کروانے گئے ہو یا مویشی منڈی۔؟؟

حد ہوتی ہے یار۔!ڈیڈ اور پھپھو آدھے گھنٹے سے آئے بیٹھے ہیں اور آپ دونوں کا بار بار پوچھ رہے ہیں اوپر سے میرا فون بھی نہیں اٹھایا جارہا ہے۔۔۔ڈیڈ نے بارہا کال کی ہے مگر آپ بیوی کے غلام بن چکے ہیں۔۔۔ دیکھنا گھر آتے ساتھ پھپھو نے آپ کی کٹ لگانی ہے۔۔

چھوٹے بولنے کا موقع دو گے تو بولوں گا یار۔

جی جی دلہا صاحب فرمایئے۔

اور میری بہن کب سے خراب ہو چکی ہے۔؟ اتنے نخرے۔!! توبہ اب تو میرا فون بھی نہیں اٹھاتی ہے۔۔۔

!! یار تم زینہ کو کچھ نہیں بولو۔

ہائے ماں صدقے جائے بڑے بھائی کی زن مریدی پر۔!!۔

ابھی نکاح کو اڑتالیس گھنٹے بھی نہیں گزرے اور موصوف کا یہ حال ہے، اللہ جانے جب گزر جائیں گے تو ! پھر بیگم کے قدموں میں ہی پائے جائیں گے۔۔

عاصم تم بہت فضول بولتے ہو یار۔ روحیل پھیکا ہنسا۔۔۔

!! بھیا جی یہ تو آپ گھر تشریف لائیں گے تو آپ کو پتا چلے گا کہ میں زیادہ بولتا ہوں یا پھر پھپھو۔

بہر حال پیشگی چھترول مبارک ہو۔! میرا کام تھا مطلع کرنا جو میں کر چکا ہوں باقی آپ جانو اور آپکی چہیتی !! بیگم، مجھ کنوارے کے زخمی دل کو کوئی نہ چھیڑے۔۔۔

عاصم کی دہائی سے روحیل کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ زینہ کا دماغ مسلسل "استعمال شدہ" کی گردان کر رہا تھا۔۔

چل بچے تیرا ابھی کوئی بندوبست کرواتا ہوں۔! فون بند کر میں گاڑی چلانے لگا ہوں۔۔

روحیل نے فون بند کر کے جیب میں ڈالا اور یکدم زینہ کے ہاتھ کو لبوں سے لگالیا۔۔۔

زینہ کو جھٹکا لگا۔۔

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟

!!!اپنی پارسا بیوی کو اسکی پارسائی کا انعام دے رہا ہوں جو اس سے بھی زیادہ کی حقدار ہے۔

کوئی دیکھ لے گا۔ میرا ہاتھ چھوڑیں۔!!!زینہ نے اپنے دفاع میں ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔

زینہ اگر یوں ضد سے ہاتھ چھڑاؤ گی تو میں کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔ اور ویسے بھی ابھی مغرب طلوع ہونے والی ہے اور اس ویران کارپارک میں ہمیں دیکھنے کے لیے کوئی نہیں فارغ بیٹھا ہوا۔

!!!پیار سے بولو گی تو ہاتھ چھوٹے گا ورنہ میں ساری رات ادھر ہی بتادوں گا۔

یااللہ۔ یہ شخص تو پاگل ہے، دیوانہ ہے۔

آپ بس میرا ہاتھ چھوڑیں۔!زینہ کا روٹھا لہجہ روحیل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

!نہیں چھوڑوں گا۔

!!کرلو جو کرنا ہے۔

دیکھیں ہمیں مغرب سے قبل گھر پہنچنا ہے۔

تو کیا ہوا۔؟ پانچ منٹ کی ڈرائیو ہے۔

ٹھیک ہے پھر میں نے گھر جاکر سب سے پہلے میک اپ کو وضو کی نظر کرنا ہے پھر آپ کی پھپھو سے ملوں گی۔۔!

ہاہاہاہاہاہاہامیری بلی مجھے ہی میاؤں۔۔مجھے دھمکی دی جارہی ہے۔۔روحیل نے معنی خیز نظروں سے زینہ کی طرف دیکھا۔۔

آپ سے ہی سیکھا ہے۔!زینہ ہنوز روٹھی ہوئی تھی۔۔۔

زینہ تم بہت خوبصورت دل رکھتی ہو۔!تمہاراایسے دھمکی دینا اچھا لگا ہے۔۔

!ایسے ہی کیا کرو۔

مجھے اچھا لگے گا، تمہارایوں حق جتانا، نخرے دکھانا۔

!!!میں نخرے نہیں دکھاتی۔

آپ عشق فرمانے کے بجائے گاڑی چلائیں پلیز۔

روحیل کا جاندار قہقہہ بلند ہوا۔ گوفی کا پھیلایا ہوا گند زینہ کی حکمت اور اعلیٰ ظرفی نے وقتی طور پر زائل کر دیا۔

* *

دیکھ شہلا ضد چھوڑ اور میرے ساتھ گھر چل۔!تو خالہ کی وجہ سے ناراض ہے تو میں ان سے بھی معافی مانگ لوں گا۔۔ بلکہ ایسا کرتا ہوں تجھے ان سے ملوانے اسلام آباد لے چلتا ہوں، اسی بہانے تو بہن کا سسرال بھی دیکھ لے گی۔۔۔

!ویسے زینہ نے بڑی زیادتی کی ہے میرے ساتھ۔

زیادتی زینہ نے کی ہے۔؟؟ذیشان کچھ تو شرم کرلو۔!رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔

کیسے کسی راہ چلتے کو زینہ کا ہاتھ تھما دیتے۔۔

میری ماں، میری بہن کو تو چھوڑو۔!!اپنی اولاد جو کہ ابھی دنیا میں بھی نہیں آئی تھی اسکا تو کچھ خیال کر لیتے۔؟

!!ذیشان آپ لوگ صرف اپنا پیسہ بچانے کے لیے بھاگے تھے نا؟؟ بولو جواب دو۔

چل چھوڑ بھی دے نا ضد۔ ذیشان کھسیانا ہوا۔

!!میں نے سوال کیا ہے مجھے جواب چاہئیے ذیشان۔

دیکھ شہلا میرے ناموجود ہونے پر تیرا بہترین علاج ہوا ہے، ہر طرح کی سہولت میسر تھی۔ تجھے تو شکر ادا کرنا چاہیے، تو میرے ساتھ ہوتی تو سرکاری ہسپتال میں ہی رلتی رہتی۔۔

کیا؟؟ ذیشان آپ کو ذرا سا بھی افسوس یا شرم نہیں آئی۔,؟؟ صرف اپنا پیسہ بچانے کے لئے مجھے دوسروں کے سر تھوپ گئے۔!

تو تو بیوقوف عورت ہے تجھے کیا خبر پیسہ کتنی مشکل سے کمایا جاتا ہے۔؟ اور ویسے بھی وہ لوگ تمہاری بہن کے سسرا لیے ہیں۔ لمبے نوٹ ہیں انکے پاس، انکے لیے لاکھ دو لاکھ کوئی معنی نہیں رکھتا ہے۔ ذیشان نے لاپرواہی سے بولا۔۔

!! ذیشان مجھے آپ کی اس سوچ پر نہایت افسوس ہے یعنی صرف پیسے کی خاطر اس حد تک گر سکتے ہیں۔

!! مجھے فی الحال آپ کے ساتھ نہیں جانا ہے، میں سوچ کر بتاؤں گی کہ مجھے کیا فیصلہ کرنا ہے۔

!! چل تو ادھر بیٹھ کر سوچتی رہ، میں بھی پھر کسی دوسری کے بارے میں سوچتا ہوں۔

شہلا کا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔

****

روحیل نے زینہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ہاتھ تھام کر گھر کے اندورنی مہمان خانے کی طرف بڑھ گیا۔۔

صوفے پر براجمان ہستی کی طرف والہانہ انداز میں لپکا۔

السلام علیکم۔!! روحیل نے اجتماعی سلام کیا اور زینہ کا ہاتھ تھامے پھپھو کی طرف بڑھ گیا۔۔

میری بہت پیاری پھپھو جان کیسی ہیں آپ ؟ روحیل فرحت جذبات میں پھپھو سے لپٹ گیا جبکہ زینہ اپنی باری کا انتظار کرنے لگی۔۔۔

اسی اثناء میں ارشاد صاحب نے آگے بڑھ کر زینہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور عاصم بھی چھیڑنے کی غرض سے زینہ کے سر پر ہاتھ رکھنے آن دھمکا۔۔

صدا سہاگن رہو بہن۔!!عاصم نے زینہ کے کان میں سرگوشی کی۔

ویرے۔!!تم زیادہ شوخے نہیں ہو گئے ہو۔!زینہ نے سرگوشی والے انداز میں دہائی دی۔۔

بس آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔!!عاصم نے زینہ کو ڈرانا چاہا۔۔۔

میری بیوی زینہ سے ملیں پھپھو۔!!روحیل نے پھپھو کے سینے سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولا۔۔روحیل کو بوسے دیتی پھپھو کی نظر حجاب میں لپٹی زینہ پر پڑی تو منہ کے زاویے بدلنا شروع ہو گئے۔۔

زینہ مہمان خانے میں داخل ہوتے ہی اپنا نقاب اتار چکی تھی۔۔

روحیل یہ تمہاری بیوی ہے۔؟؟؟

!جی پھپھو یہ زینہ ہے۔

ڈیڈ نے بتایا ہو گا آپ کو؟؟

میری بیوی زینہ سے ملیں پھپھو۔!!روحیل نے پھپھو کے سینے سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولا۔۔روحیل کو بوسے دیتی پھپھو کی نظر حجاب میں لپٹی زینہ پر پڑی تو منہ کے زاویے بدلنا شروع ہو گئے۔۔

زینہ مہمان خانے میں داخل ہوتے ہی اپنا نقاب اتار چکی تھی۔۔

روحیل یہ تمہاری بیوی ہے۔؟؟؟

!جی پھپھو یہ زینہ ہے۔

ڈیڈ نے بتایا ہو گا آپ کو؟؟

ہاں مجھے بھائی جان نے بتایا تھا، ادھر آؤ زینہ میرے پاس گھبرا کیوں رہی ہو۔؟؟

ججججی۔!زینہ لرزتی ٹانگوں کے ساتھ پھپھو کے قریب ہوئی۔۔

پھپھو نے ساتھ لپٹانے سے قبل سر سے پاؤں تک جائزہ لیا۔۔

تم سات سال کی تھی جب میں نے دیکھا تھا مگر ابھی کیا بن گئی ہو۔؟

یہ کیا پہن رکھا ہے تم نے۔؟؟

نئی نویلی دلہن ہو۔!اور ویسے بھی ہماری کلاس میں یہ سب دقیانوسی باتیں نہیں چلتیں۔۔

پھپھو نے اپنے "شورٹ بوب" بالوں میں ایک ادا سے ہاتھ پھیر کر پیچھے ہٹایا۔۔۔

چست آدھی آستیوں والی ساڑھی میں ملبوس پھپھو زینہ کے لیے ایک نئے امتحان کی پیشن گوئی تھی۔۔ضرورت سے کچھ زیادہ فیشن کی دلدادہ پھپھو کو دیکھ کر زینہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔

زینہ نے ڈرتے ہوئے اثبات میں گردن جھٹکی اور پھیکا مسکرا دی۔۔

سوگوار آنکھیں جھلملانے لگیں۔۔۔

بے تحاشا رونے کے باوجود بھی چہرے پر میک اپ کے اثرات ابھی بھی باقی تھے مگر نشیلی آنکھیں سوگواریت لیے ہوئے تھیں۔

ارے پھپھو زینہ گھر میں تھوڑی پہنتی ہے حجاب، یہ تو بس باہر پہن کر جاتی ہے۔روحیل نے فوراً بات کو سمیٹ کر عاصم اور ڈیڈ کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔

پھر بھی روحیل تم ایک پڑھے لکھے انسان ہو، تمہارا حلقہ احباب اس چیز کو قبول نہیں کرتا ہے۔۔۔خوش شکل ہو، تمہارے ساتھ چلنے والی کو بھی تمہارے ساتھ میل کھانی چاہئے۔۔

آخر کو تم ہمارے خاندان کے سب سے بڑے چشم و چراغ ہو، ہمارا مختلف لوگوں کے ساتھ میل ملاپ ہوتا رہتا ہے، ایسے تھوڑی ہی ایک برقعہ میں چھپ کر بیٹھا جا سکتا ہے۔۔۔ پھپھو اپنی دھن میں بولتی دبیز صوفے کی طرف بڑھ گئی اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گئیں۔۔۔

!پھپھو یہ میری بیوی ہے۔!مجھے اسکا یوں باحجاب ہونا پسند ہے۔

آپ کونسی باتیں لے کر بیٹھ گئیں ہیں پھپھو۔۔؟روحیل نے پھپھو کو باور کروایا اور زینہ کا ہاتھ تھام کر سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

!شمیم زینہ شروع سے حجاب کی عادی ہے اور ہمیں اسکے حجاب لینے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

بھائی جان آپ بھی بیٹوں کی باتوں میں آ گئے ہیں۔؟؟

!یہ تو دونوں ایک نمبر کے بیوقوف ہیں۔

پھپھو نے دونوں بھتیجوں کو لتاڑا۔۔۔

پھپھو میں تو کچھ زیادہ بیوقوف ہوں جو ابھی تک کنوارا بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔!عاصم کو اپنا دردِ دل یاد آ گیا۔۔۔

پھپھو میرے لیے تو لڑکی میری بھابھی زینہ کے ذمے ہے۔۔

ارے بھائی جان یہ ان دونوں کو کیا کر دیا ہے۔۔؟؟

ان دونوں کی تو سوچ ہی بدل گئی ہے۔۔لوگ آگے بڑھتے ہیں، ترقی کی منازل طے کرتے ہیں مگر یہ دونوں تو پیچھے کی طرف پلٹ رہے ہیں۔بیٹا جی 1950 والی باتیں نہ کرو، ابھی 2019 ہے۔۔

ارے پھپھو جان۔!! آپ تو اٹلی جا کر ان کے جیسے بن گئیں ہیں۔۔عاصم سے رہا نہ گیا۔۔

عاصم دبئی میں کونسے سارے حاجی نمازی ہی مقیم ہیں۔؟؟ میں دبئی کے حالات بھی بخوبی جانتی ہوں

!بچے۔

!پھپھو اچھے برے لوگ تو ہر جگہ پائے جاتے ہیں، یہ تو ہم پر منحصر ہے کہ ہم کونسے راستے کو اپناتے ہیں۔

!عاصم بیٹا جی دبئی والے یورپی ممالک کی نقالی میں سب سے آگے ہیں۔

پھپھو دبئ والوں نے اپنی قبر میں جانا ہے اور ہم نے اپنی قبر میں جانا ہے۔۔ انہیں دیکھ کر ہم اپنی اخلاقی قدریں تو نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔!

ارشاد صاحب خاموش بیٹھے پھپھو بھتیجوں کی بحث پر مسکرا رہے تھے۔

بھائی جان آپ نے ان دونوں کو بہت ڈھیل دے رکھی ہے۔

ایک دن ان دونوں نے آپکو بھی برقعہ پہنا دینا ہے۔!!

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا عاصم اور ڈیڈ کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ روحیل کا سارا دھیان زینہ پر تھا وہ صرف مسکرا کر رہ گیا۔۔

زینہ کو مکمل خاموش بیٹھے دیکھ کر روحیل نے زینہ کو نرم لہجے میں بولا۔

زینہ تم جاؤ اپنا حجاب اتار کر آؤ تو پھپھو کو پتا چلے کہ میری پسند کتنی اچھی ہے۔۔۔

زینہ اشارے ملتے ہی خاموشی سے غسل خانے کی جانب بڑھ گئی۔

روحیل کو اپنا آپ چکی کے دو پاٹوں میں پستا نظر آنے لگا۔۔ ایک طرف زینہ کا پھپھو کی باتوں پر غمگین ہونے کا ڈر تو دوسری طرف پھپھو کے آتے ہی حجاب پر اعتراضات۔۔

عاصم اور ڈیڈ خاموشی سے ساری صورتحال دیکھ رہے تھے۔۔

عاصم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں روحیل کو چڑایا۔۔۔

حجاب اتار کر سب سے پہلے چہرے پر تھوپا گیا معیاری میک اپ پانی اور صابن کی نظر کر دیا۔واٹر پروف میک اپ کور گڑر گڑ کر اتارا اور مغرب کے لیے تازہ وضو کر لیا۔۔۔

معصوم صاف شفاف چہرہ،روئی روئی آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی داستان سنا رہا تھا۔

کچھ سوچ کر غسل خانے سے نکل کر عاصم کو آواز دی۔۔

ویرے۔!!

عاصم کے بجائے روحیل کے کان کھڑے ہو گئے۔

کیا بات ہے زینہ ؟؟

بھیا میرا نام ویرے ہے۔!! آپ یہاں پر تشریف رکھیں، میں ذرا اپنی بہن کی بات سن کر آتا ہوں۔۔

روحیل لاجواب ہو کر دوبارہ بیٹھ گیا جبکہ دل میں بیقراری اپنے عروج پر تھی۔۔

روحیل اور سناؤ سب ٹھیک سے چل رہا ہے۔؟؟

جی پھپھو سب "الف ایک" چل رہا ہے۔!تو شرارتی ابھی بھی نہیں بھولا ہے۔! پھپھو نے لاڈ سے روحیل کو دیکھا۔۔

بس پھپھو آپ کے ساتھ گزرے ماہ و سال کون بھول سکتا ہے بھلا۔۔

پھپھو اپنی نشست سے اٹھ کر روحیل کے قریب آ کر بیٹھ گئیں اور ساتھ لگاتے ہوئے ڈھیر سارا پیار کرنے لگیں۔۔

روحیل تمہیں پتا ہے مجھے تم سب سے زیادہ پیارے ہو، میں تمہیں بہت خوش اور کامیاب دیکھنا چاہتی ہوں۔!

جی پھپھو یہ آپ کے زمانہ قدیم کے جملے ابھی بھی نہیں بدلے ہیں۔۔!

دیکھا بھائی جان یہ پھپھی کے ساتھ چھیڑ خانیاں کرتا ہے۔۔!! شمیم تم نے خود انکو سر چڑھا رکھا ہے اور کہتی مجھے ہو۔۔۔

بھائی جان حد تو آپ نے بھی مکار کھی ہے۔!

پھپھو نے دوبارہ روحیل کو آڑے ہاتھوں لیا۔۔

یعنی پھپھو اب اتنی قدیم ہو چکی ہے۔۔؟؟؟

اب صرف پندرہ سال پرانی بات ہے شہزادے۔! پھپھو نے روحیل کی داڑھی کو پکڑ کر ہلکا سا مروڑا۔۔

پھپھو آپ ذرا بھی نہیں بدلی سوائے اپنی سوچ کے۔!!

ہیں۔؟؟ میری سوچ کو کیا ہو گیا مولانا صاحب۔؟؟؟

یہی مغربی سوچ، مغربی طور طریقے اور مغربی رہن سہن نے آپ کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا ہے۔۔۔

روحیل پتر میں تمہاری ایک ایک رگ سے واقف ہوں۔ یہ جو تیرے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں یہ صرف بیوی کے حجاب پر اعتراضات کی بدولت ہیں۔۔۔

ہائے پھپھو آپ وہی قدیم والی سمجھدار پھپھو ہیں۔۔

روحیل باتیں پھپھو کے ساتھ کر رہا تھا مگر سارا دھیان چند قدم کے فاصلے پر کھڑے عاصم اور زینہ میں تھا۔۔

ویرے میں کب سے باہر تھی ابھی امی کے پاس جانا چاہتی ہوں۔ پھپھو کو برا تو نہیں لگے گا؟؟

تم اپنا اس حلیے میں دیدار کروا کے چلی جاؤ تو انکو رات نیند آنے میں آسانی رہے گی ورنہ گاہے بگاہے بھیا کو طعنے وصول ہوتے رہیں گے۔۔ دیدار سے مراد پھپھو ہیں، روحیل بھیا نہیں ہیں۔۔!!!

گھبراؤ نہیں۔!! آجاؤ۔!

عاصم زینہ کو اپنے ساتھ لیے پلٹا۔۔۔

پھپھو دیکھیں نا میری بھابھی جیسی ہے کوئی اس پورے اسلام آباد میں ہے۔؟؟

عاصم نے پرجوش انداز میں اعلان کیا۔۔

ماشاءاللہ ہماری بہو بہت پیاری ہے، یہ تو ہمارے گھر کی رونق ہے۔۔ اس کے آنے سے ہمارا یہ مکان گھر لگنے لگا ہے۔۔۔

ارشاد صاحب نے فوراً اٹھ کر زینہ کے سر پر دست شفقت رکھا۔۔۔

زینہ کو شفاف حلیے میں دیکھ کر روحیل کے دل میں ٹھیس اٹھی۔۔ کثرت بکا سے سوجھے پپوٹے جو شاید باقیوں سے پوشیدہ تھے یا کسی نے غور و فکر نہیں کیا تھا مگر روحیل کو تو زینہ کی ہر چیز ازبر تھی۔۔۔

اسکے دل کی ملکہ بہت خاموش اور اداس تھی جو کہ روحیل کے لئے شدید اذیت کا باعث تھا۔۔

وہ پھپھو اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ دیر کے لئے جانا چاہتی ہوں، ابھی مغرب کا بھی وقت ہو چکا ہے اور دوسرا امی تنہا ہوں گی۔۔ زینہ کا مؤدب اور دھیما شیریں لہجہ روحیل کے دل پر خنجروں کے وار کر رہا تھا۔۔ ہائے زینہ تم تک رسائی کس قدر کٹھن مرحلہ ہے۔۔۔ تم کب میری ہو گی۔؟ روحیل نے زینہ کو دیکھتے ہوئے سوچا جو پھپھو سے چند لمحوں کے لئے مخاطب تھی، اجازت نامہ ملتے ہی زینہ خاموشی سے مہمان خانے سے نکل کر بائیں جانب ملحقہ دروازے کے پیچھے غائب ہو گئی۔۔۔

اپنی بوڑھی ماں کو یوں تن تنہا دیکھ کر اپنے اوپر مزید غصہ آنے لگا۔۔

مجھے کیا ضرورت تھی میک اپ کے لیے جانے کی۔؟؟

اس شخص کی غلط کاریاں میرے سے پوشیدہ تھیں، پردہ پڑا تھا پڑا رہتا، میں ایسے ہی اس عورت کے متھے لگ گئی۔۔۔

پھر خیالوں کو جھٹکا، پچھتاوا تو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔۔ قدر میں ایسے ہونا لکھا تھا اور بس ہو گیا ہے۔۔ ماں کو تیمم کرواتے ہوئے زینہ مسلسل سوچ رہی تھی۔۔۔

امی میں نے زیادہ دیر لگا دی ہے کیا؟؟ پیچھے آپ اکیلی لیٹی رہیں ہیں۔

ارے نہیں۔! زینہ میں اکیلی کہاں تھی۔؟؟ عاصم اندر باہر آتا جاتا رہا ہے اور پھر بھائی صاحب بھی شمیم کو لے کر آئے ہیں۔ دس منٹ تک ادھر میرے پاس بیٹھے رہے ہیں۔۔!

تم بس اپنے شوہر کو خوش رکھا کرو بیٹی۔! جیسے وہ کہتا ہے ویسے اسکی مان کر چلو۔۔۔

جاؤ نماز پڑھو۔!!

زینہ نے خاک کی پڑیا کو ایک طرف رکھ کر مصلی بچھا لیا اور مغرب کی ادائیگی میں غرق ہو گئی۔۔

سلام پھیر کر ہاتھ اٹھا لیے اور نا چاہتے ہوئے بھی آنسو لڑیوں کی صورت میں بہنے لگے۔۔۔

میرے مالک تو میری ماں کو مکمل شفایاب کر دے، ہمارے سر پر سے قرضے کا بوجھ اتر جائے، میرے بھائی کے لیے اچھے اسباب پیدا فرما۔ آمین۔۔۔ یا اللہ میرے دل میں صبر و استقامت پیدا فرما، میرے اس شوہر کو مکمل ہدایت دے دے میرے مولا، اسے زنا کے شر سے محفوظ رکھ اور اسے ثابت قدم بنا دے۔۔

نمازِ کی طوالت سے زیادہ دعا طویل تر ہو گئی۔۔ ہاتھ پھیلائے دائیں بائیں سے بے خبر زینہ اپنے رب وحدہُ لاشریک سے راز و نیاز میں مشغول تھی۔۔

پتا ہی نہیں چلا کب روحیل دبے پاؤں کمرے میں آکر خاموشی سے امی کے پاس بیٹھ گیا۔۔

زینہ نے مصلی سمیٹا اور پلٹی تو روحیل کو دیکھ کر چہرے کا رنگ اڑ گیا۔۔

روحیل کو مخاطب کرنے کے بجائے امی سے بات کرنے لگی۔۔

امی آپ نے نماز ادا کرلی۔؟؟

ہاں۔! میں کب سے نماز پڑھ چکی ہوں تم ہی بس بہت لمبی دعائیں مانگتی ہو کہ آدھا گھنٹہ اسی میں گزر جاتا ہے۔۔

روحیل کو کھانا پینا دو جا کر۔! باہر پھپھو کے ساتھ بیٹھو بیٹی۔!! پردیس سے صرف تم لوگوں کے نکاح کا سن !کر دوڑی چلی آئی ہے۔۔ آج کل کہاں پر اتنے چاہنے والے ملتے ہیں۔

ارے نہیں ماسی امی۔! ملازمہ نے کھانا تیار کر لیا ہے، میں تو بس زینہ کو بلانے آیا تھا اور آپ کے لئے یخنی بھجواتا ہوں۔

اگر آپ نے ہمارے ساتھ بیٹھنا ہے تو میں ویل چیئر پر لے جاتا ہوں۔؟؟

ارے نہیں بیٹا مجھے مارچ میں بھی ٹھنڈ دسمبر جنوری والی محسوس ہوتی ہے یا پھر یہ اسلام آباد ہے اس لیے زیادہ سردی ہے۔؟؟

جی ماسی امی مری قریب ہے اور وہاں پر شدید برفباری کی وجہ سے اسلام آباد کی آب وہوا میں بھی بہت اثر آجاتا ہے۔۔اب بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں، آپکو مری گھمانے لے جاؤں گا ان شاءاللہ۔۔

روحیل ساس کے ساتھ نہایت شفقت کے ساتھ بات کر رہا تھا جبکہ زینہ اپنے خیالوں میں گم کسی بات پر توجہ نہ دے پا رہی تھی۔۔۔

اے زینہ۔! مجھے تو ابھی خیال آیا ہے تم میک اپ کے لیے گئی تھی نا۔؟ مجھے تو میک اپ نظر ہی نہیں آیا ہے۔؟

زینہ چونکی جی امی وہ پھپھو سے ملاقات کے بعد وضو کیا ہے تو میک اپ کو اتارنا پڑا ہے۔۔زینہ نے باطنی غم کو چھپانے کے جان توڑ کوشش کی۔۔۔

مگر بے وفا آنکھیں دغا بازی کرنے کے لیے تیار تھیں۔

امی آپ نے اٹھ کر بیٹھنا ہے؟ میں آپ کو بٹھاتی ہوں۔! زینہ نے روحیل کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔۔

نہیں زینہ تم چھوڑو۔! میں خود ماسی امی کو بٹھاتا ہوں ویسے بھی ابھی یخنی تیار ہو چکی ہے، تم جاؤ باورچی خانے سے لے آؤ، آج میں ماسی امی کو خود کھلاتا ہوں۔

!!جی بہتر۔

زینہ بھاری دل کے ساتھ کمرے سے نکل آئی مگر پانچ سیکنڈ کے فورا بعد روحیل نے عقب سے اسے آ لیا۔۔

!!زینہ رکو۔

روحیل فوراً راستہ روک کر زینہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس سے پہلے زینہ خوف کے مارے چیختی فوراً اسکے چہرے پر اپنا بھاری ہاتھ جما کر زینہ کو زبردستی اپنے حصار میں لے کر راہداری میں سے نکل کر سٹور روم میں لے آیا۔۔۔

مچلتی زینہ غوں غوں کرتی رہ گئی۔۔

کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی فورا کنڈی چڑھا دی۔۔

کیا کر رہے ہیں۔؟؟زینہ شدت غم سے چلائی۔

مجھے کیوں تنگ کرتے ہیں۔؟؟کیا بگاڑا ہے میں نے آپ کا۔؟؟جب سے آپ میری زندگی میں آئے ہیں !!،ایک لمحہ بھی میرا سکون سے نہیں گزرا ہے۔

اللہ کا واسطہ ہے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔!!زینہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بلک پڑی۔۔

میں تمہیں تمہارے حال پر نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔!تم میری بیوی ہو۔! تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتا ہے۔!

روحیل نے زچ ہو کر دانت پیسے۔

بیوی۔!ہونہہ۔!زینہ نفرت اور بے بسی سے ہنکارا بھر کر رہ گئی۔۔

آنسوؤں کی لڑیاں گول معصوم چہرے کو تر کر رہی تھیں۔۔۔

زینہ تم کیوں رو رو کر خود کو ہلکان کرتی ہو۔؟؟

!!تقدیر کے لکھے کو قبول کر لو۔

آپ کو میں نے تقدیر کا لکھا سمجھ کر ہی قبول کیا تھا مگر جو آج میرے ان گناہگار سماعتوں نے سنا اور ان بے وقعت بصارتوں نے دیکھا ہے، وہ میری روح کو چھلنی کر چکا ہے۔!زینہ کی بھرائی آواز اونچی ہونے لگی۔۔

آہستہ بولو کوئی سن لے گا۔

روحیل نے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر زینہ نے حقارت سے روحیل کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

!!مت چھوئیں مجھے۔!!مجھے آپ سے گھن آتی ہے۔

زینہ کا شدید غم و غصہ روحیل کو اپنی لپیٹ میں لینے لگا۔۔

روحیل نے زینہ کی بات کو مکمل طور پر نظر انداز کیا اور اسے اپنے مضبوط حصار میں جکڑ لیا۔۔۔

چھوڑیں مجھے۔!! مچلتی زینہ نے روحیل کے سینے پر غصے سے مکوں کی برسات شروع کر دی۔۔

!!مار لو جتنا مارنا ہے زینہ۔

میں چاہتا ہوں تمہارے اندر کا غبار باہر نکلے تا کہ تمہارا دماغ صحیح سمت میں سوچنے کے قابل ہو سکے۔

آپ میرے دماغ کو غلط بول رہے ہیں؟؟ زینہ نے خود کو روحیل سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔۔

ہاں کیوں کہ تم سارا راستہ روتی ہوئی آئی ہو اور پھر غسل خانے میں بھی روتی رہی ہو اور ابھی مغرب کے بعد بھی آدھا گھنٹہ روئی ہو۔ میں مسجد سے نماز پڑھ کر گھر لوٹ بھی آیا ہوں اور تم ہنوز بیٹھی رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔۔

شادیانے بجاؤں؟ خوشیاں مناؤں؟؟ نامحرم عورتوں کے ساتھ میرے شوہر کے ناجائز تعلقات قائم رہ چکے ہیں۔؟؟

کیا کروں؟؟ آپ بتائیں۔؟؟

میں نے ساری جوانی خود کو سینت سینت کر رکھا ہے صرف اس ایک شخص کی خاطر جو پاک دامن ہو گا۔ جسے حلال حرام میں تمیز ہو گی۔۔ جو اللہ کی بنائی گئی حدود کی پاسداری کرے گا مگر آپ نے تو تمام حدیں ہی پار کر دیں ہیں۔ لڑکیوں کو چھیڑنا تو دور کی بات، آپ تو باقاعدہ۔۔۔۔

میں اپنی زبان کو میلا نہیں کرنا چاہتی ہوں۔! زینہ شدید اذیت میں مبتلا جو جی میں آیا بولتی چلی گئی۔۔۔

بول لیا ہے ؟؟ اب مجھے بولنے کی اجازت دو گی۔ ؟؟

آپ کیا بولیں گے۔۔ ؟ مجھے صرف ایک بات کا جواب دیں اگر میں یہ سب اعمال سیئہ کر چکی ہوتی اور پھر آپکو بولتی کہ میں نے سچی توبہ کر لی ہے، مجھے قبول کر لیں۔ !

آپ مجھے کرتے قبول۔ ؟؟؟

مجھے میرے سوال کا جواب ابھی اور اسی وقت چاہیئے۔۔ !!

میری بھی کوئی عزت نفس ہے۔ ! میں نے وہاں اس گوفی کے سامنے بہت دقت سے خود پر قابو پائے رکھا تھا مگر اب میری برداشت جواب دیتی جا رہی ہے۔ میرا کیا قصور تھا جو آپ نے مجھے اتنا بڑا دھوکہ دیا ہے۔ ؟؟

لفظ "استعمال شدہ" میرے دماغ میں ہتھوڑے کے کاری وار ہیں جسے میں جتنا جھٹکنے کی کوشش کرتی ہوں اتنا ہی میرا خون کھولتا ہے۔۔

جتنا میں آپکو اپنے اطراف میں چلتا پھرتا دیکھتی ہوں اتنا ہی میرا دماغ گھومتا ہے۔۔۔

زینہ بپھری شیرنی بنی روحیل کو شدید رد عمل پر مجبور کرنے لگی۔۔

لفظ "استعمال شدہ" میرے دماغ میں ہتھوڑے کے کاری وار ہیں جسے میں جتنا جھٹکنے کی کوشش کرتی ہوں اتنا ہی میرا خون کھولتا ہے۔۔

جتنا میں آپکو اپنے اطراف میں چلتا پھرتا دیکھتی ہوں اتنا ہی میرا دماغ گھومتا ہے۔۔۔

زینہ بپھری شیرنی بنی روحیل کو شدید ردعمل پر مجبور کرنے لگی۔۔

بول لیا ہے۔؟؟ یا مذید بولنا باقی ہے۔؟؟

روحیل تنی رگوں کے ساتھ دانت بھینچے زینہ کو ہراساں کرنے لگا۔۔۔ لہو ٹپکاتی آنکھوں کو دیکھ کر زینہ کا غم و غصہ خوف میں بدلنے لگا۔۔۔

گناہ چاہے مرد کرے یا عورت کرے وہ گناہ ہی رہے گا اور جہاں تک تمہیں قبول کرنے کی بات ہے تو میں نے تمہیں تمہاری پارسائی کی بدولت چنا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ مرد کبھی بھی بدکردار عورت کو نہیں اپناتا ہے مگر عورت میں برداشت اور صبر کی صلاحیت مرد کی نسبت زیادہ موجود ہے۔ وہ مرد کو اسکی کمی کوتاہیوں سمیت اپنا لیتی ہے۔ شاید عورت اعلیٰ ظرف ہوتی ہے۔۔ اور مرد کم ظرف ہوتے ہیں۔۔!!!

!!!شاید میرا ابھی شمار کم ظرفوں میں ہی ہو۔۔

!!! مگر تم نے جو باتیں ابھی میرے بارے میں کی ہیں، ان باتوں نے میری برداشت کو للکارا ہے۔۔

آخری مرتبہ بول رہا ہوں۔ !! روحیل نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دانت پیسے۔۔۔

میری جگہ پہ کوئی اور مرد ہوتا تو اب تک مار مار کر تمہاری شکل بگاڑ چکا ہوتا۔۔

تم نے زندگی میں دیکھا ہی کیا ہے۔؟

گھر سے یونیورسٹی اور پھر یونیورسٹی سے گھر۔؟؟ تمہاری یہی حد تھی نا۔؟؟

اس دنیا میں درندے بستے ہیں جو آئے دن اپنے شکار کی خاطر ہر حد پار کر جاتے ہیں،

میں نے مانا کہ بری صحبت اختیار کرنے سے میرے سے گناہ کبیرہ سرزد ہوئے ہیں جسکے لئے میں ہر وقت اپنے رب سے معافی کا طلبگار رہتا ہوں۔ یہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان ہے۔۔ بعض حادثات انسان کی زندگی میں خالق کائنات سے جوڑنے اور انسان کی باطنی طہارت کے لیے رونما ہوتے ہیں۔

میری زندگی میں بھی ایسا ہی حادثہ رونما ہو چکا ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ جب میرے کمرے میں رخصت ہو کر آؤ گی تو میں تمہیں تمام تفصیلات بتا دوں گا۔ مگر تم ابھی سے ہتھے سے اکھڑنے لگی ہو۔ زینہ میں نے دل سے سچی توبہ کی ہے اور مجھے سچی توبہ کے ثمرات کا بھی علم ہے۔۔ سچی توبہ والے کے درجات کے بارے میں جانتی ہو نا.؟؟ نہیں تو میں تمہیں بتائے دیتا ہوں

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

مگر وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے تو اللہ تعالی ایسے لوگوں کے گناہوں کو "💖 نیکیوں میں بدل ڈالتے ہیں اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے، اور جو توبہ کرے اور اعمال صالحہ بھی کرے تو بلاشبہ وہ اللہ کی طرف حقیقتا اور سچا رجوع کرتا ہے"۔۔(الفرقان:70؛71)۔

: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

بلاشبہ یقینا اللہ تعالی اس وقت تک توبہ قبول کرتا ہے جب تک غرغرہ (موت) نہ شروع "💖 ہو جائے"۔۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر (3460) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی حدیث نمبر (2802) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)۔

اور پھر اللہ تعالی اس توبہ سے بہت خوش ہوتا جس کا ذکر احادیث نبویہ میں بھی ملتا ہے۔

: انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالی اپنے بندے سے جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس سے وہ بہت خوش ہوتا ہے بلکہ اتنا خوش ہوتا "💖 ہے کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس سواری پر ہو اور وہ جنگل میں جارہا ہو اور اس کی سواری اس سے

بھاگ جائے جس پر اس کا کھانا پینا اور زاد راہ بھی ہو اور وہ اس کے ملنے سے نا امید ہو کر ایک درخت کے سائے میں آ لیٹے اور وہ اپنی سواری کے ملنے سے نا امید ہو چکا ہے۔

وہ اسی حالت میں ہو کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہو اور وہ اس کی لگام پکڑ کر خوشی کی شدت سے یہ کہنا شروع کر دے اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں خوشی کی شدت اور زیادتی کی وجہ سے وہ غلط بات کہہ جائے تو اللہ تعالی اس شخص کی خوشی سے بھی زیادہ اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے"۔۔(صحیح مسلم باب التوبة حدیث نمبر:4932)۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

زینہ 90٪ مرد ایسی سیاہ کاریوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں، کبھی سنا ہے کہ کسی ایک مرد نے اپنی بیوی کے سامنے اپنے گناہوں پہ ندامت ظاہر کی ہو یا معافی کا طلبگار ہوا ہو؟؟

کبھی دیکھا ہے کسی مرد کو نادم ہوتے ہوئے۔؟؟

کبھی سنا ہے کسی کی زندگی میں حادثہ رونما ہوا ہو اور اس نے عبرت پکڑی ہو؟؟ سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے دے۔۔۔

!!زینہ تم اپنی خوابوں کی دنیا میں رہتی ہو۔

تمہیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ایک شخص گناہوں کی دلدل سے نکل کر پاکیزگی، پارسائی کا راستہ چننا چاہتا ہے، تمہیں تو اس کا ساتھ دینا چاہیے۔!!

مگر تم اپنی بدگمانی میں اس حد تک غرق ہو چکی ہو کہ تمہیں میرے میں کوئی خیر نظر آتی ہی نہیں ہے۔۔۔

زینہ صاحبہ۔!! بھینگے کو بھینگا اسکے سامنے بولو گی نا تو اسے بہت برا لگے گا کیونکہ وہ حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے۔۔ یا یوں سمجھو کہ اس کے لیے تمہارا حقیقت بتانا ایک گالی ہے۔

سیاہ کار کو اس کے گناہ گنوانے بیٹھو گی تو وہ کبھی بھی نہیں مانے گا۔ تمہیں تو شکر گزار ہونا چاہئے کہ تمہیں ایسا شخص ملا ہے جو اپنے تاریک ماضی کو خیر و بھلائی سے روشناس کرانا چاہتا ہے۔۔

روحیل کا غم و غصہ اپنے عروج پر تھا۔۔

زینہ بت بنی اسے ٹکر ٹکر دیکھ رہی تھی۔۔

تمہارے اس جذباتی پن سے کس کا نقصان ہو گا؟؟

تمہاری امی زندگی اور موت کی کشمکش سے نکل کر ابھی کچھ بہتری کی طرف جا رہی ہیں۔ کیا وہ چاہیں گی کہ انکی بیٹی کا گھر اجڑے۔؟؟ تم جو اپنا راگ الاپنے بیٹھی ہو، حقیقت پسند بنو زینہ حیات صاحبہ۔!!

اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا پورا حق رکھتی ہو۔۔ تمہاری امی کے اپنے پیروں پر چلنے تک تمہارے پاس مہلت ہے، پھر تم جو چاہے فیصلہ کرو، مجھے منظور ہو گا۔

میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا پھر۔۔۔روحیل نے غم سے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔

!!میں گھر والوں کے سامنے کسی قسم کا کوئی تماشا برداشت نہیں کروں گا۔

اپنے ذہن میں یہ بات بٹھالو وگرنہ نقصان سراسر تمہارا ہونا ہے۔۔

!!!تمہیں مجھ سے گھن آتی ہے نا۔؟؟؟ میں نا تمہارے قریب آؤں گا اور نہ ہی تمہیں چھووں گا۔۔۔

مگر خدارا اپنی ماں کی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے جذباتی لڑکی حکمت سے کام لو۔!!اگر انہوں نے تمہیں

!!ہر وقت اپنے اوپر سوگواریت طاری کیے دیکھا تو وہ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔

!!!میں اب تمہیں کسی قسم کی کوئی وضاحت نہیں دوں گا۔

وضاحتیں وہاں دی جاتی ہیں جہاں پر رشتوں کو جوڑنا مقصود ہو مگر تمہارے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں۔۔

جب تک تم یہاں پر رہنا چاہو رہ سکتی ہو۔!!تمہاری ہر ضرورت پوری کرنا میری ذمہ داری ہے مگر تمہارے فیصلے کے بعد جو تمہارے جی میں آئے وہ کرنا۔۔۔ پھر چاہے کسی ریڑھی والے سے نکاح کر و یا

!!پھر کسی آڑھتی سے۔

روحیل کی دوٹوک باتیں سن کر زینہ کا دل بیٹھنے لگا۔۔

!!!میں کبھی بھی تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔۔

میں نے اس رشتے کا آغاز اخلاص سے کیا تھا مگر تمہارا یہ جذباتی پن شاید اس رشتے کو برقرار نہ رکھ سکے۔۔۔

زبردستی کے رشتے دیرپا نہیں ہوتے، میں ہی بیوقوف تھا جو سمجھ بیٹھا تھا کہ زینہ سطحی سوچ کی لڑکی نہیں ہے، یہ ایک منفرد سوچ رکھنے والے لڑکی ہے جو میرے اس مختصر سے کنبے کو اپنی آغوش میں لے لے گی۔۔جو رشتوں کی قدردان ہو گی۔۔۔

تمہارے پاس مہلت ہے ٹھنڈے دماغ سے سوچ لینا۔۔۔ابھی یہ اپنا چہرہ دھو کر فوراً کھانے کی میز پر آؤ اور میں تمہارے چہرے پر ایک فیصد سوگواری نہ دیکھوں۔۔!!!ماسی امی کو یخنی پہنچانا میرا کام ہے تم جاؤ پھپھو ڈیڈ کے پاس بیٹھو۔۔!

روحیل نے سخت لہجے میں بول کر کنڈی کھولی اور باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا جبکہ زینہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا۔۔

کیا میں واقعی بیوقوف ہوں۔؟؟؟یا پھر مجھے کھرے کھوٹے کی پہچان نہیں ہے۔؟؟

غصے کی جگہ دل میں اب بے کلی اور تشنگی لے چکی تھی۔

کاش میں جذبات میں نہ آتی۔۔۔

میں تو اپنے سے جڑے رشتوں کے لئے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہوں مگر روحیل کو کون سمجھائے۔۔

زینہ نے آنسو صاف کیے اور غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

**************#Zaynah_Hayyat************

پر تکلف کھانوں سے میز بھری ہوئی تھی مگر گھر کے دو افراد اس وقت دقت سے چند نوالے زہر مار کر رہے تھے۔۔

بھابھی اور لو نا یار۔!! دائیں نشست پر براجمان عاصم سے رہا نہ گیا۔

ابھی شرمانا کیسا؟ ابھی گھبرانا کیسا۔؟؟ عاصم اپنی ہی دھن میں سب کو مسکرانے پر مجبور کرنے لگا۔۔

زینہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا اٹھی۔۔

بھابھی صاحبہ خطا معاف وہ پوچھنا تھا کہ کب تک اپنی دیورانی لانے کا نیک ارادہ رکھتی ہیں۔؟؟

!!ویرے۔

!!جی ویرے کی بہن۔! فرماؤ۔

ویرے تم نے شادی ابھی کھانے کے میز پر ہی بیٹھے بیٹھے کرنی ہے۔؟؟ زینہ نے عاصم کے کان میں کھسر پھسر کی جبکہ روحیل زینہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیے اپنے کھانے کی پلیٹ پر جھکا ہوا تھا۔۔

ہاں تو کروادو نا۔!! نیکی میں تاخیر کاہے کی؟؟

عاصم باز آجاؤ۔!! کیوں بھابھی کو چین سے کھانے نہیں دے رہے ہو۔؟؟ ڈیڈ نے عاصم کو گھورا۔۔

ڈیڈ میں ہی تو اس گھر میں زینہ کا سب سے بڑا خیر خواہ ہوں۔!!عاصم نے سینہ چوڑا کیا۔۔

زینہ نہیں تمہارے بڑے بھائی کی بیوی ہے اسے احترام سے بھابھی زینہ بولا کرو۔!!ڈیڈ نے یاد دہانی کروائی۔۔

ڈیڈ ابھی ٹھیک سے عادت نہیں بنی، کوشش تو کرتا ہوں زینہ بھابھی ہی بول لیا کروں مگر یہ چڑیل بھابھی میرے سے چند دن بڑی یا پھر چند دن چھوٹی ہے۔۔۔؟؟اب مجھے صحیح سے یاد نہیں ہے۔عاصم نے متفکرانہ انداز میں بولا۔۔ویسے اکثر فرحت جذبات میں بھابھی بول لیتا ہوتا ہوں۔۔۔

اچھا بس بس تم کوئی نہیں مردم شُماری کے لیے جا رہے ہو۔ سکون سے کھانا کھاؤ۔!! پھپھو نے ٹوکا۔۔۔

ویسے پھپھو کیا خیال ہے پاکستانی کینو اور کھیرے کے بارے میں؟؟؟

یہ کینو اور کھیرے کا کونسا جوڑ ہے عاصم۔؟؟

میری ذہین ترین پھپھو صاحبہ دونوں چیزیں ہمارے سامنے موجود ہیں تو سوچا کیوں نا آپ کے حافظے کا امتحان لیا جائے۔

یاد ہے نا آپ بھی ہم سے ایسے ہی بے تکے سوالات پوچھتی رہتی تھیں۔۔۔!!عاصم نے بھنویں آچکا کر پھپھو کو دیکھا۔۔

بھائی جان عاصم کو کسی تیز طرار لڑکی سے بیاہ کر جاؤں گی جو اسے صحیح کھینچ کر رکھے گی۔

ہمیں تو ہر شرط منظور ہے جی بس لڑکی زینہ بھابھی کی پسند کی ہونی چاہئے۔۔عاصم نے ایک ادا سے بولا۔۔

پھپھو نے نظر اٹھا کر زینہ کا معائنہ کیا جو گن گن کر چاولوں کے دانے منہ میں ڈالنے کی تگ و دو میں تھی۔۔

زینہ تم ٹھیک سے نہیں کھا رہی ہو؟؟؟

نننہیں پھپھو اصل میں دن میں دیر سے کھایا تھا ابھی کچھ خاص بھوک نہیں ہے۔

زینہ ٹھیک سے کھانا کھاؤ۔!!یہ تمہارا اپنا گھر ہے۔!!ارشاد صاحب نے بھی اکسایا۔۔۔

بھیا آپ آج بڑے خاموش بیٹھے ہیں لگتا ہے طبیعت ناساز ہے۔؟؟؟عاصم نے سامنے بیٹھے روحیل کو گھورا۔۔۔

ہاں یار میں آج جلدی سونا چاہتا ہوں، تمہیں کچھ فائلیں ای میل کرتا ہوں، تم ذرا دیکھ لینا۔۔۔

جو حکم بھیا۔۔!!عاصم نے تابعداری کی حدوں کو چھویا۔۔۔

روحیل یار تمہیں بارہا بولا ہے اس رات والے کام کو چھوڑو اور دن کی روشنی میں کام کیا کرو، یہ ساری رات جاگنا تمہارے لیے مضر صحت ہے!ارشاد صاحب سے رہا نہ گیا تو بول پڑے۔۔

جی ڈیڈ میں نے بھی سوچا ہے بلکہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اب عاصم پاکستان رکے گا اور میں دبئی جاؤں گا۔ یہ دو سالوں سے مسلسل اکیلا ادھر رہ رہا ہے تو اسے بھی کچھ آرام کی ضرورت ہے۔۔۔

!میرے پاس ویسے بھی کاروباری ویزا ہے تو کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے۔۔۔

!!روحیل میں تم لوگوں کے پاس آئی ہوں اور تم دبئی جانے کی باتیں کر رہے ہو۔

پھپھو جب تک آپ ادھر ہیں میں کہیں نہیں جا رہا ہوں۔ مجھے اپنی پیاری پھپھو کے ساتھ وقت گزارنا ہے

۔!!روحیل نے لاڈ سے پھپھو کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔

پھپھو دھیان سے بھیا کہیں لوری کی فرمائش نہ کر دیں۔۔ عاصم کی زبان کو کھجلی ہوئی۔۔

نہیں عاصم تم لوریاں لو، میں جا رہا ہوں۔ میں تمہیں تفصیلات بھیج رہا ہوں اپنے لیپ ٹاپ سے لاگ ان

!!!ہو جانا۔

!!!جی بھیا۔

روحیل زینہ کی طرف دیکھے بغیر الوداعی کلمات بول کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

زینہ کو گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔ کیا ہوتا اگر میں کچھ دن اور صبر کر لیتی، برداشت کر لیتی مجھے لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی یا پھر الفاظ کے چناؤ میں سوچ سمجھ لیتی۔۔۔

روحیل زینہ کی طرف دیکھے بغیر الوداعی کلمات بول کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔

زینہ کو گھٹن محسوس ہونے لگی۔۔ کیا ہوتا اگر میں کچھ دن اور صبر کر لیتی، برداشت کر لیتی مجھے لگتا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی۔۔۔

ابھی میں انہیں جانتی ہی کتنا ہوں، اور اس گوفی کی فحش گوئی پر کامل یقین کر کے اپنے پاؤں پر کلہاڑی کے وار کرنے لگ گئی۔۔مجھے روحیل کے ساتھ ایسے پیش نہیں آنا چاہئے تھا۔۔

زینہ کا دل پچھتاووں میں دہل کر رہ گیا۔۔

یا اللہ میں انہیں کیسے مناؤں گی۔؟، شدید غصے والے بھی ہیں۔میرے خیال میں ویر سے بات کرتی ہوں، نہیں یہ نا ہو انہیں علم ہو تو وہ مزید غصہ کرنے لگ جائیں۔۔

ہائے امی کو پتا چل گیا تو وہ برداشت نہیں کر پائیں گی۔۔

زینہ کھانے کی میز پر پلیٹ پر جھکی مختلف سوچوں میں گم تھی۔۔

زینہ۔!!!

جی۔!!زینہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

کھانا کھا چکی ہو تو میرے ساتھ میرے کمرے میں آؤ۔!!

جی پھپھو میں یہ برتن سمیٹ کر آتی ہوں۔

تم برتن رہنے دو، ملازمہ سب کر لے گی، مجھے تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔۔

جی بہتر۔!بس میں ہاتھ دھو کر ابھی آئی۔!زینہ نے عاصم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔عاصم کندھے اچکا کر رہ گیا۔۔

پھپھو آپ چائے پیئں گی؟؟ ہاں میں سبز چائے پیتی ہوں مگر ابھی نہیں بعد میں پیوں گی۔۔

چچا جان آپ کے لئے چائے بنا لاؤں؟؟ نہیں بیٹی۔!! تم ابھی سے گھر کی ذمّہ داریاں اٹھانے کی متحمل نہیں ہو۔۔

!! ملازمہ تمام گھر سنبھال رہی ہے۔۔ تم بس اپنی والدہ کا ٹھیک طریقے سے خیال رکھا کرو۔

جی۔!! زینہ دھیمے لہجے میں بول کر ہاتھ دھونے چلی گئی۔۔

! بھائی جان آپ بھی کمال کرتے ہیں۔

کیا ہو گیا ہے شمیم۔؟؟

اسے گھر کی ذمّہ داری اٹھانے دیں، چھوٹے گھر کی لڑکی ہے، سر چڑھ جائے گی۔۔

!! سہل پسندی کی عادت ہو جائے گی۔۔۔

عاصم نے غم سے پہلو بدل کر پوچھا۔ پھپھو جان آپ ویسے تو مغرب کے طور طریقوں پر چلنے کی قائل ہیں مگر بہو کے معاملے میں آپ کی سوچ بھی ثقافتی رنگ لئے ہوئے ہے۔۔۔؟؟

!! عاصم تم اپنے کام سے کام رکھو۔!! بڑے دادا ابو نہ بنو۔

پھپھو میری تو بہن ہے، میں تو اسکی طرف داری کروں گا۔

بھائی جان آپ نے حقیقتاً ان دونوں کو سر چڑھا رکھا ہے۔۔

!پھپھو میں تو دہرے معیار کا قائل نہیں ہوں۔۔

تجھے تو میں سیدھا کر کے جاؤں گی۔!جو پہلے سے ہی سیدھا سادھا ہو اس پر وقت لگانا وقت کا ضیاع ہے۔۔۔

تمہاری چونچ نہیں بند ہونے والی ہے۔! پھپھو نے گردن جھٹکی۔۔

ویسے پھپھو زینہ کو کمرے میں کیوں بلوا رہی ہیں۔؟؟

کیوں تمہیں کیوں اتنی بے چینی ہو رہی ہے؟؟

!مجھے زیادہ تو نہیں بس اس بات کی پریشانی ہے کہ کہیں آپ روایتی ساس والا انداز نہ اپنا لیں۔۔

!!دیکھ رہے ہیں بھائی جان۔

!!عاصم یار عورتوں کے کرنے کی سو باتیں ہوتی ہیں، تم پھپھو کو اپنا شوق بھی پورا کرنے دو۔

ٹھیک ہے پھپھو جان میری عزیز ترین بھابھی آپ کی ہوئی۔،!!وہ دیکھیں زینہ میرا مطلب بھابھی صاحبہ لوٹ آئی ہیں۔۔

زینہ سیاہ لباس میں ملبوس کھلے لمبے بل دار بالوں میں چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔

زینہ نیپکن سے ہاتھ صاف کر لیتی، اب اتنی دور ہاتھ دھونے گئی ہو۔۔

وہ پھپھو دراصل مجھے عادت ہے کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ دھونے کی تو اسی لیے۔

زینہ نے مؤدب لہجے میں فوراً اپنی صفائی پیش کی۔۔۔

!!اچھا چلو میرے ساتھ آؤ۔

جاؤ زینہ بیٹی۔ ارشاد صاحب نے بھی کرسی چھوڑتے ہوئے پھپھو کے ہمراہ جانے کا عندیہ سنایا جبکہ عاصم انگلیوں کے اشارے سے زینہ کو فتح کے اشارے دے رہا تھا۔

زینہ مسکرا کی پھپھو کی پیروی میں چلنے لگی۔۔۔

متوازن چال چلتی پھپھو نے شاندار سجے سنورے کمرے میں پہنچ کر زینہ کو کرسی پر بیٹھے کا اشارہ کیا اور خود سنگھار میز کے سامنے اپنے قیمتی زیورات اتار کر رکھنے لگیں۔۔

پانچ منٹ خاموشی کی نظر ہو گئے زینہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ پھپھو کو خود مخاطب کرے یا پھر ان کا اپنے کام سے فارغ ہونے کا انتظار کرے۔۔

اضطرابی بڑھنے لگی۔۔۔

زینہ کپکپاتی انگلیوں کو مسلنے لگی۔۔۔

!!زینہ۔

!!!. جی

تمہارا روحیل کے ساتھ کوئی چکر وکر تھا۔؟؟

زینہ اس عجیب وغریب سوال پر چکرا کر رہ گئی۔۔۔ شرمندگی سے چہرہ لال انگارے کی طرح دہکنے لگا

۔۔۔خود پر فوراً قابو پایا۔۔

!نننںنہیں پھپھو۔!!!ایسی تو کوئی بات نہ تھی۔

تو پھر وہ کیوں تمہارے لیے مرا جا رہا تھا؟؟ پھپھو کی پیشانی پر سلوٹیں بڑھنے لگیں۔۔ میرے بتائے گئے تمام رشتوں سے انکاری اور پھر بھائی جان نے بھی دوست احباب کی لڑکیاں دکھائیں، اسکا گزشتہ دو ماہ سے میرپور کے مسلسل چکر کاٹنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔۔

ٹھیک ہے اسکے ننھیال والوں کے ساتھ سانحہ پیش آیا تھا مگر پھر بھی میری عقل تسلیم ہی نہیں کرتی ہے کہ اسکا تمہارے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہ ہونے کے باوجود بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھپھو نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔ پھر چند لمحے خاموش رہ کر دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا۔۔۔ روحیل کا تمہارے لیے مرے جانا

!!غیر معمولی ہے جبکہ تمہارا اور روحیل کا کوئی خاص جوڑ بھی نہیں بنتا ہے۔۔۔

!!اب اسکی چال ڈھال دیکھو اور اپنا حلیہ دیکھو، اسکے ساتھ چلتے ہوئے تم بہت دقیانوسی لگتی ہو۔۔

!!ایسے لگتا ہے میرا خوبرو روحیل گھر کی ملازمہ کو ساتھ لے کر چل رہا ہے۔۔

دیکھو میرا بھتیجا کس قدر وجیہہ ہے۔۔!! پھپھو کی مسلسل توہین سے زینہ کا دل ڈوبنے لگا۔۔ آنسوؤں سے لبریز آنکھیں کسی بھی لمحے دغابازی کے لیے تیار تھیں۔

جی چاہا پھپھو کو کھری کھری سنا کر یہاں سے بھاگ جائے مگر زبان دانتوں تلے دبائے خاموشی سے کاری وار سہنے لگی۔۔

زینہ ہنوز گردن جھکائے فرش پر نظریں گاڑھے نئے نفرت آمیز القابات سننے کی منتظر تھی۔۔

پھپھو اپنے باطن کا زہر زینہ پر انڈیل کر سفری تھیلے میں سے کریم نکال کر چہرے پر لگا میک اپ صاف کرنے لگیں۔۔۔

کریم کو ایک طرف رکھا اور گردن اکڑا کر دوبارہ سے زینہ کا بغور جائزہ لینے لگیں۔

!!! کھڑی ہو جاؤ۔

زینہ ایک لمحہ ضائع کیے بنا فوراً کھڑی ہو گئی۔

!! اوپر دیکھو۔

زینہ نے سوگوار چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔

روتی رہی ہو۔؟؟

جی تھوڑا سا روئی تھی۔۔۔ گلے میں پھنسی آواز بمشکل پھپھو کی سماعتوں تک پہنچ پائی۔۔

اتنا اچھا پیارا شوہر بیٹھے بٹھائے ملا ہے، بہترین گھر مل گیا ہے تو اور کیا چاہتی ہو۔؟؟؟ روتی کاہے کو ہو۔؟؟؟

وہ مجھے امی کی صحت کو دیکھ کر رونا آگیا تھا۔۔زینہ بھرائی آواز میں گویا ہوئی اور روحیل والی بات کو مکمل طور پر گول کر گئی۔۔

!!!ہونہہ۔

تمہاری امی عمر رسیدہ ہیں، انکی یہ عمر بیماریوں میں مبتلا ہونے والی ہے جبکہ تم ابھی بیاہ کر اپنے سسرال آئی !ہو۔تمہارے سامنے پوری زندگی پڑی ہے۔

یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پر روؤ گی تو اتنا عالیشان گھر کیسے سنبھال پاؤ گی۔؟؟

پھپھو نے زینہ کے قریب آتے ہوئے اسکے کھلے بالوں کو چھو کر دیکھا۔۔

تمہیں میک اپ پسند نہیں ہے کیا؟؟؟

!!!جی کچھ خاص نہیں ہے۔

میرا بھتیجا ہزاروں روپے خرچ کر کے تمہارا میک اپ کروا کے لایا تھا اور تم نے گھر پہنچتے ہی چہرہ دھو ڈالا !۔؟

! وہ پھپھو مجھے وضو کرنا تھا تو اس لیے میک اپ کو دھونا پڑا تھا۔۔۔

زینہ نے فوراً صفائی پیش کی۔۔۔

بہر حال جو بھی ہے ابھی باورچی خانے میں جا کر روحیل کے لیے شکر اور الائچی والا دودھ ابال کر اسے اسکے کمرے میں پہنچا کر آؤ۔ !میں آج اسے دیکھ کر دہل گئی ہوں نجانے تم نے اسے کیا کر دیا ہے۔؟

!میرے معصوم بھتیجے کا چھوٹا سا چہرہ نکل آیا ہے۔۔۔

تم دونوں کے درمیان کوئی مسئلہ چل رہا ہے کیا۔؟؟؟

ننننہیں پھپھو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چلو کہتی ہو تو مان لیتی ہوں ورنہ میں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتی ہوں۔۔

وہ میرا بھتیجا ہے، میں اسکی ایک ایک رگ سے واقف ہوں۔ اسکے اندر کی اداسی اسکے چہرے پر ظاہر ہو جاتی ہے جو آج میں نے دیکھی ہے۔۔

وہ چاہے لاکھ چھپائے مگر میرے سے چھپ نہیں سکتا ہے، میں نے ماں بن کر اسے پروان چڑھایا ہے۔۔۔

!!!میرے روحیل کو تمہاری طرف سے رتی بھر تکلیف نہیں پہنچنی چاہیئے۔

!!جی نہیں پہنچے گی۔

زینہ نے نفی میں گردن جھٹکتے ہوئے پھپھو کو یقین دہائی کروائی۔۔

اچھا اب جاؤ اور جو بولا ہے وہ ٹھیک سے کرنا ہے۔۔

جی بہتر۔!زینہ کمرے سے باہر نکلنے کے لیے پر تولنے لگی۔۔

اورہاں آج سے روحیل کے تمام کام تمہارے ذمے ہیں، اسے کے کھانے سے لے کر اسکے کپڑوں جوتوں کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے۔۔

جی۔!!!

ابھی جاؤ۔!زینہ دروازے کی طرف جیسے ہی پلٹی پھپھو نے دوبارہ آواز دے کر روک لیا۔۔

روحیل ایک شیشے کے گلاس میں ایک چھوٹی چائے کی چمچ چینی لیتا ہے اور دو الائچیاں ڈال کر اچھی طرح دودھ ابال لینا اور پھر اسے لازمی چھان لینا کیونکہ اسے الائچیوں کے دانوں کا منہ میں آنا پسند نہیں ہے، وہ صرف الائچی کی خوشبو پسند کرتا ہے۔۔

گلاس شیشے کا اور اسے ڈھک کر لے کر جانا ہے۔جب تک وہ دودھ پی نہ لے تم نے کمرے سے لوٹنا نہیں ہے۔!!!

صبح میں نے گلاس چیک کرنا ہے۔!

جی بہتر۔!!زینہ نے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔

آپ کے لئے بھی چائے بنالوں۔؟؟؟

نہیں میرا ابھی موڈ نہیں ہو رہا ہے۔اگر ضرورت ہوئی تو میں ملازمہ سے بنوالوں گی۔۔۔

اور ہاں تمھیں کھانا بنانا آتا ہے۔؟؟؟

جی سارا کھانا بنا لیتی ہوں۔!۔ تو پھر کل سے کھانا بنانے کی ذمّہ داری بھی تمھاری ہو گی، کل میں تمھیں بتا دوں گی کہ کیا پکانا ہے۔!!

جی ٹھیک۔!!

اب جاؤ۔!

زینہ نے کمرے سے نکل کر سینے میں پھنسی سانس خارج کی، اور آنسوؤں سے لبریز آنکھیں رگڑ ڈالیں۔۔۔ عاصم ڈیڈ سبھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

باورچی خانے میں پہنچنے پر ملازمہ کو برتنوں کی دھلائی میں مصروف پایا۔۔

بی بی آپکو کچھ چاہئیے تھا۔؟؟

ارے نہیں۔! میں نے بس آپ کے صاحب کے لئے دودھ گرم کرنا ہے۔۔

بی بی لائیے میں کر دیتی ہوں۔!

ارے نہیں میں خود کر لوں گی آپ بس مجھے پتیلی کھنگال دیں۔۔

اور مجھے بی بی کے بجائے بیٹی بولا کریں۔!! زینہ نے پتیلی تھامتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔

جو آپ کا حکم بیٹی۔!

حکم نہیں بلکہ ایک گزارش ہے کیونکہ مجھے اچھا لگے گا۔

!!اچھا بیٹی۔

زینہ نے پھپھو کے بتائے گئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے دودھ تیار کر لیا مگر روحیل کے کمرے تک پہنچنے کے لئے ایک فیصد ہمت نہ تھی۔۔۔

جی چاہا عاصم کو بلا کر دودھ بھیج دے یا ملازمہ کو بھیج دے۔۔ مگر پھپھو کے خوف سے خود ہی ہمت جمع کی اور دھیرے دھیرے زینے چڑھنے لگی۔۔

بند دروازے کو دیکھ کر دل ڈوبنے لگا۔ ہائے اگر وہ سو رہے ہوئے تو میرے جگانے پر غصہ نہ کر جائیں۔۔

یا اللہ۔ !زینہ کا جی چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔

اوپری منزل میں خاموشی کا راج تھا۔ ڈیڈ عاصم سبھی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے جبکہ پھپھو نیچے مہمان خانے میں ٹھہری ہوئیں تھیں۔۔

بارہا سوچنے پر زینہ نے ہمت کر ہی ڈالی۔۔

ٹک ٹک ہلکے سے دروازہ بجایا۔ کوئی جواب نہ پا کر دل دھڑکنے لگا۔ دوسری بار ذرا زور سے بجایا۔

ہنوز خاموشی برقرار تھی۔

تیسری مرتبہ اپنا سارا زور لگا کر دروازے کو بجانے کا تہیہ کر لیا۔۔

ابھی دروازے پر ہاتھ ہی رکھا تھا کہ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔۔

زینہ کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس چھوٹتے چھوٹتے بچا، زینہ کی آنکھوں میں خوف تیر نے لگا۔۔

روحیل نے خشمگیں نظروں سے گھورا۔۔۔شب باشی کے لباس میں ملبوس تھکا ہارا سا روحیل چہرے پر صحرائی مسافر کی سی تھکن لیے زینہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

کیوں آئی ہو۔؟؟

!وہ میں آپ کو دودھ دینے آئی تھی۔

مجھے دودھ نہیں پینا۔!!کاٹ دار لہجہ۔

!پلیز آپ پی لیں پھپھو نے بولا ہے وہ صبح آپ کا گلاس چیک کریں گی۔

زینہ کا ملتجی لب ولہجہ روحیل کو مزید گھورنے پر مجبور کرنے لگا۔۔۔

ادھ کھلا دروازہ مکمل طور پر واہ کر دیا۔

!!!اندر آؤ۔

ججججی۔؟؟

جی۔!فوراً۔!روحیل نے ڈپٹا۔

زینہ کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دینے لگی۔

زینہ نے چاروناچار دروازے کی دہلیز پار کی اور دودھ کا گلاس میز پر رکھ کر پلٹنے لگی۔۔۔

کدھر جا رہی ہو۔؟؟

!جججی نیچے امی کے پاس۔!زینہ نے روحیل کا چہرہ دیکھے بنا فوراً جواب دیا۔۔

خود کو کیا سمجھتی ہو۔؟؟

کچھ بھی نہیں۔!بلکہ کچھ بھی نہیں سمجھتی ہوں۔

رات انہیں کپڑوں میں ملبوس سو گی۔؟؟روحیل کا روٹھا اور سخت لہجہ زینہ کی بچی کچھی ہمت بھی خیر باد کہنے لگی،اسکی خشمگیں نگاہوں کا تعاقب زینہ کی حالت ابتر کرنے لگا۔۔۔

کیا میں الماری سے کپڑے نکال سکتی ہوں۔؟؟زینہ کی شکل شکار سے بچنے والی سہمی ہرنی والی ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں۔!!کورا جواب پا کر زینہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔۔

تو پھر میں کیا پہنوں گی۔؟میرے تمام لباس آپ کے کمرے میں موجود ہیں۔کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی زینہ نے تمام حقائق روحیل کے گوش گزار کیے جو چہرے پر سختی سجائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

دیکھیں آپ پلیز مجھے معاف کر دیں۔!غصّے میں میرے منہ میں جو آیا بولتی چلی گئی حالانکہ وہ سب جھوٹ تو نہیں تھا۔!

!تم نے معافی مانگنے کا یہ طریقہ بھی عجیب نکالا ہے۔

!!معافی بھی مانگتی ہو اور ساتھ میں آئینہ بھی دکھاتی ہو۔

نننںنہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا جو آپ سمجھے ہیں۔زینہ نے تھوک نگلا۔۔

وہ میرا مطلب ہے کہ میرا شکوہ جائز تھا۔۔!!زینہ نے بولتے ساتھ آنکھیں میچ لیں۔۔۔

!کلہاڑی کے وار بھی کرتی ہو اور چاہتی ہو ڈال بھی نہ ٹوٹے۔

!!ڈال تو تم نے توڑ دی ہے زینہ۔!کبھی فرصت ملے نا تو ضرور سوچنا کہ تم کس سمت جا رہی ہو۔

!اپنے کپڑے نکالو اور یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔

روحیل کا ٹوٹا لب ولہجہ زینہ کو کچوکے لگانے لگا۔۔

!!دیکھیں آپ میرے ساتھ نہ روٹھیں پلیز۔

کیوں نہ روٹھوں۔؟؟روحیل کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔۔۔

کیونکہ جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے روٹھا نہیں جاتا ہے،انہیں انکی کوتاہیوں سمیت قبول کیا جاتا ہے ،انکی پردہ پوشی کی جاتی ہے،اور آپ تو میرے ساتھ محبت کے دعوے دار تھے تو پھر اچانک میرے چند کلمات پر مجھے بے سائباں کیوں کر رہے ہیں۔؟؟زینہ نے ہمت جمع کر کے پہلے سے سوچے گئے جملے دہرا دیئے۔۔۔

کیونکہ جن سے محبت کی جاتی ہے ان سے روٹھا نہیں جاتا ہے، انہیں انکی کوتاہیوں سمیت قبول کیا جاتا ہے ،انکی پردہ پوشی کی جاتی ہے، اور آپ تو میرے ساتھ محبت کے دعوے دار تھے تو پھر اچانک میرے چند کلمات پر مجھے بے سائباں کیوں کر رہے ہیں۔؟؟ زینہ نے ہمت جمع کر کے پہلے سے سوچے گئے جملے دہرا دیئے۔۔۔

تمہیں چند گھنٹوں میں بہت باتیں کرنا آ گئیں ہیں۔؟ روحیل کی غصیلی نگاہیں اور سخت لہجہ زینہ کا کچومر نکالنے لگا۔۔۔

وہ دراصل پھپھو کو پتا چل گیا ہے کہ میرے اور آپ کے بیچ کچھ مسئلہ چل رہا ہے۔! زینہ نے صفائی پیش کرنے کے لیے روحیل کی آنکھوں میں دیکھا جہاں پر غصہ ہنوز اپنے عروج پر تھا۔۔۔

زینہ اب شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈال ہی دیا ہے تو مرنے کے لیے تیار ہو جا۔! دل سوکھے پتے کی طرح لرزنے لگا۔۔

کمرے میں لگے گھڑیال کی سوئیوں کی ٹک ٹک کے علاوہ خاموشی کا راج تھا۔۔۔

زینہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کمرے سے نکل جائے یا پھر روحیل سے بات کرے یا پھر مزید وضاحت دے، شش و پنج میں مبتلا زینہ نے چند لمحوں بعد جھکا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔

ماضی پر تو ہمارا اختیار نہیں ہے مگر حال اور مستقبل کو تو سنوارا جا سکتا ہے۔!!! میرا مطلب ہے جو ہو چکا ہے اسے بھول جائیں۔! ہم دونوں سے خطائیں سرزد ہوئیں ہیں۔۔۔ غلطی سرزد ہو جانا انسانی فطرت ہے اور !! بقول آپ کے کہ عورتیں جذباتی ہوتی ہیں۔ مجھے بھی بیوقوف جذباتی سمجھ کر معاف کر دیں۔

روحیل کی کھا جانے والی نظریں زینہ کو گھائل کرنے لگیں۔

یا اللہ۔! میری مدد فرما۔! معافی تلافی کے باوجود بھی اس شخص پر رتی برابر فرق نہیں پڑ رہا ہے۔۔ پھپھو نے کونسا دیکھنا تھا دودھ دینے میں آئی ہوں یا ملازمہ۔؟ زینہ دل ہی دل میں خود کلامی کیے جا رہی تھی ۔۔ کاش نہ آتی۔۔۔ لفظ کاش کو تو لغت سے نکال پھینکنا پڑے گا، مجھے خواہ مخواہ پچھتاووں میں دھکیلتا ہے ۔۔۔ پچھتاوے تو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔۔ میں بھی بعض اوقات ناشکری کرنے بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔

زینہ دل ہی دل میں دوبارہ گردن جھکا کر استغفار کرنے لگی۔۔۔

میرے خیال میں تمہیں مزید وقت کی ضرورت ہے تا کہ تمہاری اس کھوپڑی میں جو بھوسی بھری ہوئی وہ نکل سکے۔ روحیل نے اچھی طرح سے گھورنے کا عمل سرانجام دیا پھر غصیلے لہجے میں زینہ کی طبیعت صاف کرنے لگا۔۔

آپ نے نکاح روٹھنے کے لیے کیا تھا کیا.؟؟؟ زینہ جذبات میں آکر دوبارہ غلط بول گئی۔۔

تمہیں جب میں نے بتایا نا کہ نکاح کیوں کیا تھا تو تمہاری یہ زبان قینچی کی طرح نہیں چلے گی۔۔! کشادہ پیشانی کی تنی رگیں اور غصیلا چہرہ زینہ کو رونے پر مجبور کرنے لگا۔۔

میرا مطلب وہ نہیں تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔! میں کہنا کچھ اور چاہ رہی ہوں مگر زبان سے الفاظ دوسرے والے ادا ہو رہے ہیں۔۔ زینہ نے بھرائی آواز میں بولا۔۔

دراصل میں نے پہلے کسی روٹھے شوہر کو کبھی منایا بھی تو نہیں ہے۔۔۔ زینہ نے سڑ سڑ رونا شروع کر دیا۔۔ جبکہ روحیل نے اس کی بات پر بمشکل ہنسی دبائی۔۔۔

مجھے بیویاں رکھنے کا تجربہ ہے تھا کیا۔؟؟؟

ننننہیں۔!!! زینہ نے فوراً جواب دیا۔۔

تو پھر میں اپنے دماغ کو استعمال کر کے تمہیں ساتھ لے کر چل رہا ہوں تو تم دماغ کیوں نہیں استعمال کر سکتی ہو۔؟؟ دماغ میرپور گروی رکھوا کر آئی ہو۔؟؟

نہیں.!! بالکل بھی نہیں۔!! زینہ نے نفی میں گردن جھٹکی۔۔

!! اگر گروی نہیں رکھوایا ہوا تو اسے میرے گھر میں رہتے ہوئے استعمال میں لاؤ۔

ابھی لاؤں گی۔۔! میرا مطلب ہے دماغ کو استعمال میں لاؤں گی۔

کمرے کے بیچ و بیچ میں کھڑے دونوں کے درمیان عجیب قسم کی تکرار جاری تھی۔۔

روحیل کے جوابات سن کر زینہ کو کچھ ہمت ہوئی۔ وہ میں الماری سے اپنا مطلوبہ سامان لے جاؤں۔؟؟

نہیں۔!!روحیل کی طرف سے کوراجواب پاکر زینہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

پھر میں کیا کروں۔؟؟

آپ کی ناراضگی کو کیسے دور کروں۔؟؟اگر کہتے ہیں تو پاؤں پکڑ لیتی ہوں۔!زینہ دوبارہ رودینے کو تھی۔۔

مجھے پاؤں پکڑوانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔! سمجھی ہو تم۔!دانت پیس کر جواب دیا گیا۔۔

آپ مجھے سر پھری،بیوقوف سمجھ کر معاف کر دیں پلیز ورنہ میں رودوں گی جو کہ آپ کے لئے اذیت کا

!باعث بنے گا۔

اب نہیں اذیت کا باعث بنے گا۔!رولو جی بھر کر۔!روحیل نے بے نیازی سے بولا۔۔۔

زینہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔

پھر میں کیا کروں۔؟؟آپ کو کیسے مناؤں۔؟؟مجھے خود ہی حل بتادیں۔!!زینہ نے لاچار ہو کر پوچھا۔۔

وہ جو دودھ لائی ہو وہ گلاس اپنے ہاتھوں میں تھام کر مجھے پلاؤں گی۔

بولو منظور ہے۔؟؟!روحیل نے اپنی ہنسی دبا کر دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔

مجھے منظور ہے، آپ بس ناراضگی ترک کر دیں۔

سنتے ساتھ زینہ نے دوڑ لگا کر میز پر پڑے ڈھکے گلاس کو مضبوطی سے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔

میں کھڑے کھڑے تو پلانے سے رہی، آپ کہیں پر بیٹھ جائیں پلیز۔۔

زینہ نے سرعت سے التجائیہ انداز اپنایا۔۔۔

تمہاری ریل چھوٹ رہی ہے کیا۔؟؟؟

!نہیں تو۔

تو پھر جلد بازی کا ہے کو ہے۔؟؟روحیل کا کاٹ دار لب ولہجہ زینہ کی ہمت کو ڈانواں ڈول کرنے لگا۔ نشیلی آنکھیں شدت غم سے جھلملانے لگی۔۔

!!آپ پلیز راضی ہو جائیں۔

زینہ کی لاچارگی اپنے عروج پر تھی۔۔

روحیل کا جی چاہا سارا کھیل ابھی ختم کر دے اور اس جذباتی، بیوقوف سی لڑکی کو اپنے سینے میں سمو لے۔۔

آئندہ مجھے شکایت کا موقع نہ ملے اور جو میں بولوں اس پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔!!اگر تم کسی اور کی باتیں

!!سن کر میری طرف سے بدظن ہوئی تو پھر میں نے تمہارا حشر بگاڑ دینا ہے۔

!!!جو بھی بات ہو گی سیدھا میرے پاس آؤ گی اور مجھ سے تحقیق کرو گی۔

ابھی دودھ ادھر لے آؤ۔!!روحیل نے بستر کی طرف اشارہ کیا اور خود سنجیدگی کا خول چڑھائے بستر کی پائنتی پر جا بیٹھا۔۔۔

مجبور زینہ بھی دھیرے دھیرے اسکی پیروی کرنے لگی اور روحیل سے کچھ فاصلے پر ٹک گئی۔۔۔

روحیل نے گردن موڑ کر زینہ کو گھورا۔۔

اب یہاں پر بیٹھی سوگ مناتی رہو گی یا عملی مظاہرہ بھی کرو گی۔؟؟

جی۔!!زینہ نے دودھ کا گلاس روحیل کی طرف بڑھاتے ہوئے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔

روحیل کے بائیں جانب بیٹھی یہ معصوم سی ہستی اس کے دل میں پہلے سے زیادہ گھر کرنے لگی۔وہ لڑکیاں بھی تھیں جو روحیل کے ایک اشارے پر اپنا سب کچھ وار دینے کے لئے تیار رہتیں تھیں، بنا کسی تردد اور ہچکچاہٹ کے اسکے بستر کی زینت بن جاتیں اور ایک یہ لڑکی ہے جو اپنے محرم کے پاس موجود ہوتے ہوئے بھی شرم سے لال ہوئے جارہی ہے۔۔۔زینہ تمہاری ہر ادا ہی جان لیوا ہے۔۔روحیل نے زینہ کے ہاتھ سے دودھ کا گلاس تھام کر لبوں سے لگالیا۔۔۔

زینہ آنکھیں کھول لو۔!خطرہ ٹل چکا ہے۔!!تم بارودی سرنگ سے نکل کر ہموار راستے پر چل پڑی ہو۔!!

روحیل نے دودھ کے چند گھونٹ لے کر زینہ کو مخاطب کیا جو روحیل کے پکارنے پر فوراً ہوش میں آ گئی۔۔۔

ابھی آپ راضی ہیں۔؟؟زینہ نے بیقراری سے پوچھا۔۔

ہاں۔!! مگر تمہیں یہ زمہ داری روزانہ رات کو نبھانا ہو گی۔ ٹھیک اسی وقت ایک سیکنڈ نہ آگے اور نہ پیچھے ہونا چاہیئے، اور اگر وقت میں ردوبدل ہوا تو تمہیں سزا ملے گی۔!!

کونسی سزا ملے گی۔؟؟ ابھی سے بتا دیں تا کہ میں ذہنی طور پر تیار ہو جاؤں۔! زینہ نے پریشانی میں فوراً پوچھ ڈالا۔۔۔

روحیل جو کہ خود پر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے بیٹھا تھا نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا اٹھا۔۔۔

شکر ہے آپ راضی ہو گئے ہیں۔ زینہ بچوں کی طرح کھکھلائی۔۔۔

ابھی میں چیزیں لے کر جاؤں.؟؟؟

میرا جی تو نہیں چاہ رہا مگر مجبوراً بھیجنا پڑے گا۔۔۔

اور ہاں سنو زینہ۔! روحیل نے الماری کی طرف بڑھتی زینہ کو پکارا۔۔

جی۔!!

میرے کمرے میں تمہیں بنا دستک داخل ہونے کی اجازت ہے۔۔۔ جب سے تم آئی ہو میں نے کمرے کو کنڈی کرنا چھوڑ دیا ہے۔

کیوں۔؟؟ زینہ حیران ہوئی۔۔

تم حقیقتاً معصوم بھولی بھالی ہو یا مجھے لگتی ہو۔؟؟

میں تو ایسی ہی ہوں بیو قوف۔!اسی لیے شاید آپ روٹھ گئے تھے۔!زینہ نے غم سے منہ بنایا۔۔

آپ بتائیں دروازہ کیوں کھلا چھوڑتے ہیں۔؟؟

بیو قوف لڑکی کہ اگر رات کو ماسی کی وجہ سے تمہیں مجھے بلانا پڑ جائے تو آسانی سے دوڑ لگا کر میرے سر پر

!!!آن دھمکو۔

!اس کے لیے تو میں آپ کو فون بھی کر سکتی ہوں۔

جی بالکل جیسے فون پر میرے ساتھ بڑے گہرے روابط قائم کیے بیٹھی ہو۔!!فون پر تو میرے ساتھ بڑی

دوستی گانٹھ رکھی ہے۔روحیل نے شکوہ کیا۔۔

اسی دوران زینہ نے شب باشی کالباس نکالا اور سوال طلب نظروں سے روحیل کو دیکھنے لگی

میں جاؤں۔؟؟

!!!ہاں جاؤ۔

آپ صبح ناشتے میں کیا کھائیں گے۔؟؟؟

گوبھی کے پراٹھے جو تم نے میرپور مجھے پہلی مرتبہ کھلائے تھے۔

ٹھیک ہے صبح میں آپ کو اٹھانے آؤں گی ان شاءاللہ۔۔

جلدی سے اٹھ جایئے گا۔!!زینہ نے الماری کے پاس کھڑے کھڑے تمام ضروری معلومات دیں اور کمرے سے نکلنے کے لیے پر تولنے لگی۔۔

!سارا دودھ پی لیجئے گا ورنہ پھپھو نے میرا حشر بگاڑ دینا ہے۔

!!تم فکر نہ کرو اور اب جاؤ اس سے پہلے کہ میرے ارادے بدلنے لگیں اور میں تمہیں نئی سزا سنا دوں۔

زینہ نے سنتے ساتھ دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔۔

زینہ کی پھرتیوں پر روحیل کا قہقہہ بلند ہوا۔

* *

ہائے بی بی جی آپ اتنی جلدی اٹھ گئیں ہیں۔؟وہ شریفاں خالہ آپ کے صاحب کے لئے پراٹھے بنانے ہیں تو گوبھی کے سالن کی عدم دستیابی پر مجھے تازہ سالن بنانا پڑ گیا ہے اس لیے فجر کے بعد باورچی خانے میں چلی آئی۔۔

آپ بے فکر رہیں میں نے گوبھی کا سالن تیار کر لیا ہے، اور ساتھ میں باقی سب کے لئے حلوہ بھی تیار ہے۔ آج سب کو حلوہ پوریاں کھلاتے ہیں۔ روحیل تو گوبھی کا پراٹھا کھانا چاہتے ہیں۔!

زینہ نے تیز تیز ہاتھ چلاتے ہوئے تمام معلومات شریفاں کے گوش گزار کیں۔۔

بی بی جی سچی آپ بہت اچھی ہیں۔

!ارے شریفاں خالہ آپ کو بولا ہے کہ مجھے بیٹی بولا کریں۔

اچھا آئندہ یاد رکھوں گی۔!عادت نہیں ہے۔

اور آپ سب کام چھوڑ کر ادھر کرسی پر بیٹھ جائیں، آج کے بعد کھانا بنانے کی زمہ داری میری ہے۔۔۔

ارے نہیں بیٹی۔!بڑی بیگم صاحبہ جب بھی آتی ہیں، ہم سب کو کھینچ کر جاتیں ہیں،ویسے دل کی اچھی ہیں صرف ذرا سخت مزاج ہیں۔۔ آج بھی اگر انہوں نے مجھے بیٹھے دیکھ لیا تو میری خیر نہیں ہے۔۔

خالہ آپ پریشان نہ ہوں، میں انہیں بول دوں گی کہ میں نے منع کیا ہوا ہے بلکہ آپ کٹائی والا کام کر لیا

!!کرنا۔۔ساری پکوائی میرے ذمے ہے۔

بیٹی آپکو نہیں پتا بڑی بیگم صاحبہ بڑے نرالے مزاج والی ہیں سال میں ایک بار تو لازمی آتیں ہیں اور اس گھر میں چڑیا کو پر نہیں مارنے دیتی ہیں۔۔شریفاں نے قریب آکر زینہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

زینہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

!!آپ بے فکر ہو جائیں۔

یہ باورچی خانے میں صبح نو بجے کونسی کھسر پھسر ہو رہی ہے۔؟؟ پھپھو نے باورچی خانے میں داخل ہوتے ہی کاٹ دار لہجہ اپنایا۔۔۔

!!السلام علیکم پھپھو۔

کیسی ہیں آپ۔؟؟

رات ٹھیک سے نیند ہو گئی۔؟؟ زینہ نے فرمانبرداری اور احترام میں ایک ہی سانس میں سارے سوال پوچھ ڈالے۔

!ہاں سب ٹھیک تھا۔

!تم ایسا کرو جلدی سے مجھے گاجر کا جوس بنا دو۔

!!جی بہتر۔

کیا بنایا ہے۔؟ پھپھو نے پتیلی کا ڈھکن اٹھا کر معائنہ شروع کر دیا۔۔

تازہ پکی گوبھی کے اوپر گرم مصالحے کی مہک پھپھو کو متاثر کر گئی، پھر حلوے کی طرف بڑھ گئیں۔۔

تازہ حلوے کی لبھاتی شکل دیکھ کر پھپھو دل سے متاثر ہوئیں مگر چہرے پر ناگواری کا خول چڑھائے زینہ کو ہراساں کرنے لگیں۔ زینہ جو کہ جوس کا حکم ملتے ہی گاجروں کو چھیلنا شروع ہو گئی تھی۔

پھپھو کے چہرے پر ناگواری دیکھ کر دل بیٹھنے لگا مگر دل ہی دل میں اذکار مسنونہ کا ورد شروع کر دیا۔۔۔

!حلوے کے ساتھ پوریاں بنانی آتی ہیں۔؟؟ جی بنا لیتی ہوں۔

ہمم۔ چلو کبھی کبھار تو ٹھیک ہے مگر یہ آئے روز نہ بنانا شروع کر دینا، میں نہیں چاہتی میرے بھتیجے اور بھائی بیماریاں جمع کر لیں۔۔!

جی بہتر۔!!زینہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔۔

ہر کام، ہر بات میں نقص پھپھو کی فطرت میں شامل تھا۔۔

زینہ نے گاجروں کو چھیل کر دھونا شروع کر دیا اور شریفاں سے جوسر کے استعمال کا طریقہ پوچھنے لگی۔۔۔

تمہیں جوسر استعمال کرنا نہیں آتا ہے۔؟؟ پھپھو نے باورچی خانے میں پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں مجھے نہیں آتا ہے۔

کیوں تم لوگوں کے گھر نہیں تھا جوسر۔؟؟

نہیں۔!ہمارے گھر نہیں تھا۔!زینہ نے آنکھوں میں اُمڈ آنے والے آنسو پیئے۔۔۔

* *

ناشتے سے فراغت کے بعد زینہ برتن سمیٹنے میں جت گئی جبکہ روحیل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے تنہائی میں بلا کر چند باتیں کر لے۔۔

!!ڈیڈ مجھے اور عاصم کو اکھٹے دوبئی جانا پڑے گا۔

یہ کیا بات ہوئی۔؟؟رات بیٹھے بٹھائے کیا سوجھی ہے۔؟؟

ڈیڈ ترکی والے قالین کے سپلائرز قالین میں کچھ گڑبڑ کر رہے ہیں لہذا ہمیں خود جانا پڑے گا تاکہ تمام صورتحال کو قابو میں کیا جاسکے۔۔۔ تیار شدہ مکانات میں غیر معیاری قالین کی شکایتیں موصول ہو رہی ہیں۔۔ آپ تو جانتے ہیں جب لوگ کروڑوں میں جائیداد بناتے ہیں تو پھر معیاری اشیاء کا حصول بھی چاہتے ہیں۔۔۔

دبئ سے شاید مجھے ترکی بھی جانا پڑ جائے۔۔۔

میز پر سے پلیٹیں اٹھاتی زینہ کے ہاتھوں میں لرزش کو دیکھ کر روحیل کا دل کچھ دیر کے لئے ڈوبا۔۔

محبت بھی نہیں کرتی اور میرے گھر سے چلے جانے پر گھبرا بھی رہی ہے۔۔

عجیب لڑکی ہے۔۔۔

زینہ نے تمام پلیٹیں ٹرے میں رکھیں اور خاموشی سے باورچی خانے میں چلی گئی۔۔۔

عاصم کے اکیلے چلے جانے سے کام نہیں چلے گا کیا۔؟ ارشاد صاحب نے بے چینی سے پوچھا۔۔

ڈیڈ عاصم دبئ میں ٹھہر کر حالات کو سازگار بنائے گا اور میں قالین سازوں کی طبیعت صاف کروں گا، ہم انکے پرانے خریدار ہیں تو وہ کیسے ہمارے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کر سکتے ہیں۔ سننے میں آرہا کہ انکا بھجوایا گیا قالین بہت پتلا اور غیر معیاری ہے۔۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے مگر زینہ پیچھے اکیلے رہ جائے گی۔۔

ڈیڈ کی بات پر پھپھو نے منہ مروڑا۔۔ بھائی جان زینہ کوئی باہر جھگی میں تو نہیں بیٹھی ہوئی ہے۔؟؟؟اس عالیشان گھر میں ہر سہولت موجود ہے، اسکے ایک اشارے پر نوکر چاکر ہر چیز اسکے قدموں میں ڈھیر کر دیں گے۔۔۔

مردوں کا کام ہے باہر کے کام نپٹانا، اب روحیل زینہ کے گھٹنے کے ساتھ لگ کر بیٹھنے سے تو رہا۔۔

روحیل کاروباری خاندان سے ہے تو دوسرے ممالک تو سفر کرنا پڑے گا۔۔۔

شمیم یہ بات نہیں ہے اصل میں زینہ کو یہاں آئے ہوئے ابھی چند دن گزرے ہیں تو شوہر ایک دم ملک چھوڑ کر چلا جائے گا تو محسوس کرے گی، اسکی ماں بھی محتاج بیمار ہے، پھر فزیو کا گھر میں آنا ہے، یہ دونوں خود موجود ہیں تو تمام حالات کو احسن طریقے سے سنبھال رہے تھے۔۔ڈیڈ نے حکمت سے سب واضح کیا۔۔۔

ڈیڈ آپ اور پھپھو گھر پر ہی ہیں اور میں صرف دو ہفتوں کے لئے تو جارہا ہوں۔

ویسے بھی مجھے واپس آکر زینہ کی یونیورسٹی کا کچھ کرنا ہے۔ میں نے بات تو کی ہوئی ہے، میرپور سے اسلام آباد ٹرانسفر میں شاید کچھ وقت لگے گا، اسی اثناء میں یہ گھر پر پڑھائی جاری رکھے گی۔۔۔

!تو پھر تم ایسا کرو زینہ کو اپنے ساتھ ہی دبئی لے جاؤ۔

ڈیڈ نازینہ کے پاس پاسپورٹ ہے اور نا ہی ویزہ ہے۔ !میں اسے اتنی مختصر مدت میں ساتھ نہیں لے جا سکتا ہوں۔

یہ تمام کام وقت لیں گے جو کہ ہمارے پاس بالکل بھی نہیں ہے۔ اس سے پہلے کہ ہماری کمپنی کی ساکھ خراب ہو، ہمیں یہ تمام کام نپٹانے ہیں۔۔۔

منیجر نے ہم دونوں کی کل رات کی سیٹیں بک کروا دیں ہیں۔۔

چلو ٹھیک ہے پھر جیسے تم دونوں کو بہتر لگے۔۔ مگر روحیل اگر کام سے جلدی فارغ ہو گئے تو جلدی لوٹ آنا بیٹا۔۔ !

ڈیڈ عاصم کو بھی تو پاکستان میں رکنے کی ضرورت ہے۔۔ بیچارا دو سال سے وہاں پر رل رہا ہے۔۔

خاموش بیٹھے عاصم نے گلا کھنکارا۔

بھیا جی میرے خیال میں ابھی آپ کے اوپر دہری ذمہ داریاں ہیں لہٰذا مجھے دبئی چند ماہ رہنے دیں جب تک زینہ امتحانات سے فارغ نہ ہو جائے پھر آپ اسے اپنے ساتھ لے جایئے گا اور جتنا عرصہ جی چاہے وہاں رک لیجئے گا اور میں پاکستان ڈیڈ کے پاس ٹھہر جاؤں گا۔۔۔ اب ڈیڈ دبئی رہنا پسند نہیں کرتے تو پھر ہم میں سے کسی ایک کو تو انکے پاس رکنا پڑے گا۔۔

!چلو ٹھیک ہے عاصم۔ !!فی الحال تو جانا مجبوری ہے۔ تم سے ترکوں نے قابو نہیں آنا ہے۔۔

!جی بہتر۔

عاصم نے روحیل کی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔

تم دونوں یہاں سے جا رہے ہو اور میں یہاں پر مکھیاں مارنے آئی ہوں۔؟؟؟

پھپھو آپ بھی ہمارے ساتھ چلی چلیں۔!گھر کا پکا کھانا تو ملتا رہے گا۔!روحیل نے مسکا لگایا۔۔

بھتیجوں کے کھانے کے لیے میں دوسرے ملک رلتی رہوں اور یہاں پر جو نئی بہو صاحبہ آئی ہیں انکو رہن سہن کون سکھائے گا۔؟؟

پھپھو زینہ سمجھدار لڑکی ہے وہ سب سنبھال لے گی، آپ ویسے ہی اسکی فکر میں ہلکان ہو رہی ہیں۔عاصم فورا بول پڑا۔۔

!ہاں ہاں تم جو اسکے چمچے ہو۔

بہن ہے میری اور مجھے بہت عزیز بھی ہے۔!عاصم اترایا۔۔

!!ہاں ہاں ہم تو سارے اسکے جانی دشمن ہیں اس پر تلواروں اور نیزوں کی برسات کرتے ہیں۔

پھپھو جانی آپ ہر بات کو فوراًدل پر لے جاتیں ہیں، پتا نہیں جیمی بیچارے کا کیا بنتا ہو گا۔؟عاصم نے افسردہ شکل بنائی۔۔۔اسکی شکل دیکھ کر سب کا مشترکہ قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

روحیل نے سب کو خوش گپیوں میں مصروف دیکھا تو موقع غنیمت پاتے ہی باورچی خانے کی طرف چل دیا جہاں پر زینہ نل کھولے برتنوں کو دھونے میں محو تھی۔۔

زینہ۔!!روحیل نے عقب سے آواز دی تو زینہ اچھل کر رہ گئی۔مجھے سمجھ نہیں آتی تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر ڈر کیوں جاتی ہو۔؟

وہ دراصل میں اپنے دھیان میں تھی تو اچانک آپ کی آواز سے چونک گئی۔۔زینہ نے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کو کھنگال کر رکھا۔۔

یہ سب بند کرو اور میرے ساتھ اوپر آؤ۔!تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔

اچھا مجھے برتن دھو لینے دیں ورنہ پھپھو کو اچھا نہیں لگے گا۔۔

زینہ نے ملتجی دھیما لہجہ اپناتے ہوئے گزارش کی۔

روحیل نے آگے بڑھ کر نل بند کیا اور غصے سے گھورا۔۔

اچھا مجھے برتن دھو لینے دیں ورنہ پھپھو کو اچھا نہیں لگے گا۔۔

زینہ نے ملتجی دھیما لہجہ اپناتے ہوئے گزارش کی۔

روحیل نے آگے بڑھ کر نل بند کیا اور غصے سے گھورا۔۔

تمہیں میں نے کل رات کیا بولا تھا۔؟؟ بھول گئی ہو۔؟؟

نننںنہیں بھولی نہیں ہوں مگر پھپھو نے شریفاں خالہ کو سبزی منڈی بھجوایا ہے اور مجھے برتنوں کی دھلائی ختم کرنی ہے پلیز۔۔ پھپھو نے بولا ہے باورچی خانے میں ایک بھی ان دھلا برتن دکھائی نہ دے لہذا آپ ادھر ہی بات کر لیں، دیکھیں میں جلدی سے سارے برتن دھو لوں گی۔! زینہ نے دوبارہ سے پلیٹ ہاتھ میں تھام لی۔۔

تمہیں سیدھی بات سمجھ نہیں آتی ہے۔ روحیل نے جواب سنے بغیر زینہ کے ہاتھ سے پلیٹ لے کر سینک میں رکھی اور فوراً زینہ کو اپنی باہوں میں بھر لیا۔۔

ہائے اللہ۔!!! یہ کیا کر رہے ہیں۔؟؟ کسی نے دیکھ لینا ہے۔ پلیز مجھے نیچے اتار دیں۔!! زینہ مچلنے لگی۔۔۔ پھپھو نے دیکھ لیا تو میری گیچی مروڑ دیں گی۔ کوئی ملازم بھی تو دیکھ سکتا ہے۔ وہ سب کیا سوچیں گے۔؟؟؟ زینہ گھٹی گھٹی آواز میں بھرپور احتجاج جاری رکھے ہوئے تھی جبکہ روحیل اپنی دھن میں مگن زینے چڑھنے لگا۔۔۔ آپ ایسے شدت پسند کیوں ہیں۔؟؟ روحیل نے بنا جواب دیئے ادھ کھلے دروازے کو پاؤں سے دھکیلا اور زینہ کو کمرے کی دہلیز پار کرتے ہی نیچے اتار کر عقب میں دروازے کو کنڈی چڑھا دی۔۔۔

فوراً جیب سے فون نکال کر پھرتی سے پیغام رسانی کرنے لگا۔۔۔

زینہ روحیل کی عجیب وغریب کاروائی پر حیران وپریشان تھی۔۔۔ نجانے اب کیا ہو گا۔؟؟

روحیل نے ہاتھ میں تھامافون پتلون کی جیب میں ڈالا اور زینہ کو دیوار کے ایک کونے میں پڑے گداز صوفے پر بیٹھنے کا حکم نامہ جاری کر دیا۔۔زینہ بناچوں چراں کے خاموشی سے صوفے پر ٹک گئی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے روحیل کی پر سرار چپ پر گھبرانے لگی۔۔۔

روحیل نے کرسی کھینچ کر زینہ کے سامنے لاکر رکھی اور زینہ کے سامنے بیٹھ گیا۔۔

زینہ نے فوراً پلکوں کی باڑ اٹھا کر روحیل کو دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔۔

وووووہ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔!آپ کو برالگا ہے تو مجھے معاف کر دیں۔۔دراصل میں پھپھو کو شکایت کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتی ہوں۔۔

ہمممم۔اور مجھے بیشک شکایت کا موقع ملتارہے۔؟؟روحیل نے آنکھیں گھمائیں۔۔

میں کوشش کرتی ہوں کہ آپ کو بھی موقع نہ ملے مگر میرے سے غلطیاں سرزد ہو جاتیں ہیں بس۔!زینہ نے ہتھیلیوں کو مسلتے ہوئے روحیل کی طرف چور نظروں سے دیکھا۔

روحیل نے زینہ کے ہاتھ تھام لیے اور بولا۔۔

تمہیں پتاہے میں نے تمہیں یہاں پر کیوں بلایا ہے۔؟؟

!نننہیں۔؟

زینہ۔!!

جی۔؟؟

تمہیں پتا ہے مجھے تم سے کس قدر محبت ہے۔؟؟

جی صحیح طرح سے پتا تو نہیں ہے مگر ابھی کچھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے۔۔!!

اس اندازے سے کیا نتیجہ نکالا ہے۔؟؟

جی۔؟زینہ کی ہمت جواب دینے لگی۔۔میں سمجھی نہیں ہوں۔

یہی نا کہ میں تمہیں دل و جان سے قبول کر چکا ہوں اور تمہیں اپنے اس گھر میں وقت گزاری کے لیے نہیں لایا ہوں بلکہ تمہارے تاعمر ساتھ کا متمنی ہوں۔۔!

جی۔۔!!زینہ نے دھیمے لہجے میں بولا۔۔

روحیل نے لمبی سانس کھینچی۔

زینہ تمہیں پتا ہے کہ میرا اس وقت ملک سے باہر جانا بہت ضروری ہے۔!میں تمہیں ایسے تنہا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا ہوں مگر میری مجبوری ہے۔۔!

جی۔!

مجھے پتا ہے کہ تمہیں میرے جانے پر افسوس تو نہیں مگر گھبراہٹ ضرور ہو رہی ہے۔؟؟

کیا میرا یہ اندازہ درست ہے۔؟؟

!جججی۔!ویر بھی تو جا رہا ہے، مجھے بہت اکیلا پن محسوس ہو گا۔

شاید مجھے اتنے بڑے گھر میں ڈر لگے گا۔!زینہ نے جھرجھری لی۔

تم بہت پاگل لڑکی ہو۔! تمہیں پتا ہے۔؟؟؟

!نہیں۔!میں پاگل تو نہیں ہوں۔

اچھا تو ڈرپوک ضرور ہو پھر؟؟روحیل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

جی شاید۔زینہ نے بول کر گردن جھکالی۔۔

زینہ اس سے پہلے تم ماسی امی کے لئے پریشان ہو، میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہی عاصم کو بتا دیا ہے

!کہ تم میرے ساتھ ہو۔

ہائے اللہ۔!!زینہ نے اپنے دونوں ہاتھ چھڑا کر چہرہ چھپا لیا۔

!ویر کیا سوچتا ہو گا۔؟؟مجھے بہت شرم آرہی ہے۔

!روحیل کا قہقہہ بلند ہوا۔تم بہت بیوقوف، پاگل اور شرمیلی لڑکی ہو۔

اسکا جو جی چاہے سوچے تم اپنے محرم اپنے شوہر سے ہمکلام ہو۔

پھر بھی پھپھو نے غصہ کرنا ہے، میں برتنوں کی دھلائی ادھوری چھوڑ کر یہاں چلی آئی ہوں۔

تمہیں باقیوں کی فکریں ہر وقت ستاتی ہیں مگر جس کی فکر سر فہرست ہونی چاہئے، اسے تم نظر انداز کرتی ہو۔!روحیل کی لو دیتی نظریں زینہ کو جزبز کرنے لگیں۔۔

آپ مجھے عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں مجھے شرم آتی ہے۔زینہ نے لال انگارا ہوتا چہرہ چھپالیا۔۔

روحیل کا جی چاہا اپنا سر دیوار پر دے مارے۔۔

زینہ تم یہ اپنی آنکھ مچولی کھیلنا بند کرو اور میری باتوں کو بغور سنو۔۔

پہلے آپ وعدہ کریں کہ میری طرف ایسے نہیں دیکھیں گے۔

میں کیسے دیکھتا ہوں؟؟

جیسے ابھی کچھ دیر قبل دیکھ رہے تھے۔زینہ نے ہتھیلیوں سے ڈھکے چہرے کے اندر سے بولا۔۔

!زینہ چہرے سے ہاتھ ہٹاؤ ورنہ پھر سزا مل جائے گی۔

آپ ہر وقت مجھے دھمکیاں بھی دیتے رہتے ہیں، زینہ نے چہرے سے ہاتھ ہٹا کر منہ بسورا۔۔

بے ساختہ روحیل کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

تم میری زندگی کا سب سے مشکل ترین ہدف ہو زینہ۔!میں نے کسی چیز، کسی شخصیت کے حصول کے لیے اتنی تگ ودو نہیں کی، جتنا تم مجھے تڑپا رہی ہو۔

!دیکھا آپ پھر معنی خیز باتیں کرنے لگے ہیں۔

!کیا میں دیواروں سے ایسی باتیں کیا کروں ؟؟ ظاہر سی بات ہے اپنی حلال بیوی سے ہی کروں گا۔

آپ بات بتائیں مجھے کیوں اٹھا کر لائے تھے۔؟ زینہ نے دھیمے لہجے میں احتجاجاً پوچھا۔۔

اگر کہوں کہ کوئی خاص بات نہیں تھی تو پھر کیا بولو گی ؟؟

پھر میں واپس جا کر برتنوں کی دھلائی مکمل کروں گی۔ !زینہ نے اٹھتے ہوئے بولا۔

!خبردار۔

!جہاں پر بیٹھی ہو، وہاں پر بیٹھی رہو۔

آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں۔؟؟ پھپھو چاہتی ہیں کہ میں سارے گھر کا نظام فوراً سنبھال لوں۔

!مگر میں یہ نہیں چاہتا ہوں۔

!میں چاہتا ہوں تم صرف مجھے سنبھالو۔

آپ کیسی عجیب گفتگو کرتے ہیں. ؟؟ آپ بچے تھوڑی ہیں جو میں آپکو سنبھالتی پھروں۔ زینہ نے نشیلی آنکھوں کو گول گول گھمایا۔۔

زینہ۔ !بس بیٹھ جاؤ پلیز اور اپنے اس بھوسی بھرے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالو۔۔

روحیل نے زچ ہو کر گردن جھٹکی۔۔

زینہ نے خوف زدہ ہو کر حکم کی تعمیل فوراً کی۔۔

روحیل نے بستر سے ملحق دراز میں سے نیا فون نکال کر زینہ کے ہاتھ میں تھمایا۔۔

ابھی اپنا پرانا فون استعمال نہیں کرنا، اسکے اندر نئ سم موجود ہے جس میں عاصم، ڈیڈ، زید، پھپھو اور میرا نمبر محفوظ ہے۔ آج سے تم یہ فون استعمال کرو گی۔!

مجھے ہر روز پیغام صوتی بھیجو گی۔!! کبھی کبھار تحریری پیغام رسانی کرنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے مگر مجھے ہر روز تمہاری آواز سنی ہے۔!

سمجھ آئی ہے۔؟؟

جی سمجھ آگئی ہے مگر مجھے نئے فون کی ضرورت نہیں ہے۔۔!

زینہ جو بولا ہے اس پر عمل کرو۔! میں اس فون سے ویڈیو کال پر بات کیا کروں گا صبح اور شام روزانہ بلکہ جب میرا جب جی چاہے گا، میں تمہیں فون کروں گا ان شاء اللہ۔۔

میں نے کوئی بہانا نہیں سننا کہ فلاں پاس اور فلاں دور ہے۔! یہ فون ہر وقت تمہارے پاس موجود ہونا چاہئے اور تمہاری طرف سے جوابی تاخیر بھی برداشت نہیں کروں گا۔!!

اور کبھی میں غسل خانے میں ہوئی تو۔؟؟ تو غسل خانے میں جانے سے قبل مجھے پیغام بھیج کر جاؤ گی۔!!

ہائے اللہ۔!! زینہ نے حیرت سے منہ کھول کر آنکھیں پھیلائیں۔۔ آپ وہاں پر کام کرنے کے لیے جا رہے ہیں یا میرے ساتھ پیغام رسانی کے لیے جا رہے ہیں۔۔؟؟

!!جو بھی سمجھو۔

ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی ہے۔

جی کب ختم کریں گے۔؟زینہ نے دبے لفظوں میں بولا جسے روحیل نے سن لیا۔دوبارہ تگڑی گھوری سے نوازا۔۔

زینہ سمٹ کر رہ گئی۔۔۔

دیکھو زینہ زندگی اور موت کا کچھ بھروسہ نہیں ہے پتا نہیں مجھے دوبارہ موقع میسر ہو یا نہ ہو، میں اپنے دل کی تمام باتیں تمہیں بتا کر جانا چاہتا ہوں تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی یا تشنگی باقی نہ رہے۔!

کمرے میں فوراً سوگواری چھا گئی۔

آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔؟؟زینہ کی آنکھیں نمکین پانی سے جھلملانے لگیں، اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس جذبے کے تحت وہ روحیل کی اس بات پر غمزدہ ہو گئی ہے۔!شاید جذبہ ہمدردی سر اٹھانے لگا ہے۔زینہ نے سوچا۔۔

تم پریشان ہو رہی ہو۔؟

!جی۔

کیوں۔؟؟ تمہیں میرے ساتھ محبت ہو گئی ہے کیا۔؟؟

زینہ نے نفی میں گردن جھٹکی۔۔

تمہیں پتا ہے سفر میں دعائیں قبول ہوتیں ہیں اور میں شدت سے دعا کروں گا کہ تمہیں مجھ سے ٹوٹ کر محبت ہو جائے۔

اور اگر کبھی مجھے آپ سے محبت نہ ہوئی تو۔؟؟ تو کیا آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔؟؟ خدشات نے سر اٹھایا۔۔

!روحیل کے سانس کی ڈوری ٹوٹ جائے گی مگر زینہ کو نہیں چھوڑے گا۔

مجھے سمجھ نہیں آتی ہے، آپ کی باتوں میں اتنی شدت کیوں ہے۔؟؟

کیوں کہ زینہ حیات تم نے کبھی محبت کی جو نہیں ہے۔! جب کوئی آپ کی روح میں تحلیل ہو جائے تو وہ آپ کی سانسوں میں آکسیجن کا طرح دوڑتا ہے۔ بس تمہارا میرے آس پاس رہنا آکسیجن کی فراہمی ہے !!۔

زینہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔۔

! آپ بہت عجیب باتیں کرتے ہیں۔

! میں اس سے بھی عجیب باتیں کر سکتا ہوں تم موقع تو دو۔

دیکھا ہے نا آپ فوراً پٹڑی سے اتر جاتے ہیں۔ زینہ نے افسوس سے گردن جھٹکی۔۔

! لڑکیاں مرتی ہیں اس قسم کی گفتگو سننے کے لئے، پتا نہیں تم کس مٹی سے بنی ہوئی ہو۔؟

وقت بتائے گا میں کس مٹی سے بنی ہوں۔زینہ نے روحیل کو چڑایا۔۔۔

خیر وہ وقت دور نہیں ہے ان شاء اللہ۔روحیل نے پر امید لہجے میں بولا۔۔

آپ جلدی سے ضروری بات بتائیں اس سے پہلے کہ مجھے پھپھو سے ڈانٹ پڑ جائے۔

آج میری خاطر ڈانٹ کھالو نجانے پھر یہ دن نصیب ہو گا بھی یا نہیں۔۔

آپ بار بار ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔؟؟

زینہ میں نے اچانک موت کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔یہ باتیں آج تک میں کسی سے نہیں کر پایا ہوں ،تم میری بیوی ہو لہذا مجھے اپنے سینے کا بوجھ اتارنے دو پلیز۔۔

میں نے منیب اور اپنے دو قریبی دوستوں کو موت کے شدید نرغے میں دیکھا ہے، میں نے انکو سکرات الموت میں تڑپتے دیکھا ہے، میں انکے ساتھ ویڈیو کال پر تھا جب زلزلہ اللہ کا عذاب نازل ہوا تھا۔

میرے وہ دوست نجانے برزخی زندگی میں کس حال میں ہوں گے۔۔؟زینہ منیب کے بہت غلط ناجائز قسم کے ذرائع ابلاغ کے ساتھ رابطے تھے جو ابھی تک اسکے نام پر فحش مواد اسکے اکاؤنٹ سے منسلک لوگوں کو ای میل کرتے ہیں، وہ فحش مواد والی ویب سائٹس کے ساتھ رجسٹرڈ تھا، میں نے بہت کوشش کی ہے کہ اسکا اکاؤنٹ بند کرواسکوں مگر میں نہیں کرپایا ہوں۔میں ابھی تک کوشاں ہوں مگر وہ کانٹریکٹ پر کام کرتے ہیں۔میں نے بارہا کوشش کی ہے مگر ناکام رہا ہوں۔۔زینہ میں نے انکے بھیانک

چہرے دیکھے ہیں جن پر اللہ کا قہر برس رہا تھا۔۔ میں غیب نہیں جانتا ہوں مگر انکی ظاہری حالت بہت خوفناک تھی۔۔ جیسے عمل الصالح صدقہ جاریہ بنتے ہیں ویسے انکے سر کردہ گناہ جاریہ بن رہے ہیں۔۔ میں نے جان توڑ کوشش کی ہے کسی طریقے سے میں منیب کے روابط والی ویب سائٹس سے منیب کا اکاؤنٹ منجمد کر سکوں مگر نہیں کر پایا ہوں۔۔ زینہ میں نے اس قیامت خیز واقعہ سے عبرت پکڑی ہے۔۔ میں بھی اسی غلاظت کا حصہ تھا، میں نے بھی منیب کی شہ پر آنکھوں کا زنا شروع کر دیا تھا، حالانکہ میرے لیے نکاح کی سہولت موجود تھی۔۔ مگر بری صحبت انسان کو لے ڈوبتی ہے۔۔ میں آج اپنا دل کھول رہا ہوں، مجھے مایوس نہ کرنا زینہ۔!!!

میں اللہ کا بار بار شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے توبہ کا موقع فراہم کیا ہے۔۔ مجھے آج صرف تمہیں یقین دہانی کروانے کے لیے منیب اور باقی دوستوں کی موت کے بارے میں بتانا پڑ رہا ہے ورنہ میں کبھی بھی کسی کو نہ بتاتا۔۔ صرف عاصم کو تمہارے بارے میں بتایا تھا مگر باقی تفصیلات چھپا گیا تھا کہ مرنے والوں کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہئے، مرنے والوں کی پردہ پوشی کرنی چاہئے اور عبرت پکڑنی چاہیئے مگر تمہارے ساتھ بات کرنا میری مجبوری سمجھو یا پھر اشد ضرورت سمجھو۔۔ زینہ مجھے تمہارا ساتھ چاہیئے، میں چاہتا ہوں تم میری وہ تمام سیاہ کاریاں میرے دماغ سے کھرچ ڈالو جو مجھے آئے دن بے چین رکھتی ہیں۔

مجھے صرف تم جیسی صالحہ عورت کا ساتھ درکار ہے زینہ۔۔!!!میں جب بھی تمہیں اللہ کے احکامات کی پاسداری کرتے دیکھتا ہوں تو میرے دل میں اطمینان اترتا ہے۔زینہ مجھے بری صحبت لے ڈوبی ہے، میرا بھی قصور ہے میں کیوں ان لوگوں کی باتوں سے متاثر ہوا اور اپنی جنسی تسکین پوری کرنے لگا۔؟زینہ بت بنی بیٹھی تھی، اس کے لیے روحیل کی باتوں کو ہضم کرنا نہایت کٹھن مرحلہ تھا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

💖"اور اپنے آپ کو انہی کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے (رضامندی چاہتے) ہیں، خبردار! تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹنے پائیں۔"(سورۃ الکھف: 28)

📌یعنی ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جو صبح وشام اللہ کو یاد کرتے ہیں، تسبیح و تحمید بیان کرتے ہیں، تہلیل و تکبیر کرتے ہیں، اور صرف ایک اللہ سے مانگتے ہیں خواہ غریب ہیں یا امیر، کمزور ہیں یا قوی۔

نیکوکاروں کی صحبت اختیار کرنے میں بے شمار فوائد ہیں۔ان کے پاس بیٹھنے سے علمی اور اخلاقی فوائد ملتے ہیں۔اور یہ نیک لوگوں کی دوستی کل قیامت کو بھی قائم رہے گی جبکہ باقی سب دوستیاں ختم ہو جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اس دن گہرے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے پرہیز گاروں "💖
کے۔"(سورۃ زخرف:67)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور اس دن ظالم شخص اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا ہائے کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی راہ "💖 اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ نصیحت میرے پاس آ پہنچی تھی اور شیطان تو انسان کو (وقت پر) دغا دینے والا ہے۔"(سورۃ الفرقان:28؛29)

📌ظالم شخص غم اور افسوس سے اپنی انگلیوں کو کاٹے گا کہ اس نے غلط اور شریر شخص کو اپنا دوست بنالیا جس نے اسے ہدایت اور صراط مستقیم سے ہٹا کر ضلالت و گمراہی اور بدبختی کے رستے پر لگا دیا لیکن اس وقت یہ افسوس کسی کام نہیں آئیگا کیونکہ ہاتھ سے نکلا ہوا وقت واپس نہیں آتا۔

اسی طرح جہنمی جہنم میں ندامت کا اظہار کریں گے کہ کاش ہم اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت نہ کرتے جنہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا اور صراط مستقیم سے ہٹا دیا، کاش کہ ہم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا دامن تھام لیتے اور آج اس ذلت آمیز عذاب سے بچ جاتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے۔(حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ "💖
کاش ہم اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت کرتے۔اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں
اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں راہ راست سے بھٹکا دیا۔"(سورۃ الاحزاب:66)
اس سے معلوم ہوا کہ برے لوگوں کی صحبت نہ صرف علمی واخلاقی فوائد سے محروم کر دیتی ہے بلکہ 📌
انسان کو اسفل سافلین تک جا پہنچاتی ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

زینہ میں تمہیں یہ سب ایک خاص مقصد کے لیے بتا رہا ہوں تا کہ تم مجھے آسانی سے سمجھ سکو۔میں نہیں
چاہتا ہوں کہ تم میری زندگی میں یا پھر میری موت کے بعد یہ باتیں سن کر بدگمان ہو جاؤ اور سمجھو میں
نے تمہارے ساتھ دھوکا کیا ہے۔۔!!

زینہ میری محبت کا آغاز تمہارے اس ویڈیو اور تم سے یونیورسٹی ملاقات پر ہوا تھا،میرے پاس تمہاری
تمام ریکارڈنگز موجود ہیں جنہیں میں بلاناغہ سنتا اور دیکھتا رہا ہوں اور تمہارا ایک ویڈیو تو میں اسی رات فیس
بک پر اپلوڈ کرنے والا تھا جس دن منیب کی موت واقع ہوئی تھی۔
کونسا ویڈیو۔؟؟؟زینہ کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔۔
روحیل نے جیب سے فون نکال کر چند ماہ قبل کا ریکارڈڈ ویڈیو چلا دیا۔۔

یہ آپ کے پاس کیسے آیا ہے۔۔؟؟ زینہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ اگلے ہی لمحے بیہوش کر گر پڑے گی، کمرے کی چھت گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ آنسو بلا روک ٹوک لڑیوں کی صورت میں نکلنے لگے۔۔۔

سسکتی بلکتی زینہ ویڈیو میں واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔۔

زینہ کی حالت غیر ہونے لگی۔ روحیل نے فوراً لپک کر اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔۔

زینہ پلیز ہوش کرو۔! کچھ نہیں ہوا ہے، میں تمہارے پاس ہوں۔ روحیل نے فوراً کمرے میں پڑے جگ سے پانی انڈیل کر چہرے پر چھینٹے مارنے شروع کر دیئے، زینہ کو شانوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔

یا ربی۔! یہ لڑکی کب سدھرے گی۔؟؟ اتنے کٹھن حالات سے گزر کر بھی کس قدر نازک دل رکھتی ہے۔۔

!زینہ میری جان۔! ہوش میں آؤ۔

روحیل نے تنگ آ کر زینہ کے کندھوں کے درمیان، شانے کے پیچھے سے ایک نس زور سے دبائی تو زینہ نے دھیرے سے آنکھیں کھول دیں۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے۔

پانی پیو زینہ۔! روحیل نے زینہ کو اپنے حصار میں لے کر پانی زینہ کے لبوں سے لگایا۔۔

تم کیوں اتنی کمزور دل ہو یار۔؟؟

!ویڈیو دیکھ کر تمہیں اتنا بڑا جھٹکا لگا ہے اور اگر فیس بک پر چلا جاتا تو تم ادھر ہی فوت ہو جاتی۔۔

میری آغوش میں آنے کا زیادہ شوق ہے اس لیے بار بار بیہوش ہو جاتی ہو۔؟؟؟

اب یاد رکھنا جس طریقے سے میں تمہیں ہوش میں لایا ہوں اس کا درد تمہیں چند دن محسوس ہو گا بلکہ ورم رہے گا۔۔ اور پتا ہے یہ طریقہ بھی تمہارے ہسپتال میں بیہوش ہونے کی وجہ سے واپس اسلام آباد آکر سیکھا ہے تا کہ زوجہ محترمہ کو بروقت طبی امداد پہنچا سکوں۔۔۔

میرے خیال میں آج رات بھی میرے ساتھ ہی گزارو تا کہ دونوں کھل کر دل کی بھڑاس نکال سکیں۔

!مہینوں کی تشنگی کی تہییں یکدم زائل تو نہیں ہو نگی۔۔

سنتے ساتھ ہی زینہ اچھل کر اٹھ بیٹھی۔۔

زینہ کے آنسوؤں کی لڑیاں روحیل کو پچھتاووں کی دلدل میں دوبارہ دھکیلنے لگیں۔۔۔

سنتے ساتھ ہی زینہ اچھل کر اٹھ بیٹھی۔۔

زینہ کے آنسوؤں کی لڑیاں روحیل کو پچھتاووں کی دلدل میں دوبارہ دھکیلنے لگیں۔۔۔

دائیں بائیں نفی میں سر جھٹکتی زینہ کرب والم کی کیفیات سے دوچار تھی۔

روحیل ندامت اور شکستگی سے زینہ کا ہاتھ تھامنے لگا۔۔۔

زینہ مجھے معاف کر دو پلیز۔! مجھے نہیں تھا پتا کہ تمہیں یہ سب حقائق اذیت سے دوچار کریں گے، میں تو تمہیں اپنی ان مدفون خواہشات کے کھوکھلے پن سے آگاہ کرنا چاہتا تھا، میں نے اس جرم کی دنیا میں رہتے ہوئے سوائے ذلت و گمراہی کے اور کچھ حاصل نہیں کیا ہے، زینہ اس موج مستی نے مجھے خالی ہاتھ کر دیا ہے، میں اپنی تمام دولت لٹا کر بھی وہ وقت واپس نہیں لا سکتا ہوں۔۔۔

!.. میری اس بھٹکی روح کو تمہاری متقی پناہوں کی اشد ضرورت ہے۔! مجھے کبھی بھی خالی ہاتھ نہ لوٹانا میری محبت کے اس پاکیزہ جذبے کو ریاکاری نہ سمجھنا۔۔

!! میرا ہاتھ تھام لو زینہ۔

!! محبت نہیں کر سکتی ہو، لیکن ساتھ تو نبھاہ سکتی ہو یار۔

زینہ غم زدہ سوگوار آنکھوں سے روحیل کے چہرے پر ٹکٹکی باندھے بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔۔۔

روحیل نے ہمت کر کے زینہ کا ہاتھ تھام لیا۔

بولو میرا ساتھ دو گی نا۔؟؟ مجھے اس تاریک ماضی سے نکال کر صراطِ مستقیم پر چلنے میں ساتھ دو گی نا۔؟؟؟

لمبی گفتگو کے بعد کمرے میں سکوت چھا گیا۔

زینہ کی نظریں روحیل کے چہرے کا طواف کرنے لگیں۔۔ خوبرو روحیل کے چہرے پر بیقراری، بے کلی اپنے عروج پر تھی۔۔۔

زینہ جواب دو۔!!!

زینہ کی زبان گویا تالوں کے ساتھ چپک گئی، بالآخر خالی خالی نظروں سے اثبات میں گردن جھٹک کر رہ گئی۔

روحیل۔!!!!

نکاح کے بعد آج کتنے دنوں بعد زینہ کی زبان سے روحیل اپنا نام سن کر خوشی سے پھولا نہ سمارہا تھا۔۔

زینہ تم نے آج مجھے میرے نام سے پکارا ہے۔؟؟

آج مجھے میرے نام سے انسیت ہو گئی ہے۔!!

زینہ مجھے میرے نام سے دوبارہ پکارو پلیز۔!!تمہاری زبان سے ادا ہوتا میرا نام کس قدر بھلا لگتا ہے۔!!

روحیل جو نجانے کتنے دنوں سے کانٹوں پر لوٹ رہا تھا، آج زینہ کے پکارنے پر خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا۔۔

روحیل۔!!

جی روحیل کی جان۔!!

چند لمحوں میں روحیل کی بیقراری اطمینان میں بدل گئی۔۔

روحیل میرا ویڈیو اور کس کس نے دیکھا تھا۔؟؟

منیب نے اپنے فون سے ریکارڈ کیا تھا جو کہ غالباً اس وقت تم گھبراہٹ اور بے چینی میں بے خبر تھی۔۔

منیب کے علاوہ اور کس نے دیکھا تھا۔؟؟ زینہ تھکے ماندے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔

ہمارے دو دوستوں نے۔!! روحیل نے شرمندگی سے حقیقت بتائی۔۔۔

روحیل آپ کو پتا ہے مجھے اس ویڈیو نے کس قدر اذیت پہنچائی ہے۔؟

نجانے منیب اور آپ کے ان دو دوستوں کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہو گا جب انہوں نے مجھے دیکھا ہو گا۔؟؟

روحیل مجھے اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہو رہا ہے۔

نجانے ان تمام لڑکوں نے مجھے کتنی شہوت سے دیکھا ہو گا۔؟ نجانے انکے دل میں کس قسم کے غلیظ خیالات نے جنم لیا ہو گا۔؟ اور نجانے فیس بک پر کتنے مرد مجھے دیکھ کر اپنے دل کے مرض پر قابو نہ رکھ پاتے۔؟ نجانے میں کتنوں کے لیے باعث فتنہ بن جاتی اور نجانے میں اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا کتنا عرصہ کاٹتی۔؟

زینہ کچھ دیر کے لئے رکی اور سانس بحال کی۔۔

ہمارا رب غفور الرحیم ہے وہ اپنے مومن موحدین بندوں کو تنہا نہیں چھوڑتا، وہ اپنی رحمت سے انہیں ڈھانپ لیتا ہے۔۔!!

میں کہیں کی نارہ جاتی روحیل۔!!زینہ دھیمے ٹوٹے سوگوار لہجے میں روحیل کو اپنا حال دل سنارہی تھی۔۔

روحیل آپ نے تو مجھے سر راہ بدصورتی کا فتویٰ دے دیا تھا مگر وہ رب تو خوبصورت دلوں کو دیکھتا ہے اور

!!ویسے بھی حسن تو دیکھنے والے کی آنکھ میں ہوتا ہے۔۔

آپ نے کبھی سنا ہے یا پڑھا ہے کہ پردہ صرف گوری چٹی لڑکیوں پر فرض ہے یا پردہ صرف دل کا ہوتا

ہے۔؟؟؟

نہیں نا۔؟؟

میں اپنے دل کے پردے کی ذمّہ دار ہو سکتی ہوں مگر راہگیر مرد کے دل کی کون گارنٹی اٹھا سکتا ہے۔؟؟وہ

مرد جو ہر گلی کے نکڑ پر کھڑا ملے گا،کوئی ہے جو اسکے دل کی پاکیزگی کا ثبوت دے سکے۔؟؟؟

!.روحیل

جی روحیل کی جان۔!روحیل مکمل محویت سے زینہ کے ایک ایک لفظ کو اپنی ترکیز کا مان دے رہا

تھا۔۔روحیل زینہ کی زبان سے نکلے ایک ایک لفظ کو ازبر کر رہا تھا۔۔

روحیل کیا ہمارا دل صحابیات مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین سے زیادہ پاکیزہ ہو سکتا ہے۔؟؟(معاذ

اللہ)

آپ کو پتا ہے کائنات کی پاکیزہ ترین عورتوں نے پاکیزہ ترین مردوں سے پردہ کیا تھا۔ پھر ہم کیوں پردے سے اتنی نفرت کرنے لگے ہیں۔؟ ہم کیوں اپنے برملا، کھلے دشمن "ابلیس" کے نقش قدم پر چلنے کی چاہ میں اپنے آپ کو عریاں کر کے جدت پسندی کی ڈگریاں لینے لگ گئے ہیں۔؟؟

قبر کا چند گز کا ٹکڑا سبھی کا ایک جیسا ہو گا، سبھی کو ایک جیسی مٹی میں جانا ہے، امیر غریب سبھی ایک سفید کفن میں جائیں گے۔

روحیل مجھے عذاب قبر سے بہت خوف آتا ہے۔ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی روشنی کو چھوڑ کر ہم کیوں تاریکیوں کو اپنا محور و مرتبہ بنانے لگ گئے ہیں۔؟؟

تڑپتی زینہ کے آنسوؤں کی لڑیاں دوبارہ بے مہار ہونے لگیں

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو نجار کے ایک کھجور " کے باغ سے ہوا، وہاں آپ نے ایک آواز سنی، تو صحابہ سے سوال کیا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ یہ ایک شخص کی قبر ہے جسے عہد جاہلیت میں دفن کیا گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ مردے دفن کرنا ترک کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں بھی وہ عذاب قبر سنا دے جو مجھے سنایا ہے"۔

(صحیح ابن حبان: 2883، مسند احمد 3 / 201)

تشریح: عذاب قبر برحق اور اہل سنت وجماعت کے عقیدے کا ایک جزء ہے، اس سلسلے میں وارد حدیثیں متواتر اور شک وشبہ سے بالاتر ہیں، بلکہ قرآن مجید کی بعض آیتوں سے بھی عذاب قبر کا ثبوت ہوتا ہے، چنانچہ فرعون سے متعلق ارشاد باری تعالی ہے کہ :

اور فرعونیوں پر برا عذاب الٹ پڑا، آگ ہے جس کے سامنے یہ صبح وشام لائے جاتے ہیں اور جس دن " قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا کہ فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو"۔(سورہ المؤمن: 46،45)

یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو عذاب قبر سے بکثرت متنبہ کیا کرتے تھے، ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی ایک موقعہ پر جو زیر بحث حدیث میں وارد ہے فرمایا: یہ امت اپنی قبروں میں آزمائی جائے گی، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردے دفن کرنا چھوڑ دوگے تو میں اللہ تعالی سے دعا کرتا کہ جو عذاب قبر میں سنتا ہوں وہ تمہیں بھی سنا دے، پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ چاہو، صحابہ نے کہا: ہم عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو، صحابہ نے کہا: ہم عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں، آپ نے پھر فرمایا: عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو، صحابہ

نے عرض کیا: ہم عذاب قبر سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: ظاہری و پوشیدہ ہر فتنے سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو، صحابہ نے کہا: ہم ظاہر و پوشیدہ ہر فتنے سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: دجال کے فتنے سے اللہ تعالی کی پناہ چاہو، صحابہ نے کہا: ہم دجال کے فتنے سے اللہ تعالی کی پناہ چاہتے ہیں۔

{ صحیح مسلم وغیرہ بروایت زید بن ثابت }۔

اس حدیث سے عذاب قبر کی شناعت اور اس سے بچنے کی فکر کا اندازہ ہوتا ہے، چنانچہ ہر قسم کے فتنے من جملہ دجال کے فتنے سے بچنے کیلئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار پناہ مانگنے کے لئے فرمایا جبکہ عذاب قبر سے تین بار فرمایا۔

اہل سنت وجماعت کے عقیدے کے مطابق عذاب قبر اسی دنیاوی قبر میں موجود جسم کو بھی ہوتا ہے صرف روح ہی کے ساتھ عذاب خاص نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، کیونکہ روح قبر میں نہیں ہوگی بلکہ وہ علیین وسجین میں ہوتی ہے، البتہ جسم خاکی کے ساتھ اس کا ایک گونہ تعلق جوڑ دیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے عذاب کی آواز سنی، نیز عذاب قبر کی جو شکلیں حدیثوں میں وارد ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ برزخ میں عذاب صرف روح کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ اس جسم خاکی کو بھی اس کا حصہ ملتا ہے، جیسے "کافر ومنافق مرد کے کندھے پر لوہے کے گرز

اتنی زور سے مارا جاتا ہے کہ جب وہ چیختا ہے تو اس کے چیخنے کی آواز جن وانس کے علاوہ سبھی چیزیں سنتی ہیں"۔

{صحیح بخاری:1338– صحیح مسلم:2870،بروایت انس}۔

پھر زمین اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے آر پار ہو جاتی ہیں"۔"

{سنن الترمذی:1071،بروایت ابو ہریرہ}۔

پھر آسمان سے ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے،اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو" ،اسے آگ کا لباس پہنا دو،اس کی طرف آگ کا دروازہ کھول دو جس سے جہنم کے آگ کی گرمی اور لو اس کی طرف آتی ہے اور قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی ہڈیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں، پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے،اس ضرب سے مردہ اتنی زور کی چیخ مارتا ہے کہ جن وانس کے علاوہ مشرق و مغرب کی ساری چیزیں سنتی ہیں،اس مار کے اثر سے وہ مٹی ہو جاتا ہے، پھر اس کے جسم میں روح دوبارہ واپس کی جاتی ہے"۔(#ماخوذ)

{سنن ابو داود:4753– سنن النسائی:4/78– سنن ابن ماجہ:1549،بروایت براء}۔

❀❀❀❀#Zaynah_Hayyat❀❀❀❀❀

زینہ کی دل سوز گفتگو روحیل کے رقت آمیز دل پر کاری وار تھے۔۔ایک مضبوط مرد روحیل اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا تو ندامت کے آنسو لڑھکنے لگے۔۔

زینہ تمہیں پتا ہے میں امی کی وفات کے بعد سے لے کر کبھی بھی نہیں رویا تھا مگر جب سے اللہ کا خوف دل میں جاگزیں ہوا ہے، میں ندامت کے مارے اپنے رب کے حضور بارہا رو چکا ہوں۔۔

اور پتا ہے اب اکثر تمہاری محبت رلاتی ہے۔!روحیل نے آنکھوں کو رگڑتے ہوئے ٹوٹے لہجے میں بولا۔۔

پتا ہے تمہارا یہ ویڈیو میں بلاناغہ روزانہ بارہا دیکھتا تھا اور ہوں۔۔

ابھی بھی دیکھتے ہیں؟

!!ہاں۔

ابھی تو دیکھنے کے لئے میں آپ کے سامنے پائی جاتی ہوں تو پھر ویڈیو کی کیا ضرورت ہے۔؟

!تم ابھی نہیں سمجھو گی زینہ۔

روحیل۔! آپ کو ایک نامحرم کو روزانہ دیکھتے ہوئے اللہ کا خوف نہیں تھا آتا کیا۔؟؟

خوف کے لئے ہی تو دیکھتا تھا کہ ایک اس نازک سی لڑکی کو اپنی عزت، اپنی غیرت کس قدر عزیز ہے، اتنی مفلسی کے باوجود بھی یہ لڑکی ایمان کی دولت سے مالامال ہے۔۔

ہم نے یہی سوچا تھا کہ یا تم یونیورسٹی چھوڑ دو گی یا پھر پردہ کبھی بھی نہیں کرو گی۔۔

مگر تم نے ہم سب دوستوں کے اندازوں کو مٹی میں ملا دیا۔۔

ناتم نے پڑھائی ترک کی اور ناتم اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے لڑکھڑائی۔

مجھے جب تم نے یونیورسٹی کی ملاقات پر کھری کھری سنائیں تھی، وہ بھی ایک ایک لفظ ازبر ہے اور میرے فون میں ریکارڈ ہے۔۔ زینہ کوئی دن ایسا نہیں گزرا تھا کہ جس دن میں نے تمہارے ان ریکاڈڈ وائس نوٹس کو نا سنا ہو۔ !یہ لو ابھی تم بھی سنو۔ !روحیل کے موبائل میں محفوظ زینہ کی کھنکتی غصیلی آواز کمرے میں چند ماہ قبل کی اذیت تازہ کرنے لگی۔۔

یہ آپ کے اندر پنپنے والے عشق کی سازش بھی تو ہو سکتی ہے۔ آپ کی عاشقانہ زبان کی پھسلن میں "

نجانے کتنے دل مچلتے پھرتے ہیں۔

!خیال رکھیئے گا کہیں اس عاشقی کی پھسلن میں آپ کی اپنی ہڈیوں کا سرمہ نہ بن جائے۔

سفید چمڑی والے سیاہ اور داغ دار سوچ کے حامل ہیرو کی کبھی بھی تمنا نہیں رہی ہے۔

اپنی اس اجڑی اور بوسیدہ گفتگو کو کسی اور دوشیزہ پر وار دیجئے۔ !میں ایسی تکرار کی دلدادہ نہیں ہوں۔ !

!دل پھینک لوگ مجھے زہر سے بھی کڑوے لگتے ہیں۔

!میرا نام زینہ حیات ہے۔ !غیر ذمہ دار اور مردہ دلوں سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

زینہ منہ کھولے روحیل کو حیرت سے دیکھنے لگی۔ آپ کتنے گھنے تھے۔ زینہ نے منہ بسورا۔۔ بھلا میری آواز کو ریکارڈ کر کے آپ کو کیا ملا۔؟ نا محرم کی گفتگو کو بار بار سننا کوئی ثواب کا کام تھا بھلا۔؟

بس مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی ناچاہتے ہوئے بھی میرے سے رہانہ گیا۔ تم نہ ملتی تو کم از کم تمہاری چند باتیں، چند یادیں میرے مردہ ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی تھیں۔۔

زینہ عورت کا زیور اسکی حیا ہے۔!! اور تم اس نعمت سے مالامال تھی جو مرد کی ہر میلی آنکھ پر نا جھکتی ہے اور نا بکتی ہے۔!!

بکاؤمال تو میں تھا یا میری صحبت تھی جو شیطان کے نرغے میں اپنے آپ کو گروی رکھوا کر نفس کے پجاری بن چکے تھے۔!! ہمارے ہاتھ کیا آیا۔؟؟؟ وقتی لذت اور ہمیشہ کے پچھتاوے۔!!

زینہ صاف کردار کا سودا مہنگا ضرور ہے مگر گھاٹے کا نہیں ہے۔!

مجھے تمہارے مضبوط کردار نے تم سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

بیشک پاکیزہ عورتوں کے لئے پاکیزہ مرد ہوتے ہیں، اسی لیے میں نے سچی توبہ سے اپنی سیاہ کاریوں کو دھونا شروع کر دیا۔ سچی توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے زینہ۔!!

روحیل نے پورے جذب کے ساتھ بولتے ہوئے زینہ کی نشیلی آنکھوں میں جھانکا۔۔

زینہ۔!! تمہیں پتا ہے تم کتنی خوبصورت ہو۔؟؟ روحیل نے زینہ کے ہاتھ دوبارہ تھامتے ہوئے محبت پاش نظروں سے پوچھا۔۔

نہیں مجھے نہیں پتا ہے۔! میں صرف اس بات پر شاکر ہوں کہ اللہ نے مجھے صحیح سالم جسم سے نوازا ہے، میری سماعتیں خیر کو سننے، میری بصارتیں خیر کو پڑھنے اور میرا بدن مجھے اللہ کے سامنے سجدہ ریز کرنے کے لیے کافی ہے۔۔ میرے لیے یہ تمام نعمتیں بہت معنی رکھتی ہیں۔ میں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کروں، اتنا ہی کم ہے۔۔ اب آپ میرے ہاتھ چھوڑیں، میں نے برتن دھونے ہیں۔!!

زینہ کو گھنٹہ بھر پہلے والا کام یاد آ گیا۔۔

چاہے برتن ہوں یا فرنیچر تم یہاں سے نہیں ہل سکتی جب تک میں نا چاہوں۔!!

روحیل نے زینہ کی نشیلی آنکھوں میں جھانک کر دھمکایا۔۔

زینہ تمہاری آنکھیں بہت روشن ہیں اور تمہارے چہرے کا نور بنا کسی بناوٹی پن سے میرے دل میں گھر کر گیا ہے۔۔

کون کونسی دعائیں مانگتی رہی ہو۔؟؟ روحیل نے زینہ کو چھیڑا۔۔

ایک دعا تو شدت سے مانگتی تھی۔!

کونسی؟؟

یہی کہ مجھے ایسا شخص ملے جو مجھے میرے کردار سے پہچانے، وہ ظاہری خوبصورتی نہیں بلکہ میری باطنی خوبصورتی کا دیوانہ ہو۔۔۔

دعا قبول ہوئی۔؟؟روحیل نے زینہ کے مخروطی ہاتھوں کو نرمی سے دبایا۔۔

!! جی۔!!قبول ہوئی ہے اور بہت دھڑلے سے ہوئی ہے۔!!زینہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔

سوگوار فضا میں دوستی کے جلترنگ بجنے لگے۔۔۔

آج سے دوستی پکی پھر۔؟؟؟

سوچا جاسکتا ہے۔؟؟زینہ نے پرسوچ انداز میں جواب دیا۔۔میرے خیال میں پکی والی دوستی کو آپ کی !!واپسی تک التوا میں رہنے دیتے ہیں۔

تم مجھے تنگ کرنے کے لیے بول رہی ہونا؟؟

نہیں۔!!سوچ سمجھ کر کیے جانے والے فیصلے دیرپا ہوتے ہیں اور بقول آپ کے عورتیں جذباتی ہوتی ہیں لہٰذا میں جذبات میں آکر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی ہوں۔۔زینہ نے نشیلی آنکھیں گھماتے ہوئے روحیل کا مقولہ دہرایا۔۔۔

شرارتی ہوتی جارہی ہو۔؟؟

نہیں۔!حقیقت پسند بولیں۔!زینہ نے جان بوجھ کر روحیل کو چھیڑا۔۔

!زینہ تمہیں پتا ہے جب میں کل چلا جاؤں گا نا تو تم نے مجھے بہت یاد کرنا ہے۔

!آپ کو کیسے پتا؟؟ میں تمہیں لکھ کر دے سکتا ہوں۔

!!آپ کیسے لکھ کر دے سکتا ہوں۔؟؟ آج میرا جی چاہ رہا ہے تمہیں محبت بھرا خط لکھوں۔

زینہ کا بلند و بالا نقرئی قہقہہ روحیل کے نفیس کمرے میں جلترنگ بجانے لگا۔۔۔

تمہیں پتا ہے تمہاری آواز اور ہنسی کتنی دلفریب ہے۔؟؟

!نہیں کبھی غور نہیں کیا ہے پر سامعہ کہا کرتی تھی۔

اور آپ کا وہ مدفون ماموں زاد بھی شاید آواز کا دیوانہ بنا تھا حالانکہ میں نے کبھی اسے مخاطب ہی نہیں تھا کیا مگر یونیورسٹی کے عقبی میدان میں جب اس سے ٹکرائی تھی تو مجبوراً اسکی باتوں کے جواب میں بولنا پڑا تھا ورنہ میں تو کبھی بھی کسی غیر مرد کو لوچ دار آواز میں مخاطب نہیں کرتی تھی الا یہ کہ کسی کے دل میں مرض ہو تو الگ بات ہے۔ واللہ اعلم۔۔

ابھی میں جاؤں۔؟؟

!!نہیں۔

!!پتا ہے آپ بہت ڈھیٹ ہیں۔

بعض باتوں اور کاموں میں ڈھیٹ ہونا اچھی بات ہے۔اب یہ قیمتی لمحات اگر میں ٹی وی دیکھنے میں یا کسی اور سوشل میڈیا پر ضائع کرتا تو سوائے گناہوں کے کچھ حاصل نہ تھا۔۔

ابھی میں یہ لمحات اپنی بہت پیاری بیوی کے ساتھ گزار کر انکو یادگار بنا رہا ہوں۔۔پتا ہے جب بچے ہونگے تو ہمیں کہاں اس طرح بیٹھنے کی فرصت ملے گی؟ انکی چیں چیں اور بھاں بھاں لگی رہے گی۔۔روحیل نے پورے جذب سے بولا۔۔جبکہ مخاطب کا چہرہ شرم سے لال انگارا ہوئے جا رہا تھا۔۔

زینہ نے فوراً ہاتھ چھڑا کر بھاگ جانے کی ٹھانی۔۔

زینہ روحیل سے بھاگے گی۔؟؟ناممکن ہے میری جان۔!!روحیل نے جھپٹ کر زینہ کو اپنے حصار میں جکڑ لیا۔۔

چلو اب شرمانا بند کر کے اچھی بچی بن کر بیٹھو، جہاں پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

مجھے شرم آتی ہے۔!!زینہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے روحیل کے صبر کو آزمانے لگی۔۔

زینہ اس میں شرمانے والی کونسی بات ہے جب شادی کی ہے تو بچے بھی تو ہونگے ان شاء اللہ۔

!آپ پھر وہی باتیں کر رہے ہیں۔

!!میں تو حلال اور ثواب کمانے والی باتیں بہت پسند کرتا ہوں چہ جائیکہ مخاطب اناڑی ہی ہے۔

!!بس دیر آئے درست آئے"۔"

آپ بہت وہ ہیں۔؟؟

کون۔؟؟؟

بے شرم۔!!

چلو بیوی کے ساتھ ایسی بے شرمی منظور ہے۔!

اب آگے بولو۔!!میں ہمہ تن گوش ہوں۔!!

آپ ڈھیٹ بھی ہیں۔!!

یہ بھی منظور ہے۔!!

زینہ ہنوز چہرہ چھپائے روحیل کو مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی۔۔

آپ کو سب کچھ منظور ہے تو مجھے بھی برتن دھونا منظور ہے، اور میں جارہی ہوں۔!!"سوہنے رب کے حوالے"۔زینہ چہرے سے ہاتھ ہٹا کر دوبارہ دروازے کی طرف بھاگی مگر پشواز کا گیر افتے سمیت پاؤں میں آن پھنسا، دھڑام سے زمین بوس ہوتے ہوتے بچی۔۔روحیل کی بروقت پھرتی زینہ کو بچاگئی۔۔۔

بیوقوف لڑکی کس لیے بھاگتی ہو۔؟؟میری نازک اندام سی، شرمیلی سی بیوی جو چھوٹی چھوٹی معمولی باتوں پر شرما کر اپنے مریخ کے پڑاؤ کی یقین دہانی کرواتی رہتی ہے۔۔

زینہ صاحبہ تمہارا بسیرا زمین پر ہے لہذٰا حرکتیں بھی زمین پر رہنے والوں جیسی کیا کرو۔!!

روحیل نے زینہ کو دونوں شانوں سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔۔۔

بات اور عمل میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔!!روحیل نے زینہ کی نشیلی آنکھوں میں معنی خیز نظروں سے جھانکا۔۔۔

مجھے آپ سے ایسی باتیں نہیں کرنی ہیں، مجھے بہت شرم آتی ہے۔!!زینہ نے شرمانے کی ساری حدیں پار کر دیں۔۔

!!کوئی بات نہیں ہے، دبئی سے واپسی پر خوب جی بھر کر ایسی باتیں کر لیں گے۔۔

کیا خیال ہے۔؟؟روحیل نے ہنسی کو دباتے ہوئے زینہ کو چھیڑا۔۔۔

آپ کی سوئی ہمیشہ ایسی باتوں پر کیوں اٹکتی ہے۔؟؟

روحیل ارشاد تیری شادی زینہ حیات سے ہوئی ہے لہذا صبر کے بڑے بڑے گھونٹ پی اور دعاؤں کا ذخیرہ کر۔۔!!روحیل نے معنی خیزی سے بولا۔۔۔

زینہ حیات روحیل ارشاد کو اپنے اس قیمتی خیال پر ڈھیر ساری مبارکباد پیش کرتی ہے۔۔۔۔

برائے مہربانی اپنے اور میرے بیچ کچھ فاصلہ قائم فرمائیں تاکہ میں آپ کی پھپھو کے درشن کر سکوں۔

!کنیز شریفانہ اجازت کی طلبگار ہے، اسے خالی ہاتھ نہ لوٹایا جائے۔

ہاہاہاہاروحیل کے قہقہے بلند ہوئے۔۔

تمہاری یہ معصوم، سادہ سی گفتگو مجھے بہت عزیز ہے، تم بناوٹی پن سے کتنی دور ہو، تمہارا چہرہ تمہارے دل کا ترجمان ہے، ہنستی ہو تو آسودگی بخشتی ہو، روتی ہو تو دل چاک کرتی ہو اور جب روٹھتی ہو تو گویا میرا سکھ چین روٹھ جاتا ہے۔۔ تمہارے نام کا اثر تمہاری شخصیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔!! زینہ مجھے تم سے بہت محبت ہے۔!!!

جی آپ کی نوازش ہے!! میں یہ کلمات دن میں کئی بار سماعت کر چکی ہوں۔ اللہ آپکو ان عظیم خیالات پر اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔۔ زینہ نے مسکراتے ہوئے آمین پر زور دیا۔۔۔

ثم آمین "روحیل نے مزید لمبا اور اونچا بولا۔۔"

ٹھک ٹھک دستک نے دونوں کی توجہ دروازے کی طرف مبذول کرائی۔۔۔

اوہ اب کون ظالم سماج کباب میں ہڈی بننے آگیا ہے۔؟؟

مشکل سے تو زوجہ محترمہ کے ساتھ چند قیمتی لمحات گزارنے کا موقع میسر ہوا تھا۔۔ روحیل بڑبڑاتا ہوا زینہ کو ایک طرف کر کے بند دروازے کو کھولنے لگا جبکہ زینہ کی کھی کھی ہنسی اس سے پوشیدہ نہ رہ سکی۔۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا زینہ۔! روحیل نے زینہ کو دھمکاتے ہوئے کنڈی پر ہاتھ رکھا۔۔

!! ارے پھپھو آپ۔؟! آیئے تشریف لایئے۔

روحیل نے سنجیدگی اور احترام سے پھپھو کا استقبال کیا۔۔

اے کدھر گئی ہے تمہاری بیوی۔؟؟

کیوں خیریت ہے پھپھو۔؟؟روحیل سینک برتنوں سے اٹا پڑا ہے اور یہ لڑکی اپنی من مانیاں کرتی پھر رہی ہے، سارا گھر چھان مارا ہے، مجبوراً تمہارے دروازے پر آنا پڑا ہے۔ پھپھو نے ساڑھی کا پلو سنبھالتے ہوئے بولا۔۔

ہائے ہمارے وقتوں میں نئے شادی شدہ جوڑے اہل خانہ کے سامنے اکھٹے بیٹھتے ہوئے شرماتے تھے مگر اب تو دن دھاڑے سب کی آنکھوں میں دھول جھونکتے پھرتے ہیں۔!

روحیل سر کھجاتے ہوئے سٹپٹایا تبھی دروازے کے عقب میں چھپی زینہ دیوار کے ساتھ لگی مسکرانے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

پھپھو میرے خیال میں اٹلی میں بھی یہی حالات ہوں گے۔؟؟!

اے بھتیجے چھوڑ اٹلی کو۔!!ہم تو پاکستان کے باسی ہیں ذرا اپنی تہذیب کو دیکھنا چاہیئے۔!!

جی پھپھو آپ اندر تشریف لے آئیں۔!روحیل نے سعادت مندی سے بولا۔۔

اے روحیل۔!میں کس لیے تم دونوں کی تنہائی میں مخل ہوں، میں جا رہی ہوں، اپنی بیوی کو نیچے بھیجو تاکہ میں اسے اس مختصر عرصے میں سب کچھ سکھا جاؤں۔۔

جی پھپھو۔!بہتر ہے، میں ابھی اسے اٹھا کر لاتا ہوں۔!

اے کیا بولے جا رہا ہے روحیل۔؟؟؟ باؤلا ہو گیا ہے کیا۔؟

پھپھو اٹھانے کی بات کی ہے۔؟ روحیل نے جان بوجھ کر پھپھو کو چھیڑا۔۔

اے بیوقوف لڑکے ابھی سے بیوی کا غلام بن گیا ہے؟

نہیں پھپھو غلام تو نہیں البتہ۔۔۔۔۔

روحیل نے لفظ پھپھو کو لمبا کیا۔۔

ابھی آگے بھی بول۔!! تمہاری تو میں خوب خبر لوں گی۔

جی ضرور پھپھو دبئی سے واپسی کے بعد ان شاء اللہ۔۔۔

اے بیوقوف لڑکے ابھی سے بیوی کا غلام بن گیا ہے؟

نہیں پھپھو غلام تو نہیں البتہ۔۔۔۔۔

روحیل نے لفظ پھپھو کو لمبا کیا۔۔

ابھی آگے بھی بول۔!! تمہاری تو میں خوب خبر لوں گی۔

جی ضرور پھپھو دبئی سے واپسی کے بعد ان شاء اللہ۔۔

!ابھی دو منٹ کے اندر تیری بیوی باورچی خانے میں موجود ہونی چاہیئے۔

جی پھپھو بس ابھی بھیج رہا ہوں۔۔ روحیل نے فوراً پلٹ کر دروازہ ایک جھٹکے سے بند کر کے سانس بحال کی۔۔

!وہ سنیں۔

!جی سنائیں۔

مجھے جانے دیں پھپھو کو اچھا نہیں لگے گا، وہ سمجھیں گی میں بد اخلاق ہوں، بڑوں کی باتوں کا اثر نہیں لیتی !!ہوں اور نافرمان بھی ہوں۔۔

!!یہ ساری خوبیاں تو تم میں بدرجہ کمال پائی جاتی ہیں ویسے۔

!!ہائے اللہ۔

وہ کیسے۔؟؟ زینہ کی آنکھیں غم سے پھیل گئیں۔۔

اب دیکھو میں بھی تم سے پورے دو سال بڑا ہوں مگر تم میری بات تو نہیں مانتی ہو۔۔!! روحیل نے ہنسی دباتے ہوئے زینہ کو ڈرایا۔۔

میں تو آپ کی ہر بات مان رہی ہوں جو بھی بولتے ہیں، گزشتہ ڈیڑھ گھنٹے سے آپ کی بات مان کر بیٹھی ہوں، ادھر پھپھو ناراض ہیں اور یہاں آپ ناراض ہیں! زینہ کی آنکھیں فکر مندی سے جھلملانے لگی۔

زینہ تم نے رونے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے کیا؟؟

ننننہیں تو۔!!میں روتو نہیں رہی ہوں۔زینہ نے خود پر قابو پاتے ہوئے صفائی دینے کی ناکام کوشش کی

۔۔دیوار کے ساتھ لگی زینہ راہ فرار کا ایک ایک لمحہ گن رہی تھی۔۔

تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔!روحیل نے زینہ کا دھیان بٹانے کے لیے بات لمبی کی۔۔۔

مجھے جانے دیں۔!ایک آنسو لڑھک کر نازک گال پر آوارگی کرنے لگا۔۔۔

!زینہ تمہارا دل اتنا کمزور کیوں ہے یار؟؟معمولی بات پر بن موسم برسات شروع ہو جاتی ہے۔

وہ پھپھو ناراض ہو جائیں گی، آپ کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں۔؟؟زینہ نے لاچارگی سے دہائی دی۔۔

میری ناراضگی کی سمجھ تمہیں کیوں نہیں آتی ہے؟؟

روحیل نے زینہ کے کان کے قریب جا کر سرگوشی کی۔۔زینہ کے دل کی دھڑکنوں کا شور بڑھنے لگا۔۔

!آآآآآآپ مجھے جانے دیں بس۔

زینہ نے سہمے لہجے میں دہائی دی۔۔

ڈرتی ہو مجھ سے؟؟؟

جی۔!!زینہ نے جھکی گردن کے ساتھ کورا جواب دیا۔۔

ہاہاہاہاہاہاپاگل لڑکی۔روحیل کا جاندار قہقہہ اور پھر زینہ کی بچی کھچی ہمت بھی جواب دینے لگی۔۔

تم نے آج ادھر ہی کھڑے کھڑے فوت ہو جانا ہے کیا؟؟

روحیل نے زینہ کو شانوں سے تھام کر پوچھا۔۔

!!!چہرہ اوپر اٹھاؤ۔

زینہ نے جھکا سوگوار چہرہ اوپر اٹھایا تو روحیل کو اسکی حالت پر ترس آنے لگا۔۔۔زینہ حقیقتاً تم اول درجے کی بیوقوف اور ڈرپوک لڑکی ہو یار۔۔۔

!!تم اپنے شوہر کے پاس ہو۔باقیوں کی فکریں ترک کر دو یار۔

زینہ کا ضبط جواب دینے لگا تو نشیلی آنکھیں دغابازی کرنے پہ اتر آئیں۔

یااللہ۔!یہ لڑکی تو کسی دن میرے سے پٹ جائے گی۔روحیل نے زچ ہو کر زینہ کو گرکا۔۔۔

بند کرو رونا ورنہ پھر میں نے وہ کرنا ہے جو تمہارے وہم وگمان میں بھی نہیں ہو گا۔۔۔

ککککیا کریں گے۔؟؟زینہ رونا بھول کر فکرمندی سے پوچھنے لگی۔۔۔

تمہیں کمرے کی کھڑکی سے دھکا دینے کو جی چاہتا ہے زینہ۔۔روحیل نے نفی میں گردن دائیں بائیں جھٹکتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔۔

ایک تو پھپھو اور اوپر سے تم اتنی خشک مزاج ہو۔۔

چلو رونا دھونا بند کرو اور نیچے جاؤ۔!سارے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔

روحیل نے مصنوعی خفگی سے بولا جس پر مخاطب زینہ فکرمندی سے چونکی۔۔

آپ پھر ناراض ہو گئے ہیں ؟؟؟

تو اور کیا کروں۔؟ تمہیں میرے جذبات احساسات کی قدر ہی نہیں ہے۔! روحیل جان بوجھ کر زینہ کو پریشان کرنے لگا۔۔۔

میں اور کیا کروں۔؟؟ جو باتیں نکاح سے پہلے طے کیں تھیں ان میں سے کتنی باتوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے ؟؟ زینہ نے رنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

کونسی باتیں۔؟؟ روحیل نے جان بوجھ کر لاعلمی ظاہر کی۔۔

میرے پاس فون نہیں ہے وگرنہ آپ کو دکھاتی بلکہ آپ میرے فون کو رہنے دیں، اپنا فون دیکھیں۔۔

مجھے تو صرف ایک رخصتی والی بات یاد ہے جب تک ماسی امی اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہو جاتیں تب تک رخصتی نہیں ہو گی اور تم ان کے ساتھ انکے کمرے میں قیام پذیر رہو گی۔!!

تو اب بتائیں میں آپ کے کمرے میں کتنا قیام کر رہی ہوں۔؟؟ ہوئی ناوعدہ خلافی۔؟؟ زینہ رونا بھول کر روحیل کے ساتھ مقابلے بازی پر اتر آئی۔۔۔

اچھا تو تمہیں یہ غم ستا رہا ہے۔؟؟؟ روحیل نے منہ سکیڑا۔ یہ تو واقعی بہت افسوس ناک بات ہے۔!!

ہاں تو ہے نا۔!! زینہ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔

روحیل نے قہقہہ لگاتے ساتھ زینہ کو اپنے مضبوط حصار میں جکڑ لیا۔۔۔

!تم اس صدی کی بیوقوف ترین لڑکی کا ایوارڈ جیت سکتی ہو۔

زینہ مچل کر آپے سے باہر ہونے لگی۔۔

میں آپ سے ناراض ہوں، آپ کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔۔۔زینہ کی شکوہ کنائی بڑھنے لگی۔۔۔

!!ہائے زینہ۔!تم تو واقعی بہت مظلوم لڑکی ہو یار۔

روحیل نے زینہ کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کی اور اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا۔۔۔ جبکہ زینہ کی آنکھیں اس اچانک حملے پر پھیل گئیں۔۔

بس۔!!اب ہوش کی دنیا میں آجاؤ زینہ۔!!ہنسی دبا کر روحیل نے زینہ کی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرا کر چڑایا۔۔۔

آپ بہت بے شرم ہیں۔!زینہ چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا کر لپک کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔۔

روحیل کے قہقہے رہی سہی کسر بھی نکالنے لگے۔۔۔

!زینہ تم میرے لئے مشکل ترین ہدف ہو۔!!!جی چاہ رہا ہے تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کر نیچے لے جاؤں۔

!جی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں اللہ کے فضل سے چلنے پھرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔۔

ویسے لڑائی میں تو اچھا مقابلہ کر سکتی ہو۔!زینہ عرف خشک مزاج۔!!!روحیل نے دروازے کو دھیرے سے کھولتے ہوئے دل کے پھپھولے نکالے۔۔۔

آپ کا علاج ہے۔!!زینہ نے بولتے ساتھ پشواز کے گیرے کو دونوں ہاتھوں میں لے کر دوڑ لگا دی۔۔

روحیل اس دھوپ چھاؤں سی لڑکی کے انوکھے انداز بیان پر ششدر رہ گیا۔زینہ مجھے پتا ہے تم جان بوجھ کر میرے سے دور بھاگتی ہو۔!میرا نام بھی روحیل ارشاد ہے، تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا ان شاء اللہ۔۔

****

ہانپتی کانپتی زینہ باورچی خانے میں پہنچی تو صد شکر پھپھو موجود نہ تھیں۔۔شریفاں خالہ برتن دھو کر خشک کرنے میں مصروف ملیں۔۔۔۔

ارے بی بی جی کیا ہو گیا ہے۔؟کیوں اتنی گھبرا رہی ہیں۔؟؟

!کچھ نہیں خالہ بس سیڑھیاں پھلانگ کر آئی ہوں تو سانس پھول گئی ہے۔

باقی باتیں چھوڑیں، مجھے یہ بتائیں

پھپھو غصے میں تو نہیں تھیں۔؟؟

کچھ دیر قبل آئیں تھیں اور مجھے برتن دھوتا دیکھ کر بنا بولے باورچی خانے سے نکل گئیں۔۔۔

دوپہر کے کھانے کا کچھ بتا کر گئیں ہیں کیا؟؟

سبزیاں تو منگوا لیں ہیں مگر ابھی تک کچھ بتایا نہیں ہے۔۔!

اچھا چلیں میں ان سے پوچھتی ہوں وہ شاید باغیچے میں ہوں گی۔۔زینہ باورچی خانے سے نکل کر باہر باغیچے کا رُخ کرنے لگی تو عقب سے عاصم کی آواز کانوں میں پڑی۔۔

زینہ جلدی آؤ۔! کہاں ویرے۔؟؟؟

ادھر ماسی امی کے کمرے میں آؤ۔! دیکھو ماسی ابھی اپنا بایاں پاؤں ہلا سکتی ہیں، فزیو نے جدید طریقے سے ورزش کروائی ہے تو اسکے ثمرات بہت اچھے نکلے ہیں۔عاصم خوشی سے نہال ہو رہا تھا۔۔۔

ویرے میں بہت خوش ہوں۔زینہ خوشی سے بھاگ کر عاصم کے ساتھ لپٹ گئی۔۔۔

اچھا زینہ اب جلدی جلدی آجاؤ، ماسی کی خوشی بھی دیدنی ہے۔۔عاصم نے زینہ کے ساتھ بات جاری رکھتے ہوئے تیز تیز قدموں سے اسے مہمان خانے سے کھینچا۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔؟؟ روحیل نے زینے اترتے ہوئے پکارا۔۔

بھیا آپ بھی آئیں نا۔! ماسی کا بایاں پاؤں حرکت کرنے لگا ہے، ابھی کچھ دیر قبل ہی فزیو ورزش کروا کر گھر سے نکلا ہے۔۔

اوہ یہ تو بڑی اچھی خبر ہے یار۔۔روحیل متوازن چال چلتا عاصم زینہ کے قریب آن پہنچا۔۔چلو بھئی اب اندر چلو۔!روحیل نے پاس پہنچتے ہی زینہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں زبردستی تھام لیا۔روحیل پر زینہ کی مذاحمت کارتی بھر اثر نہ پڑا۔۔

ماسی بہت بہت مبارک ہو۔!آپ تو ہمارے گھر سے نکلنے کی منتظر تھیں کہ ہم لوگ گھر سے نکلیں اور آپ باغیچے میں دوڑیں لگائیں۔۔!زینہ کے بولنے سے قبل ہی روحیل پرجوش انداز میں بول پڑا۔۔

روحیل بیٹا اللہ تمہاری زبان مبارک کرے اور میں دوڑیں لگا کر تم لوگوں کی واپسی پر استقبال کروں ۔۔۔روحیل زینہ کا ہاتھ تھامے ہوئے ماسی کے بستر کی پائنتی پر جا بیٹھا۔۔

زینہ تم بھی ادھر بیٹھ جاؤ۔کتنا بڑا بستر ہے۔

نہیں میں ادھر کھڑی ہی ٹھیک ہوں۔۔!زینہ نے دھیمے مگر زچ لہجے میں بولا۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔!ویر اور امی پاس ہیں۔زینہ منت طلب سرگوشی والے انداز میں امی سے آنکھ چرا کر روحیل سے ہمکلام ہوئی۔۔تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں رہتا اس لیے تم نے دیکھا نہیں ہے کہ عاصم ہمارے ساتھ کمرے میں داخل ہی نہیں ہوا ہے۔وہ باہر دروازے سے پلٹ گیا تھا کیونکہ وہ اس رشتے کی نزاکت کو سمجھ کر ہمیں ساتھ وقت گزارنے کا موقع فراہم کر رہا ہے۔

آپ میرا ہاتھ چھوڑ رہے ہیں یا نہیں۔؟؟

نہیں۔!! کرلو جو کرنا ہے۔!! روحیل نے ڈھیٹ پنے کی حد پار کی۔۔

امی آپ کے کھانے کے لیے پھل کاٹ دوں؟؟ زینہ کو روحیل سے رہائی کا ایک اور بہانہ مل گیا۔۔

ارے نہیں بیٹی۔! تم روحیل کے ساتھ جا کر اس کا سامان وغیرہ تیار کرو، عاصم سے پوچھو اسے شاید کسی مدد کی ضرورت ہو۔ زینہ تم سب کا دھیان رکھا کرو بیٹی، آخر کو گھر کی بڑی بہو ہو۔! بستر پر نیم دراز ماں نے ہمیشہ کی طرح دوبارہ یاددہانی کروائی۔۔۔

جی امی۔! مگر میں جب بھی آپ کے پاس آتی ہوں، آپ ہمیشہ یہی باتیں لے کر بیٹھ جاتی ہیں۔۔ زینہ نے لاڈ سے منہ بسورا۔۔ پاس بیٹھے روحیل نے مسکراہٹ دبا کر زینہ کا مخروطی ہاتھ دبایا۔۔

زینہ ماں کا کام ہوتا ہے اپنی اولاد کی تربیت کرنا اور انہیں اچھے برے کی تمیز سکھانا۔۔ بیٹی میں نہ رہی تو! تمہیں ایسی باتیں کون سمجھائے گا۔؟؟؟ ابھی جتنا عرصہ تمہاری آنکھوں کے سامنے ہوں، فائدہ اٹھالو۔

ماسی امی آپ کیسی باتیں کرتی ہیں۔؟؟ اللہ آپکو صحت مند لمبی زندگی دے۔۔ آمین۔ دیکھنا آپ ہماری واپسی تک بالکل ٹھیک ہو چکی ہوں گی ان شاء اللہ، فزیو بہت پر امید ہے کہ آپ بہت جلد فریم اور چھڑی کے سہارے چل پھر لیں گی۔۔

بس بیٹا اللہ مجھے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دے، میں نے کونسا اس عمر میں کبڈی کھیلنی ہے۔۔

ہاہاہاہاماسی یہ بزرگ لوگ بہت مزے کی باتیں کرتے ہیں ویسے۔میری پھپھو بھی کچھ اس طرح کی گفتگو اکثر کر جاتی ہوتی ہیں۔۔

ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش میں زینہ کو بھی روحیل کے پہلو میں بیٹھنا پڑ گیا۔۔۔

امی مجھے تھوڑا سا دیکھنے تو دیں آپ کے پاؤں میں کیا تبدیلی آئی ہے۔؟؟

زینہ ظاہری تبدیلی کا تو پتا نہیں ہے مگر اب بائیں حصے میں ہلکی پھلکی حرکت شروع ہو چکی ہے۔

زینہ نے ماں کے پاؤں کو ایک ہاتھ سے ہلکا پھلکا ملنا شروع کر دیا جبکہ دوسرا ہاتھ ابھی بھی روحیل کے ہاتھ میں تھا۔۔

امی میں آپ کی ٹانگ کو مالش کروں۔؟؟

ارے نہیں زینہ۔!میں تو فزیو تھراپیسٹ کے ساتھ اس ایک گھنٹے کی ورزش سے تھک چکی ہوں اب کچھ دیر آرام کروں گی۔۔

تم روحیل کے ساتھ جاؤ اور اسکی ضرورت کی ہر چیز تیار کرو، دوپہر کے کھانے کی تیاری کرو بیٹی۔

تمہیں بولا ہے دن میں میری فکر نہ کیا کرو، مجھے عاصم روحیل دن میں بارہا آکر دیکھتے پوچھتے رہتے ہیں تم ! صرف اپنے گھر کی طرف توجہ دو میری پیاری سی بچی۔۔۔

!جی امی۔

ساتھ بیٹھے روحیل نے زینہ کی کمر پر ہلکی سی چٹکی کاٹ کر اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔۔

بدلے میں زینہ نے پلٹے بنا اسکی ران پر ناخن گاڑھ دیئے۔۔۔

!!یا اللہ۔!ماسی امی آپ لڑاکا قسم کی لڑکیوں کو قابو کرنے کا کوئی نسخہ بتا دیں۔

کس قسم کی لڑاکا لڑکیاں بیٹا۔؟؟

!!ماسی یہی میسنی سی، ضدی اور بیوقوف قسم کی لڑکیاں۔

اس زینہ نے تو نہیں اس قسم کی کوئی حرکت کی ہے بیٹا؟؟

ارے نہیں ماسی۔!زینہ تو اس قدر فرمانبردار ہے کہ اگر میں اسے بولوں کہ ایک ٹانگ پر کھڑی ہو جاؤ تو کھڑی رہے گی۔۔ میں تو بس اضافی معلومات کے لیے پوچھ رہا تھا۔۔۔

زینہ روحیل کے اس انوکھے سوال پر کھول کر رہ گئی اور دوبارہ سے کھسے میں قید نازک پاؤں کو روحیل کے دودھیا پاؤں جو کہ کالی چپل میں قید تھے اپنا پاؤں رکھ کر زور سے دبایا۔۔

وقتی شیرنی بن لو پھر تم نے کچھ دیر بعد بھیگی بلی بن جانا ہے۔!روحیل نے سرگوشی کی۔۔

زینہ مجھے کبھی بھی تمہاری طرف سے شکایت کا موقع نہ ملے۔!روحیل کی ہر بات سر آنکھوں پر رکھنی ہے۔!اب جاؤ اور اسکے کل کے سفر کی تمام تیاری مکمل کرو۔۔۔!ماسی امی اپنی دھن میں مگن بولے جا رہی تھیں جبکہ یہ دونوں اپنی تمام تر قوت ایک دوسرے کو چڑانے میں ضائع کر رہے تھے۔۔

زینہ میری باتیں سن رہی ہو نا۔؟؟

جی امی۔!!زینہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہیں کر پائی۔۔

روحیل بیٹا اسے لے جاؤاور جو ضرورت کا سامان ساتھ لے جانا ہے زینہ سے بولو تیار کرے۔! آخر کو بیوی ہے تمہاری۔!!

جی ماسی امی آپ آرام کریں۔!میں اسے اپنے ساتھ لے جارہا ہوں اور اگر آپ کو کوئی ضرورت پیش آئی تو میں شریفاں خالہ کو بول جاتا ہوں تاکہ وہ آپ کا دھیان رکھ سکے، ویسے عاصم بھی تو گھر پر ہی ہے۔۔

روحیل اللہ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر دے، تم دونوں پھولو پھلو بیٹا آمین۔۔

روحیل کی آمین ماسی کی آمین سے بلند نکلی۔۔ جبکہ زینہ کو آنے والے لمحات کا سوچ کر جھرجھری آنے لگی۔۔

اچھا ماسی میں زینہ کو ساتھ لے جارہا ہوں۔!روحیل نے کھڑے ہوتے ہوئے زینہ کو اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

!جاؤ بیٹا۔!زینہ بیٹھی کیوں ہو بیٹی جاؤ تمہارے شوہر کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

چاروناچار زینہ کو اٹھنا پڑ گیا۔۔۔

روحیل نے ماسی کے کمرے کا دروازہ آرام سے بند کرتے ہوئے زینہ کو معنی خیز نظروں سے گھورتے ہوئے بولا۔زینہ میرے ساتھ اورلو پنگے۔!

!تم سیر ہو تو میں سوا سیر ہوں"۔"

زینہ بنا جواب دینے گردن جھٹک کر رہ گئی۔

چلیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔!میں خود چل کر جاؤں گی اور کمرے میں بھی آپ آرام سے فاصلے پر بیٹھ کر مجھ !سے بات کریں گے۔

منظور ہے تو ٹھیک ورنہ میں باورچی خانے میں جا رہی ہوں۔زینہ کا روٹھا لہجہ روحیل کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔

!میری نخریلی سی بیوی صاحبہ اس وقت کمرے میں نہیں بلکہ باغیچے میں میرے ساتھ چلو۔

روحیل نے زینہ کو کلائی سے پکڑ کر اپنے قریب کیا اور شانوں سے تھام کر عقبی باغیچے کی طرف چل دیا۔۔

!!!میں نے آپ کو بارہا بولا ہے اس طرح کی چھچھوری حرکتیں سب کے سامنے نہ کیا کریں۔

آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی۔؟؟زینہ رو دینے کو تھی۔۔۔تنہائی میں بھی نہیں کرنے دیتی ہو تو پھر میں کیا کروں۔؟؟؟

ویسے بھی میری حرکتیں، میری مرضی۔!!تم کیوں خون جلاتی ہو۔؟؟روحیل کے ڈھیٹ پنے کی انتہا پر زینہ کھول کر رہ گئی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر دس سال بعد بھی ایسے ہی کریں گے کیا۔؟؟؟

فی الحال دس دن نہیں گزرے ہیں اور تم دس سال کے بارے میں پوچھ رہی ہو۔؟

تم خشک مزاج کو رنگین مزاج بنانے کے لیے دس سال کا عرصہ درکار ہے کیا؟؟

جی نہیں۔!میں نے اس لیے نہیں پوچھا۔۔۔!دونوں باتیں کرتے کرتے باغیچے میں جا پہنچے۔۔

!!!السلام علیکم ڈیڈ اور پیاری پھپھو جان۔

!وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

!!!روحیل تم اپنی بیوی کو کبھی اکیلا بھی چھوڑ دیا کرو۔، ہر وقت اسکے ارد گرد منڈلاتے رہتے ہو۔

پھپھو روحیل زینہ کو دیکھ کر سیخ پا ہو گئیں۔

پھپھو میں بیچارہ کل دو ہفتوں کے لئے جا رہا ہوں تو صرف آج کا دن باقی بچا ہے، مجھ پروانے کو اپنی شمع کے آگے پیچھے منڈلانے دیں۔۔۔

!!توبہ توبہ۔!یہ لڑکا تو بہت واہیات ہوتا جا رہا ہے بھائی جان۔

ارشاد صاحب بھی مسکرائے بنا نہ رہ پائے۔۔

!روحیل پھپھو کو کیوں تنگ کرتے ہو یار۔

ارے ڈیڈ میں کب تنگ کرتا ہوں وہ تو بس پھپھو باتیں ہی ایسی کرتی ہیں کہ میرے اس شریف منہ سے ایسے جوابات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

روحیل نے زینہ کو کرسی پر بٹھایا اور خود پاس پڑی کرسی پر جا بیٹھا۔۔

پھپھو پتا ہے ابھی میں آپکی خدمت میں کیوں حاضر ہوا ہوں۔؟؟

نہیں مجھے نہیں معلوم ہے۔! پھپھو نے زینہ کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔۔

پھپھو میں آپ سے گناہ صغیرہ سرزد کرنے کی اجازت لینے آیا ہوں۔؟؟؟

پھپھو اچھل کر رہ گئیں۔زینہ اور ارشاد صاحب بھی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگے۔۔

!بھائی جان دیکھا ہے اس لڑکے کا حال۔؟

جو منہ میں آتا ہے بولتا چلا جاتا ہے۔ پھپھو نے شکوہ کناں نظروں سے روحیل کو گھورا۔۔۔

پھپھو آپ کی ڈکشنری میں بات ہی کچھ ایسی ہے کہ مجھے اسے گناہ صغیرہ کا نام دینا پڑ گیا ہے۔۔

اے لڑکے بتاتا کیوں نہیں ہے۔؟؟ مجھے کیوں پریشان کئے جا رہا ہے۔؟؟

پھپھو میں زینہ کو اپنے ساتھ باہر لے جانا چاہتا ہوں، اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا یہ گناہ میں اپنے سر لے سکتا ہوں۔؟ روحیل نے اپنے وجیہہ چہرے کو لٹکاتے ہوئے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

آئے ہائے باؤلا ہو گیا ہے کیا۔؟؟

آدھا آدھا دن تو یہ لڑکی کمرے میں گھسی رہتی ہے، گھرداری اس گھر کے قواعد و ضوابط کب سیکھے گی۔۔

؟؟

پھپھو جان میں دو ہفتوں کے لئے جا رہا ہوں، میری غیر موجودگی میں جی بھر کر گھر داری سکھایئے گا،

میری طرف سے پوری اجازت ہے !روحیل کا ملتجی لہجہ اور پھپھو کی گھوریاں اپنے عروج پر تھیں۔۔۔

!! پھپھو گھوریں نہیں مجھے جواب دیں پلیز بلکہ ایسا کرنا آپ زینہ کو دیگوں کی پکوائی کا کام بھی سکھا دینا۔۔

روحیل نے جوش میں نیا مشورہ دے ڈالا۔۔۔

بھتیجے میرے ہاتھوں میں پلے بڑھے ہو، مجھے طور طریقے سکھاؤ گے کیا۔؟؟

!ڈیڈ۔!!!اب پھپھو کیدو اور کھیڑوں والا کردار انجام دے رہی ہیں۔۔

ارشاد صاحب نے مسکراتے ہوئے اخبار سامنے پڑی میز پر رکھا اور بولے۔۔

شمیم جانے دو۔!ایک دن ہی رہ گیا ہے پھر دو ہفتے بعد لوٹے گا۔

بھائی جان آپ کے انہیں لاڈوں نے بگاڑ رکھا ہے۔۔۔۔

!!! پھپھو جیمی کی بیوی دنیا کی بدنصیب ترین بہو ہو گی۔

روحیل نے جان بوجھ کر پھپھو کو چھیڑا۔۔

!!روحیل تم صرف باہر جانے کے لئے کتنے پاپڑ بیل رہے ہو۔ایسا کرو تم عاصم کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔

پھپھو میرا نکاح عاصم سے نہیں زینہ سے ہوا ہے۔!! آپ غالباً بھول چکی ہیں۔۔روحیل نے دہائی دی جبکہ زینہ پھپھو بھتیجے کی نوک جھونک پر محفوظ ہو رہی تھی۔۔زینہ کا جی چاہ رہا تھا کہ روحیل کو پھپھو سے کبھی بھی اجازت نہ ملے۔۔

اسی دوران عاصم آن ٹپکا۔۔

او شکر ہے میرا چھوٹا ہمدرد بھائی آ گیا ہے ورنہ پھپھو کی پابندیاں میری جان لے لیں گی۔۔

روحیل جو منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاتے ہو۔! پھپھو تڑپ اٹھیں۔۔

کیا ہو گیا ہے بھیا۔؟؟

یار عاصم تم ہی ان تھانیدار مزاجوں کو سمجھاؤ مجھے اپنی نئی نویلی منکوحہ کے ہمراہ باہر جانے کی اجازت دے دیں۔۔

! بھیا اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے۔؟؟ یہ لیں گاڑی کی چابی اور عیش کریں۔

عاصم نے جیب سے چابی نکال کر روحیل کے سامنے رکھی۔۔۔

یہ دیکھو نا بھیا کا چمچہ۔! دونوں کو سیدھا کر دوں گی۔! پھپھو میں سیدھا ہونے کے لئے حاضر ہوں لیکن اس نوبیاہتا کو کچھ نہ بولیں۔۔

زینہ عاصم کی باتوں پر شرم سے لال ہونے لگی اور گردن جھک گئی۔۔

روحیل میں صبر کیوں نہیں ہے۔؟؟سب کیا سوچیں گے۔؟؟زینہ سوچ کر ہی گھبر اگئی۔۔۔

روحیل میں تمہاری بیوی سے پوچھتی ہوں وہ جانا بھی چاہتی ہے یا نہیں۔؟

ہاں بھئی زینہ۔!روحیل کے ساتھ باہر جانا چاہتی ہو یا پھر باورچی خانے میں جاکر شوہر کے لئے اپنے ہاتھ سے کھانا بنانا پسند کرو گی۔۔؟؟؟

زینہ نے فوراً چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔

روحیل کو دیکھے بنا بولی۔۔

پھپھو میں ان کے لئے کھانا بنانا زیادہ پسند کروں گی۔!آپ بتائیں کیا بناؤں۔؟؟

زینہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

!یہ ہوئی نا مشرقی لڑکیوں والی بات۔

!آج میرے بھتیجوں کی پسند کے تمام کھانے بنیں گے۔

روحیل بل کھا کر رہ گیا۔عاصم نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے غمگین روحیل کے اترے چہرے کو دیکھا۔۔

!زینہ اس سے پہلے کہ تم کھانا بنانا شروع کرو،میرے ساتھ آؤ پلیز۔

روحیل پھولے چہرے کے ساتھ فوراًاٹھ کھڑا ہوا۔۔

زینہ نے سب کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھا۔۔

زینہ جاؤ۔!!پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس، پھر آکر کھانے کی تیاری شروع کرو۔ پھپھو نے وقت کی پابندی بھی عائد کر دی۔۔

جی پھپھو۔! دھیمے لہجے میں جواب دے کر زینہ روحیل کے ہمراہ چلنے لگی۔۔۔

روحیل کا تنا چہرہ زینہ کو خوفزدہ کرنے لگا۔ بنا ہاتھ تھامے روحیل نے خاموشی سے باغیچے سے داخلی مہمان خانے سے گزر کر اوپر اپنے کمرے میں پہنچ کر پہلی فرصت میں دروازہ کنڈی کیا۔۔۔ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑی زینہ کے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔۔

روحیل نے سر سے پاؤں تک زینہ کو گھورا جو خاموشی سے سر جھکائے کپکپا رہی تھی۔۔

!! تمہیں کھانا پکانے کا کتنا شوق ہے نا۔

شوہر کی بات جوتے کی نوک پر۔! روحیل نے خفگی دکھائی۔

! ابھی یہاں پر مجسمہ بنی کھڑی نہ رہو جا کر میرے کپڑے نکالو۔

یہ سب تیاری میں خود بھی کر سکتا ہوں مگر ماسی امی کی محبت میں تم سے کروا رہا ہوں۔!! پندرہ سال سے مجھے اپنے سارے کام کرنے کی عادت ہے۔

! نوکر چاکر ہونے کے باوجود بھی ڈیڈ نے ہمیں سب کچھ خود سے کرنا بھی سکھایا ہوا ہے۔۔

سمجھ آگئی ہے۔؟؟

جججی۔!

ابھی الماری کھولو۔!

زینہ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جھکے سر کے ساتھ چلنا شروع کر دیا۔۔

ہوش کے ناخن لو زینہ۔! الماری اس طرف ہے اور تم باہر کی طرف چل رہی ہو۔!

زینہ نے آنکھوں میں آئے ہوئے آنسوؤں پر بند باندھے۔۔

یہ جو سامنے لال رنگ کا ڈبہ پڑا ہے اسے میرے پاس لے کر آؤ۔! روحیل نے صوفے پر بیٹھے بیٹھے نیا حکم نامہ جاری کیا۔۔

آپ نے تو کپڑوں کا بولا تھا۔؟ زینہ نے پلٹ کر دہائی دی۔۔

جو بولا ہے وہ کرو۔! سوال جواب میں وقت کا ضیاع مجھے پسند نہیں ہے۔۔۔!!

اللہ جانے اب اس ڈبے میں کونسا قارون کا خزانہ پڑا ہے۔؟ زینہ نے بھاری دل کے ساتھ لالی مخملی ڈبہ روحیل کے سامنے پیش کیا۔۔۔

اسے میز پر رکھو اور الماری کے دوسرے پٹ کھولو وہاں پر ایک کالے رنگ کا بٹوہ پڑا ہے وہ لے کر آؤ۔!

جی۔!!

عجیب شخص ہے۔!

زینہ حکم بجالاتے ہوئے بناچوں چراں کیے بٹوہ بھی لے آئی۔۔

!اب میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

زینہ فرمانبرداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند ہاتھ کے فاصلے پر روحیل کے ساتھ ٹک گئی۔۔۔

!بال ہٹاؤ۔

جی۔؟؟زینہ کو جھٹکا لگا۔

!بولا ہے بال ہٹاؤ۔

بالوں کو کہاں پرلے کر جاؤں۔؟ کبھی کہتے ہیں کھلا چھوڑ دو تو کبھی کہتے ہیں بال ہٹاؤ۔زینہ دل ہی دل میں شکوہ کنائی کرنے لگی۔۔

زینہ اُردو سمجھتی ہو یا پھر پہاڑی میں مخاطب کروں۔؟؟

.. اپنڑے سوہنڑے جے بال پراں کر سو"۔؟؟(اپنے خوبصورت سے بال پیچھے ہٹاؤ گی)؟"

زینہ نے فوراًاپنے ریشمی بالوں کو سمیٹ کر پشست سے آگے سینے کی طرف ڈال دیا۔۔

!اب میرے قریب آؤ۔

اس بار زینہ کی ہمت جواب دے گئی۔دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں،جی چاہا کمرے سے بھاگ جائے۔۔

اور کتنے قریب آؤں۔؟؟زینہ نے لاچارگی سے پوچھا۔

!ڈبہ کھولو۔

زینہ نے ڈبہ کھولا تو اس کے اندر سونے کی زنجیر "روحیل" کے نام سے جھلملا رہی تھی۔۔

!اسے نکال کر مجھے دو۔

جججی۔!زینہ نے لرزتے ہاتھوں سے زنجیر روحیل کی طرف بڑھا دی۔

!بولا ہے قریب آؤ۔

زینہ چاروناچار کھسک کر روحیل کے مزید قریب ہوئی۔۔

یہ ہوئی نا مشرقی منکوحہ والی بات۔!روحیل زینہ کو چھیڑنے سے خود کو باز نہ رکھ سکا۔۔

یہ زنجیر تمہارے جسم سے الگ نہیں ہونی چاہیئے۔!دن رات مجھے یہ زنجیر تمہاری اس صراحی گردن میں نظر آنی چاہیے۔۔۔

روحیل نے زنجیر پہناتے ہوئے بولنا واجب سمجھا۔۔

!ابھی چہرہ میری طرف گھماؤ۔

!!میرا مطلب ہے پلٹو۔

زینہ چہرہ پلٹنے کے بجائے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسے پلٹنا بولتے ہیں۔؟روحیل کا

غصہ ہنوز برقرار تھا۔۔

ننننہیں۔!زینہ فوراً بیٹھ گئی۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو بنا پلکیں جھپکائے۔

عجیب شخص ہے۔؟زینہ کی شرم آڑے آنے لگی۔۔

پلکوں کی جھالر کبھی اٹھتی اور کبھی لرزتی، نشیلی روشن آنکھیں ناظر کی آنکھوں میں دیکھنے سے قاصر تھیں۔۔ناظر کی گہری جھیل سی آنکھوں میں زینہ خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔

میں نہیں یہ کر سکتی ہوں۔زینہ نے جھلا کر بولا اور منہ بسور کر روحیل سے ہٹ کر بیٹھ گئی۔۔

تمہیں کرنا کیا آتا ہے۔؟؟شکریہ بولنا بھی نہیں آتا کیا۔؟؟

!آپ کا شکریہ۔

!!شکریہ تو ایسے بول رہی ہو جیسے دوڑ میں حصہ لینے جا رہی ہو۔۔

بھئی محبت سے بولو۔!روحیل نے زینہ کو چھیڑا۔۔

آپ کا بہت بہت شکریہ۔!!زینہ نے فوراً جواب دیا۔۔

!بھئی آواز میں شیرینی لاؤ۔

روحیل آپ کا بہت بہت شکریہ، آپ نے مجھے اس خوبصورت تحفے سے نوازا ہے۔

زینہ نے بولتے ساتھ نظریں جھکا لیں۔۔

!!ابھی میرے پاس آ کر بیٹھو۔

روحیل پھپھو نے پندرہ منٹ کا وقت دیا تھا اور اب دس منٹ گزر چکے ہیں۔زینہ نے ڈرتے ڈرتے یاد دہانی کروائی۔۔

!ایک تو تم اور تمہاری پھپھو دونوں میری جان کو آ گئی ہیں۔

روحیل وہ آپ غصہ نہ کھائیں۔!میں دو تین گھنٹوں میں کھانا بنا لوں گی، پھر واپس آ کر آپ کا مطلوبہ سامان اکٹھا کر لوں گی۔

!!ابھی جانے دیں پلیز۔

زینہ کی لاچارگی اپنے عروج پر تھی جبکہ

روحیل زینہ کو کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔

روحیل وہ آپ غصہ نہ کھائیں۔!میں دو تین گھنٹوں میں کھانا بنا لوں گی، پھر واپس آ کر آپ کا مطلوبہ سامان اکٹھا کر لوں گی۔

!!ابھی جانے دیں پلیز۔

زینہ کی لاچارگی اپنے عروج پر تھی جبکہ

روحیل زینہ کو کڑی نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھا۔

تم پتا ہے کیا کرو۔؟؟روحیل نے خونخوار نظروں سے زینہ کو گھورتے ہوئے بولا۔

کلکلکیا کروں۔؟؟؟

محلے والوں سے بھی پتا کروالو شاید کسی نے تم سے کریلے اور چونگیں پکوانی ہوں یا پھر ہو سکتا ہے کسی کے

!!!گھر کپڑوں کی دھلائی نہ ہوئی ہو تو تم جا کر انکا بھی ہاتھ بٹا آؤ۔۔

جی۔؟؟؟زینہ روحیل کے سنجیدہ انداز بیان پر ششدر رہ گئی۔۔

ہاں نا۔!!روحیل نے ہنسی دبائی۔

بھئی اب تمہیں خدمت خلق کا اس قدر شوق ہے تو کیوں نہ اہلِ محلہ بھی تمہاری صلاحیتوں سے فیض یاب

!!!ہوں۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نا۔؟زینہ مجبوراً پوچھ بیٹھی۔۔

تمہارا کیا خیال ہے۔؟؟

مجھے تو لگتا ہے آپ میرے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔۔!زینہ نے معصومیت سے بولا۔

!!چلو جیسے تمہیں سمجھ آئے ویسا ہی سمجھ لو۔

اب جاؤں۔؟؟؟زینہ کا ملتجی لہجہ اور سوالیہ نظریں دیکھ کر روحیل کو ترس آنے لگا۔۔

ہاں جاؤ۔!!!روحیل نے دھیمے لہجے میں شرافت سے بولا۔۔۔

!اور سنو۔

!!جی۔

!کیا پکاؤ گی۔؟؟پتا نہیں جو پھپھو بولیں گی۔

آپ کیا کھائیں گے۔؟؟وہی بنا لیتی ہوں۔!زینہ نے دروازے کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم کیا کیا بنا لیتی ہو۔؟؟؟

میں سارے سادہ دیسی کھانے بنا لیتی ہوں مثلاً دال سبزی، پلاؤ اور بریانی وغیرہ۔

مکئی کی روٹی بنا لیتی ہو۔؟؟؟

نننںنہیں میں نے کبھی بنائی نہیں ہے۔زینہ یکدم گھبرا گئی۔۔

!!!مجھے تو مکئی کی روٹی کھانی ہے۔

!مگر پتا نہیں مکئی کا آٹا گھر میں ہو گا بھی یا نہیں۔

آپ نے پہلے کبھی کھائی ہے مکئی کی روٹی۔؟؟

!!نہیں۔

تو پھر آج کیوں کھانا چاہتے ہیں۔؟؟

کیوں کہ آج تم بنا کر دو گی نا!!روحیل چلتا ہوا زینہ کے قریب آن کھڑا ہوا۔۔روحیل کی لو دیتی نگاہیں زینہ کو جزبز کرنے لگیں۔

چلیں ٹھیک ہے میں پھپھو سے پوچھ کر آپ کو بنا دوں گی۔۔

زینہ خود کو سنبھالتے ہوئے فوراً دروازے کی طرف لپکی۔۔

!!!سنو جلدی کھانا بنا لینا، میں تمہارا منتظر ہوں۔

!جی اچھا۔۔

زینہ چند لمحوں میں برق رفتاری سے کمرے سے نکل کر زینے اترنے لگی۔۔۔

روحیل اسکی پھرتیوں پر مسکرا کر رہ گیا۔۔

انتہا درجے کی بیوقوف اور معصوم سی لڑکی ہے۔

اسے کیسے بتاؤں؟ کیسے سمجھاؤں کہ ہر چھوٹی بات پر گھبرایا نہ کرے۔۔

چھوئی موئی کے جیسے لڑکی ہے۔۔

روحیل نے زینہ کو سوچتے ہوئے اپنا لیپ ٹاپ کھول لیا اور کام سے منسلک ای میلز کھنگالنے لگا۔ اب زینہ کے انتظار میں وقت پاس کرنے کا ایک ہی حل بچا تھا۔ جی میں آیا باورچی خانے میں چلا جائے مگر پھپھو کو سوچ کر اپنا کام جاری رکھا۔۔

* *

!!السلام علیکم پھپھو۔

اچھا تم آگئی ہو، میں ابھی شریفاں کو بھیجنے والی تھی، سلام کے جواب کے بجائے پھپھو نے کڑی نظر سے زینہ کو گھورا۔

پھپھو میں نے دیر کر دی ہے کیا۔؟؟ ہاں پانچ منٹ اوپر لگا کر ہی آئی ہو۔

معذرت خواہ ہوں پھپھو۔ زینہ نے شرمندگی سے بولا۔۔

پھپھو ابھی کیا کیا بنانا ہے۔؟؟؟

میں سوچ رہی ہوں گوشت کا قورمہ اور روغنی نان بنا لیتے ہیں۔ وہ پھپھو مجھے نان بنانے نہیں آتے ہیں مگر میں روٹی بہت گول اور اچھی بنا لیتی ہوں۔۔ زینہ نے پرجوش ہو کر تفصیلات دیں۔۔

!!ہمم۔! سب سیکھ جاؤں گی اگر کمرے کے بجائے وقت باورچی کو دو گی تو۔

اس وقت نان رہنے دو ایسا کرو مرغی والی بریانی کے ساتھ رائتہ بنا لو۔

شامی کباب بنالیتی ہو۔؟؟

جججججی ایک آدھ بار بنائے ہیں۔زینہ نے گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے بولا۔۔۔

!اچھا ابھی پودینے کی چٹنی اور رائتہ تیار کرلو اور باقی شریفاں ساتھ ساتھ مصالحہ جات تیار کرتی جائے گی۔

!!جی بہتر۔

وہ پھپھو وہ روحیل کہہ رہے تھے کہ انہیں مکئی کی روٹی کھانی ہے۔!زینہ نے ڈرتے ڈرتے بولا۔۔۔

اس روحیل کو تو میں ابھی سیدھا کرتی ہوں، کب اس نے مکئی کی روٹی کھائی ہے پہلے جو ابھی عجیب و غریب فرمائشیں کر رہا ہے۔۔؟؟

پھر میں بنالوں مکئی کی روٹی۔؟؟؟

!ارے کوئی ضرورت نہیں ہے۔!ایسے ہی خواہ مخواہ تمہیں تنگ کر رہا ہے۔

پھپھو نے میز پر پڑی دھنیے کی گٹھی کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے بولا۔۔

!مجھے ڈر ہے وہ کہیں ناراض ہی نا ہو جائیں، ابھی مجھے خاص طور پر بولا ہے۔۔

!!میرے ہوتے ہوئے نہیں ہوتا ناراض۔

جی۔۔!زینہ خاموشی سے پھپھو کی مطالبات پر عملدرآمد کرنے لگی جبکہ اندر ہی اندر روحیل کی فرمائش کی فکر کھائے جارہی تھی۔۔۔

اور تم میکے میں ایسے کھلے بالوں سے باورچی خانے میں جاتی رہی ہو۔؟؟

ننننہیں پھپھو میں کبھی بھی بال

کھول کر باورچی خانے میں نہیں گئی ہوں۔زینہ نے تھوک نگلا۔

وہ پھپھو روحیل نے بولا تھا کہ بالوں کو کھلا رہنے دو۔!زینہ نے جھٹ سے صفائی پیش کی۔۔

زینہ اپنے بالوں کو فوراً باندھو۔! پھپھو کی کڑک دار آواز زینہ کو حواس باختہ کرنے لگی۔۔

جی بہتر۔!!زینہ نے خاموشی سے آنسوؤں کو پیا۔۔

وہ پھپھو میرے تمام کلپ اور پونیاں اوپر روحیل کے کمرے میں پڑے ہیں۔زینہ نے ڈرتے ڈرتے پھپھو کو آگاہ کیا۔۔

!تم اپنی امی کے ساتھ نیچے قیام پذیر ہو تو تمہارا سامان بھی نیچے ہی ہونا چاہئے۔

جی پھپھو۔!مگر روحیل ایسا چاہتے تھے اس لیے میرا سارا سامان ادھر ہی ہے۔۔

شریفاں اوپر جاؤ اور روحیل کو بولو زینہ کے لیے ایک کلپ نکال کر دے۔

جی بیگم صاحبہ۔!میں ابھی جاتی ہوں۔

زینہ تم فوراً اس دھنیے اور پودینے کی باریک بینی سے چھانٹی کر کے اسے پانچ سات مرتبہ ثابت دھو لو اور !پھر کٹائی کے بعد دوبارہ دھونا ہے۔

جی بہتر۔!!

زینہ کپکپاتے ہاتھوں سے نئے حکم نامے پر عملدرآمد کرنے کے لئے جت گئی جبکہ مکئی کی روٹی کی پریشانی الگ ستائے جارہی تھی۔۔

ریشمی زلفیں پھپھو کے تیور بگاڑنے کے لیے کافی تھیں۔۔

دروازے پر دستک نے روحیل کے باچھیں کھلادیں۔

صوفے پر بیٹھے بیٹھے اندر بلانے کی ہانک لگائی۔

شریفاں کو دروازے سے نمودار ہوتے دیکھ کر دل کے ارمانوں پر اوس پڑ گئی۔

وہ صاحب جی زینہ بی بی کے بال باندھنے کے لیے کلپ درکار ہے، آپ ذرا وہ نکال دیں۔!

زینہ کو بولو خود آکر لے جائے، مجھے نہیں پتا اسکے کلپ کہاں پر رکھے پڑے ہیں۔ روحیل نے سکرین پر نظریں جمائے کورا جواب دے کر شریفاں کو پریشان کر دیا۔۔

صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میں خود دیکھ لیتی ہوں۔؟

نہیں۔! کوئی ضرورت نہیں ہے۔!

زینہ کو بھیجو اوپر۔!

صاحب بڑی بیگم صاحبہ پہلے ہی بہت غصے میں ہیں۔

!خالہ آپ زینہ کو بولو کہ صاحب نے بولا ہے خود آ کر لے جاؤ۔

جی بہتر۔ شریفاں کو چاروناچار خالی ہاتھ لوٹنا پڑا۔۔

باورچی خانے میں پہنچتے ہی پھپھو کی سوالیہ نظریں شریفاں کو ہراساں کرنے لگیں۔۔

وہ بیگم صاحبہ روحیل صاحب بول رہے ہیں کہ زینہ بی بی خود اوپر آئیں اور اپنی ضرورت کی تمام چیزیں لے جائیں۔۔

!ٹھیک ہے تم لہسن چھیلو۔

زینہ تم نے کونسا منتر میرے بھتیجے کے اوپر پڑھ کر پھونک دیا ہے جو وہ تمہارے ارد گرد منڈلاتا رہتا ہے۔ ہر وقت زینہ زینہ کرتا رہتا ہے۔

!اب دیکھو ذرا نیا بہانا۔ !شرم و حیا بھی کسی چڑیا کا نام ہے لڑکی۔

نجانے کتنے عرصے سے میرے بھتیجے کو پھانسے بیٹھی تھی، اسے ہزار مرتبہ بولا تھا کہ اپنی کلاس کی لڑکی ڈھونڈ مگر مجال ہے جو اس کے کان پر جوں بھی رینگ گئی ہو۔۔

مڈل کلاس کی لڑکیوں کو صرف مال کی ہوس ہوتی ہے، اٹھنے بیٹھنے کا سلیقہ اس طرح کی بدھو لڑکیاں کیا !جانیں۔

!!اے زینہ میں تیری کوئی چال اس گھر میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔۔

ٹھیک ہے تمہاری امی نے عاصم کو تمہارے ساتھ دودھ پلا کر بہت بڑی نیکی کی تھی مگر اسکا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ وہ نیکی ساری زندگی گلے کا ڈھول بنا کر لٹکائے پھرو۔۔! پھپھو کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا، جو منہ میں آرہا تھا بولے چلی جارہیں تھیں۔۔

سینک پر کھڑی زینہ کا دل خوف سے لرزنے لگا، آنکھیں توہین آمیز القابات پر نمکین پانیوں سے بھرنے لگیں، چند بے قابو قطرے باغی ہو کر گول گالوں کو بھگو گئے۔۔ کپکپاتے ہاتھوں سے دھنیا پودینہ دھوتی

زینہ

دل ہی دل میں دعائیہ کلمات پڑھنے لگی۔۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

اللّٰھُمَّ لا سَھْلَ إِلاَّ ما جَعَلْتَهُ سَھْلًا، وأنْتَ تَجْعَلُ الحَزْنَ إِذَا شِئْتَ سَھْلًا"۔۔ " 🌹

(عمل الیوم واللیلہ لابن السنی: 351؛ ابن حبان: 974 وسندہ حسن)

اے اللہ کوئی کام آسان نہیں ہے مگر جسے تو آسان بنا دے اور تو جب چاہتا ہے مشکل کو آسان بنا دیتا" ہے"۔

💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖💖

زینہ کی طرف سے جواب نہ پا کر پھپھو تلخ کلامی کے بعد خود ہی خاموش ہو گئیں۔۔

!شریفاں میرے کمرے میں سنگھار میز پر پونی پڑی ہے اسے لا کر دو۔

جی بیگم صاحبہ بس ابھی لائی۔۔

زینہ شدت غم میں بھول چکی تھی کہ کتنی مرتبہ وہ دھنیا پودینہ دھو چکی ہے نل کھولے بس دھوتی چلی جا رہی تھی۔۔

تم دھنیا دھو رہی ہو یا سینک پر کھڑی دھنیا اگا رہی ہو۔؟؟

جججججی۔!زینہ نے چونک کر اپنے آنسو صاف کیے۔۔

شریفاں اسکے بال باندھو۔!زینہ تم نے بالوں کو ہاتھ نہیں لگانا ہے۔

جججججی۔!

زینہ چھلنی دل کے ساتھ پھپھو کی طرف سے ملنے والے تمام کچو کے خاموشی سے سہنے لگی۔۔

****

ماشاء اللہ آج تو کھانا بہت ہی لذیذ بنا ہے، ہماری بہو رانی نے تو کمال کر دیا ہے۔

ارے زینہ کو بھی بلاؤ۔!کتنے گھنٹوں سے باورچی خانے میں گھسی پڑی ہے۔۔

بھائی جان اسے میں نے تازہ روٹیاں ڈالنے کا بولا ہے، اسے نان بنانے جو نہیں آتے ہیں۔ پھپھو نے ایک اور نقص نکالا۔۔

شمیم نان کس لیے بھئی جب بریانی موجود ہے۔

!!بھائی جان قورمے کے ساتھ نان ہی ہونے چاہئیں۔۔

ویسے پھپھو اگر آپ کی کلاس کی لڑکی ہوتی تو کیا وہ آپ کے حکم کی تعمیل کرتی۔؟؟ جیسے آپ زینہ کو اپنے اشاروں پر نچوا رہی ہیں، اس کلاس کی لڑکی آپکو ایک سانس میں دس باتیں سنا ڈالتی۔

عاصم سے رہا نہ گیا اور زینہ کی ہمدردی میں بول پڑا۔۔

!!اے عاصم ہو گئیں ہیں تیری طرف داریاں شروع۔۔

چھوٹے گھرانوں کی لڑکیوں کو قابو میں رکھنا پڑتا ہے ورنہ اپنی اوقات بھول جاتی ہیں۔۔

پھپھو اوقات تو ہم بڑے گھرانوں والے بھول چکے ہیں۔

ہمارے دل بڑے گھروں میں رہتے رہتے بہت تنگ ہو چکے ہیں، اور پتا ہے ہم سب بڑے گھروں کے !مکین تنگ نظری میں اپنی مثال آپ ہیں۔

!!بس اب عاصم کا فلسفہ شروع ہو گیا ہے۔

!! پھپھو یہ فلسفہ نہیں ہے، یہ تلخ حقیقت ہے جسے ہم جیسے امراء ماننے سے انکاری ہیں۔

!تم چپ کر کے کھانا کھاؤ۔

روحیل خاموشی سے سب کی گفتگو سن رہا تھا جبکہ دل زینہ کی ہمدردی میں جل رہا تھا مگر حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خاموشی میں ہی عافیت جانی۔۔ بیتاب دل بار بار زینہ کے لیے ہمک رہا تھا، کتنے گھنٹے بیت چکے تھے اس معصوم لڑکی کا دیدار کیے ہوئے۔۔۔

پھپھو نے تمام کھانا میز پر سجوا کر سب کو کھانے کے لیے بلا یا لیا اور زینہ کو روٹیاں پکانے کا بول کر خود کھانا شروع کر دیا۔۔

ٹھیک دو منٹ بعد شریفاں چنگیر میں تازہ روٹیاں ڈھانکے آن پہنچی۔۔

!شریفاں زینہ کدھر ہے بھئی۔؟؟ اسے بلاؤ۔

وہ بڑے صاحب جی بی بی اپنی امی کو کھانا کھلانے چلی گئی ہیں۔۔

آپ سب کو اور روٹی چاہئے تو میں لا دیتی ہوں۔؟؟

نہیں نہیں کافی ہے۔! تم جاؤ۔! ارشاد صاحب نے شریفاں کو نرمی سے پوچھ کر واپس بھیج دیا۔۔۔

روحیل پہلو بدل کر رہ گیا۔ عاصم سے رہا نہ گیا تو بولا۔۔

میں ماسی امی کو کھانا کھلاتا ہوں اور زینہ کو ابھی بھیجتا ہوں۔ عاصم نے فوراً کرسی چھوڑ دی۔۔

ارے آپا کھانا تو خود سے کھالیتی ہیں ایسے ہی خواہ مخواہ یہ لوگ پریشان ہوتے ہیں۔ پھپھو کی زبان میں کھجلی ہوئی۔ جبکہ روحیل کا سارا دھیان زینہ کی طرف تھا۔جی چاہا بھاگ کر اسے اپنی باہوں میں بھر کر اپنے پاس بٹھا کر خود اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلائے۔۔

*************#Zaynah_Hayyat*************

زینہ آپا ذیشان بھائی شہلا آپا کو اپنے ساتھ گھر لے گئے ہیں۔ تم نے آپا کو سمجھایا نہیں تھا کیا۔؟؟

آپا میں نے بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی مگر ذیشان بھائی بڑی عاجزی سے منت ترلا ڈال رہے تھے تو آپا مجبور ہو گئیں۔۔۔ اور پھر آپا کے انکار پر دوسری شادی کی دھمکی بھی دینے لگ گئے۔۔۔

زید اللہ ذیشان بھائی کو ہدایت دے آمین۔۔۔

!آپا اب وہ لوگ آپ کے گھر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

زید شہلا آپا کو منع کر دو۔! یہاں پر روحیل کی پھپھو بھی موجود ہیں انہیں شاید اچھا نہ لگے۔۔

زید دیکھو امی بھی ادھر ہیں اور مجھے ان سب پر بوجھ بننا اچھا نہیں لگتا۔۔ تم سمجھ رہے ہو نا میری بات زید۔؟؟ میرے سسرال کی بات ہے زید۔!

آپا میں تو ہر بات اچھی طرح سے سمجھتا ہوں مگر ذیشان بھائی کو کون سمجھائے۔! اب میں بھی بڑی آپا کی وجہ سے مجبور ہو گیا ہوں، ساری زندگی بہن کو گھر میں بھی نہیں بٹھایا جا سکتا ہے اور ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا بھی کسی عذاب سے کم نہیں ہے۔۔

زینہ کا چھلنی دل زید کی باتوں پر مزید کڑھنے لگا۔۔

تم بتاؤ پاسپورٹ وغیرہ کا کیا بنا ہے۔؟؟

!! آپا پاسپورٹ تو تیار ہے مگر روحیل بھائی نے بولا ہے کہ دبئی نا جاؤ۔

وہ کیوں۔؟؟

وہ چاہتے ہیں کہ میں انکی میرپور والی تمام جائیداد کی دیکھ بھال کروں اور کرایوں کی وصولی کروں تو وہ ماہانہ مجھے معقول تنخواہ دیں گے، جتنا میں دبئی جا کر کماؤں گا اتنا ہی وہ مجھے یہاں پر دیں گے۔ پھر میں نے بھی سوچا ہے کہ امی کو آپ کے گھر لمبا عرصہ تو نہیں رکھا جا سکتا ہے، لہذا انکی صحت بحال ہوتے ہی میں انہیں اپنے ساتھ میرپور واپس لے آؤں گا ان شاء اللہ۔

مگر زید وہ تمام جائیداد تو بیچ رہے تھے۔؟؟

جی وہ تو بیچنا چاہتے ہیں مگر خریدار انکی منشا کے مطابق رقم دینے سے انکاری ہے اس لیے انہوں نے تمام جائیداد کرائے پہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔

اچھا۔! پر زید تم کتنا سارا کما لو گے۔؟

آپا ستر ہزار ماہانہ روحیل بھائی دیں گے اور انہوں نے بولا ہے کہ میں اپنا ورکشاپ والا کام بھی جاری رکھوں۔۔

تم ایسا کرو چھ مہینے ان کے لئے بنا تنخواہ کے کام کرو اور انہیں بولو کہ یہ امی اور آپا کے علاج کا خرچہ ہے جو انہوں نے تمہیں قرض حسنہ کے طور پر دیا تھا۔۔ تم اب اکیلے ہو تمہارا خرچہ بآسانی پورا ہو جائے گا۔۔!

!! بلکہ ایسا کرو پانچ مرلے کے بجائے کوئی تین مرلے والا مکان دیکھو۔

آپا میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ جلد از جلد قرضے کا بوجھ سر سے اتار دوں اور کسی چھوٹے مکان کا بھی بندوبست کرتا ہوں ان شاء اللہ۔۔

وہ دونوں بھائی تو کل دبئی جا رہے ہیں تو پھر تم ان سے کب ساری بات طے کرو گے۔؟؟؟

!زید ٹھہرو۔!!! یہ عاصم ویر آ گیا ہے تم خود ہی بات کر لو۔

!ویر عاصم زید سے بات کر لیں۔

!زید تم فون بند کرو، میں تمہیں اپنے فون سے کال کرتا ہوں۔

زینہ تم جاؤ کھانا کھاؤ۔! ڈیڈ بار بار تمہارا پوچھ رہے ہیں۔ میں ادھر ماسی امی کے پاس ہی ہوں اور زید سے بھی بات کر لیتا ہوں۔۔

!!تم اپنا فون ساتھ لے جاؤ۔ !میں زید کو اپنے فون سے کال کرتا ہوں۔۔

ٹھیک ہے ویرے پر امی نے صرف چند چور القمے ہی لئے ہیں اور اب مزید کھانے سے انکاری ہیں تو بیچ میں ہی زید کی کال بھی آگئی۔

!ویرے اب دیکھو امی پھر سے غنودگی میں چلی گئی ہیں۔ فورا تھک جاتی ہیں۔

!ہاں فالج کے مریض کی قوت بحال ہونے میں وقت درکار ہے۔

!تم فکر نہ کرو، میں انہیں دیکھتا ہوں۔

اور تم نے کھانا ٹھیک سے کھانا ہے، تم نے کھانا بہت مزے کا بنایا ہے ویسے۔۔

عاصم نے لاڈ سے زینہ کو ساتھ لگا کر شاباشی دی۔۔

ویرے تم کتنے کم عرصے میں ہمارے اتنے قریب آ گئے ہو، ویرے تم بہت یاد آؤ گے۔ !زینہ کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔

پگلی نہ ہو تو، میں سارے کام نپٹا کر فوراً لوٹ آؤں گا۔ !اور یہ رونا میرے لیے ہے یا پھر کسی خاص ہستی کی جدائی کا رونا ہے۔؟؟

ویرے۔!!! تم بھی نا۔ !زینہ کا چہرہ لال ہونے لگا۔۔۔

!ویسے وہ خاص ہستی بھی تمہارے دیدار کے لئے بیتاب ہے ذرا جا کر اپنا مکھڑا دکھا آؤ۔

!ویرے ے ے ے ے۔!!تم بہت شرارتی ہو گئے ہو۔

کیونکہ میں اپنے بڑے بھائی کی رگ رگ سے واقف ہوں، بھائی بعد میں دوست پہلے ہے۔ جاؤ اس سے پہلے کہ وہ ادھر انتظار میں سوکھ کر کانٹا بن جائے۔۔

ویرے سچی پوچھو تو مجھے ذرا بھی بھوک نہیں ہے بلکہ ابھی مجھے انکی کل کی تیاری مکمل کرنی ہے۔۔

تم بتاؤ تمہارا سامان کون کون سا ہے۔؟ میں سب اکھٹا کر کے ابھی رکھ دیتی ہوں۔

!!تم میری فکر نہ کرو۔!صرف میرے اس بھائی کو سنبھالو جس کا علاج صرف تمہارے پاس ہے۔۔

زینہ میری ساری تیاری مکمل ہے۔!مجھے اکثر سفر کرنا ہوتا ہے تو اب عادت سی ہو گئی ہے، میں ہر چیز !باآسانی کر لیتا ہوں۔۔

!!تم صرف میرے اس مجنوں بھائی کا خیال رکھو۔

ویرے ے ے ے۔!زینہ نے زچ ہو کر دانت پیسے۔۔

!اب بس کرو زینہ۔!اندر سے لڈو پھوٹ رہے ہیں۔

میں جا رہی ہوں اوپر انکا سارا سامان تیار کروں۔ تم امی کا دھیان رکھنا۔!زینہ نے لال بھبھوکا چہرے کے ساتھ بولا اور کمرے سے فوراً نکل گئی۔۔

اوپر روحیل کے کمرے میں پہنچنے پر روحیل کو نا پا کر سکھ کا سانس لیا۔۔

سب سے پہلے بستر کی چادر درست کی، پھر کھلی بوتل کا ڈھکن بند کر کے میز پر رکھا۔ روحیل کے موزوں کو سیدھا کر کے کونے میں پڑی کپڑوں کی ٹوکری میں ڈالنے کے لیے پلٹی تو روحیل ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے تھامے کمرے میں داخل ہوا۔۔

زینہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

وہ میں آپ سے معافی چاہتی ہوں پھپھو مکئی کی روٹی کے لئے رضامند نہ تھیں، میں نے کوشش تو کی تھی۔۔

زینہ نے سہمے لہجے میں روحیل کو صفائی پیش کی۔۔

تم سے کسی نے مکئی کی روٹی کا پوچھا ہے کیا۔؟؟ آپ نے بولا تھا کہ آپ نے مکئی کی روٹی کھانی ہے۔

وہ تو تمہاری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہا تھا۔۔

خیر ابھی خاموشی سے آؤ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا۔۔ روحیل نے ٹرے کو میز پر رکھا۔۔۔

!مجھے بھوک نہیں ہے۔

تمہیں بھوک کیوں نہیں ہے۔؟؟

بس کھانا بناتے ہوئے اسکی خوشبو سے بھوک اڑ گئی۔۔زینہ الماری کے پٹ کھولے کپڑوں کو الٹ پلٹ کرنے لگی۔۔

مجھے کوئی بہانا نہیں سننا ہے۔فورا سے پہلے آجاؤ ورنہ مجھے زبردستی کرنا بھی آتا ہے۔۔

روحیل سچی مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔

!!روحیل کی جان کو بھوک ہو یا نہ ہو، کھانا تو کھانا پڑے گا۔۔

روحیل نے جھپٹ کر زینہ کو اپنے حصار میں لے کر دیوار کے ساتھ پڑے صوفے پر لا بٹھایا۔۔

ضد کیوں کرتی ہو۔؟؟ مچلتی ہو اور پھر مجبوراً تمہیں میری بات ماننا پڑتی ہے۔!روحیل کی محبت پاش نظریں زینہ کے دل کی دھڑکنیں اتھل پتھل کرنے لگیں۔۔

اب مجھ خوبرو جوان کو گھورنا چھوڑ دو اور منہ کھولو۔!!روحیل نے چاولوں کی چمچ بھر کر زینہ کی طرف بڑھائی۔۔

!کیا تم نہیں چاہتی کہ میں اللہ کے حضور اجر کما سکوں؟زینہ میں بھی چاہتا ہوں کہ نیکیوں کا ذخیرہ کر لوں۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کو اپنی بیوی کے بارہ میں احسان اور اس کی عزت کرنے کی وصیت فرمائی ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لوگوں میں سب سے بہتر ہی اس شخص کو قرار دیا جو اپنی اہل عیال کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

تم میں سے سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے " لیے تم میں سب سے بہتر ہوں "۔۔(سنن ترمذی حدیث نمبر:3895؛ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر: 1977؛علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح سنن ترمذي میں صحیح قرار دیا ہے۔

اور بیوی کے ساتھ احسان اور اچھے سلوک کے بارہ میں جو سب سے بہتر اور خوبصورت ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ خاوند کا اپنی بیوی کو کھلانا اور اس کے منہ میں لقمہ ڈالنا یہ اس کے لیے

: صدقہ کا درجہ رکھتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آپ جو بھی نفقہ کرتے ہیں اس کا اجر ملتا ہے حتی کہ وہ لقمہ جو آپ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہیں وہ " بھی "۔۔(صحیح بخاری حدیث نمبر:6352)(صحیح مسلم حدیث نمبر:1628)۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

چمچ منہ میں لیتے ہی زینہ کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔

!چاولوں نے چٹکی کاٹی ہے جو رو رہی ہو؟؟ آج پہلی بار کسی کو کھانا کھاتے ہوئے روتے دیکھا ہے۔۔

روحیل آپ کو کیسے پتا چلا کہ میں یہاں پر ہوں۔؟؟میرا ہمدرد غمگسار بھائی جو میرے درد میں برابر کا شریک ہے، اس نے فورا

!!مجھے پیغام رسانی کر دی تھی۔۔

!اب خوش۔؟؟

آپ میرا اتنا خیال کیوں کرتے ہیں۔؟؟

جو لوگ دل کے قریب ہوتے ہیں، دل میں بسیرا کیے بیٹھے رہتے ہیں، بے پناہ کوشش کے باوجود بھی انکا خیال دل سے نہیں نکالا جا سکتا ہے۔۔

ان تمام گھنٹوں کے دوران میرا تمام دھیان تمہاری طرف لگا رہا ہے حالانکہ میں کام کر رہا تھا، پھر بھی تم

!!میرے حواس پر سوار تھی۔

!!کوشش تو بہت کرتا ہوں مگر پھر بھی تمہاری یہ من موہنی صورت آنکھوں کی پتلیوں پر قابض ہے۔۔

!!اب مجھے باتوں میں نہیں لگاؤ بلکہ سارا کھانا کھاؤ۔

!روحیل مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔

!!اچھا صرف مزید پانچ چمچے کھا لو پھر زبردستی نہیں کروں گا۔۔

کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔؟؟

!میں تم سے ناراض ہونا بھی چاہوں تو بھی ناراض نہیں رہ پاتا ہوں۔

!!میں خود سے کھالوں۔؟ نہیں تم صرف میرے ہاتھوں سے کھاؤ گی۔

!!مگر آپ چمچ کو لادلاد کر میرے منہ میں ڈال رہے ہیں۔!اتنے بڑے نوالے میں نہیں کھا پاؤں گی۔

اوہ میں تو اپنے کھانے والا انداز اپنائے ہوئے ہوں۔!روحیل ہنسا تو اسکے موتیوں کی طرح سفید دانت زینہ نے بہت قریب سے پہلی مرتبہ دیکھے۔۔۔

تمہیں پتا ہے میں نے پہلے کبھی بیوی کو کھانا کھلایا جو نہیں ہے۔!!مگر اب بہت جلد سیکھ جاؤں گا ان شاء اللہ۔

!!روحیل۔

!!جی روحیل کی جان۔

وہ مجھے آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں، مگر آپ یہ کھانا روکیں پلیز۔۔

!یہ آخری چمچ حلق سے نیچے اتارو پھر جی بھر کر باتیں کرو۔

یہ پانی بھی پی لو۔!روحیل نے ٹرے میں رکھا گلاس سامنے بیٹھی زینہ کی طرف بڑھایا۔۔

چند سپ لینے کے بعد زینہ نے گلاس ٹرے میں واپس رکھ دیا۔

اب بولو۔ !کیا کہنا چاہتی ہو۔ ؟؟

روحیل وہ بات دراصل یہ ہے کہ آپ میرے سے ناراض نہ ہوا کریں پلیز۔ زینہ نے دھیمے لہجے میں التجا کی۔۔

روحیل نے آگے بڑھ کر زینہ کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا۔

!!تم بیوقوف لڑکی سے میں ناراض نہیں رہ سکتا ہوں۔

تو وہ جو پہلے ناراضگی اور غصہ دکھا رہے تھے۔ ؟؟

وہ تو تمہیں بہادر بنانے کی ایک تدبیر تھی جو کارگر ثابت ہوئی ہے، میری زینہ میرے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کر رہی تھی۔

روحیل نے بولتے ساتھ زینہ کی پیشانی چوم ڈالی۔۔

زینہ کا چہرہ یکدم شرم سے لال ہو گیا۔۔

پتا ہے جب ایسے شرماتی ہو تو پہلے سے بھی زیادہ حیا کے رنگ تمہارے چہرے پر نمایاں ہو جاتے ہیں۔۔

مجھے پتا ہے تم جو کہنا چاہتی ہو مگر تم میں ہمت نہیں ہے کے کہہ سکو۔ !!یہی بات ہے نا۔ ؟؟؟

زینہ نے فوراً نظر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔

زینہ مجھے پتا ہے اس نئے رشتے کے کچھ حلال پاکیزہ تقاضے ہیں جنہیں پورا کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے، اسکی سب سے بڑی وجہ تمہاری پارسائی ہے، تمہاری حیا ہے اور پھر تم ذہنی طور پر خود کو تیار نہیں کر پا رہی ہو اور ویسے بھی تم اس نئے رشتے میں اچانک سے باندھ دی گئی ہو۔!!

زینہ مجھے تم سے محبت ہے مگر تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے۔!!

تمہیں اس رشتے کو قبول کرنے میں وقت لگے گا۔ اور میں تمہیں وقت دینے کے لیے تیار ہوں۔!!

اس رشتے میں حلال تقاضوں کے لئے جتنا وقت لینا چاہو لو میں کبھی بھی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گا۔۔

مگر خدارا مجھ سے ڈرنا چھوڑ دو۔!!

زینہ پھٹی پھٹی نظروں سے روحیل کی اس حقیقت شناسی پر حیران تھی۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا میں یہ سب سوچتی ہوں۔؟؟

زینہ میں ایک باشعور مرد ہوں اور شاید چہرہ شناس بھی ہوں۔!!

زیادہ نہ سہی اپنی معصوم بھولی بھالی زینہ کی نفسیات کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں۔۔!!

اب وعدہ کرو۔!!

کیا؟؟

!!مجھ سے ڈرو گی نہیں۔

!!کوشش کروں گی۔

کوشش نہیں بلکہ عمل بھی کرنا ہے۔روحیل نے آنکھیں پھیلائیں۔۔

روحیل کی باتیں سن کر گویا زینہ کے سینے پر پڑا بھاری پتھر سرک گیا۔۔۔زینہ نے لمبی سانس خارج کی۔

روحیل آپ کا بہت شکریہ۔!!زینہ نے دایاں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے بولا۔

!!آج سے میں آپ کی پکی والی دوست ہوں"۔"

!!نئ اور پکی والی سہیلی صاحبہ تمہارا بہت بہت شکریہ۔

روحیل نے زینہ کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگالیا۔۔

!!اب بس اتنا ہی کافی ہے۔!زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔!سمجھے ہیں۔؟؟

ہاہاہاہاہاہاہاروحیل کا فلک گیر قہقہہ بلند ہوا۔۔

!! سہیلی صاحبہ کی زبان بھی چلنے لگی ہے۔۔

!! سہیلی صاحبہ اپنی ہتھیلی دو۔

کیوں۔؟؟

!!!. ہتھیلی تو دو یار

زینہ نے روحیل کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔

روحیل نے جیب میں پڑا بٹوہ نکال کر زینہ کے ہاتھ پر رکھا اور اسکی ہتھیلی بند کر دی۔۔

یہ کیا ہے روحیل۔؟؟

!!یہ میری سہیلی بیوی کا جیب خرچ ہے۔

!!میں نے اتنے سارے پیسوں کا کیا کرنا ہے؟؟ روحیل مجھے ضرورت نہیں ہے۔!! آپ یہ پاس رکھ لیں۔

فزیو کے پیسے آپ پہلے سے ادا کر چکے ہیں، میرے کھانے پینے، اوڑھنے پہننے کی ہر چیز دستیاب ہے تو مجھے

!!ان پیسوں سے کیا کرنا ہے۔؟؟ میں کونسا آپ کی غیر موجودگی میں گھر سے باہر نکلوں گی۔

سہیلی بھی ہو اور بات بھی نہیں مانتی ہو۔؟ روحیل نے منہ لٹکا کر دہائی دی۔۔

زینہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔۔

کھکھلا کر ہنسنے سے چہرے کی لالی کے ساتھ چہرہ دمکنے لگا۔۔

!!اب بس بھی کر دو یار۔

روحیل دوبارہ ویسی شکل بنائیں پلیز۔!! زینہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

بس اب کافی ہو چکا ہے اب میرے کپڑے تیار کرو۔!! روحیل نے اپنی ہنسی دبا کر زینہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

روحیل دوبارہ ویسی شکل بنائیں پلیز۔!!زینہ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔

بس اب کافی ہوچکا ہے اب میرے کپڑے تیار کرو۔!!روحیل نے اپنی ہنسی دبا کر زینہ کے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

مچل کر ہاتھ چھڑاتی زینہ نے صوفے سے اٹھ کر الماری کے پاس کھڑے ہو کر دوبارہ قہقہوں پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کی مگر ناکام۔۔۔

زینہ تم پاگل ہو گئی کیا؟؟

پاگل ہوئی نہیں ہوں مگر آپ کی حرکتیں مجھے پاگل کر دیں گی۔۔۔زینہ کے قہقہے روحیل کو نہال کر گئے۔۔۔ کبھی چہرے کو ہاتھوں میں چھپاتی تو کبھی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کرتی۔

زینہ میں تمہیں پہلے یقین دہائی کروادیتا تو شاید ایسے حسین لمحات سے محروم نہ رہتا۔روحیل سوچ کر رہ گیا۔۔

پونی کی قید سے آزاد شدہ ریشمی زلفیں مچلتی زینہ کے معصوم سراپے کو چار چاند لگانے لگیں۔۔

معصوم بھولا چہرہ ہنس ہنس کر دمکنے لگا۔۔۔

صوفے پر براجمان روحیل زینہ کی ان نئی حرکتوں کو دیکھ کر اپنی آنکھیں خیرہ کر رہا تھا، پھر کچھ سوچ کر زینہ کی طرف لپکا۔۔

میری سانولی سلونی سی محبوبہ اس سے پہلے کہ میرے اٹل ارادے ڈگمگانے لگیں، اپنی کھنکتی ہنسی پر قابو پا لو۔

ارے ایسے ہی خواہ مخواہ اٹل ارادے ڈگمگائیں گے۔؟ ہمت ہے تو ہاتھ لگا کر دکھائیں۔!! زینہ نے سرعت سے ہاتھ چھڑا کر وسیع کمرے میں دوڑ لگا دی۔

!! تم تو آج مڈل پاس لڑکیوں والی حرکتیں کر رہی ہو۔

روحیل نے مسکرا کر بولتے ساتھ زینہ کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ روحیل کا کمرہ کھیل کا سماں باندھنے لگا۔

زینہ کبھی صوفے کے پیچھے چھپتی تو کبھی کرسی کے آگے پیچھے دوڑیں لگانے لگتی۔۔۔

نازک سی لڑکی روحیل کے ساتھ مقابلہ بازی پر اتر آئی۔۔

آپ پکڑ سکتے ہیں تو پکڑ لیں۔!! زینہ نے میز کی دوسری طرف سے روحیل کو للکارا۔

تم کیا سمجھتی ہو؟ میرے میں تمہیں پکڑنے کی صلاحیت نہیں ہے کیا۔؟؟

!! آپ کی صلاحیتوں کو ابھی دیکھ لیتی ہوں۔

زینہ نے روحیل کو چڑانے کے لیے منہ بنایا۔۔

اب تو تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ پاؤں گی زینہ۔!روحیل نے ایک چھلانگ سے میز کو پھلانگ لیا جبکہ دوسری طرف سے زینہ برق رفتاری سے کھلکھلاتی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر بھاگ گئی۔۔

اچانک سامنے سے آتی پھپھو کو دیکھ کر ہنسی کو بریک لگ گئے۔۔

فوراً ادب سے سلام کیا۔۔

پھپھو نے جواب کے بجائے ایک کڑی نظر زینہ کو سر سے پاؤں تک گھورا اور پھر دوسری گھوری سے دروازے کے بیچ میں کھڑے روحیل کو نوازا جس نے پھپھو کو کھڑے دیکھ کر اپنی پھرتیوں پر قابو پا لیا۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے۔؟؟؟

یہ گھر ہے یا اکھاڑا گاہ ہے۔؟؟

!!سیڑھیوں تک آپ لوگوں کے شور شرابے کی آوازیں جا رہی ہے۔

روحیل اس لڑکی کی تو عقل گھاس چرنے گئی ہے تم تو کچھ عقل سے کام لو۔!! پھپھو نے ناک بھوں چڑھائی۔۔

پھپھو کیوں ہر وقت خون جلاتی رہتی ہیں۔؟؟ ہم تو بس پکڑن پکڑائی کھیل رہے تھے۔۔!!روحیل نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔۔۔

!!شاباش اس عمر میں پکڑن پکڑائی کھیلتے ہوئے کتنے اچھے لگ رہے ہو۔

!!تم دونوں کو داد دینی پڑے گی۔!!واہ بھئی واہ۔

تو پھپھو پھر ساٹھ سال کی عمر میں پکڑن پکڑائی کھیلنی چاہیئے جب ایک ایک جوڑ اور ایک ایک ہڈی اپنی جگہ سے ہل چکی ہوتی ہے۔۔!

زینہ نے روحیل کی بات سن کر پھپھو کے خوف سے بمشکل ہنسی پر قابو پایا۔۔۔

!!بس تم سے کوئی باتیں بگھارنا سیکھ لے۔

!!پھپھو حقیقت تو ہے نا۔

آپ نے پکڑن پکڑائی کھیلنا ہے تو چلیں تینوں مل کر کھیل لیتے ہیں۔!روحیل نے بائیں آنکھ دبا کر پھپھو کو چھیڑا۔۔

بے ساختہ پھپھو کی ہنسی چھوٹ گئی جس پر فوراً قابو پانے کی کوشش کرنے لگیں۔۔

!!روحیل تم کسی دن میرے ہاتھوں سے پٹ جاؤ گے۔

ارے پھپھو جی نا جلایا کریں، بس میرے کمرے میں تشریف لے آئیں، آپ کو ہم دونوں مل کر بارہ چودہ سال کی عمر کی بچی بنا دیں گے۔!!

زینہ ہنوز گردن جھکائے روحیل کی باتوں پر محفوظ ہو رہی تھی جبکہ پھپھو کی مسکراہٹ گہری ہونے لگی۔۔۔

روحیل تم بہت نٹ کھٹ نہیں بنتے جا رہے ہو۔؟؟

ظاہر سی بات ہے پھپھو جب انسان کا نکاح ہو جائے تو پھر اندر کے ارمان باہر تو نکلتے ہیں نا۔!!روحیل نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔۔

!ویسے پھپھو اپنے نکاح کا بھی کوئی یادگار قصہ ہمیں سنادیں تاکہ ہم بھی کوئی عبرت پکڑیں۔

!چل پرے ہٹ۔

!!!باؤلا ہوا جا رہا ہے۔بڑا آیا عبرت پکڑنے والا۔

اور زینہ تم ادھر کھڑی کیا کر رہی ہو۔؟؟نیچے باورچی خانے میں جا کر سہ پہر کی چائے تیار کرو۔!پھپھو نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلا۔۔

!!چلو جی۔!!زینہ پھر میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلتا ہوں۔

تم کدھر جا رہے ہو۔؟؟

تم میرے ساتھ آؤ۔!!تم سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔۔

پھپھو بعد میں کر لیں گے نا ضروری باتیں۔!!روحیل ضروری باتوں کا سن کر دانت پیس کر رہ گیا۔۔

!!نہیں مجھے ابھی کچھ حساب کتاب کروانا ہے، فورا میرے ساتھ نیچے چلو۔

!!زینہ تم اچھی سی کڑک چائے تیار کرو بلکہ ساتھ کچھ پکوڑے بھی تل لو۔

!!جی پھپھو۔

زینہ نے خاموشی سے گردن جھکائے باورچی خانے کی راہ لی جبکہ روحیل دل مسوس کر رہ گیا۔۔

****************#Zaynah_Hayyat**********

دونوں بھائیوں کا سامان گاڑی میں رکھا جا چکا تھا، ڈرائیور گاڑی میں تیار بیٹھا دونوں کا منتظر تھا۔۔

زینہ کا دل عین رخصتی کے وقت ڈوبنے لگا، ایسے لگنے لگا جیسے دونوں بھائیوں کے گھر سے نکلتے ہی وہ غیر محفوظ ہو جائے گی۔۔

روحیل کے ساتھ گزارے چار دنوں کے اتار چڑھاؤ اور پھر اسکا حسنِ ظن زینہ کو کسی حد تک مطمئن کر گیا۔۔۔ زینہ نا چاہتے ہوئے بھی روحیل کی طرف سے ملنے والی توجہ اور محبت کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔

عاصم نے ماسی امی کے ساتھ الوداعی ملاقات کے بعد زینہ کو اپنے ساتھ لپٹا کر سر پر ہاتھ رکھا اور خوب تسلی دی۔۔زینہ کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔۔

زینہ تم پگلی ہو، ہم تو اپنا کام نپٹا کر بہت جلد لوٹ آئیں گے۔۔

گھبرانا بالکل بھی نہیں ہے۔زید بھی شاید چند دنوں میں چکر لگائے گا۔گھر میں ڈیڈ ہیں پھپھو ہیں اور ماسی امی بھی تو ہیں۔!

ویرے تم بہت یاد آؤ گے۔!!تمہاری وجہ سے مجھے کسی قسم کی کوئی پریشانی لاحق نہ تھی،میں اپنی تمام فکریں تمہارے کندھوں پر ڈال کر بے فکر تھی۔۔

پگلی صرف میرے کندھوں کی بات کرتی ہو اور جو میرے عقب میں بیٹھے پھپھو اور ڈیڈ کے ہمراہ محو گفتگو ہیرو صاحب ہیں انکا کیا بنے گا۔؟؟عاصم نے سرگوشی والا انداز اپنا کر زینہ کو چھیڑا۔۔

میرے بھیا کو ذرا نظر بھر کر تو دیکھو پورے ہیرو ہیں ماشاءاللہ،جہاں سے گزرتے ہیں،بس چھا جاتے ہیں۔۔۔!!

ویرےےےے۔!!زینہ رونا بھول کر عاصم کی حقیقت پسندی پر شرما کر اسے گھورنے لگی۔۔۔

اب دیکھو شرما کیسے رہی ہو۔!مان جاؤ کے میرے بھیا کے لیے آنسو بہائے جا رہے ہیں،میں تو بس پرائی شادی میں عبداللہ دیوانہ ہوں۔!!

زینہ کی آنسوؤں سے لبریز آنکھیں مسکرا اٹھیں۔۔

!!ایسے مسکراتی رہا کرو۔!!پریشان بالکل بھی نہیں ہونا،کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو فوراً ہمیں آگاہ کرنا۔

جی ان شاءاللہ۔!زینہ پھر غمگین ہونے لگی۔۔

!!اب بس میرے ساتھ لاڈیاں کم اور میرے بھائی کے ساتھ زیادہ لاڈیاں کرو پلیز۔

ویرے تم بہت شرارتی ہوتے جا رہے ہو۔!!زینہ نے ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا۔۔

یقین مانو تمہیں ایئرپورٹ ساتھ لے کر جاتے مگر آدھی رات کو ڈرائیور کے ساتھ تنہا کیسے واپس آؤ گی۔؟؟اب ڈیڈ اور پھپھو گھر سے الوداع کرنے کی پر زور کوشش کر رہے ہیں۔

بھیا میری بات سنیں۔!عاصم نے ادھر زینہ کے پاس کھڑے ہانک لگائی۔

روحیل مہمان خانے سے اٹھ کر کوریڈور میں عاصم کے پاس آن پہنچا۔

ہاں عاصم کیا بات ہے۔؟؟

وہ بھیا زینہ آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہے لہذا میں ڈیڈ اور پھپھو سے چند گھڑیاں گپ شپ کرتا ہوں۔

عاصم بولتے ساتھ نو دو گیارہ ہو گیا جبکہ زینہ کھلے منہ کے ساتھ عاصم کی پشت کو گھورنے لگی۔۔

جی بیوی صاحبہ فرمایئے خادم آپکی کیا خدمت کر سکتا ہے۔؟؟روحیل نے زینہ کے دائیں کان کے قریب جا کر سرگوشی کی۔۔

کککچھ بھی نہیں۔!زینہ بوکھلاہٹ کا شکار ہونے لگی۔۔ویر تو ویسے ہی چھیڑ خانیاں کرتا رہتا ہے۔۔

!!اچھا مجھے تو اسکی یہ چھیڑ خانیاں بہت بھاتی ہیں۔

!!ویسے میں نے صرف سرگوشی کی ہے، کوئی بم دھماکہ تو نہیں کرنے جا رہا ہوں۔

!! آپ ایسی دھماکوں والی باتیں نہ کریں مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اچھا تو یعنی میری فکر ستائے گی۔؟؟

!! ظاہر سی بات ہے آپ میرے شوہر ہیں۔

اور ویر میرا بھائی بھی تو ہے نا۔!! زینہ نے ہمت جمع کر کے بول دیا۔۔

! اگر تم صرف میرا نام بھی لے لیتی تو کوئی کبیرہ گناہ سرزد نہ ہوتا۔

!! خیر اس سے پہلے پھپھو ہمارے سروں پر آن دھمکیں فوراً بہترین طریقے سے مجھے الوداع بولو۔

زینہ جو شرم سے گردن جھکائے کھڑی تھی، نشیلی سوگوار آنکھوں کی جالر اٹھا کر روحیل کو یک ٹک دیکھنے لگی۔۔

اب کچھ بول بھی دو محبوبہ جی۔! یا پھر اپنی ان نشیلی آنکھوں سے مجھے پاگل کروں گی؟؟

روحیل اپنا بہت سارا خیال رکھیئے گا۔ مجھے آپ سے محبت تو ابھی نہیں ہوئی ہے مگر آپ کے حسنِ سلوک کی عادت سی ہونے لگی ہے شاید۔۔!!

!!! اچھا جی۔!! چلو شکر ہے فی الحال حسنِ ظن ہی سہی، کسی بات کی تو عادت ہونے لگی ہے میری زینہ کو۔۔

!! آپ کو میں اللہ کی رحمت کے سپرد کرتی ہوں۔

"اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ" 💖

میں تیرا دین اور تیری امانت اور تیرا خاتمہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔(حسن، سنن الترمذی:3442؛ سنن ابنِ ماجہ:2826)

اب میں بھی تمہیں دعا دوں؟؟رات کو جب نیند نہیں آئی تو دعا یاد کرلی تھی۔روحیل نے پرشوق نظروں سے زینہ کو شانوں سے تھام کر بولا۔۔

أَسْتَوْدِعُكَ اللَّهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ"(صحیح، سنن ابن ماجہ:2825، مسند احمد:2/403)"💖

(میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جسے سپرد کی ہوئیں چیزیں ضائع نہیں ہوتیں)۔

زینہ نے دھیمے لہجے میں آمین بول کر گردن جھکالی۔

بس۔؟؟روحیل نے زینہ کو چھیڑا۔

!نہیں ابھی ایک اور دعا ذہن میں آرہی ہے آپ کا دوران سفر کہیں بھی پڑاؤ ہو تو یاد سے پڑھنا۔

جی وہ کونسی دعا ہے۔؟روحیل نے زینہ کی ٹھوڑی پکڑ کر چہرہ اوپر کیا۔۔

کیا کر رہے ہیں؟؟کوئی دیکھ لے گا؟؟

!!آدھی رات کو یہاں پر کوئی بھی دیکھنے کے لیے نہیں بیٹھا ہوا ہے۔

!پھپھو آجائیں گی۔

!تم بے فکر رہو جب تک عاصم وہاں پر موجود ہے پھپھو وہاں سے ہل بھی نہیں سکیں گی۔

مگر آپ جہاز کے ذریعے جارہے ہیں کہیں آپ کی تاخیر سے جہاز اڑنہ جائے۔!زینہ کو جہاز کی پریشانی ستانے لگی۔۔

تم جہاز کے غم میں خود کو ہلکان نہ کرو اور وہ دعا بتاؤ جو بیچ میں ہی رہ گئی۔

!! جججی کہیں پڑاؤ ہوا تو یہ والی دعا پڑھنا۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ "(صحیح مسلم:2708)"💖

میں اللہ تعالی کے کامل کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے، پناہ میں آتا ہوں۔

زینہ نے تیزی سے دعا پڑھ کر چہرہ جھکالیا۔۔

!!بیوی صاحبہ اپنا مکھڑا اوپر اٹھائیں۔

یہ تمام دعائیں اپنی خوبصورت آواز میں ریکارڈ کر کے ووٹس ایپ کر دینا۔۔مجھے یہ دعائیں یکدم یاد نہیں ہوں گی لہذا میں موقع کی مناسبت سے اپنی محبوبہ کے ساتھ ساتھ دہراتا رہوں گا ان شاءاللہ۔

!!روحیل۔

!! پھپھو کی مہمان خانے سے آواز گونجی۔۔روحیل۔

!!جی پھپھو۔

بیٹا جلدی کرو۔!ایئرپورٹ پہنچنے کے لیے تم لوگوں کو ابھی نکلنا چاہیئے۔۔۔

جی پھپھو بس دو منٹ دیں۔!روحیل نے کوریڈور میں کھڑے کھڑے جواب دیا۔۔

زینہ مجھے ملو یار۔!!پتا نہیں یہ دو ہفتے کیسے کٹیں گے۔

زینہ کے آنسو نا چاہتے ہوئے بھی معصوم چہرے کو بھگونے لگے۔۔

زینہ۔!!رونا بند کرو۔!!ورنہ میں نہیں جاؤں گا۔!!میں تمہیں بول رہا ہوں ورنہ عاصم اکیلا جائے گا اور پھر پھپھو نے جو ہم دونوں کی چمڑی ادھیڑنی ہے وہ الگ داستان غم ہو گی۔۔

!!جلدی سے رونا بند کرو۔

زینہ نے پھپھو کے خوف کے مارے فوراً آنسو پونچھ ڈالے۔۔

یہ ہوئی نا ایک بہادر محبوبہ والی بات۔!روحیل نے زینہ کو اپنے حصار میں لے کر بھینچا۔روحیل کے کسرتی وجود سے اُٹھتی مہک زینہ کی سانسوں میں گھلنے لگی۔۔اس شخص کی موجودگی کا احساس اسکے جسم سے اٹھنے والی خوشبو سے ہو جاتا ہے۔میرپور چند گھنٹے بیٹھک میں گزار کر جانے والا یہ شخص اپنی پسندیدہ خوشبو کے باقیات چھوڑ گیا تھا۔۔۔زینہ روحیل کے ساتھ خاموشی سے لپٹی سوچ کر رہ گئی۔۔

اپنے آپ کو تنہا نہیں محسوس کرنا۔۔!میں اپنی بہت ساری یادیں تمہارے لیے چھوڑے جا رہا ہوں، تمہارے پاس وقت ہو گا، فرصت میں بیٹھ کر میری الماری میں پڑی ڈائری کو بغور پڑھنا۔

زینہ لکھ کر دیتا ہوں تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے گی ان شاءاللہ۔روحیل نے زینہ کی پیشانی پر مہر محبت ثبت کی اور دوبارہ سے بھینچ کر الوداعی نظروں سے خارجی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

! عاصم آجاؤ یار۔!! پھپھو ڈیڈ آپ لوگ بھی آجائیں۔

!زینہ تم اندر اپنے کمرے کی کھڑکی سے ہمیں جاتا دیکھ لو۔

!باہر نکلنے کے لیے تمہیں ڈرائیور کے سامنے دوبارہ حجاب لینا پڑے گا۔۔

جی ٹھیک ہے۔!زینہ نے مریل آواز میں حامی بھری۔۔

اچھا زینہ۔!تم کمرے میں چلی جاؤ اور ہمیں اجازت دو۔!عاصم نے قریب آتے ہی زینہ کے سر پر دوبارہ سے دست شفقت رکھا۔۔

جاؤ بیٹی تم آرام کرو۔!ارشاد صاحب بھی عاصم کی پیروی میں چلتے ہوئے آئے اور زینہ کو کمرے میں جانے کا عندیہ سنایا۔۔سب نکل گئے تو روحیل خارجی دروازے کے بیچ میں کھڑا دیکھتا رہ گیا۔۔

مرے مرے قدموں سے چلتی ہوئی زینہ دوبارہ پلٹی،روحیل کو اپنی طرف دیکھتا پا کر بے اختیار الوداعی ہاتھ اوپر اٹھ گیا۔دھیرے سے ہاتھ ہلاتی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔

روحیل نے لمبی سانس کھینچ کر باہر کا رخ کیا اور گاڑی کی طرف لمبے لمبے ڈگ بھرنے لگا۔۔

گھر کے باغیچے میں گھپ اندھیرے میں ٹمٹماتی بتیاں اداس سا منظر پیش کر رہیں تھیں۔۔

شاید باہر کے موسم کا تعلق اندر کے موسم سے جڑا ہوتا ہے۔۔

دھیرے دھیرے گاڑی سرکنے لگی اور پھر بڑے خارجی دروازے سے نکل کر نظروں سے مکمل طور پر اوجھل ہو گئی۔۔۔

زینہ کی آنکھیں بنا کسی تگ و دو کے برسنے لگیں۔ کمرے میں زیرو بلب کی روشنی میں امی زینہ کی آنکھوں کی برسات نہ دیکھ پائیں۔۔ زینہ میرے بچے گھر سے نکل گئے ہیں کیا۔؟؟

جی امی۔! زینہ نے فوراً آنسو رگڑ ڈالے۔۔

آجاؤ میری بچی سو جاؤ۔!! صبح پھر فجر کے لیے کیسے اٹھو گی۔؟؟

جی امی۔! آپ آرام کریں میں بس کچھ دیر میں سو جاؤں گی۔ کھلی کھڑکی کے پاس کھڑی زینہ باہر کی اداسی کو اپنے اندر اتارنے لگی۔۔

بز بز بز۔ میز پر پڑا فون تھرتھرایا۔

زینہ مجھے بہت یاد آرہی ہو یار۔! پتا نہیں دو ہفتے کیسے کٹیں گے۔؟؟ روحیل نے پیغام کے ساتھ ٹوٹا دل بھیجا۔۔

روحیل کا پیغام پڑھتے ہی زینہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ابھی صرف پانچ منٹ گزرے ہیں آپکو گھر سے نکلے ہوئے۔ !مسافر ہیں شدت سے دعائیں مانگیں قبول "

"ہوں گی ان شاء اللہ۔

!میں سونے جا رہی ہوں۔ !کل بات ہو گی۔

!خبر دار جو سوئی تو۔ !جب تک میرا جہاز اڑ نہیں جاتا تم سو نہیں سکتی ہو۔

!میں دعائیں جہاز میں بیٹھ کر مانگ لوں گا۔

دونوں طرف سے انگلیاں برق رفتاری سے پیغامات کی ترسیل میں مصروف عمل تھیں۔۔

! آپ کے جہاز اڑنے میں دو سے تین گھنٹے باقی ہیں روحیل، اس دوران رتجگے سے میں ضرور اڑ جاؤں گی۔

!تم میرے بغیر نہیں اڑ سکتی ہو۔

کیوں آپکی اڑان میں کونسے پر لگے ہیں۔؟؟؟

!!میری اُڑان میں محبت اور خلوص ہے نا محبوبہ زینہ بیوی عرف خشک مزاج۔

ہاہاہاہاہاہاہا زینہ ہنسی۔

! آپ مجھے باتوں میں الجھا رہے ہیں۔

!تو اور کوئی چارہ جو نہیں ہے۔

!شکر ہے پھپھو نہیں ورگرنہ پیغام رسانی پر بھی پابندی لگا دیتیں۔

!روحیل آپ کا علاج ہے ویسے۔! پھپھو آپ کو صحیح خوراک فراہم کرتی ہیں۔

تمہیں محبت نہیں ہے اس لیے ایسے بولتی ہو وگرنہ تمہارا جی چاہے پھپھو کو کسی کوٹھڑی میں بند کردوں۔

ہاہاہاہاہاہامیں آپ کے یہ نادر خیالات کل پھپھو کو بتادوں۔؟؟

!ہمت ہے تو بتا کر دکھاؤ۔

!میری ہمت کو چیلنج کر رہے ہیں۔؟کمرے میں پکڑن پکڑائی کے دوران پکڑ تو پائے نہیں ہیں۔

!ہاہاہاہاہاہاکوئی نہیں دبئی سے واپس آکر جیت میری ہی ہونی ہے۔

!!!بلی کے خواب میں چھیچھڑے وہ بھی باسی والے۔

!ہاہاہاہاہازینہ تم کتنی حاضر جواب اور شریر ہوتی جارہی ہو۔؟

جی آپ کی مبارک صحبت کا اثر ہوتا جارہا ہے۔

واوووووو۔!بہت خوب۔میں ابھی ڈرائیور کو بولتا ہوں گاڑی واپس موڑلے تاکہ تمہاری شخصیت کے

!اصل رنگ میری صحبت میں رہ کر نکھر جائیں۔

کس لئے مزید وقت کا ضیاع کروں۔؟

!جی نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔!شرافت سے سیدھے ائیرپورٹ جائیں اور جہاز میں سوار ہوں۔

اور میرا ویر کیسا ہے؟؟

عقبی نشست پر براجمان اونگھ رہا ہے۔۔

!تو آپ بھی اونگھ لیں۔ !کسی نے گردن پر تلوار رکھی ہوئی ہے کہ آرام نہیں کرنا ہے۔

محبوبہ صاحبہ کی یاد ستاتی ہے تو کیسے آرام کروں۔؟

!آپ اور آپ کی محبت گوئی روحیل۔

!ابھی تم یقیناً شرما رہی ہو گی۔

جانتے ہیں تو پھر پوچھتے کیوں ہیں۔؟؟؟

تمہیں بتانے کے لیے کہ میں تمہیں کتنی اچھی طرح جان چکا ہوں۔

آپ ماہر نفسیات ہیں۔؟؟

!اوروں کا تو پتا نہیں ہے مگر تمہاری نفسیات کو حفظ کر چکا ہوں۔

!میری نفسیات کو حفظ کے بجائے آخری پارے کی سورتیں حفظ کر لیں۔

ڈائری پڑھو گی تو تمام معلومات مل جائیں گے۔

!!اور دھیان سے وہ ڈائری پھپھو کے ہاتھ نہ لگ جائے زینہ۔

!!جی بہتر روحیل صاحب عرف شوہر جی۔

روحیل میری انگلیاں تھکتی جا رہی ہیں۔

کوئی بات نہیں ہے۔! صرف آج کے لئے اپنی انگلیوں کو جنبش دیتی رہو پھر پتا نہیں کل زندگی ہو گی بھی یا نہیں۔!

روحیلللللل۔!

آپ میرے ساتھ ایسی باتیں نہ کیا کریں پلیز۔!

کیوں۔؟ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔؟؟

روحیل محبت نہ سہی مگر آپ میرے شوہر ہیں، کچھ تو خیال کریں۔ میرا آپ کے سوا اس دنیا میں اور کون ہے۔؟

میں نا بھی رہا مگر میری باتیں، میری یادیں تمہارے ساتھ ہونگی"۔"

مجھے باتیں یادیں نہیں چاہیئے، مجھے صرف روحیل چاہیئے"۔"!

زینہ نے جذبات میں آکر لکھ ڈالا مگر فوراً پیغام کو حذف کر دیا۔۔

زینہ تمہارے حذف سے قبل ہی میں پیغام پڑھ چکا ہوں۔!

زینہ کی انگلیاں فون پر پھرتی سے چل رہیں تھیں کہ کھڑکی سے باہر کا منظر بدل گیا۔

اچانک خارجی دروازہ کھلا اور ایک بڑی گاڑی باغیچے کے ساتھ بنی روش پر آن رکی۔۔

اس وقت کون ہو سکتا ہے۔؟

کچھ دیر کے لئے زینہ کی انگلیاں تھم گئیں۔۔

زینہ کدھر چلی گئی ہو یار؟؟

!سو تو نہیں گئی ہو۔؟ مجھے جواب دو۔! مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

جی روحیل میں ادھر ہی ہوں۔

وہ بس۔۔۔۔۔۔

!سو تو نہیں گئی ہو۔؟ مجھے جواب دو۔! مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔

جی روحیل میں ادھر ہی ہوں۔

وہ بس گھر کے اندر ایک بڑی گاڑی داخل ہوئی ہے تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ اس وقت بھلا اور کون ہو سکتا ہے؟

کیسی گاڑی ہے زینہ۔؟؟

پتا نہیں کافی بڑی سی گاڑی ہے اور بس ابھی ابھی کوئی شخص گاڑی کے اندر سے نکلا ہے۔۔

!!ہائے اللہ یہ تو بالکل آپ جیسا دکھتا ہے۔ میرا مطلب ہے قد کاٹھ اور جسامت میں۔

اچھا میں چوکیدار کو فون کر کے پوچھتا ہوں، تم نے کہیں بھی نہیں جانا ہے۔! سمجھی ہو۔؟

!جی میں ادھر ہی ہوں۔

!چوکیدار ایسے تو کسی بھی ایرے غیرے کو گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت قطعاً نہیں دے گا۔

زینہ نے فون ہاتھ میں تھامے ہوئے لپک کر بند کنڈی کو ہاتھ لگا کر دوبارہ تصدیق کی۔

پیغام کے بجائے سکرین پر روحیل کا نام جھلملانے لگا۔

ہائے اللہ یہ تو فون کر رہے ہیں۔

!السلام علیکم۔

!جی روحیل۔

زینہ تم گھبراؤ نہیں یہ جیمی آیا ہے پھپھو کو اچانک خوش کرنے کا منصوبہ بنا کر آیا ہے، اسی لیے سب کو اپنی آمد سے بے خبر رکھا ہے۔۔

جیمی کون ہے روحیل؟؟

اوہ تمہیں تو بتایا ہی نہیں ہے یہ ہماری پھپھو کو اکلوتا بیٹا ہے جو آئے روز نئے نئے منصوبے تشکیل دیتا رہتا ہے۔۔

وہ تو ٹھیک ہے مگر وہ یہاں پر کتنا عرصہ ٹھہرے گا۔؟؟میرا مطلب میرے اس سے پردہ کرنے پر پھپھو ناراض نہ ہو جائیں۔؟

زینہ میری بات ذہن نشین کر لو۔! تم میری بیوی ہو، میری ذمہ داری ہو اور میں یہ حق کسی اور کو نہیں دوں گا کہ وہ تمہارے اوڑھنے پہننے کے طریقے سکھائے۔۔۔وہ چاہے پھپھو ہوں یا پھر کوئی اور تیسرا ہو، !!میری غیرت گوارا نہیں کرے گی کہ میری بیوی کو میرے علاوہ کوئی اور دوسرا دیکھے۔

!!تم جیسے پہلے نامحرم سے پردہ کرتی تھی، اب بھی ویسا ہی کرو گی۔

جی بہتر ہے۔۔۔زینہ نے دھیمے لہجے میں بولا مگر پھپھو کی نقطہ چینی اور عیب جوئی کی عادت پریشان کرنے لگی۔۔

اچھا میں فون بند کرتا ہوں، ہم ایئرپورٹ پہنچ چکے ہیں۔ چیک ان کے بعد رابطہ کرتا ہوں ان شاء اللہ۔۔

!!جی ان شاء اللہ۔

زینہ نے الوداعی کلمات کے بعد فون بند کر دیا، ساتھ ہی روحیل کا تحریری پیغام جھلملانے لگا۔۔

زینہ سونا نہیں ہے پلیز۔ ابھی ڈرائیور اور عاصم کی وجہ سے میں فون کال پر نہیں بول پایا ہوں، میں سامان وغیرہ سے فراغت کے بعد تمہیں کال کرتا ہوں۔۔

روحیل امی سو رہی ہیں، میں کوشش کروں گی تحریریں پیغام رسانی ہی کر لیتے ہیں۔

!!اچھا چلو ٹھیک ہے۔! سونا ہرگز بھی نہیں ہے۔

جی۔!زینہ فون ہاتھ میں تھامے دوبارہ کھڑکی کے پاس آن رکی۔دل میں آنے والی اگلی صبح اور اس آنے والے نئے مہمان کی فکر ستانے لگی۔۔

یا اللہ تو ہی پھپھو کا دل میری طرف سے نرم کر دے۔پہلے پھر بھی ویرے اور روحیل کا تھوڑا بہت لحاظ کر لیتیں تھیں، مگر اب تو مجھے کچا چبا جائیں گی۔۔چچا تو بس خاموشی سے پھپھو کی باتوں پر ہاں میں ہاں ملاتے رہتے ہیں۔۔

پتا نہیں نیا مہمان کہاں پر پڑاوٗ ڈال رہا ہے۔؟؟

کہیں پھپھو روحیل کے کمرے میں نا بھیج دیں۔ہائے اللہ اگر روحیل کی ڈائری پھپھو کے ہاتھ لگ گئی تو۔؟

زینہ کا خون خشک ہونے لگا۔۔ابھی آدھی رات کو اوپر جانا بھی مناسب نہیں ہے۔۔

روحیل آپ کے گھر سے رخصت ہوتے ہی میں کس قدر لاچار ہو گئی ہوں۔

روحیل اللہ کرے آپ سارے کام نپٹا کر بہت جلد لوٹ آئیں،شاید میں آپ کے بنا اکیلی نہیں چل سکوں گی۔حجاب کے دشمن میرے اوپر گدھ کی طرح ٹوٹ پڑیں گے۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی زینہ کی آنکھیں مینہ برسانے لگیں۔۔

کھڑکی سے آتے تازہ ہوا کے جھونکے زینہ کے اندر کی حبس کو بھی نا مٹا سکے۔۔

باغیچے میں پھیلا سناٹا اور روش پہ کھڑی گاڑی نئے آنے والے کی مالی حیثیت کو اجاگر کرنے لگی۔۔۔

یقیناً مالدار بندہ ہے جبھی تو بادشاہوں کی طرح دندناتا ہوا گھس آیا ہے۔۔

سوچوں میں گھری زینہ نے جھرجھری لی، شاید ہوا میں پھیلی خنکی اندر کے رنجیدہ جذبات کو ٹھنڈا کر دے مگر نم آلود آنکھیں ہواخوری سے گریزاں ہونے لگیں۔ زینہ نے آگے بڑھ کر کھلی کھڑکی کے پٹ کا گلا گھونٹ دیا۔ کمرے میں مکمل سناٹا چھا چکا گیا۔ گاہے بگاہے امی کی بھاری سانسیں کمرے میں ارتعاش پیدا کرتیں۔

مسلسل کھڑے رہنے سے ٹانگیں شل ہونے لگیں، آج کی رات نیند تو گویا روٹھنے کا تہیہ کیے بیٹھی تھی۔۔

تھکے ماندے قدموں سے بستر کا رخ کیا اور دھیرے سے امی کی بائیں جانب نیم دراز ہو گئی۔۔

نجانے دل روحیل عاصم کے چلے جانے پر اداس تھا یا پھر اس نئے آنے والے کی آمد پر خوفزدہ تھا بہر حال جو بھی تھا زینہ کے کڑے امتحان کا وقت دستک دینے لگا۔۔۔

گہری سوچوں میں گم زینہ اچانک فون کی تھرتھراہٹ پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ روحیل کا پیغام دیکھ کر دل میں اطمینان سا اتر آیا۔

زینہ سو گئی ہو۔؟؟

نہیں تو۔! میں آپ کی منتظر تھی۔

اچھا۔! مجھے اچھا لگا ہے کہ تم میری منتظر تھی مگر ساتھ میں تمہاری نیند بھی خراب ہونے پر افسوس ہے۔

نہیں آپ پریشان نہ ہوں۔ نیند کا کیا ہے روزانہ رات کو سوتی ہوں ایک دن نہ سوئی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔!

اچھا۔! اسکا مطلب ہے پتھر دل پر محبت کی پھوار برسنے لگی ہے۔؟؟

محبت کا تو نہیں پتا البتہ آپ کی غیر موجودگی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔!

ہائے زینہ۔! تمہارا یوں اپنے جذبات کی عکاسی کرنا مجھے بہت اچھا لگا ہے۔۔۔! امید ہے میری غیر موجودگی ہی تمہارے ان سوئے جذبات کو اجاگر کرے گی ان شاء اللہ۔۔

شاید ایسا ہی ہو۔! قبل از وقت کچھ کہا نہیں جا سکتا ہے۔

زینہ ظالم محبوبہ دل رکھنے کے لیے ہی پردیسی شوہر کو ہاں بول دیتی۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا پردیسی شوہر اتاولے کیوں ہوئے جا رہے ہیں۔؟؟

روحیل آپ سے کچھ پوچھوں۔؟

ہاں بولو۔!

یہ آپ کا پھپھی زاد کس ذہنیت کا مالک ہے۔؟ میرا مطلب ہے یہ بھی حجاب کے خلاف زہر اُگلتا ہے یا پھر اللہ کا تھوڑا بہت خوف رکھتا ہے۔؟؟؟

زینہ تم سے پہلی ملاقات پر جیسے میں تھا بالکل ویسے ہی اس جیمی کی سوچ ہے۔۔! مگر تم پریشان نہ ہو، مجھے امید ہے جیسے میری زینہ نے مجھ جیسے اکڑو کو زیر کیا تھا ایسے ہی اس سے بھی پہلو تہی کرنے میں کامیاب رہے گی، اسکی کسی بات کو دل پر مت لینا اور پھپھو کے ناجائز مطالبات پر کان نہ دھرنا۔ تم وہی کرنا جو تمہیں شریعت حکم دے رہی ہے۔۔! اپنے فرائض نبھا کر اپنے کمرے میں قیام پذیر رہنا۔!!

جی میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔! جب تک مہمان گھر پر موجود ہے مجھے بہت محتاط ہونا پڑے گا۔۔

اور ہاں ڈائری ماسی امی کے دوائیوں والے دراز میں رکھی پڑی ہے۔ جب میں ان سے ملاقات کے لیے آیا تھا تو ادھر چھپانے کے لیے علاوہ اور کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔

روحیل۔!!

جی روحیل کی جان۔!!

روحیل شکر ہے آپ ڈائری یہاں پر چھوڑ گئے ہیں وگرنہ میں تو گزشتہ ایک گھنٹے سے ہلکان ہوئے جا رہی تھی کہ اگر پھپھو نے مہمان کو آپ کے کمرے میں بھیج دیا تو میرا کیا بنے گا۔؟

زینہ جیمی کا کمرہ عاصم کے کمرے کے ساتھ والا ہے جہاں پر وہ ہمیشہ سے آکر ٹھہرتا رہا ہے۔۔۔ تم پریشان نہ ہو۔۔

جی بہتر۔۔

پر آپ ڈائری کا پہلے بتاتے تو میں فضول میں جلنے کڑھنے کے بجائے آپکی تخلیقی صلاحیتوں سے مستفید ہوتی رہتی۔

بیوی صاحبہ آپ کا پہلا شکوہ سن کر دل میں خواہش ابھری ہے کہ آپ کے چہرے مبارک کا دیدار کروں۔۔

!آپ بھی نا۔

کیا میں بھی۔؟؟

فوراً پٹڑی سے اتر کے کچی شاہراہِ پر کلا بازیاں لگانا شروع کر دیتے ہیں۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا روحیل نے جوابی کارروائی کی۔

ابھی ہنس رہے ہیں۔؟

تو اور کیا رو دوں۔؟؟ زینہ یار باتوں باتوں میں 45 منٹ گزر گئے ہیں۔۔

آپ کے تو 45 منٹ میرے ساتھ محوِ گفتگو رہ کر گزر رہے ہیں، میرے ویر کا کیا حال ہو رہا ہو گا؟؟

!تمہارا ویر بھی موبائل پر گیم کھیلنے میں غلطاں ہے۔۔

اچھا زینہ ابھی ہمیں طیارے میں سوار ہونے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ میں سوار ہوتے ہی تمہیں آگاہ کرتا ہوں۔!

جی بہتر۔!!

کہیں نہیں جانا زینہ !

میں کہیں نہیں جا رہی ہوں روحیل .!!!

زینہ نے پیغام رسانی کے فورا بعد سر دبیز کشن پر ٹکالیا۔۔۔

آنکھوں کے بے لگام جذبات گال بھگونے لگے۔۔

سمجھ سے باہر تھا کہ اس شخص سے محبت ہو چکی ہے یا پھر ہونے جا رہی ہے۔؟

اسکی دوری مجھے کیوں رلا رہی ہے۔؟

شاید میں نامحرم کی آمد پر پریشان ہوں۔؟

سوچوں کے گھوڑے تھک ہار کر ایک نقطے پر رکنے لگے۔۔روحیل کا حسنِ سلوک ہے زینہ جو تمہیں اسکی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔۔۔

یا پھر نکاح کے اس پاکیزہ بندھن میں اس قدر طاقت ہے کہ نا چاہتے ہوئے بھی دل اس محرم کی طرف کھچا چلا جا رہا ہے۔۔

زینہ نے خود کو طفل تسلیاں دیں جبکہ دل آنے والے نئے امتحان پر خائف تھا۔۔

زینہ ہمارا طیارہ اڑان بھرنے لگا ہے لہٰذا میں فون بند کرنے لگا۔ !اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ !اور میں نہ !!سنوں کے تمہاری نشیلی آنکھیں میرے فراق میں آبدیدہ ہو رہی ہیں۔

پڑھتے ہی زینہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی، روحیل آپ کو کیا پتا زینہ کی آنکھیں آپ کے فراق میں ابھی سے شکوہ کناں ہیں۔ زینہ سوچ کر رہ گئی۔۔

روحیل میں آپ کو مسنون اذکار ریکارڈ کر کے بھیجتی ہوں، دوران سفر انہیں دہراتے رہیے گا۔

ہاں نا۔ جلدی سے بھیجو میرے پاس صرف پانچ منٹ ہیں۔

جی بہتر۔ !زینہ اپنی شیریں مدھم آواز میں اذکار مسنونہ ریکارڈ کرنے لگی۔۔یکے بعد دیگرے پیغام صوتی بھجوا کر الوداعی سلام بھیجا۔۔۔

زینہ تم مجھے بہت عزیز ہو، اپنا ڈھیر سارا خیال رکھنا۔ !تمہاری محبت کا طلبگار روحیل ارشاد۔ الوداعی پیغام ملتے ہی چند لمحوں بعد روحیل آف لائن ہو گیا۔۔۔

پیغام پڑھتے ہی زینہ کا دل گویا کسی نے مٹھی میں لے لیا۔۔۔

فوراً آنسو صاف کر کے وضو کے لیے چل دی۔۔

اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز اپنے روحیل کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگنے لگی۔

روحیل ڈائری تو شاید دور کی بات ہے مجھے شاید آپ سے محبت ہو چکی ہے۔ اللہ نے میرے دل کو آپ کی طرف مائل کر دیا ہے۔۔۔ شاید آپ کی دعاؤں میں میری دعاؤں سے زیادہ شدت ہے۔؟ زینہ نے جائے نماز کو سمیٹا تو عقب سے امی کی آواز آئی۔۔

!زینہ۔

!جی امی۔

بیٹی ابھی جاگی ہو۔؟ فجر طلوع ہو چکی ہے کیا۔؟؟

ارے نہیں امی فجر میں ابھی گھنٹہ بھر باقی ہے اور مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو سوچا نوافل ادا کر لوں۔۔

جیتی رہ میری بچی۔! اللہ تجھے دنیا و آخرت کی خوشیاں نصیب کرے آمین۔

ماں کی مامتا نے جوش مارا اور زینہ دعائیں سمیٹنے لگی۔۔

****************#Zaynah_Hayyat**********

زینہ یہ تم کیا بھوت بنی پھر رہی ہو؟؟ باورچی خانے میں بھی بھلا کوئی برقعہ پہن کر آتا ہے۔؟؟

!!!نرالے اسلام پر چل نکلی ہو لڑکی۔

اب زینہ پھپھو کو کیا بتاتی کہ اگر آپ کا بیٹا شرعی حدود و قیود کا پابند ہوتا تو وہ کبھی بھی اس دہری اذیت سے دوچار نہ ہوتی۔۔ زینہ دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

زینہ کی امید کے مطابق پھپھو کے کچوکوں کا آغاز ہو چکا تھا۔۔

!! جیمی کا ناشتہ میں خود بناؤں گی تمہیں تو ٹھیک سے انڈا فرائی کرنا بھی نہیں آتا ہے۔

جی پھپھو۔! زینہ نے آنسو پیتے ہوئے فرائی پین پھپھو کو پکڑا دیا۔۔۔

گھر آئے مہمان کی آؤ بھگت کا سلیقہ بھی سیکھ لو۔

زیادہ نہ سہی میرے بیٹے کو جھوٹے منہ سلام ہی بول دو لڑکی۔! تم تو یہی چاہتی ہو میرا میکہ چھوٹ جائے

!! اور تم اکیلی یہاں پر اپنی شدت پسندی کا پرچار کرتی پھرو۔

پھپھو قطعاً ایسی بات نہیں ہے۔ روحیل کے حوالے سے آپ مجھے بہت عزیز ہیں۔ اور جہاں تک بات جیمی بھائی کی ہے تو میں چچا کی موجودگی میں انہیں سلام بولنے جاؤں گی ان شاءاللہ۔۔

! آئے ہائے تیرے یہ نخرے۔

چچا کی غیر موجودگی میں کیا وہ تم پری کو ہڑپ کر جائے گا۔؟؟

پھپھو جان بات ہڑپ کی نہیں ہے، بات اصول وضوابط کی ہے۔! میں کسی بھی غیر محرم سے تنہائی میں نہیں ملتی ہوں۔!!۔

اے کونسا نا محرم۔؟؟ میرے بچے کے اوپر ابھی سے الزام تھوپنا شروع کر دیا ہے، ابھی تو اس بیچارے

! کے جہاز کے چکر بھی نہیں اترے ہیں اور تمہاری گل افشانیاں عروج پر ہیں۔۔

پھپھو آپکو غلط فہمی ہو رہی ہے، میرا وہ مطلب نہیں تھا جو آپ سمجھ رہی ہیں۔ زینہ نے آنسو پیتے ہوئے لاچارگی سے اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔۔

مگر روحیل کی پھپھو ہی کیا جو حجاب پر کاری وار کرنے سے گریزاں رہے۔۔

بے دھیانی میں چولہے پر ابلتی چائے پتیلی سے ابل کر گرنے لگی۔۔

اے لڑکی چائے کے سر پر کھڑی ہے اسکے باوجود تیرا دماغ ٹھکانے پر نہیں رہتا ہے۔ سر کو ہر وقت ڈھانپ ڈھانپ کر تیرا دماغ ناکارہ ہو چکا ہے۔۔

پھپھو نے غصے میں بولتے ہوئے زینہ کو گھورنا واجب سمجھا۔۔

زینہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے چولہا فوراً بند کیا اور ابلیتی چائے میں بڑا چمچ چلانے لگی۔۔

!!اب ادھر کھڑی چائے کو نہ گھورو لڑکی۔!! چائے کو چائے دانی میں چھان کر میز پر رکھ کر آؤ۔۔

بڑی بیگم صاحبہ میں چھوڑ آتی ہوں چائے۔!! برتن دھوتی شریفاں نے ہاتھ روک کر اپنی خدمات پیش کیں۔۔

نہیں نہیں تم رہنے دو۔! گھر کی بڑی بہو ہونے کے ناطے سے اس کا فرض ہے کہ گھر آئے مہمانوں کی دیکھ بھال کرے۔۔!

جی بیگم صاحبہ۔!شریفاں اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔ جبکہ زینہ کسی ربورٹ کی طرح پھپھو کے اشاروں پر کام کر رہی تھی۔۔

چائے دانی ٹرے میں رکھ کر ساتھ میں کیک بسکٹس سجانے لگی۔۔

لڑکی جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ۔!میر ابیٹا کب سے میز پر ناشتے کا منتظر ہے۔

شریفاں تم دو منٹ بعد ابلتے انڈے چھیلو۔!جیمی پروٹین ڈائٹ ہر اکثر رہتا ہے تو شاید وہ فرائی انڈے کے بجائے ابلا انڈا کھانا پسند کرے۔۔

!جی بیگم صاحبہ۔

اور تم یہاں پر کھڑی کیا کر رہی ہو۔؟

پھپھو میں نقاب درست کر رہی ہوں۔!زینہ نے دھیمے لہجے میں ادب سے جواب دیا۔

!!!ہونہہ نقاب۔

!تو میرے بیٹے سے بھی پردہ کرو گی؟جو سال میں نجانے کتنے چکر اپنے ننھیال کے لگاتا ہے۔

!! جججججی پھپھو۔

چلو میں بھی دیکھتی ہوں کتنا عرصہ تک تمہارا یہ پردے کا ڈھونگ رچے گا۔چند ماہ میں گرمیاں آرہی ہیں !۔!دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا لڑکی۔

چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے یہاں پر کھڑی اسے شربت بنا کر لے جاؤ گی۔؟؟

!نننہیں پھپھو

!میں آپ کے ساتھ چل رہی ہوں۔

ہاتھوں کی لرزش پر قابو پاتے ہوئے زینہ نے ٹرے تھام لی۔۔

باورچی خانے سے ملحقہ کمرے میں بارہ افراد کا اکھٹے بیٹھ کر کھانے کا انتظام موجود تھا۔۔ایک شاہانہ بڑا شیشے کا مستطیل میز جس کے چاروں اطراف شاہی انداز میں بچھی کرسیوں پر براجمان دو افراد کو دیکھ کر خوف سے زینہ کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔۔

زینہ کو دیکھتے ہی ارشاد صاحب کرسی سے کھڑے ہو گئے۔۔

!آؤ آؤ زینہ بیٹی۔

!اس سے ملو یہ جیمی ہے شمیم کا اکلوتا بیٹا اور میرا عزیز ترین بھانجا۔۔۔

زینہ نے ہاتھوں میں تھامی ٹرے کو میز پر رکھا اور جھکی گردن سے سلام بولا۔۔ جبکہ مہمان بے باک نظروں سے زینہ کے حجاب میں چھپے جسم کو سر سے پاؤں تک گھورنے لگا۔۔۔

ماموں یہ کیا؟؟ کیا یہ روحیل کی بیوی ہے۔؟؟

بڑی حیرت کی بات ہے، اتنی پڑھا لکھا بندہ ہے اور اس طرح کی دقیانوسی خیالات کی لڑکی بیاہ کر لے آیا۔

جیمی نے بولتے ساتھ بڑا قہقہہ لگایا۔۔

ارے نہیں بیٹا۔ ہماری زینہ تعلیم یافتہ، سلجھی ہوئی بچی ہے ماشاء اللہ۔

ارشاد صاحب نے ہنوز کھڑی زینہ کے سر پر دست شفقت رکھا۔۔

ماموں پھر بھی کتنا (اوکورڈ) عجیب لگتا ہے نا۔ ؟؟؟

زینہ کا جی چاہا اس دو ٹکے کے ذہن والے کے سر پر گرم چائے انڈیل دے اور پوچھے کہ جہنم کی گرمی کا اندازہ کر کے بتاؤ جو تم اس وقت بیٹھے اللہ کے حکم کی دھجیاں فراغ دلی سے بکھیرتے پھر رہے ہو۔!

تاڑو سا جیمی زینہ کو دنیا کا بد صورت ترین شخص لگنے لگا۔ زینہ گردن جھکائے اس ہتک آمیز ماحول سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔

چچا جان میں نے امی کو ناشتہ کھلانا ہے، مجھے اجازت دیں۔

ہاں ہاں بیٹی جاؤ امی کو ناشتہ کھلاؤ اور خود بھی سیر ہو کر کھانا۔! ارشاد صاحب نے لاڈ سے اپنی بہو کو اجازت نامہ جاری کر دیا۔۔۔

پھپھو نے منہ مروڑا۔۔۔ جبکہ انکا تاڑو بیٹا بھی گردن موڑے بنا نہ رہ سکا۔۔

امی کے ناشتے سے فراغت کے بعد فوراً روحیل کی چھوڑی گئی ڈائری کھول لی۔۔

پہلا صفحہ پلٹتے ہی خوش خطی سے تحریر کردہ جملے اپنی طرف کھینچنے لگے۔۔

"ڈائری لکھنا میری زندگی کا کبھی بھی شیوہ نہیں رہا ہے مگر اس لڑکی نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں اپنے جذبات و احساسات کو کاغذ قلم کے سپرد کر دوں۔۔

دسمبر کی وہ سہ پہر میری زندگی کی کایا پلٹ گئی، نجانے اس لڑکی کی آنکھوں میں کیا تھا جو مجھ جیسے دل پھینک مرد کو سوچنے پر مجبور کر گیا۔

میں جو اسے اپنی اور اپنے دوستوں کے لئے تر نوالہ سمجھ کر شکار کرنے نکلا تھا، وہ مجھے مسمار کر گئی، وہ تو ساحرہ نکلی۔

منیب کے بے پناہ اصرار پر بھی میں نے اسے جانے دیا۔۔

اپنے اندر کے حیوان کو قابو کرنے کے چکر میں، میں اسے اسکی رنگت کے طعنے دینے لگا حالانکہ اسکی نشیلی آنکھوں کی کشش اور اسکے چہرے کی معصومیت، اسکے ڈھکے پاکیزہ وجود کی بناوٹ میرے سے پوشیدہ تو نہ تھی۔۔۔

مجھے نہیں خبر کیوں وہ لڑکی مجھ جیسے سخت جان مرد کے اعصاب پر سوار ہو گئی۔؟؟ شاید اس کے ساتھ اللہ کی مدد تھی جو مجھ جیسے آوارہ مزاج کو رحم کرنے پر آمادہ کر گئی۔۔۔

اس کی بے بسی اپنے عروج پر تھی مگر میں اپنی مردانگی دکھانے کے لیے ہر حد پار کرنے کے لیے تیار بیٹھا تھا نجانے ان چند لمحوں میں مجھے کیا سوجھی اور میں نے اسے آزادی کا پروانا تھما دیا۔۔

وہ تو چلی گئی مگر میری دنیا آباد کر گئی۔۔ میرا دل اس کی طرف کھنچنے لگا۔۔ منیب اور دوستوں کے ہمراہ کھوکھلی ہنسی ہنستا میرا چہرہ اس کی پارسائی کے طمانچے سہنے لگا۔۔۔

مجھے نہیں خبر یہ سب اللہ کی طرف سے تھا یا پھر اس لڑکی کے ساتھ ملاقات ایک حادثہ تھی۔

آئے روز منیب سے اس کے قصے سن سن کر کان پک گئے تھے، سوچا تھا جیسے ہی سامنے آئے گی اسکا غرور اس کے جسم سے لطف اندوز ہو کر پاش پاش کر دوں گا۔۔۔

اسکا غرور تو توڑ نہ پایا مگر خود پاش پاش ہو گیا۔۔

اسی ایک گھڑی میں مجھے زینہ حیات سے محبت ہو گئی۔۔۔

میں ہر ڈال کا بھنورا منیب سے بھی چھپانے لگا۔۔۔ منیب کے بارہا اصرار پر بھی اسکی ویڈیو اپلوڈ نہ کر پایا۔۔۔ زینہ صفحات پلٹتی چلی جارہی تھی اور ہر نیا صفحہ نئی داستان سنا رہا تھا۔۔۔

میں ہر ڈال کا بھنورا منیب سے بھی چھپانے لگا۔۔۔ منیب کے بارہا اصرار پر بھی اسکی ویڈیو اپلوڈ نہ کر پایا۔۔۔ زینہ صفحات پلٹتی چلی جارہی تھی اور ہر نیا صفحہ نئی داستان سنا رہا تھا۔۔۔

بہت سوچ بچار کے بعد منیب کو اس سے معافی تلافی پر رضامند کیا کہ شاید میرے اس بے کل دل کو قرار مل جائے مگر ہنوز وہی تشنگی اپنے حصار میں لیے ہوئے تھی۔۔

منیب کی وفات کے بعد تو ایسے لگنے لگا جیسے اس لڑکی کی بد دعائیں ہمارا پیچھا کرتی رہیں ہیں، جیسے ہمیں اسکی آہ لگ گئی ہے۔۔ اور اسکی آہ وزاری کی زد میں سب سے زیادہ میں بد ذات خود آیا ہوں، میری توراتوں کی نیند اڑ چکی ہے۔

رتجگوں کی سزا میں افاقے کے لیے کام کی شفٹ دن کے بجائے رات کو کرنے لگا ہوں، بار بار دماغ بھٹک جاتا ہے، لیپ ٹاپ کی سکرین پر کھلے ونڈوز دھندلانے لگتے ہیں۔

میں کیسے اس لڑکی کو یقین دلاؤں کے مجھے اسکے ساتھ کیے گئے ظلم کی سزا اللہ کے بہترین عدل کے مطابق مل رہی ہے، میری بھوک اڑ چکی ہے۔۔ کان سائیں سائیں کرنے لگے ہیں، سینے کی جکڑن بڑھتی چلی جا رہی ہے، ڈیڈ میرے ہر وقت ٹپ ٹاپ حلیے کے بجائے اجڑی حالت پر پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ آئے روز میرے سے پوچھ تاچھ کرتے ہیں مگر میرے پاس انہیں بتانے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا کیوں کہ میں نے ابلیس کے راستے کا انتخاب خود کیا ہے۔۔

اب رنگ و بو کی محفلوں میں میرا دل نہیں لگتا ہے، حسین و جمیل دل لبھاتی لڑکیاں میرے سامنے ایک زانیہ، بدکار کے سوا کوئی اہمیت نہیں رکھتی ہیں، مجھے ایسی لڑکیوں سے گھن آنے لگی ہے جبکہ چند ہفتے قبل میں بھی اسی آوارگی کا دلدادہ تھا۔۔۔ میں زانی تھا، میں بدکار تھا۔

آئے دن میرے بستر کی رونق بننے والی ایک نئی دوشیزہ ہوتی تھی۔ میری ایک گہری مسکراہٹ اور ایک جملہ ان امیر زادیوں کے لئے حرف آخر کی حیثیت رکھتا تھا۔۔ میری موہنی صورت پر مرنے والی یہ بیوقوف لڑکیاں اپنے آپ کو میرے سامنے کسی نئے کھلونے کی طرح وار دیتی تھیں۔۔

آخری جملے پڑھ کر زینہ کی آنکھیں چھلکنے لگیں، دل پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی مگر ہمت و حوصلے کو برقرار رکھتے ہوئے ڈائری میں مقید حقائق کو جاننے کی چاہ میں مطالعہ جاری رکھا۔۔۔

اگلا صفحہ پلٹا:

روزانہ اسکا ویڈیو دیکھتا ہوں تو پچھتاووں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہوں، میری نظر میں دنیا کی حسین ترین لڑکی اس پارسا زینہ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی ہے۔ میری دعا ہے کہ میں کسی طرح اس لڑکی کو اپنا حال دل سنا سکوں۔۔

اس کی یونیورسٹی آج بھی گیا، اسے دیکھا تھا مگر اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں کر پایا۔۔ اسکی پارسائی کا رعب میرے گناہوں پر حاوی ہو جاتا ہے، اسکے کردار کا نور میری سیاہ کاریوں پر غالب آجاتا ہے۔

اب ارادہ یہی ہے کہ روزانہ اسے یونیورسٹی میں فاصلے پر رہ کر دیکھ تو آیا کروں۔۔

زینہ کا تجسّس بڑھنے لگا دھڑکتے دل کے ساتھ اگلا صفحہ پلٹا۔۔

روز دیکھتا ہوں اور دل میں کسک اٹھتی ہے کہ کاش میں اس لڑکی کو پالوں۔۔

اپنے گناہوں کی توبہ دن رات کرتا ہوں، اسلام آباد میں رنگ و بو کی محفلوں کو چھوڑ کر زیادہ وقت میرپور میں گزارنے لگا ہوں۔ماموں کے چھوڑے گئے ترکے نے میرے لیے اس شہر میں قیام کو آسان بنا دیا ہے ورنہ ڈیڈ کا روز کریدنا میرے چھکے چھڑا دیتا۔۔ ایسے لگتا ہے جیسے اسکی اس شہر میں موجودگی مجھے تقویت بخشتی ہے۔۔۔

ساری رات آنکھوں میں کٹتی ہے اور آج سالوں بعد فجر کی باجماعت ادائیگی کی توفیق ملی ہے۔۔

میں ایک پتھر دل انسان کی اللہ کے حضور سجدوں میں ہچکیاں بندھ گئیں۔۔۔

اللہ کے حضور گردن جھکی تو دل کا غبار نکلا ہے، اب میں خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگا ہے، آج شاید اس پارسا شہزادی سے بات کرنے کی ہمت پیدا کر سکوں۔

روزانہ کوشش کرتا ہوں مگر ناکام رہتا ہے۔۔۔

!!زینہ بچی آج کمرے میں کیوں بیٹھی ہو؟ جاؤ کوئی کام کاج کرو میری بچی۔

میں ناشتہ کر چکی ہوں کچھ دیر بعد فزیو آ جائے گا۔۔۔

زینہ امی کی پکار پر چونک کر پلٹی۔۔

امی روحیل کے پھپھی زاد جیمی رات کو اچانک آئے ہیں تو پھر میں انکے سامنے سارا دن حجاب میں تو نہیں گھوم سکتی ہوں۔

اے بیٹی سسرال کا معاملہ ہے،ماں کے گھر کی بات اور تھی، تم اپنا ایڑھی چوٹی کا زور لگا کر اپنی بات منوا لیتی تھی مگر سسرال میں رہتے ہوئے انکی منشاء کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔

پھپھی مہمان بن کر میکے آئی ہے، نجانے کتنے دن کا قیام ہے۔؟ کہیں دل پر نہ لے جائے۔۔

امی نے دھیمے لہجے میں زینہ کو تنبیہ کرنا واجب سمجھا۔۔

زینہ نے چند لمحوں میں دلعزیز بن جانے والی ڈائری بند کر کے دواؤں والے دراز میں چھپا دی۔۔ متوازن چال چلتی ماں کے پاس بستر پر آن اٹکی۔۔

ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر گویا ہوئی۔امی ہم اللہ کی احکامات کی نافرمانی کرتے ہوئے ناراض کیوں نہیں ہوتے ہیں۔؟؟ ہم رسم و رواج کے لیے خالق کے حکم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔!

وہ مالک جس کی عطا کردہ لاتعداد نعمتوں سے ہم دن رات فیض یاب ہوتے ہیں، ہم اسی خالق کی حکم عدولی پر کیوں فخر محسوس کرتے ہیں۔؟؟

امی میں اللہ کے حکم کے سامنے لوگوں کے حکم کو نہیں مانوں گی۔!

زینہ میری بچی بعض اوقات مصلحت سے کام لینا پڑتا ہے۔!تم میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو۔!!

امی جی۔! یہ کیسی مصلحت ہے کہ میں ذیشان بھائی سے پردہ کروں اور روحیل کے پھپھی زاد کے سامنے کھلا چہرہ لے کر گھوموں پھر وکیوں کہ وہ میرا سسرالی رشتہ دار ہے، میرے شوہر کا پھپھی زاد ہے۔؟؟امی یہ تو اللہ کے دین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔

اپنے نفس کی پیروی کرنا ہے۔ نعوذ باللہ یہ تو دین کے ساتھ مذاق ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بَدَ أَ الِاسْلَامُ غَرِیبًا وَسَیَعُودُ کَمَا بَدَ أَ فَطُوبَی لِلْغُرَبَاءِ 💖

اسلام اجنبی حالت میں شروع ہوا اور عنقریب پھر اجنبی ہو جائے گا، جیسے شروع میں تھا، تو ایسے وقت " میں اس پر قائم رہنے والے اجنبیوں (غرباء) کے لیے خوشخبری ہے"۔

اس کا معنی یہ ہے کہ اسلام ابتداء میں مکہ کے اندر اور ہجرت کے ایام میں مدینہ میں اجنبی تھا، لوگ اسے جانتے نہیں تھے، اس پر عمل کرنے والے بھی قلیل تعداد میں تھے، پھر یہ دین اللہ کی مدد سے دنیا میں پھیلا، اور لوگ فوج در فوج اس میں شامل ہوئے، اور یہ دین باقی تمام ادیان و مذاہب پر غالب آگیا، پھر ایک زمانہ آئے گا کہ، دنیا میں یہ دین حق لوگ بھول جائیں گے، اور ابتدا اسلام کی طرح ایک مرتبہ پھر یہ لوگوں کیلئے "اجنبی "بن کے رہ جائے گا؛

بہت کم لوگ اس کو جاننے، ماننے والے رہ جائیں گے یہی "غرباء" ہونگے؛

انہی لوگوں کو نبی کریم ﷺ نے خوشخبری دی ہے ((فطوبی للغرباء))

: صحیح مسلم کے علاوہ مصادر میں موجود اس حدیث میں مزید یہ بات بھی ہے کہ

.((قیل یارسول اللہ ومن الغرباء؟ فقال: الذین یصلحون إذا فسد الناس))

.وفي لفظ آخر: ((هم الذين يصلحون ما أفسد الناس من سنتي))

یہ ارشاد سن کر لوگوں نے پوچھا: ''غرباء'' کون ہونگے؟

فرمایا: جب دوسرے لوگ دین سے بگڑ جائیں۔۔ یہ "غرباء" اصلاح کریں گے،۔۔ یا فرمایا: لوگوں نے میری سنت میں جو بگاڑ پیدا کیا ہو گا، یہ غرباء اس کی اصلاح کریں گے۔ (مجموع فتاوی العلامۃ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ۔۔ 25-104)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

!زینہ تم موقع کی نزاکت نہیں سمجھ رہی ہو۔

!امی میں سب سمجھتی ہوں۔

روحیل نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ میں اپنے شرعی پردے میں کسی قسم کا کوئی سمجھوتا نہ کروں۔

امی میرا شوہر میرے ساتھ ہے، وہ مجھے تحفظات دے رہا ہے تو میں دوسروں کی باتوں کی پرواہ کیوں کروں۔؟؟

!!پھر بھی زینہ بچی سسرال میں سہج سہج کر قدم اٹھاتے ہیں۔

امی میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں مگر میں اللہ کے حکم کے سامنے لوگوں کے احکام کی پابند نہیں ہوں۔
میری چلتی سانسوں اور میرے جسم پر اختیار صرف اس رب العالمین کا ہے، جس نے مجھے صحیح سالم جسم بخشا ہے، عقل بخشی جس سے میں اچھے برے کی پہچان کر سکوں۔

امی میں پہلے بھی کبھی نہیں ڈگمگائی ہوں تو اب تو میرے ساتھ ایک مضبوط مرد کا ساتھ ہے جو مجھے سرد وگرم سے بچانے کے لئے میرے ساتھ کھڑا ہے۔

امی جان روحیل میرے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں، وہ میرے حجاب پر خوش ہیں۔

روحیل کے تذکرہ پر چند لمحوں کے لئے زینہ کے دل کی دھڑکن اتھل پتھل ہوئی۔۔۔

روحیل تو میرے ہیں نا امی۔۔!اڑیل دل نے سرگوشی کی اور روحیل کے ذکر پر مچلنے لگا۔۔لبوں پر پھیلنے والی مسکراہٹ کو امی سے چھپانے لگی۔۔قیدی جذبوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔۔

!!! پھر بھی بیٹی انکی پھپھو کا دل تمہاری وجہ سے نہ دکھنے پائے۔۔

امی آپ مجھے جانتی ہیں، میں دل دکھانا تو دور کی بات ہے، میں تو انکے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کرتی ہوں، روحیل کی پھپھو جیسے چاہتی ہیں، میں ہو بہو ویسے ہی کرتی ہوں۔۔

شاباش میری بچی۔! ایسے ہی کرتی رہو۔! وہ کون سا ساری عمر یہاں پر قیام پزیر رہے گی۔! یہ گھر تو تمہارا ہی ہے۔

! گھر آئے مہمان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔

! جی امی مگر میں دین اور حجاب کے معاملے میں انکی بات نہیں مانوں گی۔

! بے شک نا ماننا مگر روحیل کی پھپھو کی دل آزاری بھی نہیں کرنی ہے۔۔

آپ بس تسلی رکھیں میں کسی کا بھی دل نہیں دکھاؤں گی ان شاء اللہ۔۔

زینہ کب سے میرے پاس بیٹھی ہو، جاؤ دوپہر کے کھانے کا بندوست کرو۔! ویسے بھی کچھ دیر میں فزیو آ جائے گا۔۔۔

جی امی چچا ارشاد بول رہے تھے کہ آج فزیو شاید آدھے گھنٹے کی تاخیر سے آئے۔ روحیل فزیو کو چچا کا نمبر دے کر گئے ہیں تاکہ رابطے میں سہولت رہے۔۔

زینہ کا جی چاہا روحیل کی ڈائری دوبارہ کھول لے اور اس کے جذبات واحساسات کو پڑھتی چلی جائے۔

زینہ روحیل عاصم کے بخیریت پہنچنے کی کوئی اطلاع آئی ہے۔؟؟

نہیں امی فی الحال تو کچھ پتا نہیں ہے، شاید گھر پہنچ کر سو گئے ہوں۔ زینہ نے اندازہ لگایا۔۔انہوں نے اطلاع نہیں دی تو تم پیغام بھیج کر پوچھ لو۔

امی میں نے فجر کے بعد ہی انہیں پیغام بھجوادیا تھا مگر جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

!!اچھا فون تو دیکھو۔!!سارادن اس فون کو دراز میں چھپائے رکھتی ہو۔

!جی امی دیکھتی ہوں۔

شہلا کو فون ملاؤ میں ذرا اسکی خیریت دریافت کرلوں۔

زینہ نے فون ملا کر ماں کو پکڑایا اور خود حجاب پہن کر باورچی خانے کا رخ کرنے لگی۔

امی شہلا کے ساتھ محو گفتگو ہو گئیں جبکہ زینہ خاموشی سے کمرے سے نکل کر کوریڈور میں آگئی، ابھی چند قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ عقب سے مردانہ آواز نے قدم روک دیئے۔۔

!اے۔!تمہارا نام زینہ ہے۔؟موم نے بتایا ہے۔
جیمی بے تکلفی سے زینہ کے نہایت قریب آن کھڑا ہوا۔

زینہ یکدم ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔

!اووووووووہ واؤ۔

تم تو بہت محتاط رہتی ہو۔ جیمی کی نظروں کی بھوک زینہ بخوبی سمجھ سکتی تھی۔۔

جیمی بھائی میں معذرت خواہ ہوں، مجھے ابھی باورچی خانے میں جانا ہے، آپ کو کچھ چاہیئے تو میں خالہ کے ہاتھ بھجوا دیتی ہوں۔!!

ارے نہیں مجھے تو کچھ بھی نہیں چاہئے۔

ویسے تمہارے نام کا مطلب کیا ہے ؟کافی نادر سا نام ہے۔!!جیمی کی نظروں کی کمینگی بڑھنے لگی۔۔

زینہ نے مذید دو قدم پیچھے ہٹ کر جواب دیا۔۔

بھائی میرے نام کا مطلب "جمال" ہے۔۔۔

!اووووووہ جیسے نام کا معنی ہے ویسے دکھتی بھی ہو گی۔؟؟جیمی کی کمینگی اپنے عروج پر تھی۔

زینہ نے وہاں پر ٹھہرنے کے بجائے باورچی خانے میں دوڑ لگا دی۔زینہ با آسانی اپنے عقب میں اس تاڑو شخص کے قہقہے سن سکتی تھی۔۔

باورچی خانے میں پہنچنے پر شریفاں خالہ کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔۔

بی بی جی سب خیریت ہے۔؟؟آپ کی سانس پھولی ہوئی ہے۔

ہاں خالہ۔!پھپھو اور چچا کدھر ہیں۔؟؟

بی بی جی دونوں ناشتے کے بعد عقبی باغیچے میں چلے گئے ہیں، جیسے روزانہ انکا معمول ہے۔۔

خالہ پھپھو نے آپ کو دوپہر کے کھانے کا کچھ بتایا ہے۔؟؟

!فی الحال تو نہیں بی بی جی۔

اچھا خالہ پھر ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ چلو اکھٹے باہر باغیچے میں چلتے ہیں۔۔! آپ ادھر ہی رکیں میں پوچھ

!آتی ہوں۔

ارے نہیں خالہ میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں، ہوا خوری بھی ہو جائے گی۔

چلیں بی بی جی جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔

شریفاں نے خشک پلیٹیں دراز میں رکھیں اور دوپٹہ درست کرنے لگی۔۔

بی بی جی آپ کیسے اتنے سارے دن گھر کے اندر رہتے ہوئے برقعے میں گزاریں گی۔؟؟

آپ کا دم نہیں گھٹتا ہے۔؟؟ پکی روش پر چلتی شریفاں زینہ سے بازپرس کرنے لگی۔۔

خالہ دنیا میں دم گھٹنا بہتر ہے بنسبت قبر میں میرا دم گھوٹا جائے۔

! خالہ میں پردے کو عبادت سمجھ کر کرتی ہوں کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔

وہ بات تو ٹھیک ہے بی بی جی مگر آج کل پردہ پوشی معیوب سمجھی جاتی ہے۔۔

زینہ شریفاں کی بات پر مسکرائی۔۔

خالہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین پر عملدرآمد کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے۔۔

تو میں کیوں نا اس خوشخبری سے فائدہ اٹھاؤں۔

کونسی خوش خبری بی بی جی۔؟؟جو ہمیں آج دن تک پتا نہیں چلی ہے۔؟سادہ لوشریفاں متجسس دکھائی دینے لگی۔۔

خالہ میں غریب ہوں۔!میرے تمام اعمال عام لوگوں کے لئے غریب ہیں۔۔ عربی میں غریب کا معنی اجنبی ہے۔۔

اسلام جب آیا تواس کے ماننے والوں کی زندگی جس اجنبیت کے عالم میں گزر رہی تھی یہاں تک کہ " لوگ ان سے نفرت کرتے تھے،اوران کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو اپنے لیے حقارت سمجھتے تھے انہیں تکلیفیں پہنچاتے تھے، ٹھیک اسی اجنبیت کے عالم میں اسلام کے آخری دور میں اس کے پیروکار ہوں گے، لیکن خوشخبری اور مبارک بادی ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس اجنبی حالت میں اسلام کو گلے سے لگایا اور جو اس کے آخری دور میں اسے گلے سے لگائیں گے، اور دشمنوں کی تکالیف برداشت کر کے جان ومال سے اس کی خدمت و اشاعت کرتے رہیں گے۔ "

زینہ اور شریفاں پکی روش سے گزر کر ہریالی گھاس پر چلنے لگیں، جہاں سے وہ چند گز کے فاصلے پر براجمان اہل خانہ کو دیکھ سکتیں تھیں۔۔

السلام علیکم۔!زینہ نے اجتماعی سلام جھاڑا۔۔

!وعلیکم السلام۔! آؤ بیٹی بیٹھو۔

نہیں چچا جان میں پھپھو سے دوپہر کے کھانے کا پوچھنے آئی ہوں کہ کیا پکایا جائے۔؟

کرسی پر براجمان پھپھو نے بھنویں اچکا کر منہ مروڑا۔۔

پھپھو جان آپ بتائیں کیا پکاؤں۔؟زینہ کا شیرینی مؤدب لب ولہجہ بھی پھپھو کی پیشانی کی سلوٹیں نہ ہٹا پایا۔۔

جواب کے بجائے زہر اگلنے لگیں۔۔

!مجھے تمہارا اس حلیے میں باورچی خانے میں آنا جانا پسند نہیں ہے۔

یا اپنا حلیہ بدلو یا پھر کھانا بنانا چھوڑ دو۔!زینہ کا دل ایک دم سے بجھ گیا، فوراً مدد طلب نظروں سے سسر کو دیکھا۔۔

!شمیم تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔

!یہ زینہ اور روحیل کی زندگی ہے جیسے چاہیں گزاریں۔

!زینہ تمہارا جو چاہے وہ کھانا بنالو۔

ارشاد صاحب نے نرمی سے ساری بات کو سمیٹا۔۔

!جی بہتر چچا جان۔

کیا میں آپ کے لئے پھل کاٹ دوں۔؟؟

!ارے نہیں بیٹی۔

سسر بہو کی گفتگو کے دوران پھپھو منہ کے زاویے بدلنے میں مصروف رہیں جبکہ ذرا سے فاصلے پر کھڑی شریفاں دل ہی دل میں زینہ کی ہمت کی داد دیئے بنا نہ رہ سکی۔۔

اسی دوران ارشاد صاحب کا فون چلایا۔۔۔

اوہ شکر ہے روحیل کا فون ہے۔

سلام دعا کے تبادلہ کے بعد روحیل نے اپنے بخیریت پہنچنے کی اطلاع دی اور زینہ کے بارے میں پوچھنے لگا

۔۔۔

!زینہ تو میرے پاس کھڑی ہے۔ یہ لو بات کرو۔

!!یہ لو زینہ روحیل سے بات کرو۔

چچا جان پہلے پھپھو سے بات کروائیں پھر میں بات کر لوں گی۔۔!زینہ نے تابعداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سسر کو جواب دیا۔۔

یہ لو شمیم بھتیجے سے بات کرو۔

ہاں بھتیجے پھپھو کی یاد آگئی ہے۔؟

!!جی پھپھو جان آپ کی یاد نے ستایا تو میں نے فون ملایا ہے نا۔

اچھا اچھا اب زیادہ باتیں نہ بگھارو۔! جیمی کل رات سے اچانک آیا بیٹھا ہے، تم لوگوں کے بنا شدید اکتاہٹ

!کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔۔

!! پھپھو اسے بولیں جم شروع کر لے۔! آرام سے دو گھنٹے گزر جائیں گے۔

روحیل تم یہ مشورہ اپنے پاس رکھو۔! پہلے ہی وہ طرح طرح کی مشینوں کے پرزے ہلاتا رہتا ہے۔

! خیر چھوڑو جلدی کام نپٹاؤ اور واپسی کی راہ لو۔۔

! اور اپنی بیگم سے بات کرو، جو نجانے اپنے ساتھ ہمارا بھی دم گھوٹنے پر تلی ہوئی ہے۔

پھپھو میری بیگم کو اسکے حال پر چھوڑ دیں، وہ جو بھی کر رہی میری رضامندی سے کر رہی ہے میں اسکے ہر

قدم پر خوش ہوں۔

! ہاں ہاں تم نے تو زن مریدی کا خاندانی ریکارڈ جو توڑنا ہے۔

! پھپھو یہ کام میں عاصم کے لئے چھوڑ دوں گا۔

پھپھو نے کان سے فون ہٹا کر زینہ کو پکڑا دیا۔۔

زینہ کا دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔۔ شرم سے ہتھیلیاں بھیگنے لگیں۔۔

ارشاد صاحب نے زینہ کو یہاں سے دور چلے جانا کا اشارہ کیا۔

زینہ دھیرے دھیرے چلتی باغیچے کے دوسرے کونے میں چلی گئی۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔روحیل کی جان کیسی ہے۔؟

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔!میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں۔؟

اور صبح سے میرے پیغام کا جواب کیوں نہیں دیا ہے۔؟؟

ہاہاہاہاہاہاہاہا کل سے دوسرا روایتی شکایتی انداز بہت پسند آیا ہے۔

بیوی صاحبہ عرف خشک مزاج محبوبہ۔!!پہلے تمہارے فون پر ہی جوابی پیغام بھیجا ہے مگر ہمیشہ کی طرح

!فون سے بے نیاز رہنے والی کا مجھے پتا ہے اس لیے ڈیڈ کو کال کی ہے۔

فون تو اندر کمرے میں امی کے پاس ہی تھا اور میں باہر چچا پھپھو کے پاس چلی آئی۔

اچھا اور سناؤ میں یاد آرہا ہوں۔؟؟؟

فی الحال تو نہیں کیونکہ آپ میرے ساتھ بات کر رہے ہیں۔!زینہ کھنکتی آواز میں کھکھلائی۔

!شریر ہوتی جا رہی ہو۔

!جناب کی مبارک صحبت کا اثر ہے۔

یا اللہ۔!میری واپسی تک میری صحبت کا اثر بڑھ کر دس گنا ہو جائے۔

میر اویر کیسا ہے۔؟؟

!ساتھ والے کمرے میں خراٹے لے رہا ہے۔

!تو آپ بھی خراٹے لے لیں۔

!میرے خراٹوں پر زینہ کا پہرہ جو رہتا ہے تو ان دنوں خراٹے بھی ہڑتال پر ہیں۔

آپ بھی نا۔!زینہ شرمائی۔

!ابھی شرافت سے نیند لیں تاکہ طبیعت خراب نہ ہو۔

!جی نیم حکیم صاحبہ۔

زینہ روحیل کے جواب پر بے ساختہ کھکھلاتی گھر کے سامنے والے حصے کی طرف بڑھنے لگی۔

شریفاں نے دور سے ہی ہاتھ کے اشارے سے باورچی خانے میں جانے کا عندیہ سنادیا۔۔

سفر کیسا گزرا۔؟؟

!بہت غمگین۔

وہ کیوں۔؟ کیا آپ جہاز کو دھکا لگا کر گئے ہیں۔؟

!جہاز کو دھکا لگانے سے اوپر کا کام تھا۔

کیا مطلب۔؟؟

!میرا جی چاہ رہا تھا کہ جہاز کی کھڑکی سے کود جاؤں۔

استغفر اللہ۔!ہائے اللہ وہ کیوں۔؟

!تم یاد آرہی تھی۔

!آپ بھی حد کرتے ہیں۔

اتنی چھوٹی سی بات پر کوئی کھڑکی سے کودتا ہے بھلا۔۔؟

بیوی صاحبہ تم دل نہ جلاؤ جہاز کی کھڑکی بہت چھوٹی اور موٹی ہوتی ہے۔ اور میں کونسا کودنے لگا تھا، بس

!کودنے کی ترکیبیں سوچ رہا تھا۔

!بہت بری بات ہے۔! آپ اچھی اچھی باتیں سوچا کریں۔۔

!تمہیں ہی تو اچھی طرح سوچتا رہا ہوں۔

آپ نے سفر میں دعائیں مانگی تھیں۔؟؟

!ہاں بہت زیادہ۔

پوچھوں گی تو بتائیں گے۔؟

!نہیں بتاؤں گا کیونکہ یہ میری ذاتی دعائیں ہیں، صرف میرے اور میرے اللہ کے درمیان۔

چلیں کوئی بات نہیں ہے۔

آپ کو آرام کی اشد ضرورت ہے، آپ کی آواز بہت تھکی لگ رہی ہے۔۔

چلو میں ابھی سونے کی کوشش کرتا ہوں شاید چند گھنٹے آنکھ لگ جائے۔ اور ہاں تم نے مجھے ویڈیو کال کرنی

ہے۔

میں کہاں سے ویڈیو کال کروں گی؟ امی کے سامنے مجھے شرم آتی ہے۔

اچھا میرے کمرے میں چلی جانا۔

یا اگر ابھی فارغ ہو تو جاؤ تاکہ تمہیں ایک جھلک دیکھ کر میں پر سکون نیند لے سکوں۔

اچھا چلیں پھر میں آپ کو دس منٹ بعد اپنے فون سے کال کرتی ہوں مگر زیادہ لمبی بات نہیں کروں گی۔

کیوں۔؟

!!. وہ دوپہر کا کھانا بنانا ہے نا

زینہ کھانا بنانا میرے سے زیادہ ضروری ہے کیا۔؟؟

نہیں تو۔! آپ کو پتا ہے۔؟؟ صبح سے امی مجھے سمجھانے بیٹھی ہوئی ہیں، میں نہیں چاہتی میری کسی بھی

لاپرواہی سے امی پریشان ہوں۔

اور میں آپ کو بھی پریشان نہیں کرنا چاہتی ہوں۔

ابھی فون بند کرتی ہوں اور آپکو دوبارہ کال کرتی ہوں ان شاء اللہ۔

زینہ سامنے والے باغیچے سے پلٹ کر عقبی باغیچے کا رخ کرنے لگی تو سامنے سے جیمی باچھیں پھیلائے کھڑا تھا۔۔

بہت محبت کرتی ہو روحیل سے۔؟؟

زینہ نے بنا جواب دیئے خاموشی سے گزر جانا چاہا مگر۔۔۔۔۔۔۔

زینہ سامنے والے باغیچے سے پلٹ کر عقبی باغیچے کا رخ کرنے لگی تو سامنے سے جیمی باچھیں پھیلائے کھڑا تھا۔۔

بہت محبت کرتی ہو روحیل سے۔؟؟

زینہ نے بنا جواب دیئے خاموشی سے گزر جانا چاہا مگر جیمی نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے راستہ روک لیا۔۔۔

بھائی صاحب آپ اپنی حد پار کر رہے ہیں۔

تم سے ایک ادنیٰ سا سوال پوچھا ہے مگر تم مجھے نظر انداز کر کے بھاگ رہی ہو۔۔۔ جیمی نے للچائی نظروں سے زینہ کو گھورنا واجب سمجھا۔۔

!!روحیل سے محبت نہیں کرتی ہو کیا۔؟؟ اگر کرتی ہوتی تو فوراً مجھے جواب دے دیتی۔

!!تم جیسی مفلسی کا شکار لڑکیاں ہم جیسے امیر زادوں کو اپنی ادائیں دکھا کر پھانس لیتی ہو۔

!!جہاں پر لمبے نوٹ کار کوٹھی دیکھی، دل ہار بیٹھتی ہو۔

ان لبادوں میں خود کو چھپا کر روحیل کی آنکھوں میں دھول نہ جھونکو۔!! جیمی ایک ہی سانس میں ملغطات بکتے ہوئے زینہ کی پاکیزہ روح چھلنی کر دیا۔۔

بھائی صاحب میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں۔!زینہ نے ترش لہجے میں جواب دے کر جیمی سے دور ہٹ کر گزرنا چاہا۔۔

تمہیں پتا ہے میری موم تمہیں رتی بھر پسند نہیں کرتی ہیں، میرے ساتھ بنا کر رکھو گی تو تمہارا اس گھر میں گزارا آسان رہے گا۔

زینہ کو تو جیسے پاؤں سے لگی اور سر سے نکلی۔

یکدم سارا خوف بھلا کر دیدہ دلیری سے گویا ہوئی۔۔

آپ غالباً کسی بڑی غلط فہمی کا شکار ہیں بھائی صاحب جو یوں اپنا قیمتی وقت میری جاسوسیوں میں ضائع کر رہے ہیں، آئندہ اگر آپ نے حد پار کرنے کی کوشش کی تو میں نے روحیل کو آپکی کارستانیوں کے بارے میں ایک پل ضائع کیے بنا بتا دینا ہے، انہیں اپنی بیوی پر آپ سے زیادہ اعتبار ہے۔!!

مجھے آپکو اپنی صفائی میں کچھ بھی نہیں کہنا ہے کیونکہ آپ میرے لیے ایک نامحرم کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔

مجھے بکاؤمال سمجھ کر کیش کروانا چاہتے ہیں تو یہ آپ کی بھول ہے۔ میری نظر میں غلیظ تفکیر کے لوگ گلی کے تنکے سے کم تر حیثیت رکھتے ہیں۔۔

زینہ تلخ لہجے میں بول کر جیمی کو لاجواب کر گئی اور جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔۔

ہونہہ بڑی آئی پاکدامن۔!! دو ٹکے کی لڑکی مجھے دھونس جما رہی ہے۔ جیمی کھول کر رہ گیا۔۔

زینہ عقبی باغیچے میں سسر کو اپنا فون دے کر پلٹی تو جیمی آن دھمکا۔۔۔

!زینہ بھابھی صاحبہ ایک منٹ رکو۔

آپ کی موجودگی میں تمام حقائق بیان کرنا پسند کروں گا۔! چونکہ میں پیٹھ پیچھے بات کرنے کا عادی نہیں ہوں لہذا آپ کو میری بات مکمل ہونے تک یہاں ہر بیٹھنا پڑے گا۔!

!برائے مہربانی یہاں پر تشریف رکھیں۔

جیمی نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔

زینہ کا دل تھر تھر کانپنے لگا۔ چار و ناچار کرسی کی طرف بڑھ گئی۔ جیمی زینہ کے کرسی پر بیٹھتے ہی طنز کے تیر برسانے لگا۔

ماموں جان جب میزبان یعنی گھر کے مکین مہمانوں سے اپنا چہرہ چھپاتے پھریں تو مہمانوں کے دل پہ کیا گزرتی ہے۔؟؟

کیا ہو گیا ہے جیمی یار۔؟؟ ارشاد صاحب نے لگاوٹ سے پوچھا۔

ماموں جان آپ نے دیکھا نہیں ہے کہ آپ کی نئی نویلی بہو نے گھر کا ماحول خراب کرر کھا ہے۔؟؟

!!ارے جیمی تم تو ایسے ہی پریشان ہو رہے ہو یار۔

زینہ شروع سے ہی پردے کی پابند ہے، اس نے ہمارے گھر آکر پردہ تھوڑی شروع کیا ہے۔

ماموں میں تو بالکل بھی پسند نہیں کرتا ہوں کہ گھر آئے مہمانوں سے چھپا جائے۔!! اور نا ہی میں آپ کی بہو کے پردے سے آرام دہ محسوس کرتا ہوں، مجھے تو ایسے لگتا ہے جیسے مجھے بنا بولے اشارہ دیا جا رہا ہے

!ایک لمحہ ضائع کیے بنا ہمارے گھر سے نکل جاؤ۔

ماموں جان آپکی بہو صاحبہ کو اس حلیے میں دیکھ کر میرا تو دم گھٹتا ہے، سچی پوچھیں تو آپ کی بہو کبھی کبھی

!!ڈاکو رانی معلوم ہوتی ہے۔۔

ایسے لگتا ہے صحرائی قافلہ لوٹنے میں مہارت رکھتی ہے۔! جیمی نے شرعی پردے کی دھجیاں اللہ کے عذاب سے بے خوف و خطر ہو کر اڑانا شروع کر دیں۔۔ اس آوارہ مزاج کے تمسخرانہ قہقہے زینہ کے تقویٰ و ایمان پر کاری ضربیں لگانے لگے۔

زینہ کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہونے لگا، شرعی علم ہونے کے باوجود بھی کچھ لمحوں کے لئے ڈگمگا گئی۔ دل خون کے آنسو رونے لگا۔

بے جوڑ شادیاں شاید اسی لیے کامیاب نہیں ہوتیں ہیں، پاکیزہ مومن مردوں کے لئے پاکیزہ مومن عورتیں ہی ہونی چاہئیں۔۔ زینہ کے دماغ میں جکڑ چلنے لگے۔۔

زبان تالوں کے ساتھ جالگی، جسم پر لرزا طاری ہو گیا۔۔

جیمی اور پھپھو کے بلند و بالا قہقہے زینہ کی سماعتوں میں گونجنے لگے جبکہ ارشاد صاحب شرمندگی سے زینہ کو دیکھتے رہ گئے۔۔

جیمی نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ماموں کو زینہ کے پردے سے متنفر کرنا چاہا۔۔

شاید اسکی یہ کوشش کسی حد تک کامیاب بھی ہو چکی تھی۔۔ مگر کچھ دیر کے توقف کے بعد ارشاد صاحب نے گلا کھنکارا اور گویا ہوئے۔

شمیم اور جیمی کیا ہو گیا ہے آپ لوگوں کو؟؟ آپ دونوں بالکل بچوں والی حرکتیں کر رہے ہو۔!! اچانک ارشاد صاحب کی آواز بلند ہو گئی۔۔

خبر دار جو کسی نے میری بہو کے بارے میں ایک لفظ بھی منہ سے نکالا، مذاق کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔۔

ارشاد صاحب کے دفاع پر زینہ کو اپنے جسم میں زندگی لوٹتی محسوس ہونے لگی۔ سسر کا ساتھ پا کر زینہ کا دل بھر آیا۔۔

بمشکل آنسوؤں پر بندھ باندھے۔

بھائی جان آپ تو غصہ کر گئے ہیں۔! جیمی تو زینہ کے فائدے کی بات کر رہا ہے کہ کس لئے اپنی ننھی سی جان کو اس تنبو میں چھپائے پھرتی ہے؟، اپنی زندگی کو آسان بنائیے، ہمارا تو آنا جانا لگا رہے گا تو زینہ کتنا عرصہ جیمی سے چھپتی پھرے گی۔؟

زینہ کا جی چاہا کہ پھپھو اور جیمی کو کھری کھری سنا ڈالے مگر ماں کی نصیحتیں یاد آتے ہوہی زبان پر قفل لگا دیئے۔۔

!بحث سے خاموشی بہتر ہے، یہ جہلاء کیا جانیں۔

یا اللہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ اور ہدایت دے آمین۔ زینہ نے تڑپ کر دعا مانگی۔ دل و دماغ میں پیارے نبی کا فرمان تازہ ہونے لگا۔۔

حديث أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: "الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر"۔۔(صحیح 💖 مسلم / الزہد: 1)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دنیا مومن کے لیے قید خانہ (جیل) ہے اور کافر کے لیے جنت (باغ و بہار) ہے"۔

📌 اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح قید خانے کا قیدی اس کے قواعد و ضوابط کا پابند ہوتا ہے اسی طرح یہ دنیا مومن کے لیے ایک قید خانہ کی مثل ہے، اس میں مومن شہوات و خواہشات نفس سے بچتا ہوا مومنانہ ومتقیانہ زندگی گزارتا ہے، اس کے برعکس کافر ہر طرح سے آزاد رہ کر خواہشات و شہوات کی لذتوں میں مست رہتا ہے گویا دنیا اس کے لیے جنت ہے جب کہ مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

دنیا دارالعمل اور آخرت دارالجزا ہے، تو مومنوں کو بدلہ جنت اور کافروں کو جہنم کی صورت میں ملے گا۔

تو جب "جنت" طیب اور اچھی جگہ ہے تو اس میں داخل بھی وہی ہو گا جو کہ اچھا اور طیب ہو گا اور پھر اللہ تعالی طیب اور پاک صاف ہے تو وہ قبول بھی طیب اور پاک صاف چیز ہی کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالی کا اپنے بندوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزمانے کے لئے مصائب اور فتنہ میں ڈالتا ہے تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ مومن کون اور کافر کون ہے اور جھوٹے اور سچے کے درمیان تمیز ہو سکے۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر " آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دینگے ؟ ان سے پہلوں کو بھی ہم نے خوب آزمایا تھا یقینا اللہ تعالی انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی جو معلوم کر لے گا جو کہ جھوٹے ہیں۔ "(العنکبوت 1-2)

توکامیابی اور نجات اس وقت تک مکمل نہیں ہوگی جب تک کہ امتحان نہ ہو جائے اور طیب خبیث سے علیحدہ نہ ہو جائے اور مومن اور کافر کا پتہ نہ چل جائے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ تعالی ایمان والوں کہ نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ نہ " کر دے اور نہ ہی اللہ تعالی ایسا ہے کہ تمہیں غیب سے آگاہ کر دے گا "(آل عمران: 179)

وہ آزمائش جس سے اللہ تعالی اپنے بندوں کو مبتلا کرتا ہے تاکہ مومن اور کافر کے درمیان تمیز ہو سکے اس کا ذکر اس فرمان میں کیا ہے:

اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کرینگے دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور " پھلوں کی کمی سے، اور ان پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، ان پر ان کے رب کی رحمتیں اور نوازشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں "۔۔(البقرۃ:155؛157)

تو اللہ تعالی بندوں کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور انہیں جنت کی خوشخبری دے رہا ہے۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

چچا جان مجھے اجازت ہے؟ کیا میں ابھی جا سکتی ہوں۔؟ زینہ نے رندھی ہوئی آواز میں پوچھا۔۔

ہاں بیٹی تم جاؤ اور اپنا کام کاج کرو۔! جیمی اور پھپھو کی باتوں کو دل پر لینے کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔! سسر کا پر شفیق لب ولہجہ زینہ کے زخموں پر پھاہوں کا کام کرنے لگا۔۔

!جی چچا جان۔

زینہ خاموشی سے کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور گھر کے داخلی دروازے کا رخ کر گئی۔۔

!مہمان خانے میں پہنچتے ہی روحیل کا خیال آیا تو گھبرا کر رہ گئی۔

ہائے اللہ وہ تو میری ویڈیو کال کے منتظر تھے۔

آنکھوں میں آئے آنسو رگڑ ڈالے اور فوراً امی کے کمرے کا رخ کیا۔۔

امی وہیل چئیر پر بیٹھی اونگھ رہیں تھیں۔

امی فزیو نہیں آیا کیا؟؟

آیا تھا مگر آج صرف آدھا گھنٹہ ورزش کروائی ہے، اسے کسی کام سے جانا پڑ گیا ہے۔۔امی نے کمزور آواز میں جواب دیا۔

چلیں شکر ہے۔ میں رات کو آپ کو تمام ورزش کرواؤں گی ان شاء اللہ۔

امی ابھی لیٹنا ہے؟

ہاں مجھے بستر پر لٹا دو، کافی تھک گئی ہوں۔۔

جی بہتر۔!زینہ ماں کی ویل چیئر گھسیٹ کر بستر کے قریب لے آئی اور شدید دقت کے ساتھ ماں کو تقریباً گرانے والے انداز میں بستر پر بٹھایا۔۔

میرے لئے کتنا مشکل ہے امی کو اٹھانا بٹھانا۔

روحیل اور ویر کس قدر آسانی سے یہ سب کر رہے تھے۔۔یکدم روحیل کے لئے جذبہ ہمدردی نے دل میں سر اٹھایا تو لب مسکرانے لگے۔۔

امی آپا کیا کہہ رہی تھی۔؟سب خیریت ہے۔؟

زینہ جلدی جلدی ماں سے بات کر کے روحیل کو فون ملانے کی تگ و دو میں تھی۔۔

ہاں وہ اور ذیشان ادھر آنے کا سوچ رہے ہیں، مگر میں نے بولا ہے نا آؤ، میں چند ہفتوں میں خود ہی میرپور لوٹ آؤں گی۔ اب ساری عمر بیٹی کے سسرال میں پڑے رہنا اچھی بات تو نہیں ہے نا۔۔

جی امی۔ !میں بھی یہی سوچ رہی تھی کہ پھپھو لوگ بھی ادھر موجود ہیں تو انہیں شاید پسند نہ آئے۔ اور ویسے بھی ذیشان بھائی کی عادتیں بھی قابل قبول نہیں ہیں، نجانے یہاں آکر کیا گل کھلا کر جائیں۔؟؟

ہاں بس میں نے بھی یہی سوچ کر منع کر دیا ہے۔

تم نے دوپہر کا کھانا بنالیا ہے۔؟؟

ارے نہیں امی۔ !ابھی کدھر، شریفاں خالہ لہسن پیاز تیار کر رہی ہیں، میں بس روحیل کو فون کر کے

باورچی خانے میں جارہی ہوں۔

بیٹی اتنی دیر کہاں لگادی ہے۔؟

امی وہ پھپھو کے ساتھ باغیچے میں باتیں کر رہی تھی۔۔

!اچھا چلو اس کو بھی وقت دینا ضروری ہے۔

!تم جاؤ جلدی سے اپنا کام نپٹا ؤ اور مجھے صرف ایک گلاس پانی کا دے جاؤ۔

جی امی۔ !زینہ نے جگ سے پانی انڈیل کر ماں کو پیش کیا اور خود میز پر پڑے فون کو دیکھ کر گھبرا گئی۔

ہائے اللہ یہ تو بہت غصے میں ہیں، پونے گھنٹے سے اوپر کا وقت گزر چکا ہے۔۔ زینہ نے روحیل کے غصیلے پیغامات پڑھ کر جھرجھری لی۔

امی آپ آرام کریں، میں اوپر روحیل کے کمرے میں جارہی ہوں۔۔۔

نقاب سے چہرہ ڈھکا اور سرعت سے سیڑھیاں پھلانگنے لگی۔۔

بھاگ کر کمرے کا دروازہ اندر سے کنڈی کیا اور پھولی سانسوں سے فون ملانے لگی۔۔

مسلسل گھنٹی جا رہی تھی مگر روحیل نے زینہ کی سکائپ کال نہ اٹھائی۔۔

ایک نہیں زینہ نے دس بار کال ملائی مگر روحیل نے زینہ کی کال کو نظر انداز کیا۔۔

آخر کار پیغام صوتی کی ٹھانی۔۔

روحیل ناراض نہ ہوں پلیز وہ دراصل پھپھو نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا تھا جسکی بنا پر میں آپ کو کال نہیں" کر پائی ہوں۔زینہ دانستہ طور پر جیمی کے ذکر کو گول کر گئی وہ نہیں چاہتی تھی کہ روحیل پردیس میں پریشان ہو۔۔

میں آپ سے معافی چاہتی ہوں، آئندہ میں ہر وقت فون اپنے پاس رکھوں گی ان شاء اللہ۔

!ابھی راضی ہو جائیں۔!ورنہ میرے سے دوپہر کا کھانا اچھا نہیں بنے گا"۔

اور آپ جانتے ہیں کہ پھپھو کتنا اچھا کھانا بناتی ہیں۔کیا آپ چاہیں گے کہ آپکی بیوی آپکی ناراضگی کی وجہ سے برا کھانا پکائے۔؟؟

زینہ نے پیغام صوتی بھیج کر نیچے باورچی خانے کی راہ لی۔۔

بار بار فون دیکھتی مگر روحیل کی کوئی خیر خبر نہ تھی۔۔

شدید گھبراہٹ میں لال لوبیہ اور ابلے چاول پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ابھی چٹنی سلاد کا سوچ رہی تھی کہ پھپھو آن دھمکیں۔

بنا بات کیے پتیلوں کے ڈھکن اٹھا کر جائزہ لینے لگیں۔

لال لوبیہ ککر میں گلایا ہے کیا۔؟

جی پھپھو۔!زینہ نے تابعداری سے جواب دیا۔۔

اچھا اب میٹھے میں گاجر کا حلوہ یا پھر شیر خورما بنالو۔!

بنالیتی ہو۔؟؟

جی پھپھو۔!!میں فرج میں دودھ دیکھتی ہوں اگر مطلوبہ میٹھوں کے لیے کافی ہے تو میں بنالیتی ہوں۔

گاجر کو چینی اور تھوڑے سے نمک میں گلالو اور میں باہر سے خالص کھویا منگوالیتی ہوں۔!

جی بہتر۔

زینہ نے ٹوکری میں پڑی تازہ لال گاجروں کو دیکھا جنہیں صاف کر کے دھونا اور پھر کدوکش کرنا ایک طویل مرحلہ تھا۔

اللہ جانے کدوکش کے لیے مشین موجود ہے یا پھر مولی کترے پر کام چلانا پڑے گا۔۔

پھپھو حکم نامہ جاری کر کے باورچی خانے سے غائب ہو گئیں جبکہ زینہ عبایا کی آستینیں موڑتی گاجروں کے ساتھ زور آزمائی کرنے لگی۔۔

شریفاں زینہ کی ظہر کی ادائیگی کے بعد سے باورچی خانے سے جا چکی تھی۔۔

زینہ نے بھرپور مشقت سے تین کلو گاجروں کو پار لگایا ہی تھا کہ شریفاں خالہ ہاتھ میں اشیاء خورد و نوش تھامے داخل ہوئیں۔

خالہ یہ کیا۔؟؟

بی بی جی بڑی بیگم صاحبہ نے شام کے کھانے پر کچھ مہمانوں کو دعوت پر بلایا ہے تو اسی سلسلے میں، میں ڈرائیور کے ساتھ خریداری کے لیے گئی تھی۔۔

اچھا چلیں۔! میں آپکی مدد کرواتی ہوں، ذرا گاجر کے حلوے کو فارغ کر لوں۔

بی بی جی آپ نے کھانا تیار کر لیا ہے، آپ جا کر کھانا کھائیں، باقی میں دیکھ لیتی ہوں۔

خالہ آپ سب کو میز پر بلاؤ۔ وہ لوگ جیسے پہنچیں مجھے آگاہ کریں تا کہ میں اسی وقت گرم گرم کھانا نکال لوں۔۔!

زینہ نے کدوکش گاجریں چولہے پر چڑھا دیں تو فون کو دوبارہ کھول کر دیکھا۔

روحیل کی طرف سے مکمل خاموشی تھی۔

یقیناً ناراض ہو کر سو گئے ہیں۔تھکے ہوئے بھی تو تھے۔۔

گھر کے اہل خانہ کو کھانا پہنچا کر خود امی کو کھانا کھلانے جا پہنچی، امی کے کھانے سے فراغت کے بعد دوبارہ کال ملانے کا سوچ کر اوپر روحیل کے کمرے کا رخ کر گئی۔۔۔

پہلے عصر ادا کر لوں پھر کال کرتی ہوں۔۔

باورچی خانے میں تین سے چار گھنٹے گزار کر سارے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا،جی چاہا آرام سے سو جائے مگر روحیل کی ناراضگی کہاں چین لینے دے رہی تھی۔۔

میرا پیغام بھی سن لیا ہے مگر جواب پھر بھی نہیں دے رہے ہیں۔

اگر اب فون نہیں اٹھایا تو ویر کو کال کروں گی۔

عصر ادا کر لی، بار بار فون ملانے پر بھی کوئی جواب نہ پا کر زینہ کا جی چاہا رو دے۔یہ کیسی محبت ہے جو چھوٹی سی غلطی پر اتنی لمبی ناراضگی اختیار کر لی ہے۔؟؟خوب آنسو بہا کر زینہ نے عاصم کو کال ملائی۔۔

السلام علیکم۔!کیسے ہو ویر۔؟؟

میں خیریت سے ہوں۔تم سناؤ ویر کی یاد آ گئی ہے۔؟؟

یقیناً بھیا نے فون نہیں اٹھایا اسی لیے مجھے کال کی زحمت کر ڈالی ہے۔

ہاہاہاہاہاہاہا ویر تم کتنے معاملہ فہم ہو ماشاء اللہ۔

جی تمہارا ویر تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ کسی لڑکی کو نہیں پھانس پایا ہے۔۔

!!یہ تو بہت خوشی کی بات ہے ویر۔ شرافت سے شادی کرنا۔

!اسی شرافت سے میرے بالوں میں چاندی اتر آئے گی۔

اللہ نہ کرے ویر۔ !تم خیریت سے واپس آؤ تو تمہیں بیوی کے بغیر نہیں جانے دوں گی ان شاء اللہ۔

چلو کہتی ہو تو مان لیتا ہوں مگر امید تو نظر نہیں آتی ہے۔

!ویر میں اپنی سہیلی سامعہ کو بولوں گی اسکے سسرال میں شاید کوئی مناسب رشتہ مل جائے۔

یعنی بات ابھی بھی "شاید" تک ہی ہے۔؟؟

اللہ جانے "یقینی" کاروائی کب ہو گی۔؟؟

!!ویر تم بھی نا ہتھیلی پر سرسوں جمانے پر تلے ہو۔

اپنی شادی پہلے کرواتے تو پھر اپنے بھیا کی کرواتے نا؟؟

جی اور جو دن رات میں سرد آہیں سنتا رہا ہوں وہ تو مجھے پتا ہے، بھیا صاحب مجنوں بنے پھرتے تھے۔ انکی دکھیاری حالت دیکھ کر میری حالت بھی غیر ہوتی رہتی تھی۔۔

اچھا تو ان کی اس وقت اتنی حالت غیر ہوتی تھی تو اب کیا ہو گیا ہے۔؟؟ میری کال کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں۔؟

کم و بیش بیس مرتبہ کال کر چکی ہوں۔۔ اب تو سکائپ بھی میرے سے پناہ مانگ رہی ہے۔۔

ہاہاہاہاہاہاہاہا عاصم کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

میری بھولی بھالی بھابھی صاحبہ تمہارے میاں صاحب اس وقت دوبئ کی روشنیوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے گھر سے باہر نکلے ہیں۔! شاید سگنلز کم ہوں جسکی وجہ سے کال موصول نہیں پا رہی ہے۔

عاصم کیا وہ سوئے تھے۔؟؟

! مجھے کیا خبر وہ اپنے کمرے میں تھے اور میں اپنے کمرے میں۔

انہیں صرف ٹپ ٹاپ حلیے میں باہر جاتے دیکھا ہے وہ بھی جب میں اپنے کمرے سے باہر نکلا ہوں۔۔۔

زینہ کا دل بیٹھنے لگا۔

اچھا کوئی بات نہیں ویر تم آرام کرو۔ میں بعد میں بات کر لوں گی ان شاء اللہ۔۔

زینہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے فون کو بستر پر پھینکا۔۔۔

دبئ تو ویسے بھی بدکاری کے اڈوں کی وجہ سے مشہور ہے، کہیں روحیل بن ٹھن کر ادھر نا چلے گئے ہوں۔؟ شیطان ہر وقت ساتھ رہتا ہے، کہیں دوبارہ سے بہک نہ جائیں۔

جس شخص کا ماضی اس قدر آلودہ گزرا ہو اس شخص کے لئے دوبارہ اس غلاظت کو اپنا لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔

زینہ کے آنسو لڑیوں کی صورت میں لڑھکنے لگے۔بے موسم برسات کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔۔

یا اللہ۔!تو ہی ہے میرے دل میں اطمینان بھر دے۔۔۔میں کیسے اس شخص کے ساتھ اپنی زندگی گزاروں گی۔؟!بے اعتباری کی جنگ چھڑ گئی۔

رہ رہ کر روحیل کے آلودہ ماضی کی غلاظت ستانے لگی۔۔

چہرہ رگڑ کر نقاب اوڑھ کر کمرے سے باہر نکل آئی تو چند قدم کے فاصلے پر جیمی شیطانی مسکراہٹ سجائے زینہ کے قریب بڑھنے لگا۔۔۔

زینہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا، ایسے لگا جیسے وہ خاردار جھاڑیوں میں پھنس چکی ہے۔۔

جیمی نے آگے بڑھ کر زینہ کی کلائی مضبوطی سے تھام لی۔

اس سے پہلے زینہ شور مچاتی کسی نے جیمی کے چہرے پر زوردار تھپڑ جڑ دیا۔۔

چہرہ رگڑ کر نقاب اوڑھ کر کمرے سے باہر نکل آئی تو چند قدم کے فاصلے پر جیمی شیطانی مسکراہٹ سجائے زینہ کے قریب بڑھنے لگا۔۔۔

زینہ کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا، ایسے لگا جیسے وہ خاردار جھاڑیوں میں پھنس چکی ہے۔۔

جیمی نے آگے بڑھ کر زینہ کی کلائی مضبوطی سے تھام لی۔

اس سے پہلے زینہ شور مچاتی کسی نے جیمی کے چہرے پر زور دار تھپڑ جڑ دیا۔۔

جیمی ہکا بکا اچانک اس افتاد پر بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا، بائیں گال پر پڑنے والا تھپڑ اس قدر جاندار تھا کہ کان بھی زد میں آ گیا، زوردار تھپڑ جیمی کے دودھیا گال پر انگلیوں کے نشانات چھوڑ گیا خوبرو جوان اپنی اس گھٹیا کارستانی پر شرمندہ نظر آنے لگا۔۔

میں نے تمہارے اوپر ساری زندگی ہاتھ نہیں اٹھایا ہے مگر آج تمہاری اس کمینگی نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں تمہیں حد بندی سکھاؤں۔! تم نے میری کمزوری کو للکارا ہے جیمی۔!! میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ تم اس قدر گر جاؤ گے۔؟

زینہ بذات خود مجسمہ بنی پاس کھڑی پھپھو کو چور نظروں سے دیکھ کر رہ گئی۔۔

بے قصور ہوتے ہوئے بھی دل میں خوف جڑ پکڑنے لگا۔ کپکپاتا وجود پسینے سے شرابور ہونے لگا۔۔

جیمی تمہاری جرآت کیسے ہوئی میرے بھتیجے کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی۔؟؟ پھپھو کی شعلے برساتی نظریں اور گرجدار لب ولہجہ جیمی کو گردن جھکانے پر مجبور کر گیا۔۔

!! جمشید میں نے کچھ پوچھا ہے، مجھے فوراً سے پہلے جواب دو۔

جیمی نے ہکلاتے ہوئے لرزتی آواز میں بولنا شروع کیا، موم آپ نے خود ہی بولا تھا کہ میں روحیل کی بیوی کو اچھے طریقے سے پرکھوں گی کہ وہ اسکے قابل ہے بھی ہے یا نہیں، تو بس اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے میں نے بھی سوچا کیوں نا میں بھی بھیا کی بیوی کو اچھی طرح پرکھ لوں۔۔

!میں نے صرف کلائی ہی تھامی تھی موم۔

!!اور تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔

چھن سے زینہ کے اندر کچھ ٹوٹ کر بے مول ہو گیا۔۔

شاید مان تھا جو پھپھو کی آمد سے لے کر اب تک مسلسل کچوکوں کی بوچھاڑ سہہ رہا تھا۔

زینہ کا جی چاہا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔۔

پھپھو کو اپنے بھتیجے کے ماضی کی خبر کبھی بھی نہیں رہی ہے یا پھر انکی نظر میں وہ سب جائز تھا، یا یہی ہے کہ جوانی میں لڑکے اس طرح کے شغل میلے میں مبتلاء رہتے ہیں۔۔؟؟

زینہ کا فریادی دل و دماغ موجودہ تذلیل برداشت کرنے سے عاری تھا۔۔جی چاہا پھپھو اور جیمی کو کھری کھری سنا ڈالے مگر ماں کی آئے دن کی نصیحتیں پاؤں کی زنجیر بن گئیں۔۔

زینہ ابھی بولنا مناسب نہیں ہے۔زینہ تیرا صبر انکے کھلے ہوئے ہاتھ اور کھلی ہوئی زبانوں کو لگام ڈالے گا ان شاء اللہ۔

زینہ نے اپنے جذبات کو تھپک کر ہمیشہ کی طرح سلانا چاہا مگر شاید زخمی دل سہہ نہ پایا اور ہچکیاں بندھ گئیں۔۔

پھپھو نے نازک صورتحال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ترش لہجے میں جیمی کو کوریڈور سے دفع ہو جانے کا اشارہ کیا اور خود زینہ کو اپنی باہوں کے حلقے میں لے کر روحیل کے کمرے میں لوٹ آئیں۔۔

زینہ اس اچانک مہربانی پر حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔۔

زینہ کو شانوں سے تھامے ہوئے بستر پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ ٹک گئیں۔۔۔

!زینہ جیمی کی طرف سے میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔مجھے معاف کر دو۔

روتی بلکتی زینہ نے چہرے سے نقاب ہٹا کر پھپھو کو زخمی نظروں سے دیکھا۔۔

پھپھو کی کھوجتی نظریں زینہ کی فریادرسی سمجھ سکتیں تھیں۔۔

زینہ نے بولنے کے لیے لب کھولنا چاہے مگر پھر خالی نظروں سے فرش کو گھورنے لگی۔۔۔

!زینہ میری طرف دیکھو۔

زینہ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے پھپھو کو اجڑی نظروں سے دیکھا۔۔۔

زینہ سارا قصور میرا ہے جو پہلے دن سے میں نے حسنِ ظن سے کام نہیں لیا، میں تمہاری طرف سے بدگمان تھی کہ روحیل تمہارے ساتھ شادی کے لیے کیوں مرا جا رہا ہے۔؟؟

شاید تم نے اسے پارسائی کا ڈرامہ رچا کر پھانس لیا ہے۔۔۔

مجھے اپنے بھتیجوں سے بے حد محبّت ہے، میں نے انہیں ایک ماں بن کر پروان چڑھایا ہے۔۔

جمشید تو بعد میں پیدا ہوا ہے جبکہ میرے دو بھتیجے تو میری ہتھیلی کا چھالا تھے۔ میری تربیت میں پروان چڑھنے والے ہونہار بچے، میری ہر بات کو سر آنکھوں پر رکھنے والے بھتیجے مجھے بہت عزیز ہیں، میں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی ایسی لڑکی جو مال و دولت کی پجارن بن کر آئے اور اس مختصر سے کنبے کو بکھیر ڈالے۔۔

زینہ میں نے تمہیں گزشتہ ایک ہفتے سے اچھی طرح جانچ پرکھ لیا ہے اور تم میں سے 100 نمبر لے کر پاس ہو چکی ہو۔۔!!

تمہیں میرے کڑوے کسیلے الفاظ سہنے پڑے ہیں جنکو تم نے نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا ہے۔۔۔

شاید روحیل کو تم سے بہتر لڑکی نا ملتی۔۔ میں نے تمہارا دل دکھایا ہے جس کے لئے میں معذرت خواہ ہوں۔۔!!

پھپھو نے زینہ کا ہاتھ تھام کر دبایا جبکہ زینہ کا چھلنی دل اور اشکبار آنکھیں ان انکشافات کو ماننے پر راضی نہ تھیں۔۔۔

جیمی کی اس حرکت کو بھول جاؤ۔!! وہ آئندہ کبھی بھی ایسی جرآت نہیں کرے گا۔!! اور ویسے بھی اسے کل کی فلائٹ سے واپس جانا ہے۔

زینہ اثبات میں صرف گردن جھٹک کر رہ گئی۔۔

کاش پھپھو آپ آزمائش کا یہ اذیت ناک ہتھکنڈہ استعمال نہ کرتیں، میں آپکی باتوں سے کس قدر اذیت سے گزرتی رہی ہوں یہ تو صرف میں ہی جانتی ہوں۔۔زینہ کا دل دبی دبی دہائیاں دینے لگا۔۔

پھپھو نے کچھ دیر بعد دوبارہ بات کا آغاز کیا۔دیکھو زینہ تمہارا طریقہ کار ہم سب کے لیے نیا اور انوکھا ہے۔اگر تم صرف اس اسلام آباد کو ہی دیکھ لو تو بہت کم لوگ ہیں جو تم جیسے شرعی پردے کو اپناتے ہیں۔۔۔

100 میں سے شاید ایک گھر ایسا ہو گا جو اس بات کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔

تم میری بات سمجھ رہی ہو نا۔؟؟

زینہ نے گال رگڑتے ہوئے اثبات میں گردن جھٹکی۔۔

!زینہ تمہیں پتا ہے تم بہت پیاری ہو۔!!مجھے روحیل کے حوالے سے تم بہت عزیز ہو۔

جججججی۔!زینہ کو ایک اور سوولٹ کا جھٹکا لگا، فوراً پھپھو کو حیرت سے گردن اٹھا کر دیکھا۔۔

ہاں شاید تمہارے پاکیزہ باطن کا نور تمہارے معصوم چہرے پر جھلکتا ہے۔۔

غمزدہ زینہ ان حقائق کو ماننے سے گریزاں تھی۔۔

تمہارا تو کچھ کہہ نہیں سکتی مگر میرے بھتیجے نے تمہیں پانے کے لیے ضرور کوئی ایسی ویسی حرکت کی ہو گی جو نا قابل برداشت ہو گی۔ خیر مجھے آہستہ آہستہ پتا تو چل جائے گا، وہ زیادہ عرصہ میرے سے اپنا حال دل چھپا نہیں پائے گا۔۔!

زینہ روحیل دل کا بہت اچھا ہے، وہ بہت نرم دل انسان ہے، اسے کبھی کوئی دکھ نہ دینا۔۔!!

تم اس گھر کی بڑی بہو ہو اور یہ سب تمہارا ہے اور تمہیں ہی احسن طریقے سے لے کر چلنا ہے۔!!!

اور ہاں رات کو میں نے کچھ اپنی پرانی قریبی سہیلیوں کو مدعو کیا ہے۔

گھبراؤ نہیں صرف عورتیں ہی ہوں گی۔!

اور جہاں پر تم موجود ہو گی وہاں پر جیمی کو جانے کی اجازت نہیں ہو گی۔۔

آخر میں پھر یہی بولوں گی تم پردے کے معاملے میں کچھ شدت پسند واقع ہوئی ہو۔

بہر حال اگر میرا بھتیجا راضی اور خوش ہے تو مجھے کوئی عار نہیں ہے جبکہ حقیقتاً مجھے تمہیں اس حلیے میں دیکھ کر گھٹن کا احساس ضرور ہوتا ہے۔۔۔

فرش کو گھورتی زینہ نے چہرہ اوپر اٹھا کر پھپھو کو دیکھا اور گویا ہوئی۔۔

پھپھو آپکی تمام باتیں سر آنکھوں پر مگر خالق کے حکم کے سامنے مخلوق کی اطاعت نہیں کروں گی۔۔

دنیاوی گھٹن قابل برداشت ہے مگر جہنم کی گھٹن ناقابل برداشت ہو گی جو زانیہ عورتوں کو ملتی رہے گی۔۔۔

زینہ نے دھیمے لہجے میں پھپھو کو چند جملے بول کر لاجواب کر دیا۔۔۔

!!اچھا چلو بھئی تمہاری مرضی اور تمہاری زندگی ہے جو جی چاہے وہ کرو۔

!ابھی شام کے لئے اچھے سے تیار رہنا۔

!مجھے اپنے کپڑے تو دکھاؤ ذرا۔

!جی پھپھو۔

زینہ نے فوراً حکم کی تعمیل کرتے ہوئے الماری میں لٹکے کپڑوں کو پھپھو کی آنکھوں کے سامنے یکے بعد دیگرے لہرانا شروع کر دیا۔۔۔

پانچ سے سات جوڑے دیکھنے کے باوجود بھی پھپھو کو کوئی جوڑا پسند نہیں آ رہا تھا۔۔

خود بستر سے اٹھ کر الماری کھنگالنے لگیں۔

یہ ہلکی فیروزی قمیض اور گہرے نیلے امتزاج میں بہت جچو گی، جالی دار دوپٹہ کے ساتھ نگینوں کا کام بھی کافی نفیس لگ رہا ہے۔۔

روحیل لایا ہے کیا۔؟؟

!جی پھپھو۔

میرے بھتیجے کی پسند تو بہت اچھی ہے۔ پھپھو کی باتوں میں مامتا ٹھاٹھیں مارنے لگی۔

!ابھی جلدی سے نہالو اور اچھے سے تیار ہو جاؤ۔

!جی بہتر۔

!مجھے اپنے بال دکھاؤ۔

جی پھپھو۔ زینہ نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور سر پر جمے حجاب کو اتار کر کرسی پر رکھا۔۔

!!ہاں بال تو تمہارے بہت پیارے ہیں، شیمپو کنڈیشنر لازمی کرنا۔

جی۔!زینہ نے فرمانبرداری سے بولا اور ہینگر میں لٹکے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔

اور ہاں یہ جیمی کے پاگل پنے کا تذکرہ کسی سے بھی نہ کرنا۔!!ایسے ہی بھائی جان کا دل دکھے گا۔

!جی بہتر۔

اس جیمی نالائق نے متجسس ہو کر یہ حرکت کی ہے وگرنہ میں تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔

پھپھو نے زینہ کو تنبیہ کی اور کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

زینہ نے پہلی فرصت میں لپک کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور سوچوں کے بھنور میں ڈوب گئی۔۔ پھپھو اچانک اتنی اچھی کیسے ہو گئیں ہیں۔؟شاید واقعی میں انہیں روحیل کے حوالے سے عزیز تر ہو گئیں ہوں

اور مجھے انکا آزمانے کا طریقہ بالکل بھی پسند نہیں آیا۔ میں اتنی گئی گزری ہوں جو ہر دوسرا تیسرا شخص مجھے آزماتا پھرے۔۔۔ چند آنسو لڑھک کر گال بھگو گئے۔۔

روحیل آپ نے مجھے حقیقتاً کڑے امتحانوں میں ڈال دیا ہے۔۔

خود پتا نہیں وہاں دبئی میں کیا کر رہے ہوں گے۔؟

روحیل کے حوالے سے دل و دماغ میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی۔۔ زینہ کا دل کٹ کر رہ گیا۔

ایک مرتبہ پھر بے اعتباری کا طوفان سر اٹھانے لگا۔۔

* *

مہمانوں سے فراغت کے بعد سب کام نپٹا کر تھکی ہاری زینہ نے عشاء ادا کی اور ماں کے بستر پر نیم دراز ہو گئی۔۔۔

تھک گئی ہو زینہ۔؟؟

امی آپ ابھی تک سوئی نہیں ہیں کیا۔؟؟

تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ آؤ تو چار باتیں کر لوں گی۔۔

جی امی بس پھپھو کی سہیلیاں مجھ سے ملنے کی متمنی تھیں۔۔

اچھی خاطر مدارت کی ہے نا زینہ۔؟؟

جی امی اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی ہے بظاہر تو سب خوش نظر آرہیں تھیں۔۔

!بس بیٹی بظاہر پر اکتفا کیا کرو باطن کو کھنگالنے سے تعلق بد گمان ہو جاتے ہیں۔۔

جی امی ہر وقت یہی کوشش کرتی ہوں کہ ہمارے تعلقات میں بد گمانی نہ آئے۔۔

روحیل سے دوبارہ بات ہوئی ہے کیا۔؟

امی میں نے بارہا کال کی ہے مگر شاید وہ کہیں باہر مصروف تھے۔۔زینہ کے دل میں ٹھیس اٹھی۔۔۔

امی آپ آرام کریں۔!میں بس کمر سیدھی کرنے کے لیے کچھ دیر کے لئے لیٹ گئی ہوں وگرنہ ابھی یہ کامدار لباس بھی تبدیل کرنا ہے۔۔

زینہ تمہیں یہ جوڑا بہت جچا ہے ماشاءاللہ۔۔

جی امی۔زینہ نے بند آنکھوں سے جواب دیا۔۔۔

لمبے دن کے اتنے سارے کربناک لمحات آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔۔

امی آپ سو جائیں، میں کپڑے تبدیل کر لوں پھر آتی ہوں۔۔

غسل خانے سے نکل کر جوڑے کو ہینگر میں ڈال کر امی کی الماری میں لٹکا دیا، یہی سوچا صبح روحیل کے کمرے میں لے جائے گی۔۔

منتشر سوچیں دوبارہ روحیل کی ڈائری کی طرف کھینچنے لگیں۔۔

امی میں کچھ دیر بعد سوتی ہوں، لہٰذا زیرہ کا بلب جلا دیتی ہوں۔

!زینہ تم بھی آرام کرو بیٹی۔

!جی امی بس پندرہ منٹ میں سوتی ہوں۔

زینہ نے کمرے کی بڑی بتی گل کر کے شب خوابی کی بتی جلا دی۔۔۔

ڈائری نکال کر کرسی پر بیٹھ گئی اور چھوٹا ٹیبل لیمپ جلا لیا۔۔ کچھ دیر کے لئے ذہن اپنے میر پور والے گھر کی طرف چلا گیا جہاں پر وہ بجلی کی بندش پر موم بتی جلا لیتی تھی یا پھر مجبور ہو کر بستر میں گھس جاتی تھی۔ آج ہر طرح کی سہولت میسر ہیں مگر دل کا قرار کہیں کھو گیا ہے۔۔ لرزتے ہاتھوں سے ڈائری کھول کر مطلوبہ صفحے پر نظریں جما لیں۔۔

بہت دنوں کی گریہ زاری اور محنت مجھے اس قابل بنا گئی کہ آج میں اس سے بات کرنے کے قابل ہو""" سکا ہوں۔۔

شاید میر اظاہری حلیہ اس کے دل میں کوئی جگہ بنا سکے، میری اجڑی حالت، میری آنکھوں میں پڑے سیاہ گڑھے شاید اس کا دل پگلا دیں۔۔

میں بھی پاگل ہو گیا ہوں۔ وہ بھلا میرے لئے رحم کیوں کرے گی۔؟؟

بہت ساری ہمت جمع کر کے آخر اسکا سامنا کرنے کے لیے آگے بڑھا مگر اس کی سہیلی نے تو مجھے دھو ڈالا۔۔

معافی تلافی کے باوجود بھی سود مند نتائج نہ ملے۔۔ روزانہ اسی انتظار میں رہتا ہوں کہ شاید کسی دن اکیلی مل جائے، اور آخر میری شنوائی ہو گئی۔۔

موقع ملتے ہی میں اسے اپنا حال دل بتانے دوڑ بھاگا۔۔

مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک ہے۔ مجال ہے جو اس نے ذرا سی نرمی دکھائی ہو۔ اللہ جانے گھمنڈی لڑکی ہے یا پھر بہت بہادر ہے۔۔ کونسی ایسی چیز ہے جو اسے میری طرف مائل نہیں ہونے دیتی۔۔

میرے تو ایک اشارے پر لڑکیاں لٹو ہو جاتی ہیں کجا کہ میں انکے پیچھے ہفتوں لگا رہوں، میں بھی شاید دیوانہ ہو گیا ہوں، ہزار کوشش کے باوجود بھی خود کو روک نہیں سکتا ہوں۔

اسکے بھائی کے کام کاج کا اتا پتا لے کر اب مجھے اگلا قدم اٹھانا ہے۔۔

اپنے خیالوں میں گم جاتی ہے، اسے تو یہ خبر بھی نہیں ہوتی ہے کہ میں روزانہ اسے صبح اور واپس چھٹی تک اسکے پیچھے پیچھے گاڑی دوڑاتا رہتا ہوں، ایک دن اسکے بھائی کی موٹر سائیکل کی خرابی میرے لیے باعث رحمت بن گئی مگر میری خوشی اس وقت ہوا ہو گئی جب اسنے اپنی موٹر سائیکل کو چند لمحوں میں دوبارہ چلانا شروع کر دیا۔۔

!ہائے میری مجبور سی محبت۔

یہ لڑکی مانتی بھی نہیں ہے وگرنہ میں تو اسے چند دنوں میں اپنی دلہن بنا کر اپنے گھر لے آؤں۔

یہ بات تو طے ہے زینہ میری اور صرف میری ہے۔

جب یہ میری بن جائے گی تو میں اسے یہ ڈائری پڑھنے کے لیے ضرور دوں گا تاکہ اسے میری باتوں پر یقین آسکے پر پھر یہ نا ہو وہ میرے سر چڑھ جائے، کوئی بات نہیں چڑھتی ہے تو چڑھ جائے، محبت میں سب چلتا ہے، آخر کو میری بیوی ہو گی""۔۔

زینہ صفحات پلٹتی جا رہی تھی مگر ساتھ ساتھ آنکھیں بھی دغابازی کر رہی تھیں۔۔

چند لمحوں کے لیے ڈائری سے توجہ ہٹا کر زینہ دل ہی دل میں خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

روحیل جب میرے ساتھ اتنی محبت کرتے ہیں تو پھر میرے ساتھ دھوکا دہی کیسی۔؟؟ آپ آج دبئی کی روشنیوں میں کیوں کھو گئے ہیں؟؟ کیوں اپنی زینہ کو نظر انداز کیے بیٹھے ہیں؟ شاید آپ کسی نئی دوشیزہ کی باہوں میں جھول رہے ہیں۔؟؟ سوچتے ہی زینہ کا دل ڈوبنے لگا۔

نہیں روحیل آپ ایسا کبھی بھی نہیں کریں گے۔! میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی۔ آپ کی سچی توبہ کی بدولت میں نے آپ سے نکاح کی حامی بھری تھی وگرنہ تو پاک مردوں کے لئے پاک عورتیں ہیں۔

زینہ نے لرزتے ہاتھوں سے ڈائری کا اگلا صفحہ پلٹا جبکہ امی کی بھاری سانسیں انکی گہری نیند کی شاہد تھیں، چند لمحوں کے لیے زینہ نے پلٹ کر ماں کو دیکھا اور دوبارہ مطالعے میں غرق ہو گئی۔۔۔

عاصم کی واپسی میرے لیے باعث رحمت ہے، اسے تمام حقائق سے آگاہ کر چکا ہوں، صبح سے ایک ایک لمحہ گن رہا ہوں کہ کب اس ظالم محبوبہ کے گھر پہنچوں۔۔

اسکی کالج سے واپسی پر اسکا عاصم سے گرمجوشی سے استقبال کرنا اور اسکی کھنکتی آواز کا میرے کانوں میں رس گھولنا بہت ہی دلفریب تھا۔۔

کاش میں اسے ایک جھلک دیکھ سکوں یا پھر اسے قائل کر سکوں۔۔

کتنے تو نمبر بدل چکا ہوں مگر اس پتھر دل پر کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی ہے۔

لڑکیاں تو اپنی تعریفیں سن کر دل ہار بیٹھتی ہیں مگر یہ زینہ نجانے کونسے سیارے کی مخلوق ہے۔؟

میرے خیال میں اسے خشک مزاج محبوبہ کا نام دینا زیادہ مناسب رہے گا۔۔۔

میری کسی بات کا کوئی جواب ہی نہیں دیتی ہے جیسے میں کوئی گیا گزرا بد صورت انسان ہوں۔۔۔

میں اسے کیسے قائل کروں کہ میں اسے دھوکہ نہیں دے رہا ہوں بلکہ میں حقیقی طور پر اسے اپنانا چاہتا ہوں۔۔؟

زینہ صفحات پلٹتی جا رہی تھی اور ہر صفحہ نئی داستان سنا رہا تھا۔۔۔

ہسپتال میں گزاری گئی رات میرے لئے بہت کٹھن تھی، وہ پگلی رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی، عاصم اور زید سے نظر بچا کر بارہا میں نے زنانہ انتظار گاہ کے چکر کاٹے، نیند تو گویا کوسوں دور تھی۔ وہ نازک اندام شاید رو رو کر اور دعائیں مانگتے مانگتے شدید تھک چکی تھی اور ادھر ہی فرش پر بچھے مصلے پر ڈھیر ہو گئی۔۔

آج جب وہ ہسپتال میں بیہوش ہوئی تو میرا ضمیر گوارا ہی نہیں کیا کہ اسے میرے علاوہ کوئی چھوئے۔ وہ میری باہوں میں کسی پھول کی طرح جھول رہی تھی۔۔ شکر ہے بیہوش تھی ورنہ مجھے اپنی سخت مزاجی سے قتل کر دیتی۔۔

ویسے اس کی نامحرم کے لئے سخت مزاجی مجھے بہت بھاتی ہے۔

شاید اسی لیے وہ مجھے اور اچھی لگنے لگی ہے۔۔

اور پتا ہے میں نے اس سے معافی تلافی کے بعد ایک مرتبہ بھی اس کا چہرہ نہیں دیکھا ہے، جی تو بہت چاہتا ہے مگر مجھے اس کی غیرت بہت عزیز ہے۔۔ دل سے پکا عہد کیا ہے کہ نکاح کے بعد ایک ہی مرتبہ اسے دیکھوں گا ان شاء اللہ۔۔

یا اللہ کوئی ایسا ذریعہ پیدا فرما دے کہ وہ مجھے اپنا لے، میرے ساتھ نکاح کے لئے حامی بھر دے۔۔

اسکی ایک ہاں میری زندگی کا سرمایہ ہے۔۔۔

یا اللہ میری اس پارسا زینہ کو میرا بنا دے آمین۔

ڈائری لکھ کر دل کی بھڑاس نکال لی ہے اب مجھے قرآن مجید کے آخری پارے کی ایک سورت حفظ کرنی ہے، وہ جب آئے گی تو میں روزانہ اسے ایک سورت سنایا کروں گا ان شاء اللہ۔۔

اسے نہیں خبر وہ میری تہجد میں مانگی جانے والی عزیز ترین ہستی ہے، وہ میری دعاؤں کا حسن ہے، صرف اس ایک لڑکی کی بدولت میرے یہ گناہ گار ہاتھ اپنے رب کے سامنے اٹھنے لگے ہیں۔ مجھے صراط مستقیم کی طرف رغبت دلانے والی جلدی سے میری بن جاؤ۔!! زینہ حیات میری محبت میرا امان صرف تم ہو۔

زینہ نے اشکبار آنکھوں سے ڈائری میں مقید حقائق جو کہ مع تاریخ اور مع وقت درج تھے، سب کچھ دلجمعی سے پڑھا مگر ساتھ اس ظالم سماج کی یاد ستانے لگی۔۔ دل مچلا۔۔۔

ابھی پیغام بھیجتی ہوں شاید جواب دے دیں۔

زینہ نے ڈائری کو ایک طرف رکھا اور سرعت سے پیغام لکھنے لگی۔۔

" روحیل آپ کو پتا ہے میں آپ سے بہت ناراض ہوں۔! میں نے بارہا آپ سے رابطہ کیا ہے مگر آپ نے پلٹ کر جواب دینا بھی گوارہ نہیں کیا، میں نے آپ کی شکایت چچا اور ویر سے کر دینی ہے۔!! پھر نہ کہنا مجھے پیشگی اطلاع نہیں کی ہے۔ "

پیغام ارسال کرتے ہی روحیل کا منہ پھاڑ جوابی ایموجی موصول ہوا۔۔

آپ ہنس رہے ہیں۔؟؟

!تمہاری شکایت پر ہنسی آ رہی ہے۔

!کیسی ہو؟؟ بہت یاد آ رہی ہو۔

!جھوٹ۔! میں نہیں مانتی ہوں۔

!. عاصم سے پوچھ لو

کیوں ویر آپ کے دل میں رہتا ہے۔؟

آپ اتنے سارے گھنٹے کہاں پر گزار کر آئے ہیں اور ابھی کدھر ہیں۔؟؟

فی الحال اپنے کمرے میں موجود ہوں اور اس وقت اپنے اور عاصم کے لیے کھانا لینے باہر نکلا تھا یار۔

گھر واپسی پر کچھ دوست مل گئے تو پھر باتوں میں پتا ہی نہیں چلا اور پھر عاصم کو بھی ادھر ہے بلوانا پڑ گیا

!!میں نہیں مانتی۔

تو پھر اب میں کیسے یقین دہانی کرواؤں۔؟؟

!سکائپ پر آؤ کمرہ دکھاتا ہوں۔

!امی سو رہی ہیں۔

اور تم کیوں جاگ رہی ہو۔؟

میں یاد آرہا ہوں۔؟

شاید۔؟ زینہ نے مان لیا۔

اچھا پوچھ سکتا ہوں کہ اتنی رات گئے مجھے یاد کرنے کی کیا تک بنتی ہے۔؟؟

اور یہی سوال میں آپ سے بھی کروں گی کہ اتنی رات گئے آپ کے جاگنے کی کیا تک بنتی ہے۔؟؟

!!میں تو بیوی کی محبت میں جاگ کر سزا کاٹ رہا ہوں۔

!اور میں شوہر کی ضد میں سزا کاٹ رہی ہوں۔

!!ہائے سامنے ہوتی تو تمہیں بتاتا۔

!زیادہ ہیرو نہ بنیں اور سو جائیں۔

اب کس ظالم کو نیند آنی ہے۔؟

!اچھے بنیں آجائے گی۔

!کیسے بنوں اچھا؟ کوئی نسخہ بتا دو۔

میں اس وقت شدید تھکن کا شکار ہوں اور سونے جا رہی ہوں۔

آپ مسنون اذکار پڑھیں تو نیند آجائے گی۔

!تم پڑھو نا۔ اپنی آواز ریکارڈ کر کے فورا بھجواؤ۔

!آپ بھی نا بہت ضدی ہیں۔

!!ابھی تم نے میری ضد دیکھی ہی کہاں ہے زینہ عرف خشک مزاج محبوبہ۔

!!ہاہاہاہاہاہاہاہا آپ کا علاج ہے۔

میرے پاس بھی بہت سارے علاج موجود ہیں مگر میں مجبوری کا مارا ہوا ہوں۔۔

!روحیل۔

!!جی روحیل کی جان۔

وہ دروازے پر اس وقت دستک ہو رہی ہے۔

!تو پوچھو کون ہے۔! مگر دروازہ کھولے بنا پوچھو۔

!جی میں ابھی دیکھتی ہوں۔

!مجھے فوراً بتاؤ کون ہے۔

جی بہتر۔!میرے پاس بھی بہت سارے علاج موجود ہیں مگر میں مجبوری کا مارا ہوا ہوں۔۔

!روحیل۔

!!جی روحیل کی جان۔

وہ دروازے پر اس وقت دستک ہو رہی ہے۔

!تو پوچھو کون ہے۔! مگر دروازہ کھولے بنا پوچھو۔

!.جی میں ابھی دیکھتی ہوں۔

!مجھے فوراً بتاؤ کون ہے۔

!.جی بہتر۔

ککلکون ہے؟؟ زینہ نے گھبرا کر دھیمی آواز میں دروازے کے پاس جا کر پوچھا۔

جواب ناپا کر زینہ نے دروازے کے ساتھ کان لگا کر سائل کو سننے کی کوشش کی شاید کوئی آہٹ محسوس ہو سکے۔

آدھی رات کو کون ہو سکتا ہے بھلا۔؟؟ چچا کی طبیعت ٹھیک ہو، اللہ خیر کرے۔۔ پریشانی نے آن گھیرا۔
دھک دھک کرتا دل سینے میں پھڑ پھڑانے لگا۔
دروازہ کھولنے کی ہمت بھی مفقود ہوتی جا رہی تھی۔۔

کون ہے باہر۔؟؟ زینہ نے آخری بار تصدیق چاہی مگر جواب ناپا کر خاموشی سے ہاتھ میں تھاما فون لے کر بستر پر آن بیٹھی۔۔

شاید جیمی ہو، رات کے اس پہر میرے سے تھپڑ کا بدلہ لینے کے لئے نا آیا ہو۔؟ دل میں خوف جڑ پکڑنے لگا۔۔ فورا بستر سے اتر کر کھڑکی کے کھلے پٹ بند کیے۔۔

ہو سکتا ہے شاید میرا کوئی وہم ہو۔۔

خیر جو بھی ہے میں دروازہ قطعاً نہیں کھولوں گی۔۔

واپس بستر کی طرف پلٹی اور روحیل کے پیغامات کو پڑھ کر برق رفتاری سے جوابات ٹائپ کرنے لگی۔۔

روحیل کی پریشانی اپنے عروج پر تھی۔۔۔

روحیل آپ پریشان نہ ہوں۔مجھے شاید وہم ہوا تھا، کھلی کھڑکی سے شاید کمرے میں آہٹ ہوئی تھی، میرے دو تین بار پوچھنے پر کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے۔

اچھا چلو شکر ہے۔! مجھے یکدم ڈیڈ اور پھپھو کی فکر نے آن گھیرا ہے زینہ۔۔۔

سب خیریت ہے روحیل آپ پریشان نہ ہوں اب آپ آرام سے سو جائیں۔روحیل کے ساتھ صرف پیغام رسانی پر ہی زینہ کے وسوسے ہرن ہو گئے۔۔میں اس شخص کے ساتھ خود کو کتنا محفوظ تصور کرنے لگی ہوں حالانکہ یہ شخص میلوں دور بیٹھا ہوا ہے۔۔مگر شاید اس شخص کا جڑا نام میرے نام کی رکھوالی کا ضامن ہے۔۔

روحیل آپ آرام سے سو جائیں۔زینہ نے دوبارہ بولا۔۔

زینہ نیند آئے گی تو سو جاؤں گا، جب سے میری زندگی میں آئی ہو میری نیند کا گراف نو گھنٹے سے گر کر تین سے چار گھنٹوں پر چلا گیا ہے۔

!روحیل۔!میں آپ کو منع تھوڑی کرتی ہوں کہ نا سوئیں۔

!!تم منع نہیں کرتی ہو مگر میرے دل و دماغ پر کاری وار ضرور کرتی رہتی ہو۔

!!آپ کو چرب زبانی میں ایوارڈ ملنا چاہیئے۔

!نیکی اور پوچھ پوچھ۔

مجھے ایوارڈ میں صرف زینہ درکار ہے۔۔

ہاہاہاہاہاہا چھوٹی سی بات پر آپ کا دماغ کس طرف چلا جاتا ہے۔۔؟؟

میرے اوپر ہنس رہی ہو۔؟؟؟

جی!!!زینہ نے روحیل کو چڑایا۔۔۔

!!تم بہت ظالم ہو زینہ۔

!عزت افزائی کا بہت شکریہ۔

پاس ہوتی تو تمہیں بتاتا کہ کیسے چڑاتے ہیں۔؟

اسی بات کا تو فائدہ اٹھا رہی ہوں۔ہاہاہاہا۔

کوئی بات نہیں زینہ تیرہ دن کی بات ہے پھر میں نے رخصتی کروا لینی ہے۔دھمکی نہیں ہے حقیقت میں

!بول رہا ہوں۔

!! روحیل کا دھمکی آمیز پیغام پڑھ کر زینہ کی دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔ جی نہیں۔

! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ امی کے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے تک رخصتی نہیں ہو گی۔۔

جی یہی بولا تھا۔! مگر بیوی صاحبہ ماسی امی تیرہ دنوں میں بہتر ہو جائیں گی فزیو سے میری بات ہوئی ہے اس نے آدھے گھنٹے کی ورزش کے بعد مجھے تمام تفصیلات وٹس ایپ کر دیں تھیں، میں دیار غیر میں ہوتے ہوئے بھی بے خبر نہیں بیٹھا ہوں۔! ابھی کوئی اور اعتراض ہے تو بتا دو۔؟؟

نننہیں اعتراض تو کوئی نہیں مگر میں پہلے ویرے کی دلہن ڈھونڈوں گی ان شاء اللہ۔

!! چلو جی ابھی میری جان کے لیے نیا سیاپا۔

روحیل توبہ ہے۔! آپ کتنےےےےےے خود پرست اور خود غرض ہیں۔؟ اپنی شادی رچالی ہے اور اپنے چھوٹے بھائی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔

بیوی صاحبہ عرف خشک مزاج چھوٹے بھائی کی پرواہ کرتے ہوئے دبئی میں کھجل ہونے آیا ہوں ورنہ مجھے کیا پڑی تھی اپنی خشک مزاج بیوی کو چھوڑ کر آتا۔

!! میں خشک مزاج نہیں ہوں۔

! زینہ تمہارا یہ کہنا کہ "میں خشک مزاج نہیں ہوں" اس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ ہے۔

! آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں تو میں چلی جاؤں گی۔

!!!. جا کر دکھاؤ تو ذرا

اگر چلی گئی تو کیا کر لیں گے۔؟؟

!! تمہیں نہیں اندازہ میں کیا کچھ کر سکتا ہوں۔

مثلاً۔؟؟

!سب چھوڑ چھاڑ کر لوٹ آؤں گا مجھے چیلنج نہ کرو تو تمہارے ہی حق میں بہتر ہے۔

اچھا جناب میں ہی ہار مان لیتی ہوں، آپ جناب میں بہت ساری صلاحتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں

!مگر اس وقت نیند سے میری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہیں، بہت دقت سے آپ سے بات کر رہی ہوں۔

!مجھے اجازت دیں۔ !میں ابھی سونا چاہتی ہوں۔

!تم تو سو جاؤ گی مگر مجھے نیند نہیں آئے گی زینہ۔

!ایک مرتبہ بولو تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔

!محبت تو نہیں ہوئی مگر آپ کی کمی شدت سے ضرور محسوس ہو رہی ہے۔

!خشک مزاج میرا دل رکھنے کے لیے بول دیتی۔

میں کسی کو بھی خوش فہمیوں میں رکھنا پسند نہیں کرتی ہوں۔

میں کسی بھی نہیں ہوں، شوہر ہوں تمہارا زینہ۔ !روحیل نے تڑپ کر لکھا۔۔۔

جی جناب شوہر نامدار روحیل ارشاد صاحب آج سارا!!!!!!!!!!!!!دن آپ کی کمی محسوس ہوتی رہی ہے، بلکہ کئی مرتبہ تو آپ کو خیالی دنیا میں پکارا بھی ہے۔!

ابھی خوش ہیں۔؟؟؟

میں اس وقت تک خوش نہیں ہوں گا جب تک تم مجھے محبت نہیں کرو گی !

روحیل محبت بھی ہو جائے گی ان شاء اللہ، شاید وقت لگے گا یا پھر شاید ہو چکی ہو۔!

تم کتنی ڈھیٹ ہو .!

آپ سے کم ہوں روحیل۔!

جتنے ڈھیٹ آپ ہیں، میں نے زندگی میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا ہے۔۔!!

ہاہاہاہاہاہاہاروحیل نے منہ پھاڑ ایموجی بھیجی۔۔

روحیل پلیز سونے دیں قسم سے شدید تھکن کا شکار ہوں۔!

اچھا جاؤ سو جاؤ مگر محبت والی بات ذہن میں بٹھا لو۔

میری واپسی تک اپنا ذہن بنا لو۔!

ماسی امی نے تو بالکل بھی منع نہیں کرنا ہے، بلکہ اگر میں انہیں ابھی بولوں کہ زینہ کو رخصت کروا رہا ہوں تو وہ بخوشی اجازت دیں گی۔! ایک صرف تم اڑیل ہو جس کے سینے میں پتھر کا دل فٹ ہے۔!

!ہاہاہاہاہاہاہاہاروحیل آپ کا حال قابل رحم ہے۔

!میں جارہی ہوں السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

زینہ فورا آف لائن ہوگئی۔ فون کو بستر سے منسلک چھوٹے کیبنٹ پر رکھا، ناچاہتے ہوئے بھی بستر سے اتر کر میز کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

دبئی میں حالات کا ستایا روحیل اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔۔

زینہ تمہیں تو میں واپس آکر سیدھا کرتا ہوں۔ !روحیل نے چڑ کر دانت پیسے اور جوابی سلام بھیجا۔۔

زینہ اپنی کارستانیوں پر مسکراتی دوبارہ روحیل کی ڈائری کی طرف لپکی۔۔۔ مطلوبہ صفحہ پر پہنچ کر مطالعہ شروع کردیا۔۔۔

کل اس کے تمام جملہِ حقوق میرے نام محفوظ ہوجائیں گے ان شاءاللہ۔ اسے خبر نہیں ہے کہ اس کی" ایک "ہاں" نے میرے اندر کی تشنگی میں تروتازگی اور توازن بھردیا ہے، میری بکھری ٹوٹی شخصیت کو جیسے ایک سایہ دار درخت میسر ہونے والا ہے۔

اسے بتاؤں گا کہ میں اسے وقت گزاری کے لیے نہیں اپنا رہا ہوں، میں اسے دل سے چاہتا ہوں، دسمبر کی سہہ پہر میں بولے گئے وہ میرے تمام الفاظ جھوٹ پر مبنی تھے، میں تو اپنے آپ سے بھی ڈر گیا تھا کہ کہیں

تمہاری اس ایک جھلک کا اسیر، میں منیب کے سامنے اپنی کمزوری نہ ظاہر کر بیٹھوں۔۔شاید میں اپنے آپ سے بھی چھپانے لگا تھا۔۔

اسکی ایک جھلک اس کی پاکیزگی اور پارسائی کا ثبوت تھی۔۔وہ معصوم سی پری پیکر میرے دل کی ملکہ بن بیٹھی۔اپنے سکول کالج بلکہ یونیورسٹی کے دور میں، میں نے کبھی بھی کوئی ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی جسے اپنے بے پردگی پر اس قدر غم ہو۔۔

:زینہ نے اگلا صفحہ پلٹا

باقی تو سب ٹھیک ہے مگر میں اس کے بیہوش ہونے پر خائف ہوں کہیں وہ دوبارہ نکاح کے بعد مجھے دیکھ کر بیہوش نہ ہو جائے۔؟اور میں نکاح کے بعد ہسپتال کے چکر کاٹنے کا قطعاً خواہش مند نہیں ہوں۔۔۔ ہوش میں لانے والی "نس" کے بارے میں سیکھ تو چکا ہوں، لگتا ہے یہ پہلا حربہ اسی پر آزمانا پڑے گا۔۔میرے خیال میں اسے بیہوش ہونے کی مہلت ہی نہیں دوں گا،اسے اپنی باتوں میں الجھالوں گا۔۔
روحیل کے اس آخری جملے کو پڑھتے ہوئے زینہ نے اپنے قہقہے کو بمشکل دبایا۔۔روحیل کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دو پچاس پچاس کے نوٹوں کی فرمائش اور پھر تبت کریم کا مانگنا کس قدر عجیب تھا مگر ذہین ترین سوچ تھی، روحیل کو میرا کتنا خیال تھا۔زینہ نے مسکراتے ہوئے ڈائری کے صفحات پر مکتوب روحیل کی تحریر پر ہاتھ پھیرا۔۔

روحیل کی آپ بیتی کا آخری صفحہ صبح پانچ بجے تحریر ہوا تھا۔۔

!ان شاءاللہ آج وہ میری ہو جائے گی۔

بس یہی دعا ہے کہ اس کا دل بھی میرا ہو جائے آمین۔ اسکے تلخ روپے اور تلخ باتوں سے لگتا ہے مجھے خاصا رگڑائے گی، مجھے ناکوں چنے چبوائے گی یا تو میں "زن مریدی" کا شکار ہو کر اسکے اشاروں پہ ناچوں گا یا پھر وہ میرے کہے بولے کا مان رکھے گی یعنی میرے ماضی کو بھلا کر مجھے معاف کر دے گی اور میری فرمانبرداری کرے گی۔۔۔

میری پیاری ڈائری آج کے بعد تمہیں بھی خدا حافظ کیونکہ میرے دکھوں کا مداوا کرنے والی آرہی ہے، آج کے بعد تمہیں وہی کھولے گی۔! بھلا کون.؟

!!ان شاءاللہ میرے ہونے والی زینہ حیات۔

روحیل کی تحریر اپنے اختتام کو پہنچی تو زینہ کے مسکراتے پنکھڑی لب اور پانیوں سے لبریز آنکھیں اس حقیقت شناسی پر شکر گزار تھیں۔۔۔

آخری صفحے کو دوبارہ پڑھنا شروع کر دیا، نیند تو غائب ہو چکی تھی۔۔۔ کچھ دیر سوچ کر قلم اٹھالیا۔۔۔

میں ہوں زینہ حیات اور اب زوجہ روحیل ارشاد۔!! اس وقت رات کے دو بج رہے ہیں۔"

آج میں کھلے دل سے اقرا کرتی ہوں کہ مجھے روحیل ارشاد سے محبت ہو چکی ہے۔ میں اس شخص کی

فرمانبر داری کے لیے خود کو پیش کرتی ہوں۔! میری دنیاو آخرت کی کامیابی اس شخص کے ساتھ جڑی ہے

، یہ شخص میری دعاؤں کا صلہ ہے جو مجھے میرے کردار سمیت چاہتا ہے، یہ شخص اللہ کے قوانین اور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا تابع بننا چاہتا ہے تو مجھے یہ عظیم انسان روحیل ارشاد من وعن قبول

ہے۔۔ بیشک اللہ کے ہاں سچی توبہ کا حامل شخص اللہ کے ہاں عظیم مقام و مرتبہ رکھتا ہے"۔۔۔

زینہ کی سرعت سے چلتی انگلیاں روحیل کی ڈائری میں اپنے خلوص کے موتی بکھیرنے لگیں۔۔۔

روحیل ارشاد آپ کو آپ کی بیوی زینہ ٹوٹ کر چاہنے لگی ہے۔ زینہ آپ کو مزید انتظار کی سولی پر نہیں"

لٹکائے گی۔۔۔ آپ تو زینہ سے بہتر انسان نکلے ہیں جو اس کی نالائقیوں پر بھی اسے خندہ پیشانی سے

برداشت کر رہے ہیں۔۔

روحیل صبر کرنا بہت کٹھن مرحلہ ہے مگر آپ اس مرحلے پر کامیاب و کامران ہو چکے ہیں۔۔

آپ نے مجھے عزت سے اپنا نام دیا، مجھے عزت سے اپنے گھر کی چار دیواری میں ایک مقام دیا، میری

خواہشات کی قدر کی اور میرا ساتھ دیا جس کے لئے میں جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔

روحیل آپ کی بیوی تا عمر آپ کی قدر دان رہے گی ان شاء اللہ"۔۔

میرے سر کے تاج، میری خوشیوں کے ساتھی، میرے ہمسفر روحیل ارشاد مجھے آپ سے ایسی محبت ہو" چکی ہے جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہو۔مجھے لگتا ہے یہ آپ کی دن رات کی دعاؤں کا ثمر ہے کہ مجھ جیسی لڑکی اس ڈیڑھ ہفتے میں آپ کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہے۔!اب خوش ہو جائیں روحیل ارشاد آپ کی !!"من چاہی مراد بھر آئی ہے۔

مجھے لگتا ہے آپ کی دعاؤں میں میری دعاؤں سے زیادہ شدت ہے۔میری سوچوں کے محور آپ کے " گھر خیریت سے لوٹنے کی شدت سے دعا گو ہوں اور بے چینی سے منتظر ہوں، آپ جب خیریت سے گھر لوٹ آئیں گے تو آپ کا استقبال اظہار سمیت کروں گی ان شاء اللہ مگر فی الحال آپ اپنے ضروری کام پوری دلجمعی سے نپٹائیں۔۔

!صرف اور صرف آپ کی زینہ "۔

زینہ نے مسکراتے ہوئے ڈائری بند کر کے دوبارہ ماں کے دواؤں والے دراز میں چھپا دی اور سونے کے لیے پر تولنے لگی۔۔

****

ناشتے سے فراغت کے بعد شریفاں خالہ کے ساتھ باورچی خانے کی صفائی میں جت گئی۔۔

خالہ پھپھو نے آج کے کھانے کے بارے میں کچھ بتایا ہے کیا۔؟؟

نہیں بی بی جی ابھی تک تو کچھ نہیں بتایا ہے۔

چلیں میں ان سے پوچھ آتی ہوں وہ یقیناً ابھی چچا کے ہمراہ باغیچے میں ہوں گی۔

نہیں بی بی جی آپ کو نہیں پتا وہ جیمی بابو کو ایئرپورٹ چھوڑنے گئی ہیں۔۔؟؟

!اچھا مجھے تو نہیں خبر ہے۔

بی بی جی آپ اس وقت اپنی امی کے پاس ناشتہ کھلا رہی تھیں۔

اوہ اچھا۔ میں سمجھ گئی۔ زینہ نے جیمی کے گھر سے چلے جانے پر سکھ کا سانس لیا۔۔۔ اب گھر میں عبایا اور حجاب نہیں اوڑھنا پڑے گا۔ الحمدللہ۔

بس اللہ میری مشقتوں کو قبول فرمالے آمین۔ زینہ نے دل ہی دل میں دعا مانگی۔۔

خالہ میں ذرا امی کو دیکھ آؤں، جیسے ہی پھپھو لوٹیں مجھے اسی وقت آگاہ کر دیجیۓ گا۔

جی بی بی جی آپ بے فکر ہو کر جائیں۔۔

کس قدر سلجھی ہوئی بچی ہے ماشاءاللہ۔ شریفاں بھی دل میں تعریف کیے بنا نہ رہ سکی۔۔

السلام علیکم امی جی۔ !فزیو آیا تھا کیا۔ ؟زینہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا جبکہ بستر پر لیٹی امی کی گردن دائیں جانب لڑھک رہی تھی۔

امی جان۔ !!زینہ تڑپ کر ماں کی طرف لپکی۔۔

!!امی جی کیا ہو گیا ہے۔؟؟ آنکھیں کھولیں امی جی۔

زینہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں ماں کا چہرہ لے کر دھیرے دھیرے تھپتھپانے لگی۔۔

آنسوؤں کی لڑیاں نازک صورتحال پر بے قابو ہو گئیں، دوڑ کر کوریڈور سے خالہ شریفاں کو آواز دی۔۔

بی بی جی سب خیریت ہے۔؟؟

خالہ پتا نہیں امی کو کیا ہو گیا ہے، آپ جلدی سے چچا کو باغیچے سے بلا کر لائیں۔۔روتی بلکتی زینہ بھاگ کر ماں کی طرف پلٹی۔۔۔

خود پر قابو پانے کی پرزور کوشش کرتے ہوئے ماں کی کلائی کی نبض تھام لی۔۔۔

ایک ہاتھ گردن کی نس پر اور دوسرا ہاتھ کلائی پر رکھ کر زینہ ماں کی حالت کو بھانپنے لگی

ایک ہاتھ گردن کی نس پر اور دوسرا ہاتھ کلائی پر رکھ کر زینہ ماں کی حالت کو بھانپنے لگی۔۔۔

ماں کی آنکھوں کو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی مدد سے پورا کھول کر دیکھا تو آنکھوں کی پتلیاں ایک جگہ پر ٹھہر چکی تھیں۔۔زندگی کی ایک بھی رمق باقی نہ تھی۔

شاید مجھے ٹھیک سے پتا نہیں چل رہا ہے، ابھی ڈاکٹر کو بلوا کر چیک کرواتے ہیں۔

امی جی آنکھیں کھولیں، مجھے دیکھیں۔!! آپ کو اچانک کیا ہو گیا ہے۔؟؟ دیکھیں آپ کی بیٹی اکیلی رہ جائے گی۔۔ زینہ تڑپ کر ماں کو جھنجھوڑنے لگی۔۔

زینہ کے مسلسل جھنجھوڑنے پر بے جان وجود ایک طرف ڈھلک گیا۔۔

یکدم زینہ کی زبان سے دعائیہ کلمات ادا ہونے لگے۔۔

"اناللہِ وانا الیہ راجعون"

زینہ کی اشکبار آنکھیں اور فریادی دل اللہ کے فیصلے پر صبر و تحمل کے لیے کوشاں تھا۔

دایاں ہاتھ بڑھا کر ماں کی نیم وا آنکھوں کو بند کر دیا۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

:ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

کوئی بھی مسلمان کسی بھی مصیبت کے پہنچنے پر حکم الہی کے مطابق کہتا ہے: "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا"۔۔ 💖

بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں، اور اسی کی طرف لوٹیں گے، یا اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما، اور مجھے " اس سے اچھا بدلہ نصیب فرما تو اللہ تعالی اسے اِس سے اچھا بدلہ ضرور عطا فرماتا ہے۔"(مسلم:918)

:میت کی روح پرواز کر جانے پر لوگوں کا دعا کرنا

ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے،[آپ فوت ہو چکے تھے]اور آپکی آنکھیں پتھرا گئی تھیں، آپ نے انکی آنکھیں بند فرمائیں، اور ارشاد فرمایا:

جس وقت روح قبض کی جاتی ہے، نظر اسکا پیچھا کرتی ہے) یہ سن کر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے اہل" 💖 خانہ میں سے کسی نے چیخ ماری، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(اپنے لئے اچھے کلمات ہی بولو؛ کیونکہ (تم جو بھی کہو گے فرشتے اس پر آمین کہہ رہے ہیں۔ "(مسلم:2722

📌 میت کی روح پرواز کرنے کے بعد واویلا کے بجائے دعائیہ کلمات بولنے چاہئیں کیونکہ اس وقت فرشتے لواحقین کے کلمات پر آمین بولتے ہیں مگر بدقسمتی سے ہمارے یہاں رونا پیٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہائے میں مر گئی، ہائے میں لٹ گئی وغیرہ وغیرہ

ایسے ناشکرے پن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اللہ کی رضا میں صابر وشاکر ہونے کے ساتھ ساتھ مرنے والے کی بخشش اور زندوں کے لیے خیر مانگنی چاہیے"۔۔

وفات کے فورا بعد میت کی آنکھیں بند کر دینا چاہیئے اور وہاں صرف خیر کی باتیں کرنی چاہیئے، نبی ﷺ کا فرمان ہے:

جب تم فوت ہونے والے کے پاس موجود ہو تو اس کی آنکھیں بند کر دو کیونکہ نظر روح کے پیچھے "💖
ہوتی ہے اور تم (میت کے پاس) خیر و بھلائی کی بات کرو کیونکہ فرشتے اہل خانہ کی بات پر آمین کہتے ہیں"
۔(صحیح ابن ماجہ:1199)

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

زینہ کیا ہو گیا۔؟؟ ارشاد صاحب سے پہلے پھپھو بھاگتی کمرے میں آن پہنچیں۔

زینہ کی اشکبار آنکھیں پھپھو کو انہونی کا پتا دے گئیں۔۔ پھپھو نے فوراً آگے بڑھ کر زینہ کو اپنے سینے میں بھر لیا۔ زینہ کی ہچکی بند گئی۔

پھپھو امی چلی گئی ہیں۔۔

ارے نہیں زینہ تمھیں کوئی وہم ہو رہا ہے، صبح باجی اچھی بھلی تھیں جب فزیو ہو کر گیا ہے۔ اور پھر میں جیمی کو الوداعی ملاقات کے لیے لائی تھی تم شاید اس وقت اوپری منزل پر تھی۔

زینہ باجی نے ڈھیروں دعائیں دے کر جیمی کو رخصت کیا ہے۔۔

!زینہ میں خود دیکھتی ہوں۔

پھپھو نے آگے بڑھ کر شہناز بیگم کی نبض دیکھی اور ہلکا سا ہلایا مگر بے جان وجود لڑھک گیا۔۔۔

یا اللہ ہماری اس بہو کے لئے یہ آزمائش آسان بنا دے آمین۔ پھپھو نے تڑپ کر دعا مانگی۔۔۔

!زینہ میری بچی جو اللہ کو منظور ہے مگر تمہیں بہت ہمت سے کام لینا ہو گا۔ صبر کرو میری بچی۔۔

پھپھو نے زینہ کی تسلی تشفی کے بعد دوبارہ شہناز بیگم کی طرف رخ کیا اور تمام اعضاء جسم سیدھے کر کے چہرہ ڈھانپ دیا۔۔۔

ارشاد صاحب نے پہنچتے ساتھ ڈاکٹر کی فوری آمد کی اطلاع دی اور زینہ کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔

زینہ تم تو بہت صبر والی، میری بہت بہادر بیٹی ہو نا۔!!!بس میں ابھی زید اور عاصم لوگوں کو اطلاع کرتا ہوں۔

!تم حوصلہ رکھو۔

!! شمیم تم زینہ کو سنبھالو۔! اسے پانی وغیرہ دو۔

ڈاکٹر کچھ دیر بعد پہنچ آئے گا۔۔

جی بھائی جان آپ جائیں میں سب سنبھال لیتی ہوں۔۔

بے آواز روتی زینہ پھپھو کے ساتھ لپٹ کر اپنی ماں کے مردہ وجود کا غم ہلکا کرنے لگی۔۔

زینہ کو اس وقت ایک کندھے کی ضرورت تھی اور پھپھو نے فراغ دلی سے زینہ کا سر اپنی آغوش میں لے لیا۔۔۔

تجربہ کار خاندانی ڈاکٹر آیا، تمام بنیادی طبی معائنے کے بعد پچیس منٹ قبل حرکت قلب بند ہونے پر امی کی اچانک موت کی تصدیق کر گیا۔۔

ارشاد صاحب تو سب کو پہلے سے مطلع کر چکے تھے۔۔ کچھ سوچ کر زینہ کی طرف پلٹے۔ زینہ میری بیٹی تم کیا چاہتی ہو۔؟ تمہاری امی کو جلد از جلد اسلام آباد میں ہی سپرد خاک کر دیا جائے یا پھر انکی میت میرپور لے چلیں۔؟ جو تم بولو گی ہمیں وہی منظور ہے۔۔

چچا زید آپا آرہے ہیں تو میں امی کو جلد از جلد دفنانے کے حق میں ہوں کیونکہ یہ حکم پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔۔

اشکبار آنکھوں اور چھلنی دل کے ساتھ بھی بھرائی آواز میں زینہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اولین ترجیح دی۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹی۔۔ بس اب زید شہلا پہنچ آئیں تو ظہر کے بعد جنازہ رکھ لیتے ہیں۔

عاصم نے آج کی ٹکٹوں کی پرزور کوشش کی ہے مگر تین دن بعد کی ٹکٹ مل رہی ہیں، تمہیں تو پتا ہے کہ ان مہینوں میں ٹکٹوں کا حصول نہایت کٹھن ہے۔۔

اور روحیل تو چند گھنٹے قبل ترکی کے لیے روانہ ہو چکا ہے، اس نے جانے سے قبل تمہیں بارہا کال کی ہے مگر تم شاید باورچی خانے میں مصروف تھی اس لیے بات نہیں ہو پائی ہے۔۔

میں نے بھی اس کے پیغامات کچھ دیر قبل ہی سنے ہیں۔ اصل میں وہ پاکستان جلدی لوٹنا چاہتا ہے تو جس کے لئے آج صبح اچانک ترکی کا ٹکٹ مل رہا تھا تو دبئ ایئر پورٹ سے ترکی نکل کھڑا ہوا ہے۔۔

ابھی تو وہ شاید جہاز میں ہو گا، میں نے کال کی بہت کوشش کی ہے مگر نہیں ہو پائی ہے، اسکا مطلب ہے اسکا طیارہ اڑان بھر چکا ہے۔۔

روحیل استنبول کے بجائے اناطولیہ گیا ہے جہاں کا ہوائی سفر دبئ سے بھی ساڑھے آٹھ گھنٹوں پر محیط ہے، روحیل کو باجی کی وفات کی خبر بھی شاید کل ہی ملے گی۔۔ استنبول جاتا تو پانچ ساڑھے پانچ گھنٹوں میں پہنچ جاتا۔۔۔ !! بہر حال تم بالکل بھی پریشان نہ ہو، میں اور تمہاری پھپھو ہیں نا تمہارے پاس۔

مجھے اپنا ابو ہی سمجھو بیٹی۔ !

ارشاد صاحب کا دست شفقت ہنوز زینہ کے سر پر تھا اور وہ دھیمے لہجے میں تمام حقائق زینہ کے گوش گزار کر رہے تھے جبکہ زینہ بے آواز قیمتی موتی لٹانے میں محو تھی۔۔ دل رنج والم کی اذیت ناک کیفیات سے گزر رہا تھا۔۔

زینہ بیٹی عاصم نے بھی یہی بولا ہے کہ جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے لہذا میں ابھی غسل اور کفن دفن کے انتظامات دیکھ لوں۔۔۔ اور ہاں زید شہلا گھر سے روانہ ہو چکے ہیں بس ایک گھنٹے تک پہنچ آئیں گے ان شاء اللہ۔

شمیم میری بہو تمہارے حوالے ہے، اسکا خیال رکھو۔! ارشاد صاحب نے زبانی تنبیہ کے ساتھ ساتھ آنکھوں کے اشارے سے بھی چھوٹی بہن کو سمجھانا ضروری سمجھا۔۔

جی بھائی جان یہ میری بھی بہو ہے، آپ بے فکر ہو کر باہر کے کام نپٹائیں۔۔

ارشاد صاحب نے دست شفقت زینہ کے سر پر سے اٹھایا اور متوازن چال چلتے کمرے سے نکل گئے۔۔

****

ہائے او میرے ربا۔!! میری بہن اچھی بھلی تھی، کیسے ایک دم موت کے منہ میں چلی گئی۔؟؟! ہائے آخری وقت میں تو اپنی بہن کے ساتھ چند دل کی باتیں بھی نہ کر پائی، اولاد جب منہ زور ہو جائے تو سگی بہنیں بھی بچھڑ جاتیں ہیں۔۔ بہو رانی مجھے چھوڑ کر اپنے بھائی کے ساتھ دوڑی چلی آئی ہے۔ میں بدنصیب چند گھڑیوں کے لیے بہن کا دیدار کر پائی ہوں اور سب جنازہ اٹھا کر دوڑ گئے باہر۔۔۔

ہائے ہمیں تو اس زینہ نے بکھیر ڈالا۔! پسند کی شادی رچا کر میری بہن کو بھی اپنے ساتھ لے اڑی۔۔

شہلا کی ساس خالہ ٹسوؤں کے ساتھ ساتھ بین بازی کرنے میں مصروف مہمان خانے کے داخلی دروازے سے داخل ہوئیں۔۔

زینہ برداشت نہ کر پائی تو بول اٹھی۔۔ دیکھیں خالہ آپ اپنا غم آنسوؤں سے نکال لیں مگر خدارا یہ بین چھوڑ دیں! اس سے میری امی کو اذیت پہنچ رہی ہے۔

ہائے کیسے نا بولوں زینہ۔؟؟ میری بہن دنیا چھوڑ کر چلی گئی ہے، میرے کلیجے میں آگ لگی ہوئی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (صحیح البخاری /1294)

"وہ ہم میں سے نہیں جو رخساروں کو پیٹے، گریباں پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کے کلمات کہے۔" 💖

یہ بھی نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرمائی ہے

اور یہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ (صحیح البخاری /1292)

"نوحہ کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب ہوتا ہے۔" 💖

اور ایک دوسری حدیث میں بھی آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ (صحیح البخاری /1286 مسلم /927)

"میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" 💖

(فتاویٰ اسلامیہ ج2 ص93)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

اس وقت کہاں تھیں جب بہن بستر مرگ پر تھی۔؟؟زینہ سوچ کر رہ گئی۔۔

خالہ ایسا کرنا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔ صبر وہی ہے جو مصیبت کے وقت کیا جائے۔! آپ آنسوؤں سے روئیں کوئی منع نہیں کرے گا مگر خدارا زبان سے اللہ کی نافرمانی والے کلمات نہ بولیں۔!!

زینہ نے آگے بڑھ کر خالہ کو تھام کر صوفے پر بٹھایا۔۔

شہلا غم کی تصویر بنی ایک کونے میں خاموش بیٹھی اپنی ماں کے لئے سوگوار تھی۔ جبکہ پھپھو زینہ کے ساتھ ساتھ چلتی اسکی کمر سہلا رہیں تھیں۔۔ خالہ کی بناوٹی حرکات وسکنات ان سے بھی پوشیدہ نہ تھی مگر موقع کی مناسبت سے خود کو بولنے سے باز رکھا۔۔

اے زینہ تو اپنی یہ اسلامی کتابی باتیں اپنے پاس رکھ، جب کسی کے اندر آگ دہک رہی ہو تو انسان بے اختیار ہو جاتا ہے۔

خالہ آپ پانی پیئیں اور آرام سے بیٹھیں، آپ نے امی کو دیکھ تو لیا ہے نا یہ کم ہے کیا۔؟

اے بارہا ذیشان نے ادھر آنے کے لئے زور دیا ہے مگر تیری ماں اسے مسلسل منع کرتی رہی ہے۔

خالہ امی یہی چاہتی تھیں کہ جلد از جلد صحت یاب ہو کر میرپور لوٹ جائیں اس لیے آپ سب کو لمبے سفر کی تکلیف سے بچاتی رہیں ہیں۔۔

آپ اپنی بہن کے لیے دعا مانگیں۔

زینہ اپنے آنسو رگڑ کر خالہ کی دلجوئی میں لگ گئی۔۔

خالہ میں آپ کے لئے باورچی خانے سے پانی لے آؤں۔

زینہ تم بیٹھو میں لے کر آتی ہوں۔ پھپھو نے رنجیدہ زینہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

پھپھو شریفاں خالہ کدھر ہیں۔؟ اسے میں نے مہمانوں کے ٹھہرنے کا بندوست کرنے کا بولا ہے۔

تمہارے بہن بھائی ٹھہریں گے نا تمہارے پاس۔؟؟

پتا نہیں پھپھو فی الحال کچھ کہہ نہیں سکتی ہوں۔۔

چلیں میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں، سوگوار زینہ شہلا کو بھی کھینچ تان کر مہمان خانے سے نکال کر لے گئی۔۔ زینہ جانتی تھی کہ خالہ کی گل افشانیاں مذید شہلا کا جی جلائیں گی۔۔۔

کچھ دیر کے لئے کنارہ کشی میں عافیت جانی۔۔۔

پھپھو کیا میں آپا کو امی کے کمرے میں لے جاؤں۔؟؟ زینہ نے غمگین لہجے میں پھپھو سے اجازت طلب کی۔۔ صبح سے سیلابی ریلے بہا بہا کر آنکھوں کے پپوٹے سوجھ چکے تھے، نشیلی آنکھیں حزن وملال کی کیفیت سے دوچار تھیں۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں زینہ۔! دونوں بہنیں جا کر بیٹھو اور اپنی خالہ کی فکر نہ کرو، انہیں بولنے دو جو بولتی ہیں!۔۔

جی پھپھو۔!زینہ دھیمے لہجے میں بول کر شہلا کا ہاتھ تھام کر کوریڈور سے ماں کے کمرے کی طرف چل پڑی

جنازے سے فراغت کے بعد ذیشان بھائی اپنی زبان کی میل اتارنا نہ بھولے۔۔

امی جان کیوں روتی ہیں۔؟ان لوگوں کو اپنے خون کی قدر ہے بھلا؟میں اپنا خون تھا تو خالہ کی موت کی خبر ملتے ہی دوڑا چلا آیا ہوں،سب کاروباری معاملات ترک کر کے پہلی ہائی ایس پکڑی ہے مگر یہ نیا داماد تو دیکھو ذرا،اپنی موج مستی میں مبتلا نجانے کون کون سے گھاٹ کا پانی پی رہا ہے۔اور وہ رضاعی بھائی بھی جنازے میں شرکت نہیں کر پایا ہے۔

!!رضاعی بھائی کی حالت بھی دیکھو ذرا۔

ہماری خالہ نے اپنی بیٹی کا حصہ اسے پلایا تھا اور آج دیکھو جنازہ تک نصیب نہیں ہوا ہے۔۔۔

زید برداشت نہیں کر پایا تو بول اُٹھا۔۔۔

ذیشان بھائی اول تو یہ وقت اس طرح کی گفتگو کا نہیں ہے اور دوسرا وہ دونوں بھائی دوسرے شہر نہیں بلکہ دوسرے ممالک گئے ہوئے ہیں جہاں سے واپسی کے لیے جہاز کا ٹکٹ درکار ہے۔

!ہاں تو لیتے نا ٹکٹ۔!!غریب تھوڑی ہیں۔

ذیشان بھائی بچوں کی مارچ اپریل کی چھٹیاں چل رہی ہیں اس لیے لوگ اس مہینے میں زیادہ سفر کرتے ہیں، اچانک ٹکٹوں کا حصول ناممکن ہے۔۔۔

زید نے بمشکل برداشت کیا اور وضاحت دی۔۔۔

!!تم تو انکی چمچہ گری کرو گے، تمہیں ماہانہ انکی طرف سے نوٹ جو ملتے ہیں۔

بوڑھی ماں کو پرائے در چھوڑ کر خود پیسے کے پیچھے بھاگتے رہے ہو۔۔ ذیشان نے زہر اگلا۔۔۔

بھائی صاحب ابھی آپ اپنی حد پار کر رہے ہیں، میری ماں جیسے آپکو یہاں پر نہیں آنے دیتی تھی ویسے ہی مجھ پر بھی پابندی عائد تھی، وہ نہیں چاہتی تھیں کہ بیٹی کے گھر میکوں کا زیادہ آنا جانا ہو۔۔۔ آپ کو ذرا بھی خوف نہیں آتا کہ آدھا گھنٹہ قبل ہم سب اپنے ہاتھوں سے امی کو منوں مٹی تلے دفنا کر آئے ہیں۔؟!

امید ہے آپ کو میری بات سمجھ آچکی ہو گی۔۔! زید نے سوالیہ نظروں سے ذیشان کو دیکھا۔۔

تو بڑا سمجھ دار ہو چکا ہے لہذا تو ادھر پرائے گھر میں بیٹھ کر ماں کا سوگ منا، ہم تو واپس میرپور جا رہے ہیں۔

اماں شہلا اٹھو۔!!! ذیشان نے مہمان خانے میں دائیں بائیں گردن گھما کر شہلا کو ڈھونڈا۔۔

!آپا کہیں بھی نہیں جائے گی بھائی صاحب۔

یہ چند دن اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ ٹھہرے گی، اس وقت ان دونوں کو ایک ساتھ وقت گزارنے کی اشد ضرورت ہے۔۔۔!!

اوا چھا۔!! روحیل کی بیوی ذیشان سے پردہ کرے اور شہلا کیوں اس نئے داماد روحیل سے پردہ نہ کرے۔؟؟

ذیشان بھائی اول تو روحیل بھائی گھر پر نہیں ہیں اور دوسرا وہ واپس آئے بھی تو انہیں تین سے چار دن لگ جائیں گے۔

تین دن بعد میں آپا کو واپس لے آؤں گا۔

!! واہ رے واہ تیرا یہ برادری کو کھلانے سے بچنے کا نیا نسخہ۔۔۔

تو بھی ادھر ہی پڑا رہے گا کیا۔؟؟

بھائی صاحب میرا وہاں پر ہے کون؟؟؟ جو میرا درد بانٹے گا۔؟؟ ننھیال ددھیال سب کو میری غربت چبھتی ہے، کسی ایک نے میری ماں کو دیکھا یا پوچھا ہے۔؟؟؟ سبھی خاموش تماشائی بنے رہے ہیں، اب میں وہی کروں گا جس میں میرا اور میری بہنوں کا سکون واطمینان شامل ہو گا۔۔

ٹھیک ہے پھر تیرے میں اتنی جرآت ہے تو سنبھال دونوں بہنوں کو ایک ساتھ پھر۔

چلو اٹھو اماں چلو چلیں۔! میری تو غیرت نہیں گوارا کرتی کہ میں پرائے در میں پڑا بے عزت ہوتا رہوں۔۔

اے بیٹھ جا تھوڑی دیر ذیشان۔!زینہ کے سسر کو آنے دے اور پھپھو ساس سے بھی چند ایک باتیں کر کے جائیں گے۔!

زید اس گھر کے مکینوں کو بلا کر لا۔!!یہ بھی کوئی طریقہ ہے ہمیں یہاں پر اکیلا بٹھا کر خود غائب ہو چکے ہیں۔!خالہ نے منہ مروڑا۔۔

خالہ بہتر ہے آپ لوگ عزت سے رخصت ہو جائیں۔!کس لیے خواہ مخواہ انہیں تکلیف دوں۔

!چلیں میں آپ کو اڈے تک چھوڑ آتا ہوں۔

اے دیکھ ذیشان۔!کتنا ڈرتا ہے زینہ کے سسرال سے اور سگی خالہ بہنوئی کو چلتا کر رہا ہے۔۔

!خالہ ایسی بات نہیں ہے۔

تو ٹھیک ہے پتر پھر ہم نکل رہے ہیں،کچھ سوچ کر تم بہن بھائیوں سے رابطہ کریں گے۔

****

زینہ بیٹی شہلا اور زید جا چکے ہیں،پہلے تو تم دونوں بہنیں اس کمرے میں سوتی رہی ہو مگر اب میں تمہیں اس کمرے میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی ہوں۔آج سے تم اوپر روحیل کے کمرے میں سویا کرو گی۔

روحیل کا کچھ پتا نہیں کب اچانک واپس آجائے، تمہیں یہاں نیچے اکیلا دیکھے گا تو پریشان ہو گا۔۔۔ میں بھی نیچے سے اوپر جیمی کے کمرے میں سو رہی ہوں، بھائی جان بھی اوپر ہوتے ہیں اور ویسے بھی تمہارا اصلی مقام روحیل کا کمرہ ہی ہے، بلکہ یوں کہو کہ تم دونوں کا مشترکہ کمرہ ہے۔۔

مجھے پتا ہے اس وقت تمہارے ساتھ اس طرح کی باتیں کرنا غیر مناسب ہے مگر زینہ تمہیں ایک مضبوط کندھے، ایک سہارے کی ضرورت ہے جو صرف روحیل ہی تمہیں دے سکتا ہے، میں بھی چند دنوں کی مہمان ہوں، اپنے گھر لوٹ جاؤں گی۔۔

نہیں پھپھو آپ ابھی نہ جائیں۔!! میں بہت اکیلی ہو جاؤں گی پھپھو۔!! زینہ نے بولتے ساتھ زارو قطار رونا شروع کر دیا۔۔

!! ہائے میری بچی خود کو سنبھالو۔

روحیل کا اس وقت تمہارے ساتھ ہونا بہت ضروری ہے۔۔ عاصم تو کل آرہا ہے ان شاء اللہ۔

تمہاری امی کے انتقال کی اطلاع دوسرے دن ملتے ہی روحیل نئے ٹکٹ کے حصول کے لیے سرگرداں ہے، یہی بول رہا تھا کہ جتنا جلدی ہو سکا لوٹ آؤں گا۔۔۔

زینہ وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے، وہ تمہارے لیے پردیس میں پریشان ہے۔۔ آج ہمت کر کے اس سے !بات کر لو میری بیٹی۔

تم جب بھی روحیل سے بات کرتی ہو صرف روتی رہتی ہو، آج تم نے روحیل کو باور کروانا ہے کہ تم ابھی بالکل ٹھیک ہو۔۔

!جی بہتر۔

پھپھو میں بہت کوشش کرتی ہوں مگر جب بھی ان سے بات کرتی ہوں، انکی آواز سنتی ہوں تو میرا خود پر قابو نہیں رہتا ہے، میری آواز بھرا جاتی ہے، میرے منہ سے کوئی بات ہی نہیں نکلتی ہے۔۔ امی اور روحیل کے درمیان ہونے والی آخری باتیں یاد آجاتی ہیں۔۔

زینہ تم خود ہی تو بولتی ہو کہ سوگ صرف تین دن کا ہوتا ہے اسکے بعد زندگی کو معمول کے مطابق گزارنا چاہئے۔۔

جی پھپھو۔!! جیسے آپ کی خواہش ہے میں ویسے ہی کروں گی۔۔

اچھا چلو شاباش اپنی اور امی کی ساری چیزیں سمیٹو میں شریفاں کو بھیجتی ہوں وہ تمہاری مدد کروادے گی۔

ارے نہیں پھپھو میں کرلوں گی، آپ بس چچا کو دیکھیں شاید انہیں چائے کی طلب نہ ہو رہی ہو۔

!اچھا لمبا چوڑا سامان کل دن میں اوپر لے جانا، ابھی وہی لے جاؤ جو ضروری ہے۔

جی بہتر۔ زینہ نے بھیگے گال رگڑ ڈالے اور الماری دراز کی چھانٹی شروع کر دی۔۔

!زینہ ابھی عشاء پڑھ کر سو جاؤ۔ !یہ لمبا چوڑا کام بالکل بھی نہیں کرنا ہے۔

بس پھپھو ابھی دو منٹ میں جا رہی ہوں۔

زینہ نے دکھی دل سے ماں کے خالی بستر پر ہاتھ پھیرا، اپنا فون چارجر اُٹھایا اور دواؤں والے دراز سے ڈائری اٹھائی اور زینے چڑھنے لگی۔۔

خشوع و خضوع سے نماز عشاء ادا کی اور اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلا لئے، ماں کی بخشش کی دعاؤں سے لے کر روحیل کی جلد اور خیریت سے واپسی پر گڑگڑانے لگی۔۔۔

میرے مالک میرے سر کے تاج، میرے شوہر گھر خیریت سے لوٹ آئیں آمین۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی گال نمکین پانی سے تر ہونے لگے۔۔

معصوم نورانی چہرہ شدت غم سے کملا گیا۔۔۔

جائے نماز سمیٹ کر بستر پر آن لیٹی تو روحیل کی پسندیدہ مخصوص خوشبو سرہانے سے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔

روحیل آپ نہیں ہو مگر آپ کی خوشبو میرے ساتھ ساتھ ہے۔۔

مسنون اذکار کی ادائیگی کے بعد نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔

مسنون اذکار کی ادائیگی کے بعد نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔ کمرے میں جلتی مدھم روشنی اور مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا سوائے دیوار پر آویزاں بڑے گھڑیال کی ٹک ٹک کے۔۔۔

رتجگوں کی ماری زینہ آج ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔ تکیے پر سر رکھتے ہی مدہوش، فون اور چارجر سنگھار میز پر چھوڑ کر حتیٰ کہ الماری میں ڈائری چھپانا بھی بھول گئی۔۔ ڈائری بستر سے ملحق دراز کے اوپر پڑی رہ گئی، خود بستر پر لیٹتے ہی خواب خرگوش کے مزے لوٹنے لگی۔۔۔

روحیل نے آرام سے بند دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔ کمرے میں مدھم روشنی اور کسی کی موجودگی کا احساس ہوا، گھر کے کسی بھی فرد کو مطلع کیے بنا آن دھمکا، اتفاقاً ائیر پورٹ سے ٹکٹ کی دستیابی کسی بھی نعمت سے کم نہ تھی۔۔

اچانک گھر واپسی اور کمرے میں پہنچنے پر اپنے بستر پر مدہوش ہستی دیکھ کر چہرہ کھل اٹھا۔۔۔ منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ دھیرے دھیرے دبے پاؤں چلتے ہوئے بستر کے قریب پہنچ کر تصدیق کی تو چہرے پر میٹھی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔ طویل سفر کی تھکان اڑن چھو ہو گئی ہو۔۔ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتیں ہیں۔! میں نے زندگی کے کتنے ماہ و سال جہالت اور لاپرواہی میں گزار دیئے ہیں۔۔ میری سفری دعائیں اس قدر دلفریب نتائج دیں گی سوچا بھی نہ تھا۔ سبحان اللہ۔

روحیل نے اپنی تصدیق کے بعد کندھے پر لٹکا لیپ ٹاپ بیگ اور فون کمرے میں موجود میز پر رکھا، کلائی پر بندھی سلور "ہوگو بوس" کی بیش قیمت گھڑی کو سنگھار میز پر احتیاط سے اتار کر رکھا، ٹائی کی گرہ ڈھیلی کر کے گہرے نیلے رنگ کا بلیزر اتار کر الماری کے ہینگر میں لٹکایا۔۔۔ سفید شرٹ کے اوپری دو بٹنوں کو کھول کر سکھ کا سانس لیا،

پاؤں جوتوں کی قید سے آزاد کیے اور محتاط دبے قدموں سے چلتا بستر کے قریب آن پہنچا۔۔

اس تمام دورانیے میں زینہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔ اللہ جانے اسکی نیند گہری ہے یا پھر شدید تھکن کا شکار ہے۔۔۔ روحیل خاموشی سے زینہ کے پاس فرش پر گھٹنوں کے بل دوزانوں بیٹھ کر اسکا بغور جائزہ لینے لگا

۔۔

دل میں آئی کہ زینہ کو آواز دے کر اٹھا لے مگر پھر کچھ سوچ کر اپنے نظریے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا، ہاتھ بڑھا کر مدہوش زینہ کے چہرے کو چھونا چاہا مگر پھر اپنا بڑھا ہوا ہاتھ روک لیا۔۔۔
شب باشی کی دودھیا مدھم بتی کمرے میں پر کیف منظر پیش کر رہی تھی، روحیل ٹکٹکی باندھے زینہ کے چہرے کے نقوش ایسے حفظ کرنے لگا جیسے دوبارہ زینہ کے دیدار کی مہلت نہیں ملے گی۔۔

گزشتہ تین مہینوں سے دیدار کی تشنگی وہ اسی ایک رات پوری کرنے کے درپر تھا، اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ عنابی لب ہنوز مسکرا رہے تھے، جی چاہا اس منظر اور ان لمحات کو اپنی مٹھی میں قید کرلے، پرکیف پرکشش منظر دل میں ہلچل مچانے لگا۔ بار بار باغی دل گستاخی پر اکسانے لگا۔۔۔

دوبارہ سے زینہ کے چہرے کو چھونے کی کوشش میں دایاں ہاتھ بڑھایا مگر زینہ کے ردعمل کا سوچ کر ہاتھ واپس بستر پر ٹکا دیا۔۔۔

اگر خشک مزاج محبوبہ کی آنکھ کھل گئی تو اس نے خوف سے اس بستر پر سونا بھی نہیں ہے لہذا بہتر ہے شرافت سے دیدارِ یار سے نینوں کو خیرہ کیا جائے۔۔۔

معصوم قدرتی حسن دیکھ کر دل میں اطمینان اترنے لگا، ایسے لگ رہا تھا جیسے سالوں سے زینہ روحیل کے دل میں بستی رہی ہے اور اس سے صرف چار دنوں سے بچھڑا روحیل زینہ کے دیدار کو ترس گیا تھا، اوپر سے اتنی دردناک آزمائش روحیل کی غیر موجودگی میں زینہ کی دنیا ویران کر گئی۔۔

ماسی امی کی موت کا سوچ کر دل میں زینہ کے لئے جذبہ ہمدردی نے سر اٹھایا۔۔۔

زینہ تم سوچ بھی نہیں سکتی میں نے یہ گزشتہ چار دن کس قدر اذیت میں گزارے ہیں۔۔

روحیل نے اپنے جذبات واحساسات کو مضبوط تھپکی دی اور دھیرے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

بنا شور مچائے الماری سے شب باشی کا لباس نکالا اور غسل کے لئے چل دیا، غسل سے فراغت کے بعد عشاء ادا کی اور پھر بستر پر سوئی عزیز از جان ہستی کی طرف پلٹا۔۔۔ گھڑی رات کے بارہ کا ہندسہ عبور کر کے خراماں خراماں ایک بجے کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔

نظر اچانک بستر سے ملحق دراز پر پڑی تو اپنی ڈائری کو دیکھ کر عنابی لب مسکرا اٹھے، تو گویا روحیل کی جان ڈائری کا مطالعہ فرما چکی ہے یا پھر سونے سے قبل فرماتی رہی ہے، روحیل نے متجسس ہو کر ڈائری کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔ ڈائری کے بیچ میں اٹکا قلم کھسک کر نیچے گرنے لگا جسے روحیل نے بروقت اپنے دوسرے ہاتھ سے تھام لیا۔۔۔

ڈائری کھولی تو نئی تحریر دیکھ کر حیرت کا دوسرا بڑا جھٹکا لگا۔۔۔

مدھم روشنی میں تحریر واضح نہ ہونے پر صوفے کی جانب بڑھ گیا اور میز پر پڑا فون اٹھا کر اسکی ٹورچ آن کر لی۔۔۔

ڈائری میں موجود زینہ کی تحریر نے روحیل کے اندر کھلبلی مچا دی، جی چاہا زور زور سے چلائے، اچھل کود کر کے سب کو بتا دے کہ زینہ نے اقرار محبت کر لیا ہے۔۔ زینہ اب میری اور صرف میری ہے۔۔

زینہ نے روحیل ارشاد کو من و عن قبول کر لیا ہے۔۔۔ روحیل بار بار زینہ کے تحریر کردہ جملوں کو پڑھتا اور اکیلا مسکراتا جا رہا تھا۔۔۔ دلفریب مسکراہٹ عنابی ہونٹوں پر ڈیرہ جمانے لگی۔ زینہ میں تو کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ میری واپسی پر مجھے اس قدر خوبصورت انعام ملنے والا ہے۔۔۔۔

تو گویا زینہ جی تم نے میرے جانے کے فوراً بعد ہی اقرار محبت کر لیا تھا مگر مجھ دل جلے کو آج خبر ہو رہی ہے، خیر کوئی بات نہیں ہے، تمہارا بھی کوئی قصور نہیں ہے، تمہیں تقدیر نے موقع ہی نہیں دیا ہے۔۔ ماسی کی اچانک موت نے تمہارے ارمانوں کو سلا دیا ہے۔ روحیل نے فون کی ٹورچ بند کی، اور ڈائری بند کر کے بستر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

زینہ ہنوز گہری نیند میں تھی۔۔

روحیل نے چند لمحے کھڑے ہو کر سوچا پھر بستر کے دوسری جانب بڑھ گیا۔

دھیرے سے کمبل کا ایک کونا کھینچ کر سیدھا کیا اور اپنے اوپر اوڑھ لیا، کروٹ بدلی اور لیٹے لیٹے اپنی محبوب ہستی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔۔

بہتر ہے محبوبہ کو نہ چھیڑا جائے وگرنہ نتائج خطرناک بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔۔

زینہ نے مدہوشی میں ہی کروٹ بدلی اور چہرہ بستر کی دوسری جانب موڑ لیا، ریشمی زلفیں پونی کی قید سے آزاد ہو کر بکھرنے لگیں۔

روحیل کامیاب عاشق بن گیا ہے مگر تیرے امتحانات کا سلسلہ شاید طوالت اختیار کر جائے، لہٰذا محبوبہ کی زلفیں سنوارنے کے بجائے شرافت سے صبر کا گھونٹ پی اور سو جا۔۔۔ ہائے اس وقت نیند کس ظالم کو آئے گی۔؟؟ روحیل نے دل میں سوچا اور بستر کے ایک کونے میں لیٹے لیٹے چار و ناچار آنکھیں موند لیں۔۔۔

****

فجر کی اذان زینہ کو گہری نیند سے بیدار کر گئی، فوراً بستر پر اٹھ کر بیٹھ گئی، بکھرے بالوں کو ہاتھوں سے سنوار کر دوبارہ پونی میں جکڑا اور غسل خانے میں گھس گئی۔ سنگ مرمر کے فرش پر گیلے پاؤں کے نشانات حیرت میں مبتلا کر گئے، لگتا ہے کسی نے میرا غسل خانہ استعمال کیا ہے۔

شاید میرے سوتے ہوئے پھپھو آئی ہوں۔؟ رات کو خاص طور پر تنبیہ کر کے گئیں تھیں کہ کمرے کی کنڈی نہیں چڑھانی ہے۔۔

وہی آئی ہوں گی پر روحیل کی شرٹ ٹوکری میں کیسے آن پہنچی ہے۔؟ جبکہ کل ہی میں نے میلے کپڑوں کی ٹوکری خالی کی ہے۔۔

وضو سے فراغت کے بعد تمام شبہات کو جھٹک کر کونے میں مصلی بچھا کر خشوع و خضوع سے عبادت میں محو ہو گئی۔۔۔

سلام پھیر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا لیے، آنسوؤں کی لڑیاں بنا کسی روک ٹوک کے گال بھگونے لگیں۔۔

پر زور کوشش کے باوجود بھی ہچکی بندھ گئی۔۔۔

اسی دوران کمرے کا دروازہ کھلا اور روحیل کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

زینہ نے فوراً پلٹ کر دیکھا تو دیکھتی رہ گئی۔ سفید کرتا شلوار میں سر پر سفید ٹوپی سجائے دروازے سے متوازن چال چلتا خوبرو روحیل زینہ کی طرف بڑھنے لگا۔۔ زینہ کی پانیوں سے لبریز آنکھیں پتھرا گئیں، آنکھوں کو مسلا اور ایک منٹ کے تاخیر کیے بنا مسکراتے روحیل کی طرف دوڑ لگا دی۔۔

روحیل آپ کب آئے ہیں۔؟؟؟ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔؟؟ روحیل کے ساتھ لپٹی زینہ باتوں کے ساتھ رونے کا شغل بھی پورا کر رہی تھی۔۔۔

زینہ میری جان حوصلہ۔!! میں رات بارہ بجے سے گھر پہنچ چکا تھا۔ روحیل نے بڑی چادر میں لپٹی زینہ کو اپنے حصار میں بھینچا اور سر پر بوسہ دیا۔۔

زینہ چلو آؤ ادھر آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ روحیل نے زینہ کو اپنے ساتھ لپٹائے صوفے پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔

زینہ۔!!

جی۔!

!میری طرف دیکھو۔

روتی زینہ نے فوراً آنسوؤں سے لبریز آنکھوں کو اوپر اٹھایا تو روحیل نے اس کے ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیے۔

زینہ مجھے ماسی امی کے اچانک چلے جانے پر بہت افسوس ہے مگر انہیں اتنی ہی سانسوں کی مہلت ملی تھی۔

!مجھے پتا ہے اپنوں کو اچانک کھو دینا بہت مشکل ہے مگر تم صبر کے معنی مجھ سے زیادہ سمجھتی ہو۔

روحیل مجھے امی کی آپ کے ساتھ الوداعی ملاقات بہت یاد آتی ہے اور امی کی وہ تمام باتیں جو وہ آپ اور ویرے سے کرتیں تھیں۔

روحیل آپ کو پتا ہے امی ہر وقت مجھے نصیحتیں ہی کرتی رہتیں تھیں، اب مجھے کون سمجھائے گا۔؟ کون بتائے گا۔؟؟؟ زینہ نے ہچکیوں میں اپنا دل کھول کر روحیل کے سامنے رکھ دیا۔۔۔

جتنا رونا ہے رو لو۔! اب میں آ گیا ہوں، خود کو تنہا نہ سمجھنا۔! تمہارے شوہر کا مضبوط کندھا حاضر ہے۔

روحیل نے روتی زینہ کو اپنے مضبوط حصار میں لے کر ہمت بندھائی۔۔۔

زینہ جب خوب رو چکی تو روحیل سے الگ ہو کر فوراً شکوہ کنائی پر اتر آئی۔۔

آپ نے مجھے رات گھر واپسی پر نیند سے اٹھایا کیوں نہیں ہے۔؟؟ اور آپ کہاں پر سوئے تھے۔؟؟

زینہ مجھے اچھا نہیں لگا کہ تمہارے آرام میں مخل ہوں۔اور میں سویا بھی اسی کمرے اور اسی بستر پر

!!تھا۔۔

ہائے اللہ۔!آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔؟

!تمہیں بتا کر بھگانا نہیں چاہتا تھا، سوچا شاید تم نیند سے اچانک بیدار ہو کر ڈر نہ جاؤ۔

تمہیں میرے ساتھ مانوس ہونے میں وقت لگے گا اسی لیے خاموشی سے اپنے کونے میں پڑے پڑے

ایک گھنٹہ گھڑیال کی ٹک ٹک سن کر آخر کار نیند میرے اوپر بھی مہربان ہو گئی تھی۔۔۔

تمہارے اٹھنے سے قبل ہی وضو کر کے مسجد کے لیے نکل گیا تھا۔۔

میں اتنی گہری نیند میں تھی کہ میری آنکھ ہی نہیں کھل پائی۔۔۔

خیر چھوڑیں آپ نے کچھ کھانا ہے۔؟؟ناشتہ لے آؤں۔؟؟رات کو بھی ایسے ہی سو گئے تھے۔۔

آپ نے رات کو کچھ کھایا تھا۔؟؟

!نہیں کھایا تو نہیں تھا مگر پیا ضرور تھا۔

کیا۔؟؟

روحیل نے ڈائری کی طرف اشارہ کیا۔

یا اللہ۔!زینہ نے چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے زینہ۔!میں نے اپنی بیوی کا اظہار محبت پڑھ کر فوراًپی لیا تھالہذا اب رات گئی بات گئی والی بات سمجھو، اور شرماؤ نہیں۔!!

چہرے سے ہاتھ ہٹاؤ۔۔!روحیل نے سنجیدگی سے زینہ کو دھیمے لہجے میں بولا۔۔

معافی چاہتی ہوں روحیل جیسے میں چاہتی تھی ویسے آپکا استقبال نہیں کر پائی ہوں۔۔!

زینہ مجھے رتی برابر کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ تمہاری امی انتقال کر گئیں ہیں اور یہ آزمائش معمولی نہیں ہے۔۔

مجھے تو بس اسی بات کی بے انتہا خوشی ہے کہ مجھے میری کھوئی ہوئی محبوبہ مل گئی ہے۔۔

مجھے تمہارے اقرار کا طریقہ کار بہت بھایا ہے۔۔

اور میرے خیال میں ہم دونوں کے حق میں بہتر ہوا ہے۔۔۔

جی۔!زینہ نے جھکی گردن سے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔

ماسی کے بارے میں بتاؤ۔!جس دن انکا انتقال ہوا ہے اس دن انہوں نے کوئی خاص بات کی تھی۔؟؟زینہ کی خجالت مٹانے کے لیے روحیل نے فوراًبات کو بدلا۔

کچھ خاص نہیں بس معمول کے مطابق سب کچھ تھا، ہاں البتہ آپ دونوں بھائیوں کو فجر کے بعد بہت یاد کر رہیں تھیں اور دعائیں دے رہیں تھیں۔۔۔

تم نے انکا خیال ٹھیک سے رکھتی رہی تھی زینہ۔؟؟

جی۔! میں تو دن میں تقریباً ہر گھنٹے بعد انہیں جاکر دیکھتی تھی، جب خود مصروف ہوتی تھی تو شریفاں خالہ کو بھیج دیتی تھی۔۔ میں نے انہیں تنہائی محسوس نہیں ہونے دی روحیل۔!!!

روحیل خاموشی اور سنجیدگی سے زینہ کو باتوں کو سن رہا تھا۔۔

زینہ کی بات مکمل ہوتے ہی روحیل نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی پھر گویا ہوا۔

زینہ تمہیں جیمی تنگ کرتا رہا ہے۔؟؟

ججججی۔؟ زینہ نے تڑپ کر چور نظروں سے دیکھا۔۔

آپ کو کس نے بتایا ہے۔؟؟

اسی کمینے نے بتایا ہے۔؟؟

کیا بتایا ہے۔؟؟ زینہ ہچکچائی۔۔

یہی جو وہ تمہارے ساتھ کر کے گیا ہے۔! اور تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔؟ روحیل نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

وووووووہ روحیل میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کو پردیس میں پریشان کروں۔

اور خود تم اکیلی پریشان ہوتی رہی ہو۔؟

میرا کیا ہے روحیل مجھے تو آپ نے بھی کافی پریشان کیا تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی زینہ کی زبان سے شکوہ پھسل گیا۔۔۔

روحیل نے مسکرا کر اس شکوہ کناں ہستی کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔

اب تو نہیں نا کرتا تنگ۔؟؟اگر کرتا ہوں تو بتا دو۔!

نہیں ابھی نہیں تنگ کرتے ہیں۔!اور اگر کبھی کیا تو میں روٹھ جاؤں گی۔!زینہ روحیل کے حصار سے نکل کر سامنے بستر پر ٹک گئی۔۔۔

زینہ اس کمینے جیمی کی طرف سے معافی قبول کرو،وہ جان بوجھ کر تمام حرکتیں کر رہا تھا جو کہ اسے زیب نہیں دیتی ہیں،یا پھر شاید میرے کیے کی سزا میری معصوم سی بیوی کو بھگتنی پڑ گئی تھی۔۔

تمہارے بارے میں پتا ہے کیا بول رہا تھا۔؟؟

کیا۔؟؟روحیل بھیا بھابھی دیکھی تو نہیں ہے مگر بھابھی کا انداز بیان بہت ترش ہے۔بولتی ہے تو مخاطب کا خون خشک کر دیتی ہے۔۔!

ابھی اس نے سنا ہی کیا تھا۔؟اسے تو میں دو چار تھپڑ لگانے کا سوچ چکی تھی وہ تو خوش قسمتی سے پھپھو نے بروقت اسکی سیوہ کر دی تھی وگرنہ اس دن میرے ہاتھوں پٹ جاتا۔۔!زینہ رونا بھول کر جیمی کے ذکر پر دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

روحیل نے زینہ کے جواب پر مسکراہٹ دبائی۔

اصل میں اسے نئی نئی سرگرمیوں کا شوق ہے تو اتفاقاً تم اس کے سامنے ایک نئے انداز میں آئی تو اس سے ہضم نہ ہو پایا اور وہ متجسس ہونے لگا۔ خیر اسے معاف کر دو۔! تمہاری بہت تعریفیں کر رہا تھا، کہہ رہا تھا کہ بھابھی خالص ہیرا ہے اور سنا ہے ماشاءاللہ ساس بہو میں دوستی بھی بہت گہری ہو چکی ہے۔؟ روحیل نے کن اکھیوں سے زینہ کو دیکھا۔۔

جی آپ نے سب درست سنا ہے۔

چار دن گھر سے باہر گزار کر آئے ہیں اور ایک ایک بات کی خبر رکھے ہوئے ہیں۔

یار میں کب خبر رکھتا ہوں، خود ہی ان لوگوں نے مجھے تمام خبریں پہنچائی ہیں۔! انکے پیٹوں میں بات جو نہیں ٹھہرتی ہے۔! روحیل دھیمے سے مسکرا دیا۔۔۔

آپ نے دوبارہ سونا ہے تو سو جائیں۔! میں نیچے چلی جاتی ہوں۔

تم کیوں نیچے جاؤ گی۔؟؟

!! تاکہ آپ کی نیند میں خلل نہ پڑے۔

کیوں رات میری موجودگی میں تمہاری نیند میں خلل پڑا تھا کیا؟؟؟

نہیں بالکل بھی نہیں۔!زینہ نے چاروں طرف لپیٹی سفید چادر میں معصوم شکل بنا کر نفی میں گردن جھٹکی۔۔۔

تو پھر تمہیں بیٹھے بیٹھے قلقاریاں مارنے کی عادت ہے۔؟روحیل نے ہنسی دبا کر سنجیدگی سے پوچھا۔

نہیں تو۔!میری عمر ہے کہ میں اس عمر میں قلقاریاں ماروں گی۔؟زینہ نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

!!اچھا چلو آؤ باہر باغیچے میں چلتے ہیں۔

ایک تو تازہ ہوا خوری بھی ہو جائے گی اور دوسرا طبیعت بھی ہشاش بشاش ہو جائے گی۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔!میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں،زینہ فوراً کھڑی ہو گئی۔۔۔

!!رہنے دو زینہ۔

جی۔؟زینہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

عبایا حجاب اوڑھ لو گھر سے باہر چہل قدمی کے لیے چلتے ہیں بلکہ آج پارک چل کر جائیں گے،زیادہ دور نہیں ہے،ہمارے گھر سے قدمی آدھے گھنٹے کی مسافت پر ہے۔۔

چل لو گی کیا۔؟؟

جی میں چل لوں گی،بعض اوقات یونیورسٹی سے بھی چل کر لوٹنا پڑ جاتا تھا۔۔یونیورسٹی کے ذکر پر زینہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئی پھر یکدم گویا ہوئی۔۔

پر آپ پھپھو اور چچا سے نہیں ملیں گے کیا۔؟

!ان سے مل چکا ہوں۔

!کب۔؟ ابھی مسجد سے واپسی پر۔

پھپھو اتنی صبح جاگ گئیں تھیں کیا۔؟

پھپھو نے غالباً تمہاری صحبت کا اثر لے لیا ہے یا پھر تمہاری امی کی اچانک موت کا کہ وہ بھی نماز ادا کرنے لگ گئیں ہیں ماشاء اللہ۔۔

کچھ نیک لوگوں کا ساتھ بھی ساتھ رہنے والوں پر اثر انداز ہوتا ہے شاید۔ خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے، تم نے کبھی بھی انہیں کچھ نہیں بولا ہے مگر تمہارے اعمال، تمہارے برتاؤ نے انہیں ضرور خیر کی رغبت دلائی ہے۔۔روحیل نے محبت پاش نظروں سے سامنے بیٹھی زینہ کو دیکھتے ہوئے فخریہ انداز میں بولا۔۔۔

روحیل میں نے کیا کرنا ہے، یہ تو صرف وہ اوپر والا مالک ہے جو دلوں کو نور توحید و سنت سے منور کرتا ہے۔۔زینہ نے بولا اور اپنے اردگرد لپٹی بڑی چادر اتار کر الماری میں لٹکے حجاب کو اوڑھنے لگی۔۔۔

!!زینہ۔

جی۔! حجاب اوڑھتی زینہ پلٹی۔۔

تم بہت خوبصورت اور بہت اچھی ہو۔ !مجھے اللہ کی طرف سے ایک انعام کے طور پر ملی ہو، کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میری کونسی نیکی ہے جس کی بدولت اللہ نے تمہیں میرا بنا دیا ہے۔؟

آپ بھی نا بس۔ !زینہ کے چہرے کا رنگ لال ہو گیا، فوراً چہرے کو نقاب میں چھپا لیا۔۔

زینہ ابھی ہم کمرے میں بیٹھے ہیں تو چہرہ کیوں چھپا لیا ہے۔؟؟

!مجھے آپ کی باتوں پر شرم آتی ہے۔

!اچھا نقاب ہٹاؤ اب نہیں ایسی باتیں کروں گا۔

جی اچھا۔ زینہ نے چہرہ سے نقاب ہٹا دیا تو گول معصوم سا چہرہ دل میں اتر جانے کی حد پار کر رہا تھا۔ تمہیں !پتا ہے ان چار دنوں میں تم کس قدر کمزور دکھنے لگی ہو۔؟ تمہارا چہرہ کملا کر رہ گیا ہے۔

اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں تم نے کھانا پینا بھی چھوڑ رکھا ہو گا۔ آج سے میں تمہیں خود اپنے ہاتھوں !!سے کھانا کھلایا کروں گا۔

سمجھی ہو۔؟؟

جی سمجھ گئی ہوں۔ معصوم زینہ نے زخمی مسکراہٹ سے ہامی بھری۔۔

روحیل نے اپنے جذبات کو ایک مرتبہ پھر تھپکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

!چلو آ جاؤ میرا ہاتھ تھامو۔ !اب یہ نہ کہنا مجھے گھر والے دیکھ لیں گے۔

جی۔!زینہ چوں چراں کیے بنا روحیل کا ہاتھ تھام لیا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اترنے لگی۔۔

روحیل آپ نے رات سے کچھ نہیں کھایا ہے، ابھی چائے کے ساتھ تھوڑا سا کھا لیں، پھر ہم چہل قدمی کے لیے چلے جائیں گے۔۔۔۔

زینہ مجھے ابھی ضرورت نہیں ہے، ابھی خاموشی سے میرے ساتھ باہر چلو۔

جی۔!زینہ روحیل کے ہمراہ چلتی ہوئی خارجی دروازے پر پہنچی تو پاؤں میں چپل دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔

روحیل وہ میں اپنا جوتا تبدیل کرنا بھول گئی ہوں اس چپل میں تو میرا سارا پاؤں ننگا نظر آرہا ہے۔

زینہ نے رک کر روحیل کی توجہ اپنے پاؤں کی طرف مبذول کروائی۔

تمہارے جوتے اوپر ہیں یا نیچے ماسی کے کمرے میں پڑے ہیں۔؟

وہ سب کچھ آپ کے کمرے میں پڑا ہے۔

کیا مطلب آپ کے کمرے میں ؟؟؟

!!میرا مطلب ہے ہم دونوں کے کمرے میں۔

!اچھا چلو رہنے دو باہر نہیں جاتے بلکہ عقبی باغیچے میں چلتے ہیں۔

!جی بہتر ہے۔

زینہ روحیل کی ہاں میں ہاں ملاتی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔۔۔ دونوں اینٹوں سے بنی پکی روش پر چلتے ہوئے کیاریوں میں لگے پھولوں کی طرف چلنے لگے۔۔۔ تازہ دیسی گلاب کی خوشبو باغیچے میں پھیلی ہوئی تھی، پرندوں کی چہچہاہٹ اپنے عروج پر تھی، رات کی تاریکی کو سفید روشنی اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ چاروں طرف خاموشی کا راج تھا۔

زینہ۔!

جی۔!

تم میرپور جانا چاہتی ہو۔؟؟ میرا مطلب ہے اگر تم اپنے بہن بھائی کے ساتھ چند دن قیام کرنا چاہتی ہو تو میں تمہیں چھوڑ آؤں گا۔!!

پر آپ کیسے اکیلے رہیں گے۔؟؟ یکدم زینہ کی زبان سے پھسل گیا۔۔ مگر بعد میں پچھتائی جب روحیل کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

میری پرواہ کرتی ہو مجھے بہت اچھا لگتا ہے، اور یہ بھی سچ ہے کہ میں تمہارے دیدار کے بغیر رہ بھی نہیں پاؤں گا مگر بعض اوقات دوسروں کے لئے آسانیاں پیدا کرنا پڑتی ہیں۔!

میں دوسروں ہوں۔؟؟؟ زینہ نے فوراً رک کر پوچھا۔

بیوی صاحبہ میں نے چھوٹی سی مثال دی ہے۔۔

آپ دوسروں نہیں ہو بلکہ پہلوں سے بھی بڑھ کر پہلی ہو۔! اب خوش ہو۔؟

جی بہت خوش ہوں ماشاء اللہ۔۔

میں تو صرف اس لیے بول رہا تھا کہ زید کے لیے اچھا ہو گا اگر تم چند دنوں کے لیے چلی جاؤ گی تو اسے تھوڑی ڈھارس مل جائے گی۔ شہلا آپا بھی اپنے گھر لوٹ گئی ہیں اور تم اپنے گھر میں ہو تو اکیلا تو وہ بیچارہ رہ گیا ہے نا۔! جسے امید تھی کہ ماں تندرست ہو کر بہت جلد گھر لوٹ آئیں گی جیسے ایک وقت مجھے اور عاصم کو امید تھی۔

یکدم روحیل کا لہجہ سوگوار ہو گیا۔۔

! جی۔ یہ بات تو ہے یہاں سے جاتے ہوئے زید بہت رو رہا تھا۔

!زینہ زید کو بھی ادھر ہی نا بلالیں۔؟؟ ہمارا اکتنا بڑا گھر ہے، کسی بھی کمرے میں ٹھہر جائے گا۔

! نہیں روحیل زید کبھی بھی نہیں مانے گا۔! پہلے ہی آپ سب کے بہت احسانات ہیں۔

زینہ تم بار بار ماضی کو کیوں کھینچ کر لے آتی ہو۔؟

!روحیل انسان کو حقیقت پسند ہونا چاہئے اور اپنا ماضی نہیں بھولنا چاہئے۔۔

یار زینہ نیکی کر دریا میں ڈال۔! اللہ نے مجھے مال دیا اور توفیق بھی اللہ نے ہی دی ہے تو میں نے خرچ کیا !وگرنہ میری حیثیت تو کچھ بھی نہیں ہے، میں ایک عام انسان ہوں یار۔

آپ میرے سے پوچھیں کہ آپ میرے لیے کیاہیں۔؟؟

جی جی ضرور بتائیں میری سماعتیں آپ کے ذکر خیر کے لیے شدت سے منتظر ہیں۔!روحیل نے چلتے ہوئے رک کر اپناکان زینہ کے سامنے کیا۔۔

!آپ بہت اچھے ہیں ماشاءاللہ۔

بس۔؟؟

نہیں ٹرک۔!!زینہ نے چھیڑا۔

ہاہاہاہاہاہاہازینہ تمہاری باتیں بہت یاد آتیں تھیں۔۔شکر کیاہے عربوں اور ترکوں سے جان چھوٹی ہے۔

آپ نے بتایانہیں ہے کہ جس کام کے لیے گئے تھے کیاوہ ہو گیاہے۔؟؟

ہاں جس دن اناطولیہ پہنچااسی دن ماسی امی کی اطلاع مل گئی تو کچھ کرنے کو جی ہی نہیں چاہامگر دوسرے دن مجھے اس سارے معاملے کو نپٹاناتھالہذاصبح سویرے ہوٹل سے نکل گیاتھااور کاریگروں سے ملاقاتیں کیں اور وہ لوگ بہت جلد ہمارانیاآرڈر شپ کر دیں گے ان شاءاللہ،

باقی روزانہ ٹکٹوں کی تگ ودومیں رہتاتھاکہ کب میں اپنی پیاری سے بیوی کے پاس پہنچوں اور اس کے تمام غم بانٹ لوں۔۔

خیر اب میں آگیا ہوں، ابھی پریشان نہیں ہونا ہے، مجھے تم اپنا دوست، ہمدرد غمگسار ساتھی پاؤ گی ان شاء اللہ۔

جی۔!روحیل آپ کا بہت شکریہ، آپ واقعی بہت اچھے ہیں ماشاء اللہ۔زینہ نے بھرائی آواز میں بولا اور دوبارہ سے رونا شروع کر دیا۔۔

زینہ یار۔!ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لیے اچھے ہیں اسی لئے اللہ نے ہمارا ساتھ لکھ دیا تھا، ابھی میری جان روتو نہیں۔روحیل نے زینہ کو اپنے حصار میں لے کر تسلی دی۔

اچھا چلو اب اندر چلتے ہیں اور مجھے اچھا سا پراٹھا بنا کر کھلاؤ۔!روحیل نے زینہ کی توجہ بٹانے کے لیے نیا حربہ آزمایا۔۔۔

روحیل اور زینہ عقبی باغیچے سے نکل کر پکی روش پر چلنے لگے تو خارجی دروازہ کھلا اور ایک گاڑی اندر داخل ہونے لگی۔۔۔۔

روحیل اور زینہ عقبی باغیچے سے نکل کر پکی روش پر چلنے لگے تو خارجی دروازہ کھلا اور ایک گاڑی اندر داخل ہونے لگی۔۔۔

!زینہ تم اندر جاؤ، میں دیکھتا ہے کون آیا ہے۔

!جی بہتر۔

زینہ خاموشی سے پکی روش عبور کر کے اندرونی دروازے سے مہمان خانے سے ہوتی ہوئی باورچی خانے میں جا پہنچی۔۔۔

اللہ جانے صبح صبح کون آ گیا ہے۔؟ شکر ہے روحیل گھر پر ہی ہیں، ورنہ میرے لیے کس قدر مشکلات پیدا ہو جاتیں، شوہر کی گھر میں موجودگی بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی ہے۔ یا اللہ میرے روحیل کو لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔۔

زینہ نے فریج کھول کر ناشتے کی تیاری کے لیے سامان نکالتے ہوئے ذکر خیر سے اپنی زبان کو تر رکھا۔۔

چند لمحوں کے بعد جانی پہچانی آواز کانوں سے ٹکرائی، پلٹ کر دیکھا تو عاصم باورچی خانے میں داخل ہوا۔۔۔

زینہ ایک پل ضائع کیے بنا عاصم سے لپٹ گئی۔ ویرے تم۔!!! زینہ کی نشیلی آنکھیں حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہونے لگیں۔۔۔

ویرے شکر ہے تم آ گئے ہو۔!! زینہ کی چھم چھم کرتی آنکھیں عاصم کو بھی رلا گئیں۔۔۔

زینہ صبر کرو۔! اللہ کو یہی منظور تھا۔ عاصم نے آنکھوں کو رگڑ کر زینہ کو تسلی دی۔۔

عاصم کے عقب میں کھڑا روحیل آگے بڑھا اور زینہ کو کندھوں سے تھام کر مہمان خانے کی طرف لے گیا، ساتھ میں عاصم کو بھی ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

تم دونوں بیٹھو میں پانی لاتا ہوں۔ روحیل نے بول کر فوراً باورچی خانے کا رخ کیا۔۔۔ جانتا تھا کہ زینہ نے روروکر خود کو ہلکان کر لینا ہے۔۔

اور وہی ہوا، اسکی واپسی تک زینہ ہنوز قیمتی موتی لٹا رہی تھی جبکہ عاصم پاس بیٹھا اسکی دلجوئی میں مصروف تھا۔۔۔

عاصم یار اسے پانی پلاؤ۔! روحیل نے پانی کا گلاس عاصم کو تھما دیا اور خود ساتھ صوفے پر ٹک گیا۔۔

عاصم نے زینہ کی حالت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دھیمے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔۔

زینہ تم تو بہت بہادر ہو نا، اللہ کے قدر پر پختہ ایمان رکھنے والی ہو نا۔؟؟

زینہ نے جھکی گردن کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

!تو پھر اچھی بہنوں کی طرح میری بات مانو اور یہ پانی پیو۔

زینہ نے فوراً گول گال رگڑ ڈالے اور عاصم کے ہاتھ سے گلاس تھام لیا۔۔ چند گھونٹ لے کر گلاس سامنے شیشے کے کوفی میز پر رکھ دیا۔۔۔

روحیل ہنوز ٹکٹکی باندھے زینہ کی حالت زار پر دل جلا رہا تھا، اشارے سے عاصم کو متوجہ کیا۔۔

یار اسکا دھیان بٹاؤ، اس نے رو رو کر خود کو فنا کر لینا ہے۔ اس وقت روحیل کی حالت بھی قابل رحم تھی۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح وہ زینہ کو ان تمام دکھوں سے دور لے جائے، اسکے تمام غم اپنے دامن میں بھر لے۔۔

عاصم روحیل کی حالت زار پر اثبات میں گردن جھٹک کر رہ گیا۔۔۔ جانتا تھا کہ بھائی اس وقت کس طرح کی نازک صورتحال سے گزر رہا ہے۔۔

فوراً موضوع بدلا۔۔ بھیا زینہ کی یونیورسٹی کا کیا بنا ہے۔؟ ٹرانسفر ہو گیا ہے کیا۔؟

ارے نہیں یار۔! آج میں سوچ رہا ہوں کہ خود یونیورسٹی جاؤں اور ان سے بات کروں۔۔

زینہ چلو آج اکھٹے ناشتہ بناتے ہیں پھر یونیورسٹی کے لیے چلیں گے۔۔۔

روحیل نے زینہ کو مخاطب کیا تو زینہ نے فوراً سو گوار چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔

!جی بہتر ہے۔

ویرے تم اوپر اپنے کمرے میں جا کر تازہ دم ہو جاؤ، میں نے تمہارے جاتے ہی سارے کپڑے ترتیب سے الماری میں استری کر کے لٹکا دیئے تھے۔ زینہ نے آنسو رگڑ کر فوراً عاصم کو مخاطب کیا۔۔

!تم جاؤ۔! میں تمہارے لیے ناشتہ بناتی ہوں۔

نہیں زینہ مجھے بھوک نہیں ہے، میں فی الحال چند گھنٹوں کے لیے سونا چاہوں گا، پھر بعد میں باقی سب سے ملاقات ہو گی ان شاء اللہ۔

!آپ لوگ ناشتہ بناؤ اور کھاؤ۔

!اور ہاں بھیا۔!زینہ اگر نہ کھائے تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے کھلانا ہے۔

!جی جناب۔!سرکار کا حکم غلام کی سر آنکھوں پر ہے۔۔

اتنی غلامی نہیں درکار صرف ناشتے تک کی درخواست گزاری ہے۔عاصم نے بڑے بھائی کو آنکھ دبا کر بولا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

جی بیوی صاحبہ باورچی خانے میں جانے کے لئے سواری درکار ہے یا پھر اپنے مبارک قدموں سے چلنا پسند فرمائیں گی۔؟

روحیل نے مسکراتے ہوئے زینہ کے سامنے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اچھے اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرے، اور اپنی وسعت کے مطابق اسے وہ اشیاء پیش کرے جو اس کے لیے محبت والفت کا باعث ہوں۔

: اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے

اور ان کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے انداز میں بود وباش اختیار کرو"۔(النساء:19)۔"

: اور ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا

اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں"۔(البقرۃ:228)۔"

: سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ

: ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت قبول کرو اور ان سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو۔"(صحیح "

بخاری:3153؛ صحیح مسلم:1468)۔

ہمارے وطن عزیز میں بھی عجیب رواج قائم ہو چکا ہے جو شوہر اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک 📌)

: سے پیش آئے اسے زن مریدی کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔ طرح طرح کے جملے سننے کو ملتے ہیں

بیوی کے نیچے لگ گیا ہے"۔"

بیوی کو سر چڑھا رکھا ہے"۔"

اسکا رعب ساری عمر قائم نہیں ہو پائے گا"۔"

(یہ تو بیوی کے اشاروں پر ناچتا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔"

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

سوگوارسی زینہ روحیل کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بولی۔ روحیل سواری درکار ہو گی جب

!!بیہوش ہو جاؤں گی۔

اللہ کی پناہ۔ !!زینہ اب بیہوش ہونے کا سوچنا بھی مت یار۔ !روحیل نے ہاتھ تھاما اور باورچی خانے کی

طرف بڑھنے لگا۔۔۔

آپ میرے بیہوش ہونے سے ڈرتے ہیں کیا؟؟

!ڈر تو معمولی لفظ ہے پیاری۔ !میری جان سولی پر لٹک جاتی ہے۔

اسی لیے اس لٹکی جان کو بچانے کے لئے آپ نے مجھے داغدار کر دیا تھا۔ !زینہ کو شرارت سوجھی۔۔

کیا مطلب۔ ؟روحیل کو دھچکا لگا تو فوراً رک کر زینہ کے سامنے آ گیا۔۔

وہی جو مجھے ہوش میں لانے کے لئے پہلوانوں کی طرح نس دبائی تھی تو اس کا درد اور نشان کئی دن آپ

کے گھریلو ٹوٹکے کی یاد دہانی کرواتا رہا تھا۔۔

باتیں کرتے کرتے دونوں باورچی خانے میں پہنچ آئے۔ زینہ نے اپنا عبایا، حجاب اتار کر کرسی پر رکھا اور

بکھرے بالوں کو ڈھیلی پونی سے آزاد کر کے دوبارہ پونی میں کس کر جکڑ دیا۔۔۔

روحیل کرسی پر بیٹھے بیٹھے اس کی ہر حرکت کو ازبر کرنے لگا۔۔

زینہ کو نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو چونک کر دیکھا۔۔

!روحیل۔

!!جی جان روحیل۔

!آپ مجھے دیکھنے کے بجائے یہ انڈے پھینٹ لیں۔

کیوں تمہیں دیکھنے پر جرمانہ عائد ہوتا ہے کیا۔؟روحیل کی معنی خیزی اپنے عروج پر تھی۔۔

جی جرمانہ اس صورت میں عائد ہوگا جب میرے ہاتھ سے چیزیں پھسلیں گی، اور باورچی خانے میں کچرا

!پھیل جائے گا۔

بس اتنی سی بات پر گھبرا رہی ہو۔؟؟

!پھپھو نے دیکھ لیا تو دونوں کا کچومر نکال دیں گی۔۔

!ابھی کچومر نہیں نکالیں گی، تم بے فکر ہو کر اپنے کام میں جتی رہو اور مجھے اپنا کام کرنے دو۔

روحیل۔!زینہ نے آنکھیں پھاڑ کر دوبارہ گرکا مگر روحیل کے سامنے سب بیکار۔۔۔

ہلکے زرد رنگ کا ٹراؤزر اور سفید قمیض زینہ کے نازک سراپے کو چار چاند لگا رہا تھا، روئی روئی نکھری سی زینہ روحیل کے دل و دماغ پر مکمل طور پر قابض ہو چکی تھی۔ سفید قمیض کے گلے اور آستینوں پر جڑے سفید نگینوں کے ساتھ مختلف رنگوں کی کڑھائی کا امتزاج قمیض کو پر کشش بنا رہا تھا۔۔

زینہ نے آستینوں کو موڑا اور اپنے کام میں مگن ہو گئی۔۔ دبلی پتلی سی زینہ کی چست قمیض اس کے وجود کے خطوط نمایاں کر رہی تھی۔ یکدم لال چہرے کے ساتھ پلٹ کر روحیل کو گھورا۔

آپ دیکھنا بند کریں گے یا میں آپ کو سزا دوں۔؟؟

!دونوں منظور ہیں۔

کیا۔؟زینہ نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

!!سزا بھی اور تمہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا بھی۔

روحیل آپ حقیقتاً لاعلاج ہیں۔!زینہ دوبارہ آٹے کی طرف پلٹی اور پانی ڈال کر گوندھنے لگی۔۔

!اوپر کمرے میں میرا دوپٹہ پڑا ہوا ہے جا کر لا دیں پلیز۔

نہیں لاؤں گا۔!!روحیل نے ہٹ دھرمی سے جواب دیا۔۔

!ٹھیک ہے میں خود لے آتی ہوں۔

!!تم بھی نہیں جاؤ گی۔

!ٹھیک ہے پھر میں برقعہ پہن لیتی ہوں۔

!!برقعے کو ہاتھ لگا کر تو دکھاؤ ذرا۔

!!!روحیل۔

!!جی جان روحیل۔

!آپ بہت ڈھیٹ ہیں۔!زینہ نے زچ ہو کر بولا۔

!بہت شکریہ۔

!مجھے گھورنا چھوڑیں ابھی کچھ دیر بعد شریفاں خالہ نے آجانا ہے۔۔

!!آنے دو۔!میں انہیں کہیں اور بھجوادوں گا۔

!!روحیل آپ بھی نا۔

آپ بھی نا کیا۔؟؟آگے جملا پورا کرو۔!!روحیل کرسی سے اٹھ کر زینہ کے کان کے قریب سرگوشی والے انداز میں پوچھنے لگا۔۔

زینہ کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگیں۔۔

!روحیل۔!!زینہ نے لال ٹماٹر ہوتے چہرے سے گھور کر بولا۔۔ایسے تو نہ دیکھیں۔

تو پھر کیسے دیکھوں۔؟پاس نہیں ہوتا تو کہتی ہو کہ روحیل آپ بہت یاد آئے تھے،خیالی دنیا میں پکارتی بھی رہی ہوں اور جب قریب آتا ہوں تو دور بھاگتی ہو۔!روحیل نے اپنی آواز بدل کر زینہ کی نقل اتاری۔۔

ہاہاہاہا تمام غم بھلا کر یکدم زینہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔

روحیل آپ بھی نا بہت وہ ہیں۔؟؟

وہ کیا۔؟

شرارتی۔!زینہ خجالت مٹانے کے لئے فریج کھنگالنے لگی۔

روحیل نے سکھ کا سانس لیا کہ زینہ کا دماغ بہلنے لگا ہے۔۔۔

اب میرے ساتھ چپک کر کھڑے ہونے سے آپ کو انعام نہیں ملنے والا ہے لہٰذا فاصلے پر کھڑے ہو جائیں اور مجھے میرا کام نپٹانے دیں۔!!

ہائے میری قسمت۔!دعائیں مانگ مانگ کر جو سانولی سلونی سی فاصلے مٹانے کو ملی ہے، وہی ہر وقت فاصلے بڑھانے کی بات کرتی ہے۔۔روحیل نے سرد آہ بھری۔

خیر انڈے دو۔!

آج تمہیں انڈے پھینٹ کر دکھاتا ہوں۔!

انڈے بھی میں خود پھینٹ لوں گی، آپ صرف پیاز کاٹیں۔!

پیاز۔!!!!حیرت سے روحیل کا منہ کھل گیا۔

جی۔!آپ نے کبھی پیاز نہیں دیکھا کیا۔؟؟

دیکھا ہے مگر پیاز نے جو میرا حشر نشر کر دینا ہے وہ مجھے پتا ہے۔!

اچھا ہے آپ مجھے ٹکٹکی باندھ کر نہیں گھور پائیں گے۔!

زینہ تم چاہے جو مرضی حربہ آزمالو، میں نے تمہیں جی بھر کر دیکھنا ہے بلکہ رات کو بھی تو یہی مشغلہ پورا کرتا رہا ہوں۔۔۔

ہائے اللہ۔!!رات نجانے میں کس حال میں مدہوش پڑی تھی۔؟یکدم زینہ کو شرمندگی نے آن گھیرا۔۔

روحیل کی بات کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے خاموشی سے گردن جھکائے اپنے کام میں جتی رہی۔۔۔

!زینہ ویسے بھی اپنی بیوی کو جی بھر کر دیکھنے پر ثواب ہی کماؤں گا نا کہ گناہ ملے گا۔

یہ ثواب آپ کسی اور وقت بھی کما سکتے ہیں۔!زینہ نے مسکراہٹ دبا کر بولا۔

مجھے ثواب کمانے کا موقع تو دو۔!!روحیل نے جان بوجھ کر زینہ کا دھیان بٹانے کی خاطر مزید چھیڑنا شروع کر دیا۔۔

روحیل۔!!زینہ نے لفظ روحیل چبا کر بولا۔

جی جان روحیل۔!تو گویا تم چاہتی ہو کہ میں نامحرموں کو دیکھوں۔؟؟روحیل نے زینہ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔

!!آپ سوچ کر تو دیکھیں۔!میں نے آپ کو ہلاک کر دینا ہے

!ہاہاہاہا روحیل کے قہقہے بلند ہوئے۔۔ تم تو پوری کی پوری ہٹلر بیوی بن چکی ہو۔

!!!ابھی آپ نے میرا ہٹلر پنا دیکھا ہی کہاں ہے۔

دکھاؤنا۔!!روحیل زینہ کے سامنے ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

!میں آپ کو بتا رہی ہوں آپ کی پٹائی ہو جانی ہے۔

کون مائی کا لعل ہے جو میری پٹائی کرے گا۔؟

!!لاؤ اسے میرے سامنے ذرا۔

!!!شوہر نامدار آپ کی پھپھو جان۔

!پھپھو کی پیار بھری پٹائی منظور ہے۔!مگر ہٹلر بیوی کی دوری نا منظور ہے،نامنظور ہے،نامنظور ہے۔

ناچاہتے ہوئے بھی زینہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

!اچھا چلیں نا۔۔!!آپ پیاز کو تھامے کھڑے نا رہیں،بلکہ اسے چھیلیں اور کاٹیں۔

!زینہ۔

جی۔!زینہ کے چلتے ہاتھ رک گئے۔

تمہیں پتا ہے جب تم میرے آس پاس ہوتی ہو تو مجھے ہر چیز خوبصورت اور خوش نما لگنے لگتی ہے"۔"

!!اچھا جی۔

ابھی یقیناً آپ کو پیاز بھی خوبصورت لگ رہا ہو گا لہٰذا یہ خوبصورت چھری پکڑیں اور اپنے خوبصورت ہاتھوں سے اسے خوبصورت سا کاٹیں۔۔

اعلیٰ سرکار کا ہر حکم غلام کی سر آنکھوں پر ہے۔۔

!جی نہیں مجھے شوہر کو غلام بنانا بالکل بھی پسند نہیں ہے۔

!شوہر تو سر کا تاج ہوتا ہے۔

!!اچھا۔

زینہ نے پلٹ کر دیکھا تو روحیل کی آنکھیں پیاز کی کڑواہٹ سے لال اور پانی پانی ہو رہیں تھیں۔

روحیل آپ چھوڑ دیں، یہ کام آپ کے بس سے باہر ہے۔!زینہ نے روحیل کے ہاتھ سے چھری لے کر ایک طرف رکھی۔۔

خود فورا کونے میں پڑے ٹشو کے ڈبے کی طرف لپک کر چند ٹشو نکال کر چھ فٹ لمبے روحیل کی آنکھوں تک پہنچنے کے لئے ایڑیاں اٹھانے لگی۔ میرے باکے سجیلے اور خوبرو شوہر صاحب آنکھیں صاف کر کے !!ادھر کرسی پر تشریف رکھیں اور ناشتے کا انتظار فرمائیں۔۔

روحیل نے زینہ کا ہاتھ ٹشوز سمیت تھام لیا اور اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔

!دیکھ لو آنکھیں پیاز کی کڑواہٹ سے چور ہیں پھر بھی تمہیں دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

اچھا جناب۔!آپ میں بہت ساری صلاحتیں موجود ہیں ماشاء اللہ جن کا ادراک میرے اوپر گاہے بگاہے !ہوتا جا رہا ہے۔۔ میں ہاری آپ جیتے روحیل۔

زینہ نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دل کی بات کہہ ڈالی۔۔

!اب برائے مہربانی ہاتھ چھوڑیں تاکہ آملیٹ اور پراٹھے پایا تکمیل تک پہنچا سکوں۔

اگر نہ چھوڑوں تو۔؟؟روحیل نے دائیں آنکھ دبا کر پوچھا۔۔

پھر پھپھو آکر ہاتھ چھڑوانے کی اچھی خاصی صلاحیت رکھتی ہیں۔۔زینہ نے چڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔

مجھے ہر وقت پھپھو سے نہ ڈرایا کرو۔!روحیل نے زینہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ کے لئے پھپھو کے علاوہ کسی اور کی دھمکی کام ہی نہیں کرتی ہے۔۔

خیر اب بس دس منٹ اور لگیں گے اور گرما گرم پراٹھا تیار ہو گا۔۔۔

چائے تو آپ کڑک پسند کرتے ہیں نا۔

تمہارے ہاتھوں سے تو زہر بھی منظور ہے زینہ۔!روحیل نے جذب میں آکر بولا۔۔۔

خبردار آپ نے ایسی بات دوبارہ بولی تو۔!!زینہ تڑپ اٹھی۔

کیوں۔؟؟محبت کرنے لگی ہو۔؟؟

مجھے ایسی منفی باتیں بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔!اورہاں محبت بھی ہو گئی ہے۔!!زینہ نے فوراًبول کر زبان دانتوں تلے دبالی۔۔۔

!ہائے آخری جملے پر میں صدقے میں واری جاؤں زینہ۔!!جی چاہتا ہے بار بار سنوں اور ہر بار سنوں۔

نجانے زندگی اس جملے کو سننے کی اور کتنی مہلت دیتی ہے۔؟

روحیل آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں۔؟مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔!زینہ نے غم سے منہ بسورا۔۔

اچھا چلو اب نہیں بولوں گا۔!ابھی خوش؟

!جی بہت خوش۔

زینہ برق رفتاری سے بیلن سے پراٹھے کی گولائی میں غلطاں ہو گئی۔دوسرے چولہے پر رکھی پتیلی میں چائے ابلنے کے قریب تھی جسے روحیل نے بروقت آگے لپک کر بند کر دیا۔۔

شکریہ روحیل میرا دھیان ادھر پراٹھے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

!کوئی بات نہیں روحیل کی جان۔

!ابھی حقیقت میں بھوک ستا رہی ہے۔دو کے بجائے تین پراٹھے بناؤ۔

تین۔؟زینہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔۔

میں کوئی نازک دوشیزہ تو نہیں ہوں جو آدھا پراٹھا کھا کر سیر ہو جاؤں گا۔

!قد کاٹھ والا سجیلا کڑیل مرد ہوں یار۔

!یاد سے چوتھا پراٹھا اپنے لیے بھی بنا لو۔

روحیل آپ کی خوش خوراکی پر ماشاء اللہ ہی بولوں گی۔۔

زینہ نے پراٹھوں کی تیاری کے ساتھ ساتھ آملیٹ کا آمیزہ تیار کر کے فرائی پین میں ڈال دیا۔۔

دو پراٹھوں کے بعد آملیٹ بھی تیار ہو چکا تھا، کپ میں چائے چھان کر انڈیلنے لگی تو ڈیڑھ ہفتہ قبل کا واقعہ یاد آگیا تو آنکھیں نم ہو گئیں۔۔

روحیل آپ ناشتے کے لیے میز پر جانا پسند کریں گے یا ادھر ہی باورچی خانے میں کھائیں گے۔؟ زینہ نے تیز تیز ہاتھ چلاتے ہوئے پوچھا۔۔

سارا ناشتہ تیار کرو، ہم دونوں اپنے کمرے میں جا کر کھائیں گے۔

ابھی کچھ دیر قبل تو آپ کو شدید بھوک لگ رہی تھی۔؟

ہاں بھوک تو ابھی بھی ہے مگر جب تک میں اپنی بیوی کو نہ کھلا لوں، میرا ایک نوالہ بھی حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔۔۔

اتنی محبت اور توجہ پا کر زینہ کی آنکھیں نمکین پانیوں سے چھلکنے لگیں۔۔

روحیل میں اتنی بھی معتبر نہیں ہوں جتنا آپ نے مجھے بنا دیا ہے۔۔

تمہیں کیا خبر زینہ تم کون ہو۔؟؟؟

!!یہ مجھ سے پوچھو میری ہٹلر سی بیوی۔

لفظ ہٹلر پر زینہ کی ہنسی چھوٹ گئی جبکہ روحیل زینہ کے اندر رونما ہونے پر تبدیلیوں پر شکر گزار تھا۔۔

ماں کا اچانک چلے جانا معمولی بات نہیں ہے مگر یہ لڑکی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہے۔میرے سمیت عاصم کے کھانے پینے کی فکر بھی ستائے جا رہی ہے۔۔خود غرضی تو گویا اسے چھو کر نہیں گزری ہے۔۔

یا اللہ اس مخلص،پاکیزہ پارسا بیوی کا ساتھ دینے پر میں تیرا شکر گزار ہوں۔۔۔

باورچی خانے میں پانچ منٹ کے لئے مکمل خاموشی چھا گئی تو زینہ نے پلٹ کر روحیل کو دیکھا۔۔

آپ کہاں کھو گئے ہیں۔؟

!ناشتہ تیار ہو چکا ہے۔

ہاں ہاں چلو ٹرے میں سب کچھ رکھو اوپر چلتے ہیں۔!روحیل نے چونک کر جواب دیا۔۔

* *

روحیل یار زینہ جب سے رخصت ہو کر اسلام آباد آئی ہے گھر میں بند ہے۔اسے باہر لے جاؤ۔!اسے گھماؤ پھراؤ یار۔!ارشاد صاحب نے رات کے کھانے سے فراغت کے بعد بولا۔۔

ہاں روحیل بھائی جان ٹھیک بول رہے ہیں۔نئی نئی شادی ہے تو لڑکیوں کے سو چاؤ ہوتے ہیں۔۔

جی ڈیڈ جی پھپھو میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔آج بس سارا دن گھر پر ہی جہاز کے چکر اتارنے میں گزر گیا ہے۔۔

کل صبح ہم سب مری چلتے ہیں۔!کیا خیال ہے۔؟؟

بھئی ہم کس لیے کباب میں ہڈی بنیں، تم اپنی بیوی کو لے کر جاؤ اور قدرتی نظاروں سے لطف اندوز ہو۔۔بلکہ یوں کرو کہ چند دن ادھر ہی کسی ہوٹل میں گزارو۔۔!ارشاد صاحب کے بولنے سے قبل ہی پھپھو نے روحیل کو قیمتی مشوروں سے نواز دیا۔۔

روحیل کے ساتھ والی کرسی پر براجمان زینہ کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تو سر فوراجھکا لیا۔۔

اس گھر میں میری بھی کسی کو فکر ہے بھابھی صاحبہ۔!عاصم نے دل کے پھپھولے نکالنا شروع کیے تو زینہ نے ہنسی دبا کر عاصم کو دیکھا۔۔

ویرے آج سامعہ سے بات کرتی ہوں اور تمہاری دلہنیا پھپھو کی موجودگی میں لا کر چھوڑوں گی ان شاءاللہ۔

پھپھو آپ کا کیا خیال ہے۔؟

بھئی میرا تو کچھ پتا نہیں ہے ابھی ٹکٹ میں چند دن باقی رہ گئے ہیں اور ان رشتے والے کاموں میں وقت درکار ہے۔۔۔

اور ویسے بھی جیمی بار بار واپسی کے لیے بلا رہا ہے۔

!پھپھو آپ کہیں بھی نہیں جا رہیں ہیں جب تک عاصم کا رشتہ نہیں ہو جاتا اور میرا ولیمہ۔

روحیل نے دوٹوک بولا۔۔۔

!روحیل بچے یہ سب کام وقت لیتے ہیں، میں اتنا لمبا عرصہ نہیں رک سکتی ہوں۔

پھپھو آپ میرے نکاح میں بھی شامل نہیں ہو پائیں جسکا مجھے ابھی بھی افسوس ہے مگر ولیمہ تو آپ کی غیر موجودگی میں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔

پھپھو میں کونسا لمبا چوڑا ولیمہ کر رہا ہوں بس بہت قریبی چند لوگ یا پھر زینہ کے بہن بھائی ہوں گے۔۔

ڈیڈ آپ کا کیا خیال ہے۔؟؟

بھئی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے، میں تو ولیمہ نکاح کے فوراً بعد ہی کروانا چاہتا تھا مگر روحیل تم خود ہی نہیں مان رہے تھے اور پھر حالات بھی یکسر بدل گئے، تمہیں ملک سے باہر جانا پڑ گیا اور پھر باجی بھی چل بسیں۔

!شمیم تم اپنی ٹکٹ کینسل کرواؤ اور سنجیدگی سے عاصم کے رشتے پر غور و فکر کرو۔

دونوں بھائیوں کا ولیمہ اکٹھا ہی کر لیں گے ان شاء اللہ۔۔۔

ہرے ے ے ے ے ے۔!!!ارے واہ ڈیڈ۔!! آپ کے منہ میں گھی شکر۔!عاصم نے جوش سے نعرہ لگایا۔ خالص محبتی باپوں والی خوبیاں تو آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔۔

بس بس چھوٹے۔!ابھی صرف بات ہو رہی ہے کوئی دلہن ڈولی میں بیٹھ کر گھر کی دہلیز نہیں پار کر آئی ہے۔؟؟روحیل نے عاصم کو چھیڑا۔۔۔

اپنی دلہن تو چند دنوں میں بیاہ لائے ہیں اور میری دلہن لاتے ہوئے آپ کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔؟

عاصم نے دہائی دی۔۔

!!زینہ بھابھی تم ابھی اسی وقت اپنی سہیلی سے میرے رشتے کی بات چلاؤ۔

!مجھے تمہاری ہم خیال ہی لڑکی چاہیئے جو صوم وصلوٰۃ اور پردے کی پابند ہو۔۔

!!کیوں نہیں ویرے۔!!میں آج ہی سامعہ کو فون کرتی ہوں۔!ابھی خوش ہو۔

!!آج نہیں بس ابھی اٹھو اور سہیلی کو فون ملاؤ۔

ویرے ابھی۔؟؟زینہ نے حیرت سے عاصم سے پوچھا۔۔

ہاں تو اور کیا۔؟؟

ویرے تم حقیقتاً سنجیدہ ہو۔؟؟

تو کیا میں غیر سنجیدہ نظر آ رہا ہوں۔؟؟

زینہ نے روحیل کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا۔۔۔

عاصم ابھی ہم جب اوپر جائیں گے تو زینہ کال کرلے گی اور جو جواب موصول ہوا تمہیں بزریعہ پیغام رسانی مطلع کر دیا جائے گا۔!

ڈیڈ دیکھا ہے بھیا مجھے ٹال رہے ہیں۔!!عاصم نے بچوں کی سی ضد کی تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔

عاصم تم تو ایسے ضد کر رہے ہو جیسے زینہ نے لڑکی جیب میں رکھی ہوئی ہے۔!

پھپھو یہ زینہ بھابھی صاحبہ بھی میرا ساتھ نہیں دے رہی ہے۔!

ہائے میں کن جذبات سے عاری لوگوں میں گرفتار ہوچکا ہوں۔!!عاصم کی دہائیاں سب اہلِ خانہ کو محفوظ کر رہیں تھیں۔۔۔

زینہ تم جاؤ اور سہیلی کو فون کرو۔!میں شریفاں کے ساتھ مل کر برتن سمیٹ لیتی ہوں۔!

پھپھو آپ بیٹھیں میں کر لیتی ہوں۔!بلکہ سب کے لئے چائے بھی بنا لیتی ہوں۔!

زینہ تمہاری پھپھو ٹھیک کہہ رہی ہیں تم اوپر جاؤ اور سہیلی سے بات کرو۔!

آپ بھی ساتھ تشریف لے جائیں بھیا اور جوابی کاروائی کے متعلق مجھے فوری طور پر آگاہ کریں۔!عاصم نے روحیل کو بازو سے پکڑ کر اٹھانا چاہا۔

بھابھی بولنا لڑکا خوش شکل اور خود عقل بھی ہے۔!

خوش شکل کی تو سمجھ آتی ہے مگر خود عقل سے کیا مراد ہے ویرے ہے۔؟؟

یہ وقت سوال وجواب کا نہیں ہے تم ادھر کھڑی میری زندگی کے قیمتی پل ضائع کرنے کے درپر ہو۔

!اچھا ویرے میں جا رہی ہوں۔

عاصم۔!زینہ ابھی فون بھی کرتی ہے مگر میں سوچ رہا ہوں اسے کچھ دنوں کے لیے میرپور چھوڑ آؤں تا کہ

!ہم دونوں بھی زید سے ملاقات کرلیں گے اور زینہ بھی بھائی کے ساتھ چند دن گزار آئے گی۔

پھپھو ڈیڈ آپ کیا کہتے ہیں۔؟زینہ کو چھوڑ آؤں۔؟؟

بھئی ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔جیسے تم دونوں کو مناسب لگے۔۔

ٹھیک ہے پھر مری والے منصوبے کو فی الحال ملتوی کر دیتے ہیں اور صبح میرپور کے لئے نکلتے ہیں ان

شاء اللہ۔

عاصم تم بھی تیار رہنا۔!روحیل نے عاصم کو کندھے سے تھپکا۔۔۔

میں اکیلا بعد میں ڈرائیور کے ساتھ آجاؤں گا بھیا۔!آپ دونوں چلے جانا۔میں کس لیے میاں بیوی کے بیچ

!!میں بیوقوفوں کی طرح جاؤں۔۔!نابابانا۔

روحیل نے عاصم کے سر پر لاڈ سے چت لگائی۔

!!بس ہر وقت بولتے ہی رہنا۔

!!تو آپ کے فائدے کا ہی بولتا ہوں،یہ الگ بات ہے کہ آپ کو میری حکمت عملی دیر بعد سمجھ آتی ہے۔

عاصم کی بات پر روحیل کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

!تم نہایت بے صبرے انسان ہو۔

جی جی جی۔ آپ کے صبر کو تو میں اچھی طرح جانتا ہوں آئے دن ڈیڈ کو کال کر کر کے ستایا ہوا تھا، اور جو بیچ

!میں مجھے سفارشی بنا رکھا تھا۔ !اب جب میری باری آئی ہے تو سب نے ہاتھ اوپر اٹھا لیے ہیں۔

عاصم میں ابھی معلومات لے کر تجھے بتاتا ہوں۔ !اور تہجد شروع کر لے، یاد ہے نا مجھے مشورے دیتا تھا تو

!!!اب یہ باتیں خود پر لاگو کر۔۔

روحیل نے عاصم کو یاد دہانی کروائی اور پھر سب کو اجتماعی سلام بول کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی زینہ کو فون پر محو گفتگو پایا تو کنڈی چڑھا کر شب باشی کا لباس نکال کر غسل

خانے میں گھس گیا۔۔۔

واپسی پر زینہ کو بے چینی سے اپنا منتظر پایا تو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

روحیل آپ کو پتا ہے۔؟

کیا۔؟

!آپ ادھر آرام سے بیٹھیں آپ کو بتاتی ہوں۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی زینہ کو فون پر محو گفتگو پایا تو کنڈی چڑھا کر شب باشی کا لباس نکال کر غسل خانے میں گھس گیا۔۔۔

واپسی پر زینہ کو بے چینی سے اپنا منتظر پایا تو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔

روحیل آپ کو پتا ہے۔؟

کیا۔؟

!آپ ادھر آرام سے بیٹھیں آپ کو بتاتی ہوں۔

ہاں بولو۔!روحیل بیٹھتے ہی ہمہ تن گوش ہوا۔

وہ روحیل پتا نہیں آپ یا ویرے کو کیسا لگے گا۔؟زینہ نے ہچکچاتے ہوئے سلسلہ کلام جاری کیا۔وہ بات دراصل یہ کہ سامعہ کے سرونٹ کوارٹر میں ایک بیوہ عورت دوماہ سے رہائش پذیر ہے۔

انکی اٹھارہ سالہ دو جڑواں بیٹیاں ہیں۔۔۔زینہ کچھ دیر کے لئے ٹھہری اور روحیل کے تاثرات پڑھنے لگی۔۔

!تو۔؟؟زینہ پوری بات بتاؤ یار۔

وہ سامعہ کے گھر ملازمہ ہیں دو مہینے قبل انکے شوہر کا انتقال ہو گیا ہے، شوہر نے اپنی پہلی بیوی اور خاندان سے چھپ کر شادی کی ہوئی تھی اور انہیں ایک کرائے کا گھر دلایا ہوا تھا بس۔

تو۔؟؟

تو یہ ہے کہ شوہر کی حادثاتی موت پر انکے اخراجات اٹھانے والا کوئی نہیں ہے جبھی انہوں نے سامعہ کے ہاں پناہ لی ہے اور اس کے گھر کے کام کاج کی ذمّہ داری بھی لے لی۔

بقول سامعہ کے لڑکیاں بہت سلجھی ہوئی ہیں اور ایف ایس سی تک پڑھا ہے۔اور ابھی سامعہ انہیں اپنے گھر پر دینی تعلیم دے رہی ہے۔

روحیل خاموشی سے زینہ کی بات سن کر گہری سوچ میں ڈوب گیا۔

روحیل اگر یہ رشتہ ویرے کے لیے مناسب نہیں ہے تو ہم زید کے لیے پوچھ لیتے ہیں۔زینہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھ ڈالا۔۔

آپ کا کیا خیال ہے ؟وہ بھی تو اکیلا رہ گیا ہے،اسے بھی ایک نہ ایک دن شادی تو کرنی ہے تو کیوں نا ابھی !کوشش کی جائے؟؟۔

آہاں کیوں نہیں۔؟ تمہیں لڑکیوں کے والد کے نام بارے میں کچھ اتا پتا ہے،میں وہاں پر بہت لوگوں کو جانتا ہوں شاید کسی سے کچھ پتا چل جائے۔

اور یہ رشتہ عاصم کے لیے مناسب کیوں نہیں ہو گا.؟؟

وووووووہ اس لیے کہ شاید پھپھو ڈیڈ کو اعتراض ہو۔!زینہ گھبرا کر ہکلائی۔۔

تم اپنی سہیلی کو بولو بچیوں کی والدہ کو بتادے کہ کل میں اور عاصم ان سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔

ایک مرتبہ خاندان وغیرہ کا پتا چل جائے تو پھر عاصم زید دونوں کا سادگی سے نکاح طے کرلیں گے۔

سچی۔؟؟جوش میں زینہ اچھل کر روحیل کے ورزشی بازو کے ساتھ چپک کر بھینچنے لگی۔۔جبکہ روحیل اس اچانک لاڈ پر بھونچکا کر رہ گیا۔۔

آج بیوی صاحبہ کو مجھ ناچیز پر بڑا پیار آرہا ہے۔ماشاءاللہ نظر نہ لگ جائے۔!روحیل کی جذبے لٹاتی نگاہیں زینہ کو نشیلی آنکھیں جھکانے پر مجبور کر گئیں۔۔

زینہ بازو چھوڑ کر فوراً بھاگ کر صوفے پر جا بیٹھی۔

چلو جی اب آنکھ مچولی شروع ہو چکی ہے، باقیوں کی شادیاں بھی ہو جائیں گی، اور یقیناً بچے بھی پیدا ہو جائیں مگر مجھ دل جلے کے بھاگ فی الحال جاگنے کے مواقع دور دور تک نظر نہیں آرہے ہیں۔

چلو کوئی نہیں دیر آئے درست آئے۔!روحیل نے خود کلامی کی اور چلتا ہوا زینہ کے پاس آن بیٹھا۔

بیوی صاحبہ صرف بات کی ہے تم دل پر نالے جانا۔۔

!ویسے جو تم نے ڈائری میں میرے لیے تحریر کیا تھا خود پڑھ کر سناؤنا۔

بہت جی چاہ رہا ہے کہ تمہاری زبان سے ادا ہوتے یہ الفاظ میری سماعتوں میں رس گھولیں۔

زینہ جو پہلے ہی گھبراہٹ میں اپنا پسندیدہ مشغلہ مخروطی انگلیاں مروڑنے میں غلطاں تھی فوراً پلکوں کی جھالر اٹھائی اور پھر جھکا لی۔۔

روحیل نے لمبی سانس کھینچی اور مذید بولنے کے لیے لب واہ ہی کیے تھے کہ دروازے پر ٹھک ٹھک دستک ہونے لگی۔۔

!چلو جی اس گھر میں سبھی ہی میرے جذبات کے دشمن ہیں۔

روحیل کو مجبوری سے اٹھتے دیکھ کر زینہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔ جسے روحیل نے پلٹ کر ہاتھ کے اشارے سے باور کروایا کہ بھولوں گا نہیں۔

!جی فرماو چھوٹے تمہاری جان کو چین نہیں ہے اور نا مجھے چین لینے دیتے ہو۔

بھیا کتنی مرتبہ فون کیا ہے اٹھاتے نہیں ہو تو مجھے مجبوراً آپ کی چوکھٹ پر آنا پڑا ہے جبکہ آپ جانتے ہیں کہ میں ہی سب سے زیادہ ہی آپ کا خیر خواہ ہوں۔

!!اب زیادہ لمبی لمبی نہ چھوڑ مدعا پہ آ۔

!!. میں کیا مدعا بتاؤں؟ آپ نے ہی تو بتانا ہے سب کچھ۔

!مجھے اندر تو آنے دیں یار بھیا۔

!زینہ اپنی ہنسی دباتی روحیل کے عقب سے سامنے آئی۔ ویرے آؤنا۔

روحیل آپ ویرے کو ساری تفصیل بتائیں نا۔

ہاں تو میں اسے ساری تفصیل ادھر سے بتا کر رخصت کر رہا ہوں، مجھے پتا ہے اس نے کمرے میں بیٹھ کر میلا سجا لینا ہے اور پھر اٹھنے کا نام نہیں لے گا، صبح ویسے بھی ہمیں جلدی گھر سے نکلنا ہے۔

عاصم منہ کے زاویے بدل کر رہ گیا۔

!تو جناب عاصم صاحب آپ کی لڑکی کی والدہ سے کل ملاقات ہو گی، اب نو دو گیارہ ہو جاؤ۔

!بھیا مجھے ساری بات بتاؤ۔

کیوں تم نے ابھی نکاح رچانا ہے۔؟؟

زینہ تم بتاؤ میرا مطلب بھابھی زینہ۔!عاصم جھنجھلاہٹ کا شکار ہونے لگا جبکہ زینہ کی کھنکتی ہنسی کمرے میں جلترنگ بجانے لگی۔۔

زینہ کے نقرئی قہقہے روحیل کے دل کے تار چھیڑنے لگے۔۔

روحیل نے فوراً پلٹ کر گھورا۔۔

!!ویرے تم اندر آؤ میں تمہیں تفصیل سے بات بتاتی ہوں۔۔

ہاں ہاں تم اسے اندر بلاؤ اور پھر خود آدھی رات تک نیند سے جھولتی رہنا، اس قصہ گو کے قصے ہی اختتام پذیر نہیں ہونگے۔!روحیل نے دانت پیس کر عاصم کو راستہ دیا۔۔۔

!جئے جئے بھابھی زینہ زندہ باد۔

ایک ہی نعرہ روحیل بھیامیں نے کیاہے آپ کا بگاڑا۔؟؟

روحیل نے جواب کے بجائے کن اکھیوں سے عاصم کو گھوراجبکہ زینہ کی کھنکتی ہنسی کا فوارہ دوبارہ پھوٹ چکا تھا۔۔

!ویرے تم ادھر آکر بیٹھو۔!!میرے شہزادے بھائی میں تمہیں ایک ایک بات بتاتی ہوں۔

عاصم سینہ تان کر کونے میں پڑے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا اور معنی خیزی سے مسکرا کر روحیل کی لاچارگی سے لطف اندوز ہونے لگا۔۔۔

زینہ جلدی سے بتادو اس سے پہلے بھیا کا ایک پاؤ خون جل جائے۔

اپناوقت بھول چکے ہیں کہ جب میرے سامنے دست سوال دراز کرتے تھے اور اب جب میرا وقت آیا ہے تو مجھے (پیڑی) بری ساس کی طرح ٹرخارہے ہیں۔۔۔

!!چھوٹے تو یہاں بیٹھ کر باتیں نہ بھگار بلکہ باتیں سن کر نو دو گیارہ ہو جا۔۔

زینہ تم رہنے دو میں خود اسے خلاصہ کلام بتاتا ہوں تا کہ اسے چین کی نیند آئے۔۔۔

!عاصم پانچ منٹ کے اندر مکمل بات سن کر شب بخیر بولو اور کمرے سے نکل جاؤ۔

اور یار بھیامیں کب تاخیر کا قائل ہوں میں خود آپ کو گوشہء تنہائی فراہم کرنے کے حق میں ہوں۔ اب جلدی سے مجھے میرے مطلب کی بات بتائیں تا کہ میں جاؤں۔۔۔

روحیل نے دو منٹ سے کم وقت میں ساری تفصیلات عاصم کو سنائیں اور ساتھ ہی کمرے سے نکل جانے کا عندیہ بھی سنا دیا۔۔

ویسے بھیا کل صرف لڑکی کی ماں سے کیوں ملنا ہے۔؟؟ ساتھ ہی لڑکی بھی دکھا دو تا کہ وقت کا ضیاع نہ ہو !۔

اب روز روز میر پور جانا کونسا (سوکھا) آسان ہے۔۔

!! بے صبرے انسان "(چھری تھلے ساہ لے)" چھری نیچے سانس لے۔

بھابھی صبح تم نے لڑکی سے مجھے ضرور ملوانا ہے۔!! سمجھی ہونا۔؟؟

! ہاں ہاں ویرے سمجھ گئی ہوں تم بے فکر ہو کر سو جاؤ، میں پوری کوشش کروں گی۔

!! کوشش نہیں کرنی بلکہ عمل کرنا ہے۔

اچھا نا بول دیا ہے، اگر لڑکی کی والدہ نے اجازت دی تو لڑکی دکھلا دوں گی ان شاء اللہ۔

ویسے بھیا آپ کے لئے اطلاعاعرض ہے کہ چھری کے نیچے سانس آتی نہیں ہے بلکہ آئی ہوئی سانس بھی خشک ہو جاتی ہے۔!

عاصم نے روحیل کو چڑایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ زینہ صوفے پر براجمان ان دونوں کی نوک جھونک پر محفوظ ہو رہی تھی۔۔

روحیل نے عاصم کے نکلتے ہی دروازہ کنڈی کیا اور پلٹ کر صوفے پر زینہ کے بالکل قریب آن بیٹھا۔۔

اس عاصم بے صبرے نے سارا تسلسل خراب کر دیا ہے۔

اللہ جانے اسے کب عقل آئے گی۔؟؟

روحیل نے تپ کر دل کے پھپھولے نکالے جبکہ زینہ کی نا چاہتے ہوئے بھی ہنسی نکل گئی۔۔

تم ہنس رہی ہو۔؟

جی غلطی سے ہنسی نکل گئی ہے۔!زینہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی کو روکنے کی بھرپور کوشش کی۔۔

آپ یہ غمگین چہرہ درست کریں تاکہ میری دوبارہ ہنسی نہ چھوٹے۔۔۔!!زینہ نے صوفے سے اچانک اٹھتے ہوئے بولا۔۔

!زینہ تم میرے صبر کو نہ آزماؤ تو بہتر ہے۔

ہائے میں نے کیا کیا ہے۔؟؟زینہ نے معصومیت کے ریکارڈ توڑ دیئے۔۔

تمہیں بتاؤں تم کیا کرتی ہو۔؟

نننننہیں مجھے نہیں سننا۔!! آپ جہاں پر تشریف فرما ہیں وہی پر رہیں۔!!زینہ نے دور سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کیا۔۔۔

!روحیل سر تھام کر بیٹھ گیا۔۔

اچھا میرا بیگ دو۔!میں آن لائن ہو کر اپنا کام تو شروع کروں، ابھی صرف پندرہ منٹ باقی ہیں، روحیل نے کلائی پر بندھی بیش قیمت گھڑی کو دیکھا۔

جی بہتر۔ زینہ نے اپنی جان بخشی پر سکھ کا سانس لیا اور فوراً سنجیدگی کا لبادہ اوڑھ لیا۔۔

الماری میں پڑا لیپ ٹاپ بیگ نکال کر پلٹی تو روحیل بستر پر براجمان تھا۔۔

آپ یہاں پر بیٹھیں گے؟؟

جی کوئی اعتراض ہے کیا۔؟

نننننننہیں مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ زینہ نے روحیل کے بدلتے تیور دیکھ کر تھوک نگلا۔۔

لگتا ہے میں نے ہنس کر انہیں غصہ دلا دیا ہے، بہتر ہے فوراً معافی مانگ لوں۔

!روحیل۔

جی فرماؤ۔!روحیل لیپ ٹاپ کھول کر پھرتی سے ٹائپنگ شروع کر چکا تھا۔۔

ہائے غصے میں ہیں۔۔۔ زینہ کی رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی۔۔۔

روحیل۔!!بستر کی پائنتی پر ٹکی زینہ نے ڈرتے ڈرتے دھیمے لہجے میں دوبارہ پکارا۔۔

جواب کے بجائے روحیل نے کڑی نظروں سے زینہ کو دیکھا۔۔

وہ آپ میرے سے ناراض ہیں کیا.؟؟؟

زینہ بہتر ہے مجھے تنگ نہ کرو اور خاموشی سے اپنی جگہ پر جا کر سو جاؤ۔!میرا کام جلدی نپٹ گیا تو رات کے دو بھی بج سکتے ہیں ورنہ فجر کے بعد چند گھنٹے سونے کو ملیں گے۔۔

ٹھیک ہے میں سو جاتی ہوں مگر آپ مجھ سے خفا نہ ہوں پلیز۔!زینہ کی نشیلی آنکھیں چھلکنے لگیں تو فوراً گال رگڑ ڈالے۔

روحیل نے خشمگیں نظروں سے گھورا مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر لیپ ٹاپ بستر سے ملحق دراز پر رکھا اور پائنتی پر ٹکی زینہ کو اپنے حصار میں لے لیا۔۔

میرے صبر کا امتحان کیوں لیتی ہو۔؟؟اب یہ رونا دھونا بند کرو۔!نجانے تمہاری آنکھوں میں پانی کا کتنا بڑا ذخیرہ نصب ہے جو روزانہ جھرنے بہاتا ہے۔

روحیل کے ساتھ لپٹی زینہ نے یکدم روحیل کو پیچھے دھکیلا اور گویا ہوئی۔

آپ نے مجھے کچھ دیر قبل صرف "جی" سے مخاطب کیا تھا؟؟

تو۔؟؟روحیل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔۔

!آپ مجھے جان روحیل کہہ کر پکارتے تھے مگر ابھی ایسا نہیں کیا۔

!میں آپ سے ناراض ہوں۔

روحیل ہونک بنا زینہ کی شکوہ کنائی پر مسکرا کر رہ گیا۔۔

تمہیں میرے جان نہ پکارنے پر کس قدر اذیت پہنچی ہے اور جو مجھے اذیت سے دوچار کیا ہوا ہے، اس کا تو تمہیں رتی برابر ملال نہیں ہے۔۔؟

"!یعنی چور الٹا کوتوال کو ڈانٹے۔"

!خیر ابھی خاموشی سے اپنے کونے کی طرف چلی جاؤ اس سے پہلے میرے ارادے بدل جائیں۔

نہیں جاؤں گی جب تک جان روحیل نہیں بولیں گے۔!زینہ نے منہ بسور کر بولا تو روحیل کا فلک گیر قہقہہ "!.بلند ہو گیا۔۔"میری بلی مجھی کو میاؤں

!!ایک تو تمہاری شکل اس قدر معصوم ہے اور اوپر سے جو تمہارے جان لیوا مطالبات ہیں۔

جان روحیل محترمہ بیوی صاحبہ، محبوبہ صاحبہ، خشک مزاج صاحبہ اور میرے ارمانوں کی قاتل ہٹلر !صاحبہ ابھی اچھے بچوں کی طرح سو جاؤ اور مجھے میرا کام کرنے دو۔

!!!ورنہ۔

کوئی ورنہ شرنہ نہیں ہے۔میں سونے جا رہی ہوں۔!زینہ پھدک کر بستر کی پائنتی سے اٹھی۔۔

!اچھا جان روحیل کمرے کی بڑی بتی بند کرو، میں اس طرف سے یہ چھوٹا لیمپ جلا لیتا ہوں۔

!!جی بہتر۔

!اور ہاں تمہاری تحریر کل دوران سفر تمہاری زبانی سنوں گا۔ !کوئی بہانا نہیں چلے گا وگرنہ سزا ملے گی۔

!!جی جناب جو حکم۔ !کنیز حاضر ہو گی ان شاء اللہ۔

ہاہاہا روحیل نے ہنستے ہوئے سر اونچا کر کے بستر کی بیک سے ٹکا کر لیپ ٹاپ اپنی گود میں رکھ لیا اور برق رفتاری سے ٹائپنگ میں مصروف ہو گیا جبکہ زینہ خاموشی سے بستر کے ایک کونے میں لیٹ گئی اور اذکار مسنونہ سے فراغت کے بعد کروٹ بدل کر دل کے مکین کو کام میں مشغول پا کر اس کا بغور جائزہ لینے لگی۔۔

کس قدر بانکا سجیلا سا ہے، چہرے کے نقوش سے لے کر دودھیا رنگت کے ساتھ گھنی کالی سیاہ داڑھی اس شخص کی شخصیت کو کس قدر رعب دار بناتی ہے۔ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔۔ شب باشی کے سادہ سے جوڑے میں بھی اس شخص کی شخصیت کتنی نکھری نکھری لگ رہی ہے۔۔ ماشاء اللہ۔

روحیل مجھے تھوڑا سا وقت اور دے دیں۔ زینہ اپنے خیالوں میں گم خود کلامی کرتی، ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہی تھی۔۔

روحیل کو نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو فوراً اپنی بائیں جانب لیٹی دشمن جاں کو دیکھا۔

روحیل کے دیکھتے ہی زینہ نے اپنی چوری پکڑے جانے پر فوراً آنکھیں سختی سے بند کر لیں۔۔

!زینہ۔!جی بھر کر دیکھ لو۔!!میں منع تھوڑی کرتا ہوں۔

ساکت پڑی زینہ نے بند آنکھوں میں ہی عافیت جانی اور سوتی بن گئی۔۔۔بالآخر آدھے گھنٹے کی تگ و دو کے بعد نیند مہربان ہو گئی۔

چند فٹ کے فاصلے پر بیٹھے روحیل نے زینہ کی مدہوشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی نظروں کی پیاس بجھانا شروع کر دی۔

خم دار پلکوں کی جھالر خوابیدگی کے زیر اثر تھی۔ معصوم نورانی چہرہ مدھم روشنی میں بھی دھمک رہا تھا۔۔۔

ہائے زینہ جان روحیل تم میری ہو کر بھی مجھ سے کوسوں دور ہو۔!حق بجانب رکھتے ہوئے بھی تم میری دسترس میں نہیں ہو۔

ہائے میرے ماضی کے وہ گناہ میرے حال پر حاوی ہیں۔

یا اللہ مجھے ثابت قدمی عطا کر اور میرے دل میں صبر سرائیت کر جائے آمین۔۔

میری زینہ کو آنکھوں کی ٹھنڈک کے ساتھ ساتھ میرے وجود کا لباس بنا دے آمین۔۔

روحیل نے دکھی دل کے ساتھ دعا مانگی اور دوبارہ دل پر پتھر رکھ کے اپنے کام میں جت گیا۔۔

کام کے دوران بھی گاہے بگاہے اپنی نگاہوں کو خیرہ کرنا نہ بھولا۔

رات سرکنے لگی، آنکھیں تھکنے لگیں، نیند غالب آنے لگی۔کام کی آخری فائل مکمل کرکے بنا آہٹ پیدا کیے لیپ ٹاپ بستر سے ملحق درازپر رکھا اور تھکن زدہ آنکھیں مسل کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔

****

ہائے زینہ بتانا دلہا بھائی کیسے ہیں۔؟؟

سامعہ میری سوچ سے بھی زیادہ اچھے ہیں ماشاء اللہ۔

! آئے ہائے ماشاء اللہ۔!زینہ میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں۔

زینہ نے شرما کر گردن جھکالی۔

!ابھی تو میری بنو شرماتی بھی ہے۔

!ہاں سامعہ مجھے ان سے محبت ہو گئی ہے۔

ہاہاہاہاہاہاہاسامعہ کا فلک گیر قہقہہ بلند ہوا۔

زینہ تمہیں یاد ہے جب ہم دونوں نے دلہا بھیا کی خوب مٹی پلید کی تھی۔۔

!جی اور انکے پاس وہ سارے ثبوت موجود ہیں۔

کیا۔؟؟

یہ جب بھی ہم سے ہمکلام ہوئے ہیں ساتھ فون بھی ریکارڈنگ پر رکھتے تھے۔

وہ کس لیے تاکہ وہ بار بار مجھے سن سکیں، انہیں میرے کڑوے کسیلے جملوں سے بھی محبت ہوگئی تھی۔۔۔

واہ رے نرالی محبت اور اسکے قواعد وضوابط۔"سامعہ نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔"

سامعہ جیسے میں نے سمجھا تھا انکی عادتیں بالکل بھی ویسے نہیں ہیں، وہ تو بس بری صحبت انہیں لے ڈوبی تھی، سامعہ میں نے انکو ہر لحاظ سے پرکھا ہے، یہ اپنی بات کے پکے ہیں اور خود پر ضبط رکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔ مطلب دوبارہ گناہوں میں پڑنے سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں ان شاء اللہ۔

سچی توبہ کر چکے ہیں الحمدللہ۔۔

اللہ انہیں ثابت قدم رکھے آمین۔۔

!!تمہاری یہ تمام باتیں درست ہیں زینہ مگر شوہر کے حقوق وفرائض سے پہلو تہی نہ کرنا۔

!یہ ناہو ہمارے روحیل بھائی کو پرکھتے پرکھتے خود گناہوں میں ڈوب جاؤ۔

ارے نہیں سامعہ مجھے سب پتا ہے، اور میں نے ان سے واضح بات بھی کی تھی کہ مجھے اس رشتے کو قبول کرنے کیلئے وقت درکار ہے جو انہوں نے بخوشی قبول بھی کیا تھا۔۔

!اس وقت تو قبول کرلیا تھا مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ تم ہر وقت اپنی من مانی کرتی پھرو۔۔

اپنی من مانی نہیں کروں گی سامعہ۔!تم بس ہمارے اس پاکیزہ بندھن کے لیے خیر وبرکت کی دعا کرو بس۔!!

!!زینہ تم میری دعاؤں میں ہو میری شہزادی۔

ابھی بلاؤنا اپنی ان لڑکیوں کو اور ان خالہ کو جن کے بارے میں رات ذکر کیا تھا، ویرے نے تو روحیل کے ناک میں دم کیا ہوا ہے۔۔

ویر تو آج ہی لڑکی سے ملنے کا خواہشمند ہے۔۔

!ابھی تو تم آئی ہو، سانس تو لے لو۔

سامعہ روحیل باہر گاڑی میں میرے منتظر ہیں۔

!تو انہیں اندر بلاؤنا۔

نہیں سامعہ وہ اس وقت تک گھر کے اندر نہیں آئیں گے جب تک تمہارے ابو نہیں لوٹ آتے ہیں۔۔

روحیل چاہ رہے کہ تمہارے ابو کی گھر موجودگی میں خالہ سے ملاقات کریں۔۔۔

اچھا چلو جیسے تمہیں بہتر لگے مگر ایسے باہر گاڑی میں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے وہ مہمان خانے میں اکیلے آکر بیٹھ جائیں۔۔

سامعہ وہ بس میری ہاں ناں کے منتظر ہیں پھر وہ زید کی ورکشاپ پر چلے جائیں گے۔۔۔

میں خالہ اور لڑکیوں کو بلواتی ہوں تو آرام سے ان سے بات چیت کر کے اطمینان کر لو، ویسے انکی آپ بیتی بھی بہت دردناک ہے یار۔۔

ہاں یار۔! مرد پتا نہیں کیوں دوسری شادی کر کے بھول جاتے ہیں اور دوسری بیوی بچوں کو انکا جائز حق نہیں دیتے ہیں۔۔

نہیں زینہ خالہ کے میاں بیوی بچیوں کے حق میں بہت اچھے تھے مگر اپنی وصیت میں کچھ کوتاہی کر گئے ہیں، اب تو فوت شدہ کو انکی کمی کوتاہی کے بارے میں بات کرنا بھی درست نہیں ہے۔۔

یہ لو میری امی بھی آگئی ہیں، تم بیٹھ کر باتیں کرو، میں خالہ اور لڑکیوں کو بلواتی ہوں۔

زینہ سامعہ کی امی کے ساتھ گرمجوشی سے سلام دعا کے بعد باتوں میں مشغول ہوگئی۔۔

سامعہ کی امی کے ساتھ گفتگو کے دوران ہی ابو بھی گھر لوٹ آئے جس پر زینہ نے اہل خانہ سے اجازت لے کر روحیل کو سامعہ کے گھر کے اندر بلوالیا۔۔

اٹھارہ سالہ سادہ شرمیلی سی لڑکیاں زینہ کو بھاہ گئیں، دونوں بہنیں سلیقے سے سر پر دوپٹہ جمائے سمٹی بیٹھی تھیں۔۔

زینہ نے انکی والدہ سے چند بنیادی باتیں پوچھیں اور روحیل سے ملاقات پر مصر ہوئی۔۔

خالہ دراصل میرے دیور نے دبئی لوٹ جانا ہے جسکی بنا پر میرے میاں وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے ہیں، میرے سسر اور پھپھی ساس بھی آپ سے آکر ملاقات کریں گے مگر فی الحال میرے میاں چند بنیادی باتیں آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔

کوئی بات نہیں ہے بیٹی، میں تمہارے شوہر سے ضرور ملوں گی، میں بھی کچھ پوچھ گچھ کرنا چاہتی ہوں، بن باپ کے بیٹیاں ہیں تو میں بھی تسلی کر کے ہی کوئی قدم اٹھاؤں گی۔۔

!جی جی خالہ ضرور۔

خالہ آپ انکو اپنے ساتھ لے جائیں۔ زینہ نے منت طلب نظروں سے سامعہ کی امی کو دیکھ کر بولا۔

اوپر سے عاصم کے پیغامات کی بھرمار زینہ کے ہاتھ پاؤں پھلا رہی تھی۔۔

دونوں بزرگ خواتین کے جاتے ہی زینہ نے عاصم کو جوابی پیغام بھیجا۔

ویرے تسلی رکھو تمہارے والی دوسری بہن سے آدھا گھنٹہ بڑی ہے اور تمہیں یقیناً پسند آئے گی۔

اچھا اگر میرپور پہنچ آئے ہو تو سیدھا سامعہ کے گھر پر آؤ، میں مکمل پتہ بھیجتی ہوں۔۔

سامعہ جلدی سے اپنا مکمل پتہ ادھر ٹائپ کرو۔ !زینہ نے سرعت سے اپنا فون سامعہ کو پکڑا دیا۔۔

ضروری پیغام کی ترسیل کے بعد زینہ نے سکھ کا سانس لیا اور دونوں دوشیزاؤں کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔

!اوہ اب آپا فون کر رہی ہیں۔ سامعہ میں کچھ دیر آپا سے سلام دعا کر کے آتی ہوں، آپ لوگ بیٹھو۔

جی آپا کیسی ہیں آپ۔؟

یقین کرو آپا بالکل بھی فرصت نہیں ملی آپ کے میرپور لوٹتے ہی اسی رات روحیل کی واپسی ہوئی ہے پھر وقت ہی نہیں ملا ہے۔۔

آپا آپ سناؤ کوئی نئی تازی۔؟

زینہ میں نے کیا سنانی ہے نئی تازی۔؟ پہلے ذیشان کو تمہاری شادی پر اعتراض تھا اور اب جب سے تمہارا گھر بار دیکھ کر آئے ہیں، آئے دن میری جان کو سیاپا پڑا ہوا ہے۔

کیوں آپا۔؟؟

بھئی عالیشان کاریں، کوٹھی اور آرام دہ فرنیچر کے ساتھ نوکر چاکر دیکھ کر دل پھینک لوگوں کا جی للچا جاتا ہے۔

پر آپا یہ تو اپنے اپنے نصیب کی بات ہے، میں نے تو کبھی بھی اس آسائش کی چاہ نہیں کی تھی، میں تو صاحب دین کی متمنی تھی۔ یہ سب نعمتیں تو مجھے بن مانگے اللہ کی طرف سے انعام کے طور پر ملیں ہیں۔ اور شاید آزمائش بھی اگر میں ان تمام چیزوں کا صحیح استعمال نہیں کروں گی تو آخرت میں میرے گلے کا طوق بھی بن سکتی ہیں یہ سب چیزیں۔۔۔

زینہ میرے شوہر صاحب اب مجھے یہ کہہ کر تنگ کرتے ہیں کہ اپنی بہن سے بولو کہ روحیل مجھے کاروبار بڑھانے کے لیے پیسے دے۔

آپا۔۔!سنتے ساتھ ہی زینہ کا خون کھول گیا۔۔۔

آپا میری شادی کو بمشکل تیسرا ہفتہ شروع ہوا ہے اور میں مرتی مر جاؤ گی پر کبھی بھی روحیل سے پیسوں کی بات نہیں کروں گی۔

آپا آپ جانتی ہو کہ ذیشان بھائی نے نکاح والے دن میرے اوپر کس قدر گھٹیا الزامات لگائے تھے اور کس قدر توہین آمیز انداز میں میرے سسرالیوں سے پیش آئے تھے۔۔

کیا وہ لوگ ایسے بداخلاق لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنا پسند کریں گے۔؟؟ آپ میرے گھر تین دن قیام کر کے آئی ہو، میرے سسرال کے اٹھنے بیٹھنے اور اخلاق سے اچھی طرح واقف ہو۔۔

آپا آپ میرے سے بڑی ہو۔!خود سوچ کر بتاؤ، اگر آپ میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی۔؟؟

زینہ میں تمہاری جگہ میں ہوتی تو میں بھی وہی کرتی جو تم کر رہی ہو، لالچ ہماری تربیت کا حصہ نہیں ہے۔۔۔ہماری ماں نے ہمیں خودداری سکھائی ہے۔۔

مگر زینہ اس شخص نے میرا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔

آپا اگر ذیشان بھائی دوبارہ بولیں تو انہیں کہو خود روحیل سے رابطہ کریں، روحیل ایسے لوگوں کے ساتھ نپٹنا بہت خوب جانتے ہیں۔۔۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی تھی زینہ۔

زینہ مجھے پتا ہے میرے لاکھ سمجھانے اور بتانے پر بھی یہ شخص نہیں سمجھنے والا ہے، میں تو ہر وقت یہی دعا کرتی ہوں اللہ اس شخص کو سمجھائے اور اسے ہدایت دے۔ آمین۔ یہ شخص میرے گلے میں پھنسی ہڈی کی طرح ہے، نانگل سکتی ہوں اور ناہی گلے میں اسکی موجودگی کی اذیت سہہ سکتی ہوں۔۔۔

آپا دل نہ جلاؤ۔!! دیکھو میری دعائیں کیسے رنگ لائی ہیں، آپ بھی ایسے ہی دعائیں مانگا کرونا۔ !شادی سے قبل تو آپ عبادت میں اس قدر کمزور نہ تھیں آپا۔

ہاں زینہ آہستہ آہستہ میں کوشش کر رہی ہوں کہ امی کے گھر والی عادت اپنالوں ان شاء اللہ۔

اچھا آپا بات اپنے تک ہی محدود رکھنا۔

میں ادھر ویرے اور زید کے رشتے کے سلسلے میں سامعہ کے گھر پر موجود ہوں، مجھے آج روحیل زید کے پاس چھوڑ جائیں گے لہٰذا آپ بھی آجانا تینوں بہن بھائی چند دن اکھٹے گزار لیں گے۔۔

ہاں یہ رشتے والی بات تو خوب کہی ہے، میں خود یہی سوچ رہی تھی کہ زید کو شادی کی اشد ضرورت ہے۔

!پر کچھ اتا پتا بھی بتاؤنا۔

یہ تمام باتیں رات جب آؤں گی تو بتاؤں گی ان شاء اللہ۔۔

اچھا ٹھیک ہے ابھی میں زید کو فون کرتی ہوں کام سے واپسی پر مجھے لیتا ہو اجائے۔

اچھا ٹھیک ہے آپا۔

الوداعی سلام کے بعد زینہ نے فون پرس میں ڈالنا چاہا تو سکرین پر روحیل کا پیغام جھلملا رہا تھا۔

زینہ میری ہٹلر بیوی بہت یاد آ رہی ہو، ابھی جی چاہ رہا ہے تمہیں یہاں چھوڑنے کا فیصلہ غلط تھا۔"

"پتا نہیں میرے اتنے سارے دن تمہارے بغیر کیسے کٹیں گے۔؟

زینہ کے چہرے میں میٹھی مسکراہٹ بکھر گئی۔

جناب۔! صبر اور حوصلہ رکھیں۔! ملک سے باہر بھی تو چار دن گزار آئے تھے، یہ دن بھی کٹ جائیں"

"گے۔

اور آپ خالہ سے بات چیت کریں، فون پر کیوں چپکے ہوئے ہیں۔؟

خشک مزاج بیوی جی خالہ ابھی عاصم سے سوال وجواب پوچھ رہی ہیں تو میرا بیچ میں چمچہ گری کرنا بنتا"

"نہیں ہے۔۔

اچھا میں ان لڑکیوں سے کچھ پوچھ گچھ کرتی ہوں، مجھے اجازت دیں۔

!اے۔

!جی۔

مجھ سے محبت کرتی ہو نا۔؟؟

جی بے تحاشا بے حساب۔!"ابھی راستے میں ڈائری پڑھ کر نہیں سنائی تھی کیا۔؟وہ بھی میرا ہی تحریر"

"!کردہ تھا۔

!ابھی دوبارہ جی چاہ رہا ہے پڑھنے کو اسی لیے پوچھ لیا ہے۔

ابھی تصدیق کرلی ہے تورات کو نیند اچھی آجائے گی ان شاءاللہ۔

!اے میرے خوابوں کی شہزادی۔!نا رکو نہ پلیز ۔!تمہارا آس پاس ہونا ہی میرے لیے عظیم نعمت ہے۔۔

اچھا۔!نہیں رکتی۔!ابھی خوش۔؟

پر آپا اور زید کو رکنے کا بتا دیا ہے وہ لوگ بہت غمگین ہوں گے، آپا آج شام میری خاطر زید کی طرف آ

!رہی ہیں۔

اور وہ ذیشان۔؟روحیل کی رگیں تن گئیں۔

ارے وہ نہیں آئیں گے، زید آپا کو خود لائے چھوڑے گا ان شاءاللہ۔

!اگر آپ نہیں چاہتے تو ہم کچھ دیر بیٹھیں گے اور پھر رات کو اسلام آباد لوٹ جائیں گے۔

ابھی خوش ہو جائیں۔زینہ نے بڑا سا دل اور گلاب کا پھول بھیج کر فون پرس میں ڈال دیا اور سامعہ کے

چھوٹے مہمان خانے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

✼ ✼

خالہ جی میرے والد صاحب اور پھپھو ہی ہیں جو آپ کے پاس تشریف لائیں گے ان شاء اللہ۔ باقی ہمارے کنبے میں اور کوئی بھی نہیں ہے جس سے آپ مل سکیں۔۔ ہمارا چھوٹا سا خاندان ہے۔۔

فی الحال آپ صرف ہمیں اپنے شوہر کے نام پتہ بتا دیں۔

ہمارے بارے میں آپ ان خالہ اور چچا جان سے پوچھ سکتے ہیں، انکے داماد عبد السمیع بھی ہم دونوں بھائیوں کو جانتے ہیں۔ روحیل نے ادب و احترام سے وضاحت دی۔۔

آپ کے شوہر نے اپنے خاندان کے بارے میں آپ کو کبھی کوئی تعارف کروایا ہو۔؟

میرا مطلب ہے کہ انہوں نے کبھی بھی اپنے بہن بھائیوں کا تذکرہ نہیں کیا یا پھر اپنی پہلی بیوی بچوں کے بارے میں نہیں بتایا ہے۔؟

بیٹا میں خود یتیم خانے میں پلی بڑھی ہوں، میرا کوئی رشتہ دار نہیں ہے، یہ خدا ترس انسان تھے، یتیم خانے صدقے کے پیسے دینے آئے تو اس ادارے کے نگران خواتین و حضرات نے انہیں نکاح کی ترغیب دلائی تو مان گئے مگر انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں انکے خاندان کے ساتھ ملنے کی ضد نہیں کروں گی، شاید وہ جانتے تھے کہ انکا خاندان مجھے قبول نہیں کرے گا۔۔ بہر حال انہوں نے مجھے بہت عزت احترام سے ایک گھر کرائے پر دلایا اور پھر اللہ نے شادی کے ایک سال بعد دو جڑواں بچیوں سے نوازا،

جنہیں میرے میاں نے بہت محبت سے پالا، روز تو نہیں آتے تھے مگر ہفتے میں ایک بار ضرور چکر لگاتے اور ہماری ضرورت کی ہر چیز مہیا کرتے تھے۔

وقت گزرتا گیا، میں بھی انکی دی گئی چھت اور انکی طرف سے مہیا کیے گئے رزق پر مطمئن تھی، بچیاں اچھے کالج میں پڑھ رہی تھیں، بس پھر اچانک خبر ملی کہ دل کے دورے سے جانبر نہیں ہو پائے۔۔

خالہ جی انکا کیا نام تھا۔؟؟

بیٹا انکا نام سیٹھ طاہر شبیر تھا۔

خالہ جی انکا کیا نام تھا۔؟؟

بیٹا انکا نام طاہر شبیر تھا۔

انکا پورا نام طاہر شبیر بالم تھا۔؟؟

جی بیٹا بالکل وہی نام۔

کیا آپ انکی بیوی اور اولاد کے بارے میں جانتی ہیں۔؟؟

بیٹا میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ انکا ایک ہی بیٹا منیب ہے جو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا اور نا ہی انہوں نے مجھے اتنا کریدنے کی اجازت دی تھی۔۔

بیٹا میں تو شکر گزار تھی کہ عزت سے مجھے اور میری بیٹیوں کو چھت اور ضروریات زندگی پورا کر رہے ہیں۔۔

انہوں نے اپنے کام وغیرہ کے بارے میں کبھی نہیں بتایا تھا۔؟

صرف اتنا جانتی ہوں کہ بڑے تاجر تھے، کاروباری شخصیت تھے اور بس۔

تو انہوں نے وراثت میں آپ کے لئے کچھ نہیں چھوڑا جو آپ یوں در در کی ٹھوکریں کھا رہی ہیں۔؟؟

کوئی بینک میں پیسہ یا پھر کسی قسم کی کوئی اور زمین جائیداد وغیرہ۔؟؟

بیٹا میں نے کبھی مطالبہ ہی نہیں کیا، میں نے سوچا مجھے ہر چیز مہیا کر رہے ہیں تو پھر فضول گوئی نہ کی جائے۔ ہفتے میں ایک دن چند گھنٹوں کے لیے آتے تھے تو مجھے اچھا نہیں لگتا تھا کہ انہیں خواہ مخواہ پریشان کروں۔

انہیں فون کرنے کی اجازت بھی ہمیں صرف کسی ہنگامی صورت میں تھی وگرنہ ہم لوگ خود سے ان سے رابطے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔۔

بیٹا انہیں برا مت سمجھنا، وہ اچھے انسان تھے مگر شاید اپنی پہلی بیوی بیٹے کے روٹھ جانے سے خائف تھے۔

آپکو انکی موت کے بارے میں کیسے پتا چلا۔؟

انکی موت کے ایک ہفتے بعد۔!!

جب وہ اپنے مقررہ دن ہمیں ملنے نہیں آئے تو ہم ماں بیٹیوں نے سوچا شاید کوئی ضروری کام پڑ گیا ہے بس یہی سوچ کر انتظار کیا۔۔ ویسے بھی انہوں نے زلزلے کے بعد آنا جانا بہت کم کر دیا تھا، یہی کہتے تھے کہ بہت مصروف ہوں، نہیں آپاؤں گا۔ مجھے تو وہ ضرورت سے زیادہ پریشان دکھائی دیتے تھے مگر پھر وہی بات کہ میں انہیں کریدنے سے ڈرتی تھی کہ کہیں ہم سے اکتا نہ جائیں۔۔ اور ہمیں بالکل ہی چھوڑ کر نہ چلے جائیں۔

جوان بیٹیوں کی ماں ہوں، بہت سوچ سمجھ کر زندگی گزاری ہے۔۔

اللہ بھلا کرے سامعہ اور عبدالسمیع کا جنہوں نے مجھے بچیوں کے کالج کے باہر روتے دیکھ کر پوچھا تو میں انہیں اپنے گھر لے گئی اور تمام حالات سے آگاہ کیا اور آج میں آپ سب کے سامنے ہوں۔۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ انکا بیٹا منیب انتقال کر چکا ہے اور اسکے انتقال کے بعد انکی بیوی بھی چل بسی تھیں۔۔؟

بزرگ خاتون شدت غم سے تڑپ اٹھیں۔ نہیں بیٹا مجھے انہوں نے بالکل بھی نہیں بتایا۔۔۔

انکے انتقال کی تصدیق بھی کسی اجنبی شخص نے کی تھی جب میں بار بار انکے فون پر کال کر رہی تھی۔۔

ممانی جان وہ میں تھا۔! جب آپ نے میرے پوچھنے پر بتایا تھا کہ ماموں آپ کے گھر راشن ڈلوا کر دیتے تھے، میرے اصرار پر بھی آپ نے اپنا اتا پتا دینے سے انکار کر دیا تھا۔

طاہر شبیر بالم ہمارے سگے ماموں تھے۔۔بے شک انہوں نے ہمیں سب کو آپکے بارے میں بالکل بے خبر رکھے رکھا ہے اور آج سے ہم آپکو خالہ نہیں بلکہ ممانی کہہ کر پکاریں گے۔۔میں اللہ کی حکمتوں اور مصلحتوں پر حیران ہوں کہ کیسے اللہ نے آپکو ماموں کے خاندان کے ساتھ دوبارہ جوڑ دیا ہے۔۔

بزرگ بیوہ کی آنکھیں فرحت جذبات میں برسنے لگیں، آگے بڑھ کر عاصم اور روحیل کے سروں پر دست شفقت رکھا۔۔۔

!!ممانی آپ پریشان نہ ہوں۔

بیٹا میں خوف زدہ تھی نجانے انکا خاندان کیسا ہے، میرے لیے مزید مشکلات نہ پیدا کر دے۔۔بس اسی خوف سے انکے گھر کی دہلیز پار نہیں کی کہ کہیں میری بیٹیاں بھی میرے سے چھین لی نہ جائیں۔۔۔

سامعہ کے والد والدہ بھی اس انوکھے ملن پر غمزدہ ہونے کے ساتھ ساتھ سرشار بھی تھے۔۔۔

عاصم روحیل نے ایک دوسرے کو حیرت زدہ ہو کر دیکھا۔۔

ہمیں آپ کی دونوں بیٹیوں کے رشتے منظور ہیں ممانی جان۔!!بڑی کا رشتہ عاصم کے لیے اور چھوٹی کا رشتہ میرے سالے کے لیے منظور کر لیں۔

میں کچھ ہی دیر میں اپنے سالے کو یہاں پر بلوا لیتا ہوں، آپ اس سے بھی مل کر تسلی کر لیجیے گا۔۔

کل ہمارے ڈیڈ اور پھپھو تمام معاملات مل بیٹھ کر طے کر لیں گے اور ماموں کے تمام اثاثے میرے زیر نگرانی ہیں، میں آج ہی انکے گھر کے کرایہ داروں کو گھر خالی کرنے کا پیغام بھیجتا ہوں۔ اور باقی ماموں کی جائیداد سے وصول ہونے والے کرائے کی آپ اور آپکی بیٹیاں حقدار ہیں۔۔

گھر جیسے ہی خالی ہو آپ اپنے گھر منتقل ہو جائیں گی اور اس سب کا انتظام کرنا میری ذمہ داری ہے۔۔۔ ان شاء اللہ۔

مجھے افسوس ہے آپ نے اس قدر کٹھن حالات کا سامنا کیا ہے مگر اللہ سب سے بڑا کارساز ہے جو اس اکیلے پر توکل رکھنے والوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

" اور آپ سے یتیموں کے بارہ میں بھی سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کی خیر خواہی کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان کا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالی بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو خوب جانتا ہے، اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقینا اللہ تعالی غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔" (البقرۃ:220)۔

اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یتیم کی کفالت کرنے کو جنت میں اپنے ساتھ مرافقت کا سبب بتایا ہے کہ وہ جنت میں ان کے ساتھ رہے گا۔

: سھل بن سعد رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہونگے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت " شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کر کے اشارہ کیا۔" (صحیح بخاری حدیث نمبر:4998)

۔

: امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں 📌

یتیم کی کفالت کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے جو یتیم کی ضروریات پوری کرے اس کی تعلیم و" تربیت، کھانے پینے اور لباس کا خیال رکھے اور دیگر امور کی دیکھ بھال کرے، نیز یہ فضیلت اس شخص کے " لیے ہے جو اپنے ذاتی مال سے یتیم کی کفالت کرے یا شرعی کفالت کے تحت یتیم کی کفالت کرے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ممانی پر تمام حقائق جان کر رقت طاری ہو چکی تھی، اللہ کی وسیع رحمت پر دل بھر آیا۔۔

ممانی میرے سالے زید کو خالہ چچا اچھی طرح جانتے ہیں، محنتی اور ایماندار لڑکا ہے۔۔ ماموں کی تمام جائیداد کی ایمانداری سے دیکھ بھال وہی کر رہا ہے۔

بیٹا اللہ تمہیں بہت اچھی جزا دے آمین۔

پر بیٹا بچیاں لڑکوں کو ایک نظر دیکھ لیں اور پھر گھر کے بڑے بزرگوں کو بھی بلوا لو۔ ممانی نے آنسوؤں سے تر چہرے کو دوپٹے کے پلو سے رگڑ کر صاف کیا۔

بیٹا گھبراؤ نہیں میں رشتوں سے انکاری نہیں ہوں مگر بیٹا بچوں کا ایک دوسرے کو ایک نظر دیکھنا تو بنتا ہے آخر ساری زندگی اکھٹے گزارنی ہے۔۔۔

اوہ یار بھیا مجھے لڑکی تو دیکھنے دیتے نا۔! عاصم نے کلس کر سوچا مگر سب بزرگوں کی موجودگی میں خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔ روحیل کو محو گفتگو پا کر عاصم نے فوراً زینہ کو پیغام رسانی شروع کر دی۔

زینہ کیا دونوں جڑواں لڑکیاں ہم شکل ہیں۔؟

جو آدھا گھنٹہ بڑی ہے شکل وصورت کی کیسی ہے ؟؟

زینہ کا فون تھرتھرایا تو فوراً نکال کر دیکھا۔

ہائے اس ویرے کو چین نہیں ہے۔

دونوں ہم شکل نہیں ہیں اور سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بڑی والی کی شکل مجھے تمہارے کزن سے ملتی جلتی لگ رہی ہے۔ منیب جیسی بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ ویرے اب یہ پیغام رسانی بند کرو، یہ "لوگ کیا سوچیں گے کہ میں انکو نظر انداز کر کے خود فون پر مصروف ہوں۔۔"

زینہ بھابھی ادھر تو تمہارے شوہر نے بنا لڑکی دکھائے رشتہ پکا کر دیا ہے۔

عاصم نے زینہ کو حال دل بتانا واجب سمجھا۔۔

ویرے بولا ہے نا لڑکی پیاری ہے تمہارے ماموں زاد سے بہت مماثلت رکھتی ہے، میں تو اس بات پر بہت حیران ہو رہی ہوں۔۔۔

زینہ بھابھی بنا کسی حیلہ بہانا کے مجھے لڑکی دکھانے کا کوئی حل نکالو۔ اور اسکا نام تو بتا دو۔!! دودھ شریک بہن کا کیا فائدہ اگر بھائی کے چھلنی دل پر پھاہے نہ رکھ سکے۔۔؟

زینہ نے عاصم کی حالت زار پر بمشکل ہنسی دبائی۔۔

!! دل چھوٹا نہ کرو ویرے۔! تمہارے والی کا نام سویرا طاہر ہے اور چھوٹی والی کا نام سندس طاہر ہے۔

ہائے میری صبح سویرا پر ڈھیروں سلام۔!! ماں صدقے ماں واری جائے۔!" عاصم نے مسکراتے ہوئے" پھلجھڑی چھوڑی۔۔

زینہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔۔

زینہ یہ بھری مجلس میں دلہا بھائی کے ساتھ عشق لڑایا جا رہا ہے۔؟؟

ارے نہیں سامعہ یہ تو میرا ویر ہے۔!! زینہ نے ذومعن نظروں سے شرمیلی سی سویرا کو دیکھ کر سامعہ کو اشارتاً سمجھا دیا۔۔

#Zaynah_Hayyat**********************

زینہ اس اچانک نکاح کے منصوبے پر گھن چکر بن کر رہ گئی تھی۔۔۔ ضروری کپڑوں جوتوں کی خریداری سے لے کر زیورات کی پسند ناپسند گھر کی بڑی بہو کے ذمے تھی، آدھا دن عاصم اور پھپھو کے ساتھ بازار کے چکر کاٹتی رہتی۔

روحیل کی بیتابیوں کو چکما دے کر پھپھو کے ساتھ خریداری اور باقی تمام معاملات سنبھال چکی تھی۔۔

آدھی رات نیچے پھپھو کے ساتھ گزار کر بستر پر لیٹتے ہی نیند کی وادیوں میں اتر جاتی، بیچارہ روحیل دل مسوس کر دیکھتارہ جاتا۔ دن میں بھی دور دور سے مسکرا کر روحیل کو چڑاتی اور اسکے قریب پہنچنے پر پھپھو کی آڑ میں چھپ جاتی۔۔۔

زینہ میں فی الحال یہ سب اس نکاح کی تیاری کی بدولت برداشت کر رہا ہوں، تمہاری طبیعت تو میں بعد میں درست کروں گا۔۔ روحیل ناچاہتے ہوئے بھی مدہوش زینہ کو دیکھ کر بڑبڑایا۔۔۔

آپ نے خود بولا تھا کہ زینہ تمہارا میرے آس پاس ہونا ہی کافی ہے تو پھر اب کس لئے غمناک ہوئے جا رہے ہیں۔۔؟؟ زینہ نے لیٹے لیٹے خمار آلود آواز میں بولا پھر جھٹ سے نیم خوابیدہ آنکھوں کو مسل کر روحیل کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

خوابوں کی طرح تھا نہ خیالوں کی طرح تھا"

وہ علم ریاضی کے ------سوالوں کی طرح تھا

الجھا ہوا ایسا کہ ----------کبھی کھل نہ پایا

" سلجھا ہوا ایسا کہ -----مثالوں کی طرح تھا

(ماخوذ)

میرے وجیہہ سے صابر سے شوہر نامدار روحیل ارشاد آج کے لئے اس شعر پر اکتفا کریں۔ آپ کے جذبات واحساسات کی قدر دان آپکو مایوس نہیں کرے گی ان شاء اللہ۔۔ آپ کی خواہش کے مطابق نکاح کی تاریخ رکھی گئی ہے۔ بھلا کون تین دن کی مہلت لیتا ہے۔؟ اپنا نکاح بھی ایسے ہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر کیا اور اب ویرے کو بھی اسی چھڑی سے ہانک رہے ہیں۔!

آپ بھی ویر کے مقولے پر عمل کریں۔! اب آپ سے تفصیلی ملاقات اور بات چیت اپنے ولیمہ والے دن ہی ہو گی، ابھی تو اپنے ولیمے کا جوڑا ابھی تیار نہیں ہوا ہے۔ تھکن سے چور جمائیاں لیتی زینہ نے بولا اور روحیل کا جواب سنے بغیر کروٹ بدل کر نیند کی وادیوں میں دوبارہ اتر گئی۔۔ جبکہ روحیل کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔ اسی روزانہ کی دوڑ بھاگ اور کشمکش میں تین دن پلک جھپکتے گزر گئے۔

ذیشان اپنی عادت سے مجبور اکڑ میں نکاح کی چھوٹی سی تقریب میں شامل ہونے سے انکاری رہا۔ شہلا اپنی بدنصیبی پر بجھے دل کے ساتھ تقریب میں شامل رہی جسے زینہ گاہے بگاہے تسلی تشفی دیتی رہی۔۔

زید کی دلہن میرپور رخصت کروا کر زینہ اپنے سسرال اسلام آباد سدھار آئی اور شہلا ایک دن کے قیام کے لیے زید کے گھر ٹھہر گئی۔۔۔

اس خوشی کے موقع پر ماں کی یاد نے تینوں بھائی بہنوں کو بہت رنجیدہ کیا۔۔

زید نے اپنے نکاح کا خرچہ خود اٹھانے کی ضد کی جسے سب نے خوش دلی سے قبول کیا۔

تمام معاملات نہایت سادگی اور خوش اسلوبی سے انجام پا گئے، زید اور عاصم نکاح کے بندھن میں بندھ گئے۔۔زید کی دلہن رخصت ہو کر اسکے گھر میرپور سدھار گئی جبکہ عاصم نے اپنی دلہنیا کی رخصتی اس وقت تک ملتوی کر دی جب تک وہ سویرا کو اپنے ساتھ دبئی نہیں لے جاتا۔۔سب نے اس اتاولے کے اس نئے مطالبے پر شدید حیرت کا اظہار کیا مگر بقول اس کے کہ "صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے" بول کر سب کو قہقے لگانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

عاصم اس وقت تمہارا صبر گھاس چرنے گیا ہوا تھا جب دن رات شادی کی رٹ لگائی ہوئی تھی۔۔؟؟

یار بھیا آپ کیا جانو دل کی گہری باتیں۔؟؟ میں صبح سویرا سے رخصتی سے قبل ہی دوستی گانٹھ لوں گا اور پھر ویزہ ملتے ہی یکدم لے اڑوں گا ان شاء اللہ۔!!

اور ولیمہ کب ہو گا۔؟؟

ولیمہ کا کیا ہے۔؟ رخصتی سے ایک ہفتہ قبل پاکستان آجاؤں گا اور سارے انتظامات سنبھال لوں گا۔۔

ہاں ہاں تمہارے یہ انتظامات سنبھالنا میں اچھی طرح جانتا ہوں، مجھے پتا ہے میری بیوی کو توہلکان کر دے گا۔!!

آپ کی بیوی بعد میں بنی ہے، پہلے وہ میری بہن ہے۔!!وقت سے پہلے ہی دل نہ جلائیں بھیا جی۔۔

پھپھو ڈیڈ بھیا میرے منصوبے میں روڑے اٹکا رہے ہیں، انہیں سمجھالیں۔!!سب کے قہقہے بلند ہوئے۔۔

تمام اہل خانہ رات کے کھانے سے فراغت کے بعد گوش گپیوں میں مصروف تھے کہ زینہ نے چائے کا پوچھ کر اٹھنا چاہا تو روحیل نے میز کے نیچے سے سب سے آنکھ بچا کر اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔

کیا کر رہے ہیں؟ کسی نے دیکھ لینا ہے۔؟؟ بھری محفل میں اس طرح کی حرکتیں کون کرتا ہے بھلا۔؟؟

تم محفل کے علاوہ کونسا میرے ہتھے چڑھتی ہو۔!

دیکھیں اس وقت سب باتوں میں مصروف ہیں اگر کسی کا دھیان ہماری طرف آیا تو میں نے آپ کو نہیں چھوڑنا۔زینہ دانت پیس کر منمنائی۔

یہی تو میں چاہتا ہوں کہ مجھے بالکل نہ چھوڑو۔!

آپ حقیقتاً ڈھیٹوں کے سردار ہیں۔!

!اور تم حقیقتاً اول درجے کی خشک مزاج ہو۔

!!یہ خشک مزاجی کا طعنہ تو میں نے ایسا دور کرنا ہے کہ آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔

!اوئے ہوئے بڑی بڑکیں ماری جارہی ہیں۔

میں کہہ رہی ہوں ہاتھ چھوڑیں۔!!زینہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے روحیل کے ورزشی بازو پر چٹکی کاٹی۔

روحیل ٹس سے مس نہ ہوا۔۔

!زینہ یہ چٹکی میرے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی، کوئی اور حربہ آزماؤ۔

!!روحیل میں بتارہی ہوں میں رودوں گی، چھوڑیں میرا ہاتھ۔

!رو کر دکھاؤ ذرا۔

پھپھو۔!!زینہ نے قدرے اونچی آواز میں پھپھو کو پکارا۔۔

عاصم کے ساتھ محو گفتگو پھپھو نے فوراً زینہ کی طرف دیکھا۔

کیا بات ہے زینہ۔؟؟

پھپھو آپ ہمارے ولیمہ کے چند دن بعد اٹلی لوٹ جائیں گی، ولیمہ سے قبل کیا میں آپ کے ساتھ ٹھہر سکتی ہوں۔؟؟ آج مجھے امی بہت یاد آرہی ہیں۔۔

سنتے ساتھ روحیل کے چھکے چھوٹ گئے۔

ہاں ہاں کیوں نہیں بیٹی۔! اچھا ہے ولیمے کی تیاری میں آسانی رہے گی، تمہیں بھی اوپر نیچے کے چکر نہیں کاٹنے پڑیں گے۔۔۔

جی پھپھو۔!! زینہ کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔

ارے میری بچی کیوں روتی ہو۔؟ دیکھو نا تم نے کتنی خوش اسلوبی سے دونوں گھروں کو سنبھالے رکھا ہے۔۔ تم تو بہت بڑے انعام کی حقدار ہو۔۔ اور میں کل خود تمہیں بازار لے کر جاؤں گی اور تمہارے لیے کوئی بہت خوب صورت سا تحفہ خریدوں گی۔۔۔

روحیل نے فوراً تڑپ کر دیکھا وہ بیوقوف لڑکی حقیقتاً اشکبار تھی۔۔

ولیمہ کے بعد سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے پھر تم، میں ڈیڈ رہ جائیں گے، ابھی بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے۔۔ روحیل نے دھیمے لہجے میں باور کروا دیا۔۔۔

! سڑ سڑ کرتی زینہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھپھو میں اوپر سے اپنا ضروری سامان لے آؤں۔

! ہاں ہاں جاؤ میری بچی۔

! پھپھو ڈیڈ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں، وہ رو رہی ہے تو اسے تسلی کی ضرورت ہے شاید۔

جی جی ہم خوب سمجھتے ہیں آپ کی یہ بہانے بازیاں۔! عاصم کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔

روحیل نے پلٹ کر عاصم کو کڑی نظروں سے گھورا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

!عاصم تم باز نہیں آؤ گے شرارتی نہ ہو تو۔

پھپھو اگلے سال جیمی کو بھی لے آئیں اور ادھر ہی بیاہ دیں۔

ہائے میں تو یہی چاہتی ہوں کوئی زینہ جیسی بااخلاق اور باکردار بچی مل جائے تو کتنا اچھا ہو مگر یہ یورپ کی ہوا بعض اوقات انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے۔۔ پھپھو نے دکھ بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

پھپھو میرے خیال میں جیمی شاید مان جائے، آپ اسے سمجھانے کی کوشش ضرور کیجیئے گا۔

شمیم بچوں کی رضامندی بہت ضروری ہے مگر بعض اوقات انہیں اچھے برے کی تمیز بتانی سمجھانی پڑتی ہے۔۔۔

جی بھائی جان۔!میں اپنی پوری کوشش کروں گی ان شاء اللہ۔۔

بھائی جان میں حقیقتاً روحیل کے لیے بہت خوش ہوں ماشاء اللہ۔ اللہ کرے میرے عاصم کی دلہن بھی زینہ جیسی ہمدرد غمگسار ہو۔ آمین۔

پھپھو ایسی ہی ہو گی میری صبح سویرا۔!اگر نا بھی ہوئی تو اسے میری خاطر ہونا پڑے گا۔!!بولتے ساتھ عاصم نے دانتوں کی نمائش کروائی۔۔۔

ابھی وہ ادھر پہنچی نہیں ہے اور تم نے اس کا خوبصورت نام بگاڑ دیا ہے۔۔

!ارے پھپھو یہ تو میں نے اسے پیار سے لقب دے رکھا ہے۔۔

!ابھی اس سے تفصیلی بات چیت کرنا باقی ہے۔

بھائی جان اسکا حال دیکھ رہے ہیں، بے شرم ہوا جا رہا ہے۔۔۔

پیاری پھپھو جان بعض اوقات مجھے ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ یورپ میں نہیں بلکہ افریقہ میں رہتی ہیں۔؟؟

عاصم تم واقعی کسی دن میرے ہاتھوں پٹ جاؤ گے۔۔

ارے پھپھو غلام حاضر ہے مگر فی الحال منکوحہ محترمہ کو نکاح کی مبارک باد دینا مقصود ہے لہٰذا مجھے محفل !سے برخاست ہونے کی اجازت دے دی جائے۔۔۔

اب میرے جیسا صابر کوئی اور شخص ہو سکتا ہے بھلا ہے جو کتنے گھنٹے بیت چکے ہیں مگر ایک مرتبہ بھی منکوحہ سے رابطہ نہیں کر پایا ہے۔۔

یہ جو تم نے کتنے گھنٹوں کو لمبا کھینچا ہے نا یہ صرف چار گھنٹے بنتے ہیں، ڈھائی سفر میں اور ڈیڑھ گھنٹہ گھر میں !!۔!بس۔

پھپھو آپ نے تو ایک ایک لمحے کا حساب رکھا ہوا ہے۔ خیر یہ بتائیں میرے والی کیسی لگی ہے؟؟

عاصم نے پھپھو کو مذید چھیڑا۔۔۔

بہت پیاری بچی ہے مگر مجھے زینہ سے بہت انسیت سی ہو گئی ہے، وہ سویرا بھی شاید اکھٹے وقت گزارے گی تو ہم میں گھل مل جائے گی مگر زینہ کا کردار ہمیشہ یادگار رہے گا ان شاء اللہ۔ پھپھو نے صاف گوئی سے زینہ کی طرف داری کی۔۔۔

! پھپھو آپ فکر ہی نہ کریں میں بھی اپنی صبح سویرا کو پہلے سے سارے گر سکھا دوں گا۔

مگر زینہ نے بنا سیکھے ہی سب سنبھال لیا ہے ماشاء اللہ۔۔ پھپھو کے لہجے میں مامتا جھلکنے لگی۔۔

پھپھو آپ کی زینہ کے ساتھ محبت بھی مثالی ہے ویسے۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہ ہو بھئی وہ اس قابل ہے کہ اسے چاہا جائے، پیار کیا جائے، عزت دی جائے۔۔۔

بس اب پھر اللہ ہی ہے میری صبح سویرا بھی اس پارٹی کا حصہ بن جائے، یہ نا ہو وہ اکیلی شیخ رشید بنی بیٹھی رہے۔!

اور میں پردیسی جہانگیر ترین دبئی میں سڑتا رہوں۔

ارشاد صاحب اور پھپھو عاصم کی گل افشانیوں پر قہقہے لگا کر ہنس پڑے۔۔۔

* *

زینہ میری جان کیوں رو رہی ہو یار۔؟؟

کیا تمہیں میرا تمہارے ہاتھ کو تھامنا برا لگا ہے۔؟؟

روحیل کے مضبوط حصار میں جکڑی زینہ نے نفی میں گردن جھٹکی۔۔

بس مجھے امی بہت یاد آرہی ہیں۔

اُدھر میر پور نکاح پر بھی میں نے بمشکل رونا روکے رکھا تھا مگر اب ہزار کوشش کے باوجود بھی قابو نہیں رکھ پائی۔۔

مجھے معاف کردیں۔! آپ میری وجہ سے پریشان ہوئے ہیں۔زاروقطار روتی زینہ نے روحیل کا کرتا گیلا کردیا۔۔

اور یہ پھپھو کے ساتھ سونے والا نیا شوشہ کیوں چھوڑا ہے۔؟؟

پتا نہیں کیوں پر میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کی پھپھو کے ساتھ کچھ وقت گزاروں، مجھے انکے ساتھ رہ کر اپنی ماں والا احساس جاگتا ہے۔۔۔

! آپ پلیز انہیں بولیں وہ ابھی نہ جائیں۔

زینہ نے روحیل سے الگ ہوتے ہوئے ضدی بچی کی طرح بولا۔۔

یار زینہ تم واحد لڑکی ہو جو ساس نما پھپھو سے اس قدر مانوس ہو چکی ہو مگر جو مسکین شوہر ہے وہ چاہے کھجل ہوتا رہے۔!

ہیں۔؟؟ آپ کب کھجل ہوئے ہیں۔؟؟

زینہ رونا بھول کر روایتی بیوی بن کر کھڑی ہو گئی۔۔

!!بس بس اِتنا ہی کافی ہے ملکہ عالیہ۔

اب رو کر دل کی بھڑاس نکال لی ہے نا تو کافی ہے، اب پھپھو کے کمرے میں جانے کی کوئی تک نہیں بنتی

!ہے۔۔۔ اگر دوبارہ رونا آیا تو میرا سینہ، میرے کندھے حاضر ہیں۔

تم چلی گئی تو جو چند گھنٹوں کی نیند لیتا ہوں وہ بھی اڑ جائے گی۔۔۔

!!روحیل آپ بھی نا سرکاری سکول کے استاد کی طرح باتیں کرتے ہیں۔

ہیں وہ کیسے۔؟؟

جیسے سرکاری سکول کا استاد ڈی-او کی آمد پر چوکنا ہو کر بچوں کو پڑھاتا ہے بالکل آپ کا بھی وہی حساب

ہے۔۔۔

!!مجھے سرکاری سکول کا استاد بننا ہی منظور ہے مگر تم نہیں جاؤ گی۔

!اے لو۔!ہو گئی ہے میرے ارمانوں کے قاتلوں کو خبر، پہنچ آئے ہیں میری تنہائیوں کے دشمن۔

روحیل نے دروازے پر ہونے والی دستک پر دل کے پھپھولے نکالنا شروع کر دیئے۔۔۔

یہ یقیناً عاصم بے صبرا ہو گا۔!بڑبڑاتے ہوئے روحیل نے دروازہ کھولا مگر سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر

بولتی بند ہو گئی۔۔۔

یہ یقیناً عاصم بے صبرا ہو گا۔ !بڑبڑاتے ہوئے روحیل نے دروازہ کھولا مگر سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر بولتی بند ہو گئی۔۔۔

اوہ ڈیڈ آپ۔ !آئیں کمرے میں تشریف لائیں ڈیڈ۔ روحیل نے مؤدب انداز میں ایک طرف ہو کر ڈیڈ کو اندر بلایا۔

وہ دراصل میں زینہ کو دیکھنے آیا ہوں، میری بیٹی کافی رنجیدہ تھی۔

ارشادِ صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی پیچھے سے پھپھو بھی داخل ہوئیں اور ٹھیک دس سیکنڈ بعد عاصم بھی معنی خیز نظروں سے روحیل کو گھورتا آن دھمکا۔۔۔

پھپھو ڈیڈ زینہ کی دلجوئی میں لگ گئے جبکہ عاصم روحیل کے سر ہو گیا۔۔

بھیا میں اپنی منکوحہ کو نظر انداز کر کے اپنی بہن کے لئے آیا ہوں اور آپ ہیں کہ بیٹھنے کا بھی نہیں پوچھ رہے ہیں۔۔

!عاصم تم کھڑے ہی سجتے ہو۔

زینہ بھابھی دیکھا ہے میرے بھیا کے میزبانی نبھانے کے انداز میں کس قدر بے اعتنائی پائی جاتی ہے، بھئی اب دیکھو میں اس وقت اصولاً اپنی منکوحہ کے ساتھ محو گفتگو ہونا چاہیئے تھا مگر بہن کی محبت آڑے آ گئی۔

عاصم نے آواز قدرے اونچی میں جتایا اور ساتھ ہی بستر کی پائنتی پر ٹک گیا جہاں پر باقی اہل خانہ سامنے بچھے تین نشستوں والے صوفے پر براجمان تھے۔۔ سبھی بے اختیار ہنس پڑے اور چند لمحے قبل چھائی ہوئی افسردگی میں خلوص اور توجہ غالب آگئی۔۔۔

دس منٹ کے قیام کے بعد ارشاد صاحب نے زینہ کے سر پر دست شفقت رکھا اور سب کو اپنے اپنے کمروں میں جانے کا حکم نامہ جاری کیا۔۔۔

ڈیڈ میرا تو جی چاہ رہا ہے آج میں اپنی بہن کے ساتھ چند گھنٹے گزاروں، کچھ اس کو اپنے دکھڑے سناؤں اور کچھ اسکے سنوں۔! عاصم بلند آواز میں بول کر روحیل کے تاثرات سے لطف اندوز ہونے لگا۔۔

عاصم تم میری بیوی کی ہمدردی میں نہ گھلو، جاؤ اور جا کر اپنی منکوحہ کی خبر گیری لو۔!! روحیل نے زچ ہو کر تقریباً دھکا دینے والے انداز میں عاصم کو بستر سے اٹھانا چاہا۔۔

ڈیڈ پھپھو دیکھ رہے ہیں۔؟؟ اسے بولتے ہیں خون کا سفید ہو جانا۔! جبکہ زینہ سمیت سبھی عاصم کی شکوہ کنائی پر محفوظ ہونے لگے۔۔

اب اٹھ بھی جاؤ ڈھیٹ انسان۔!

بھیا بھابھی تو پھپھو کے ساتھ جا رہی ہیں۔! آپ نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں تھا۔؟ عاصم نے اٹھتے ہوئے ایک اور شگوفہ چھوڑا۔۔!

!جی نہیں زینہ کہیں نہیں جا رہی ہے۔!اور تم ابھی اسی وقت میرے کمرے سے غائب ہو جاؤ۔

پھپھو بچاؤ۔!عاصم نے روحیل کے زور سے دھپ لگانے پر مصنوعی واویلا شروع کر دیا۔۔

ارشاد صاحب مسکراتے کمرے سے نکل گئے جبکہ پھپھو بھی ساز گار حالات کو دیکھتے ہوئے نکلنے کے لئے پر تولنے لگیں۔۔۔

زینہ روحیل کی باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے کہ اس نے تمہیں میرے پاس ٹھہرنے نہیں دینا ہے لہذا میری !بچی جب جی چاہے تم آ سکتی ہو۔

! پھپھو آپ ابھی اٹلی واپس نہ جائیں۔!میں بہت اکیلی ہو جاؤں گی۔

!ارے میری شہزادی۔!واپس جانا میری مجبوری ہے۔

!روحیل ہے نا تمہارا خیال رکھنے کے لئے اور ویسے بھی میں چھ ماہ بعد دوبارہ لوٹ آؤں گی۔

! پھر بھی پھپھو۔! دو ہفتے اور رک جائیں نا۔

اچھا چلو میں دیکھتی ہوں اگر اس مسئلے کا کوئی حل نکل سکتا ہے یا نہیں۔ خیر یہ عاصم بے صبرا اگر رخصتی کروا لیتا تو تمہارے لیے کتنا اچھا ہو جاتا۔۔۔

پھپھو جان میں بیوی اپنے لیے لے کر آؤں گا یا دوسروں کی تنہائی دور کرنے کے لیے۔؟؟؟

میری بیوی صرف میری تنہائی ہی دور کرے گی۔!!میں جو پردیس میں اکیلی جان کسب حلال کے لئے تن تنہا رہتا ہوں۔۔

!!زینہ کی تنہائی کو بھیا دور کریں۔

!!!کیوں بڑے بھیا۔؟؟؟

!عاصم نے زچ روحیل کو مزید چڑایا۔۔

!چھوٹے تو میرے سے کسی دن بری طرح پٹ جائے گا۔

آپ پیٹ ہی نہیں سکتے کیونکہ میری ہمشیرہ آڑے آجائے گی،اس گھر میں میرے خاندانی ذرائع بہت !!مضبوط ہیں۔!اپنی فکر کریں یہ نا ہو زینہ بھابھی پھپھو کی محبت میں اٹلی کے لیے زاد سفر باندھ لے۔

ناچاہتے ہوئے بھی روحیل کا قہقہہ بلند ہوا۔

!!عاصم آخری مہلت دے رہا ہوں۔!!نو دو گیارہ ہو جا۔

جا رہا ہوں اب زیادہ نہ پھیلیں۔!زینہ میری شہزادی سی بھابھی اگر بھیا نے کسی قسم کی کوئی زیادتی کی تو مجھے دور نہیں پاؤ گی،میرا کمرہ دس قدم کے فاصلے پر ہے۔!ابھی میں تمہاری آنکھ میں ایک آنسو نہیں برداشت کر پاؤں گا۔عاصم کا دست شفقت زینہ کے سر پر اور زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی۔۔۔

ویرے روحیل ایسے نہیں ہیں۔!وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔زینہ نے عاصم کی بات پر ہنسی دبا کر یقین دہانی کروائی۔۔۔

!!!جیتی رہو میری بہن۔!خوب پھولو پھلو۔

!اب میں ذرا اپنی منکوحہ کی خیر خبر لے لوں، یہ نا ہو وہ میری بے توجہی پر داغ مفارقت دے جائے۔

ہاہاہاہا زینہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔ویرے اللہ جانے سویرا تم سے کیسے بات کرے گی۔؟

کیوں سویرا گونگی ہے کیا۔؟ دیدار یار کے دن اچھی بھلی تو تھی۔ویسے بھابھی تم فکر نہ کرو صبح سویرا کے تو اچھے اچھے بات کریں گے۔!بلکہ وہ تمہارے ویر کی محبت میں شہر میرپور میں الٹی کلابازیاں لگائے گی۔

پھپھو زینہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔

ہاں ہاں کیوں نہیں جاؤ جاؤ شاباش۔!!اپنی منکوحہ کو بولو ابھی کلابازیاں لگانا سیکھ جائے۔۔روحیل نے ہنسی دبا کر زینہ کے بولنے سے قبل عاصم کو ہاتھ کا اشارہ دیا۔۔۔

اچھا زینہ میری شہزادی بہو۔!میں بھی چلتی ہوں، اب عاصم والی دعاؤں پر ہم سب آمین بولتے ہیں۔!

پھپھو بھی مسکراتی کمرے سے نکل گئیں۔۔۔

سوگوار سی زینہ اس وقت خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین ہستی محسوس کر رہی تھی۔۔

روحیل دروازہ کنڈی کر کے پلٹا تو زینہ کی آنکھیں دوبارہ نم ہونے لگیں۔

زینہ جان روحیل۔!!تم پھر رونے لگی ہو۔؟

ارے نہیں۔!ایسے ہی سب کی محبت پاکر خوشی کے آنسو امڈ آئے ہیں، آپ پریشان نہ ہوں۔

میں پریشان نہیں ہونگاتو اور کون ہو گا۔؟؟

!مگر میں آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتی ہوں۔

تو پھر کیوں روتی ہو۔؟روحیل کا ہمدرد غمگسار دوست والا لب ولہجہ زینہ کو پگھلا گیا۔۔

روحیل نے زینہ کو شانوں سے تھام کر صوفے پر بٹھایا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔۔زینہ جو بات بھی تمہیں پریشان کرتی ہے،وہ تم بلا جھجک میرے ان دو کانوں میں انڈیل دیا کرو۔روحیل نے اپنے دونوں کان کھینچ کر زینہ کو دکھایا۔

زینہ اسکی حرکت پر بے دھڑک کھکھلائی پھر کچھ توقف کے بعد گویا ہوئی۔۔

روحیل پتا ہے۔؟

کیا۔؟

آج امی اتنی شدت سے یاد آئیں ہیں کہ میں بمشکل خود کو روک پائی ہوں۔میں سب کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی میں قصداًسب کو پریشان کر کے انکی اضافی توجہ کی طلبگار تھی۔بس بہت سارے دنوں کی روک تھام آج منہ زور ہو گئی اور میں خود پر قابو نہ رکھ پائی۔۔۔

! آپ میری وجہ سے پریشان ہوئے ہیں، میں معافی چاہتی ہوں۔

زینہ تم چھوٹی چھوٹی باتوں پر معافی تلافی کیوں کرتی ہو یار۔؟؟

روحیل چھوٹے چھوٹے گناہ ہی تو جمع ہو کر پہاڑ بن جاتے ہیں۔! میں نہیں چاہتی میری بدولت کسی کی بھی دل آزاری ہو، نجانے کب موت کا فرشتہ سر پر آن پہنچے۔

روحیل آپ نے میری ماں کا علاج معالجہ اپنی ماں سمجھ کر کروایا، میری ماں کے ساتھ بہترین اخلاق سے پیش آتے رہے ہیں، مجھے ذہنی سکون بخشنے کی بھرپور کوشش کرتے رہتے ہیں اور بھرپورے خلوص اور ہمدردی سے میرے بھائی کا رشتہ کروایا ہے جس کے لئے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں وگرنہ کوئی بھی ! خاندان زید کی مفلسی کی بنا پر اسے رشتہ دینے کے لئے تیار نہ تھا۔

آج میری امی زندہ ہوتیں تو کس قدر خوش ہوتیں اور آپکو لاتعداد دعاوں سے نوازتیں۔ بات کرتے کرتے زینہ کی نشیلی آنکھیں دوبارہ دغابازی کرنے لگیں، آواز بھرا گئی۔۔

روحیل پتا ہے جس روز امی کا انتقال ہوا تھا، اس روز بھی وہ آپ دونوں بھائیوں کو ڈھیروں دعائیں دے کر گئیں ہیں۔

آپ کا بہت بہت شکریہ روحیل۔! آپ کا میرے ساتھ اور میرے خاندان کے ساتھ حسنِ سلوک پر لفظ "شکریہ" بہت چھوٹا لفظ ہے، آپ تو بڑے سے "جزاک اللہ خیرا" کے حقدار ہیں۔۔۔ زینہ نے روحیل

کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی آنکھوں سے لگا لیے۔۔۔ جبکہ روحیل اس دھوپ چھاؤں سی لڑکی کے ہر لمحے بدلتے روپ کر دیکھ کر نہال ہو رہا تھا۔۔۔۔

شکریہ کے لیے بس اتنا سا بول رہی ہو زینہ۔؟؟ بھئی الفاظ کا نیا ذخیرہ لے کر آؤ۔! روحیل زینہ کو چھیڑنے سے باز نہ آیا۔۔

اچھا۔! کیا یاد رکھیں گے روحیل صاحب کس سخی لڑکی سے شادی ہوئی ہے۔؟ آج آپ پر الفاظ کی بوچھاڑ کرنی پڑے گی تاکہ آپ کے تمام شکوے میرے لفظوں کے تاثیر سے دھل جائیں۔۔۔

! ارشاد ارشاد۔! بیوی صاحبہ۔! خادم بیقراری سے منتظر ہے۔۔۔

لاہور والے خادم اعلیٰ بن رہے ہیں یا میرے والے خادم ہی ہیں۔؟؟

! ہاہاہاہاہاہاہا روحیل کا فلک گیر قہقہہ بلند ہوا۔ تم تو اس نالائق عاصم کے زیر اثر ہوتی جا رہی ہو۔

!! بھئی اچھی صحبت کا کچھ تو اثر لوں گی نا۔

اچھا جی۔! میری صحبت اچھی نہیں ہے کیا۔؟؟ پھر میری صحبت کا اثر کب لو گی۔؟؟

! آپ کی صحبت تو سر آنکھوں پر ہے روحیل۔

زینہ نے انگلیوں کی پوروں سے گالوں کو رگڑا اور گلا کھنکار کر گویا ہوئی۔۔۔

وہ اک شخص جو میری زندگی میں آیا ہے"

نرالا سا متوالا سا ہے

میری ٹوہ میں جو رہتا تھا چھوڑ کے سارے کام

روک کے راستہ میرا کہنے لگا اک دن

!میری ہو جاؤ۔

میں نے کہا منہ ماری کی عادت ہے

جاؤ۔! کسی اور دوشیزہ پر آزماؤ

شاید وہ ڈھیٹ تھا یا پھر مخلص تھا

میں فیصلہ نہیں کر پائی

میں اس سے بہت تنگ تھی

جی چاہا اک دن سر میں اس کا پھاڑ دوں یا پھر اسکو جیل میں بھجوا دوں

ہزار جتن کے باوجود بھی وہ دیوانہ باز نہ آیا

میرے حالات نے پھر پلٹا کھایا اور وہ دوبارہ میری زندگی میں در آیا

محبت کا پرچار وہ کرتا

جینا میرا محال وہ کرتا

کہنے لگا اک دن کیوں دور تم مجھ سے جاتی ہو۔؟؟

میری سانسوں میں تم بستی ہو

میرے حال کی کہانی ہو

میری روح کی روانی ہو

پھر رفتہ رفتہ قریب وہ میرے ہونے لگا

میری سانسوں میں وہ رچنے لگا

میری دعاؤں کا جو ثمر ہے

وہ میرا شوہر، میرا روحیل ہے

بات صرف اتنی سی ہے

پر اظہار میرے لیے محال ہے

اب نہ پوچھے وہ مجھ سے

جو سامنے بیٹھا ہمہ تن گوش ہے

میں ہوں صرف اسکی

وہی جو منڈلاتا تھا میرے خواب میں

حقیقت میں وہ میرا ہے

سامنے بیٹھا ہے جو میرے

اب نہ پوچھے وہ مجھ سے

میں ہوں صرف اس کی

"!وہ میرا ہے اور صرف میرا ہے۔

!!!واؤواؤوووووووزینہ ماشاءاللہ۔

تم نے تو میرے مہینوں کی محنت پر محبت کا پانی پھیر دیا ہے۔۔۔

کیا اظہار ہے یار۔؟!روحیل نے مسکراتے ہوئے زینہ کو شاباشی دی اور ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا۔۔۔

!اب میں کچھ بولوں۔؟

جی جناب۔!ارشاد فرمائیں۔

پتا ہے ابھی جو بولوں گا نا اسے بولنے کے لیے مجھے مناسب وقت درکار نہیں تھا گو کہ اب وقت آ چکا ہے

!!لہذا میں اپنے حافظے کا امتحان بھی لے لوں اور ویسے بھی آج کام سے بھی چھٹی ہے۔

اجازت ہے۔؟

!جی۔! بولیں میں ہمہ تن گوش ہوں روحیل۔

زینہ چہرہ اوپر اٹھا کر روحیل کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

!اپنی پیشانی آگے لاؤ۔

جی۔! یہ لیں۔! پیشانی سمیت سر بھی حاضر ہے۔

!شاباش۔! زینہ میری فرمانبردار سی اچھی سی، پاکیزہ سی، معصوم سی بیوی۔

روحیل نے دائیں ہاتھ سے زینہ کی پیشانی تھام کر مسنون دعا پڑھی تو مسکراہٹوں کے جلترنگ اس کمرے کے درو دیوار میں سرگوشیاں کرنے لگے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم کسی عورت سے شادی کرو، یا کوئی غلام خریدو، (یا کوئی جانور خریدو) تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ کہتے ہوئے برکت کی دعا کرو، اور یہ دعا پڑھو :

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ"۔ " 💖

اے اللہ میں اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے اس کی بھلائی کا سوال " کرتا ہوں، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے، اور اس چیز کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا ہے ".

[دیکھئے: سنن ابی داؤد: 2160 سنن ابن ماجہ: 1839 علامہ البانی نے حسن کہا ہے]

اس کے بعد سلف صالحین سے منقول عمل کو اختیار کرتے ہوئے دو رکعت نماز پڑھے، اس کا طریقہ یہ ہے: شوہر آگے بڑھ کر امامت کرے جبکہ دلہن دلہے کے پیچھے نماز ادا کرے. اس سے دلہا دلہن کے دل میں اگر کوئی نفرت، کراہیت یا ناپسندیگی ہو گی تو ان شاء اللہ دور ہو جائے گی .

شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ابو حریز نامی ایک شخص آیا اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما کو عرض کرنے لگا: میں نے ایک نوجوان کنواری لڑکی سے شادی کی ہے، اور مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ مجھے ناپسند نہ کرنے لگے تو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

" الفت و محبت تو اللہ کی جانب سے ہے، اور ناپسندیدگی شیطان کی جانب سے، وہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ نے جو تمہارے لیے حلال کیا ہے اسے تمہارے لیے ناپسند بنا دے، لہذا جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو اسے کہو کے وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے "۔۔

[دیکھئے: المصنف لابن ابی شیبۃ: 7 / 50، آداب الزفاف للالبانی: 96 آپ نے اس اثر کو صحیح کہا ہے]

📌 قارئین کرام سے گزارش ہے اس دعا کو اپنے پاس محفوظ کر لیں جن بہن بھائیوں کی شادی ابھی) ہونی ہے وہ اس سنت کو ضرور تازہ کریں۔ حجلہ عروسی میں موسیقی سننے کے بجائے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوں جس میں ہماری دنیا و آخرت کی برکتیں اور خوشیاں پوشیدہ ہیں۔

ناول میں دعاؤں کی شمولیت ناول کی خوبصورتی بڑھانے کے لیے نہیں لکھتی ہوں بلکہ آپ سب کو (پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی یاددہانی کروانا مقصود ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

:ایک سال بعد

مدہوش زینہ گہری نیند میں ننھی کلی کی چوں چوں سننے سے بے خبر تھی۔ ہاتھ پاؤں مارتی چوں چوں کرتی ننھی کلی شاید بھوک سے نڈھال ہو کر گلا پھاڑ کر اپنی موجودگی کا احساس دلانے لگی۔

یکدم روحیل کی آنکھ کھل گئی، فوراً آنکھیں مسل کر بستر کے بیچ میں پڑی اس نئی مہمان کو کمبل میں لپیٹا۔۔

آآآآ بابا کی جان کو بھوک لگی ہے اور امی جان گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی ہیں۔۔

ہائے یہ تو اتنی چھوٹی اور نازک سی ہے، کہیں ہاتھوں سے گر ہی نہ جائے۔

روحیل نے سانس روک کر بمشکل اس معصوم کو اپنی آغوش میں لیا۔۔ اور دھیرے دھیرے اسے لوری دینے لگا۔۔

ننھی کلی بھی اپنے نام کی ایک تھی، چوں چوں سے چاں چاں پر گلا پھاڑنے لگی۔

!زینہ۔!! یار اٹھ جاؤ۔ !معصوم تو بھوک سے چلا رہی ہے۔

میری بچی کا رونا سن کر دادا دادی نے فورا پہنچ آنا ہے اور اگر رونا اسی رفتار سے جاری رہا تو چاچو عاصم بھی دبئی چھوڑ آئے گا۔۔

روحیل بستر سے اتر کر کمرے میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں معصوم کلی کو اٹھائے لوریاں دے کر تھک ہار گیا تو زینہ کروٹ بدل کر گہری نیند سے بیدار ہو کر خالی بستر پا کر یکدم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

ہائے میری بچی کہاں پر چلی گئی ہے۔۔؟؟

بیگم صاحبہ آپ کی بچی گزشتہ دس منٹ سے چلا رہی تھی ابھی بمشکل لوریاں دے کر سلایا ہے۔

روحیل آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں ہے۔؟ زینہ نے نیند سے لال ہوتی آنکھوں کو مسلا۔۔۔

جی اٹھایا تھا مگر تم گہری نیند میں تھی تو تمہارے آرام کا سوچ کر اسے خود ہی اٹھالیا۔۔

سوری روحیل آپ کی نیند خراب ہوئی ہے، لائیں اسے مجھے دیں۔!

گل گوتھنی سی ننھی کلی نیند میں بھی رونے والی شکلیں بنا رہی تھی۔۔۔

آآآآ میری گڑیا کو نونا نونا آ رہا ہے۔

بابا گندے ہیں۔! انہیں گڑیا کو سنبھالنا نہیں آتا ہے۔

زینہ نے معصوم کلی کو روحیل کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے اپنے سارے لاڈ ایک سانس میں دہرائے۔۔۔

جی جی جی بابا گندے ہیں اسی لئے پہلی چوں پر آنکھ کھول کر اسے اٹھالیا ہے اور امی صاحبہ سوتی رہی ہیں!۔۔

میرے عزیز از جان روحیل بڑی بتی جلادیں، میں اسکی نیپی دیکھ لوں۔شاید اسی لیے رو رہی تھی۔۔

جی جو حکم۔روحیل نیند سے نڈھال دیوار کی طرف بڑھ گیا، بتی جلائی اور بستر پر نیم دراز ہوتے ہی آنکھیں موند لیں۔۔

روحیل گڑیا پانچ دن کی ہوگئی ہے اور ہم نے ابھی تک نام کا انتخاب نہیں کیا ہے۔۔

زینہ نے نہایت دقت سے نیپی بدل کر تھکن سے چور روحیل کو مخاطب کیا اور ہاتھ دھونے غسل خانے میں گھس گئی۔۔

معصوم کلی نے دوبارہ گلا پھاڑنا شروع کر دیا۔

لاچار نیند کے مارے روحیل نے اسے اٹھا کر اپنے سینے پر لٹا کر تھپکنا شروع کر دیا۔۔

زینہ غسل خانے سے لوٹی تو روحیل کی بھاری سانسیں کمرے میں گونج رہی تھیں۔۔

مجھے ہر وقت یہی بولتے تھے کہ زینہ میری نیند بہت کم ہے اور اب جناب کی آنکھ ہی نہیں کھلتی ہے۔زینہ شکوہ کناں ہوتی اپنی جگہ پر آگئی اور محتاط انداز میں لیٹنے لگی۔۔

اب میری منزل جو میرے دل کے قریب رہتی ہے تو نیند بھی مہربان ہونے لگی۔

!!ہیں۔؟ابھی کچھ دیر قبل خراٹے لیے جا رہے تھے اور ابھی حاضر جوابی تو دیکھیں ذرا۔

معصوم کو ادھر سے اٹھا کر بستر پر لٹاؤ ورنہ اسے ایسے سونے کی عادت ہو جائے گی۔۔

جی پھپھو بھی یہی بول رہی تھی کہ اسے زیادہ دیر اٹھائے نہیں رکھنا ورنہ اسکی عادتیں بگڑ جائیں گی۔۔

زینہ نے دھیرے سے معصوم کلی کو روحیل کے سینے سے اٹھا کر بستر پر رکھا تو ننھی کلی پوری آنکھیں کھول کر رونے کے لیے پر تولنے لگی۔۔

آآآ آ میری جان کو دوبارہ نونا نونا آنے لگا ہے، دن میں مصروفیت کی بنا پر رو نہیں پاتی ہو۔۔

ابھی دادو اور دادا نے آپ کا رونا سن کر فوراً پہنچ آنا ہے۔۔

روحیل اگر پھپھو نا آتیں تو سب کتنا کٹھن ہو جاتا، مجھے تو اسکے کپڑے بدلنا اور اسے نہلانا تک نہیں آتا ہے ،مشکل سے نیپی بدلنا سیکھا ہے۔

آپا کو بھی ذیشان بھائی نے نہیں آنے دیا۔۔ یا اللہ میرے بہنوئی کو ہدایت دے اور میری بہن کو اس کے صبر پر اجر عظیم عطا فرما۔ روحیل نے زینہ کے ساتھ ہم آواز ہو کر آمین بولا۔۔

!روحیل نام کا تو بتائیں نا۔

زینہ عقیقہ تک شاید عاصم بھی آجائے پھر نام کا بھی فیصلہ کر لیں گے۔ روحیل نے آنکھیں موندے تھکن زدہ لہجے میں جواب دیا۔۔

!روحیل آپ بھول رہے ہیں کہ سویرا کا سفر کرنا شاید مناسب نہ ہو لہذا آپ ویرے کو مجبور نہ کریں۔

ہاں واقعی میں بھول گیا تھا خیر نام کے فیصلے کے بارے میں بھی سوچتے ہیں، فی الحال رات کے تین بج رہے ہیں۔روحیل نے بمشکل جمائی روکی۔۔

!روحیل۔

!جی روحیل کی جان۔! بلکہ اب میری جان میری ثمر روحیل بھی ہو گی۔

ہیں۔؟ زینہ حیرت سے اٹھ بیٹھی۔

آپ نے نام کا انتخاب بھی کر لیا ہے۔؟

یہ میری اور تمہاری دعاؤں کے مرکب کا ثمر ہے، اس لیے میں نے اسکے نام کا فیصلہ کر لیا ہے۔

روحیل بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

: بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ

اسماء بنت ابو بکر بیان کرتی ہیں کہ جب انھوں نے عبد اللہ بن زبیر کو جنم دیا تو وہ انھیں لے کر آپ صلی" اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگوائی، اسے چبایا، پھر بچے کے منہ میں لعاب ڈالا، چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں

داخل ہوئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب تھا، بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھجور کی گھٹی دی اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی"۔ (بخاری و مسلم)

:نومولود کا عقیقہ کرنا 📌

تمام محدثین، فقہاء امت اور جمہور اہل سنت کے نزدیک عقیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

:سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہر بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، تو اس کی طرف سے خون بہاو (عقیقہ کرو) اور اس سے میل کچیل دور کرو " (یعنی سر کے بال مونڈ دو)"۔

:سمرہ بن جندب سے مرفوعا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہر بچہ اپنےء عقیقہ کے ساتھ گروی ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا، اس کا (بچہ کا)" " سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے

:عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"لڑکے کی طرف سے دو ہم مثل بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے"

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کی طرف سے ساتویں دن دو بکریاں ذبح کی اور ان دونوں کا نام رکھا، اور ان دونوں کے سر سے میل کچیل دور کرنے (سر منڈوانے) کا حکم دیا، وہ فرماتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے نام سے ذبح کرو اور کہو:

ذبح کے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کے بعد یہ کہنا مسنون ہے

اللّٰھُمَّ لک والیک ھَذِہِ عَقِیقَۃُ فُلَانٍ

یا اللہ یہ تیری نعمت ہے اور فلاں کے عقیقہ کے طور پر تیری قدمت میں پیش ہے"۔(بیہقی 19294" بحوالہ المجموع 8 / 428)۔

نوٹ: فلاں کی جگہ بچہ کا نام لینا ہے۔

امام نوویؒ نے اسے حسن فرمایا ہے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ثمر روحیل "میں چاہتا ہوں میری ثمر کا کردار زینہ حیات جیسا ہو جیسے نے آوارہ مزاج امیر زادے کو" گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا مگر اپنی پارسائی پر آنچ نہیں آنے دی۔۔ میں چاہتا ہوں میری بیٹی کی تربیت زینہ

حیات جیسی ہو، جسے تنہائی میں بھی صرف ایک رب کا خوف ہو، جو اللہ کے احکامات کی بجا آوری کرنے میں کوتاہی کرنے والی نہ ہو۔ جو محرم اور نامحرم کے درمیان تمیز رکھنے والی ہو۔ میری بیٹی ثمر حیادار ہو۔

زینہ میری بیٹی کی ایسی ہی تربیت کرو گی نا۔؟؟

ان شاء اللہ۔ !زینہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تو فوراً بات بدلی آپ اور آپ کی بیٹی کی وجہ سے میری ڈگری ادھوری رہ گئی ہے۔

زینہ نے منہ بسورا۔

ڈگری کا کیا ہے۔؟ ثمر کو کھانے پینے کے قابل ہونے دو تو میں اسے خود سنبھال لوں گا اور تم اپنی ڈگری مکمل کر لینا۔

زینہ دیکھو اسکی خمدار پلکیں اور آنکھیں بالکل تمہارے جیسی ہیں۔

جی اور باقی ساری شکل آپ جیسی ہے۔ اور رنگ بھی آپ جیسا ہے ماشاء اللہ۔

کیوں تمہارے رنگ کو کیا ہے۔؟

میرا رنگ تو سانولا ہے۔ !زینہ نے حقیقت بیان کی۔

!تمہارا یہ رنگ مجھے دنیا کی تمام عورتوں سے زیادہ پیارا ہے۔ سمجھی ہو۔ ! آئندہ ایسا نہ بولنا۔

!جی۔ ! سمجھ گئی ہوں جناب۔

روحیل نے پاس لیٹی گول گوتھنی سی ثمر کے پھولے گالوں کو چوما۔

!روحیل مشکل سے سلایا ہے آپ نے اسے دوبارہ جگا دینا ہے۔! ثمر بولو زینہ۔

!جی آپ کی اور میری ثمر روحیل۔

زینہ مجھے دنیا کا بہترین تحفہ دینے کے لیے بہت شکریہ۔

روحیل آپ اس بات کو روزانہ دہراتے ہیں لہٰذا آپ کا بھی بہت شکریہ۔

اپنے عزیز از جان شوہر کو شکریہ ایسے بولتی ہو۔؟

!جی فی الحال نیند کا خمار میری ساری شاعری نگل چکا ہے اور یقیناً آپ بھی نیند کے ترسے ہوئے ہیں۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔ روحیل کا قہقہہ بلند ہوا جسے زینہ نے آگے بڑھ کر فورا منہ پر ہاتھ رکھ کر روک دیا۔

! ثمر جاگ گئے گی۔

! آپ بھول جاتے ہیں۔

! سرگوشیوں میں بات کرنے کی عادت ڈالیں

! چلو جی اب مزاج کے خلاف نئی عادت ڈالو روحیل ارشاد۔

! آپ کا علاج ہے۔

میرے خیال میں ثمر ہم دونوں کا علاج ٹھیک طریقے سے کرے گی، وہ دیکھو ابھی پھر کروٹیں بدل کر ٹیڑھی میڑھی ہو رہی ہے۔

مجھے بھی نظر آ رہی ہے، آپ بڑی والی بتی جا کر بجھا دیں۔

!صرف بستر کے قریب والا لیمپ رہنے دیں۔

یہ بڑی اور چھوٹی بتی والی ذمہ داری روزانہ رات کو کم و بیش دس سے بیس بار سرانجام دیتا ہوں۔

روحیل بابا بننے کی مبارک باد قبول فرمائیں۔!اور بتی کے ساتھ بھی دوستی گانٹھ لیں۔زینہ نے سرگوشی میں بول کر بمشکل ہنسی روکی۔

اب تو خواب میں بھی بتی بند اور جلانے کی صدائیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔روحیل بتی بجھا کر بستر پر نیم دراز ہوا تو ثمر نے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔

روحیل دوبارہ بڑی بتی جلا دیں۔!زینہ کے بولنے سے قبل روحیل زینہ کے انداز میں بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔

دونوں کی بے ساختہ ہنسی کی کھی کھی معصوم گول گوتھنی سی ثمر کو آنکھیں واہ کرنے پر مجبور کر گئی۔۔

ختم شد۔

□ 🖎 زینہ_حیات 👑 #پس_منظر # 👑

زینہ حیات ایک فرضی کہانی جیسے میں نے حقیقت پر مبنی حالات وواقعات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قلمبند کیا ہے۔۔۔بہت ساری مختلف بہنوں کے بھیجے گئے حقیقی واقعات کو ایک کہانی میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے۔۔

لفظ "زینہ" عربی میں مؤنث نام جسکا مطلب "جمال" ہے۔

زینہ حیات "زندگی کا جمال، زندگی کا حسن ہے۔۔"

یہ کہانی خاص طور پر میں نے اپنی بہنوں کے لیے قلم بند کی ہے جو جوانی کی دہلیز پار کر رہی ہیں یا پار چکی ہیں، مختلف شعبہ ہائے زندگی سے منسلک ہیں، چاہے تعلیمی میدان ہو یا پھر خاندانی نظام، ہر طرف حجاب کو تنگ نظری کا سامنا ہے۔۔

اس ناول کو سپرد قرطاس کرنے سے قبل تحقیق کے مختلف مراحل سے گزری ہوں۔ جس میں سر فہرست پورن اور ڈارک ویب سائٹس کے بارے میں معلومات تھیں، جو کہ میں نے ناول میں تو تفصیلی بیان نہیں کی ہیں بس اشارتاً منیب جیسے سیاہ کاروں کی طرف توجہ دلائی ہے اور حقیقتاً ایسا لڑکا اپنی سیاہ کاریوں کے دوران ہی اچانک حادثے میں چل بسا تھا اور اسکے سیاہ اعمال کا سلسلہ رکوانے کے لئے اسکے قریبی دوست نے جان توڑ کوشش بھی کی مگر ناکام رہا، پھر اس شخص نے ایک عالم دین سے رابطہ کیا اور

تمام حقائق بتا کر اپنے گناہوں سے توبہ کی اور مردہ دوست کے حوالے سے خوف اور شرمندگی کا اظہار کیا

--

یہ سچا واقعہ میں نے عالم دین کے درس میں سے اپنی کہانی کے مطابق سب کو سمجھانے کے لیے نقل کیا ہے

اس کے علاوہ بہت سارے کرائم شوز (جرائم کے پروگرام) اور کالموں کو کھنگالا ہے۔۔

موضوع کے مطابق شرعی حوالہ جات کی شمولیت بھی ایک مشکل ترین ہدف تھا مگر اللہ کی مدد سے سب پایہ تکمیل تک پہنچ گیا۔۔

میرے تمام ناولز میں سب سے زیادہ اس ناول پر مجھے سب سے زیادہ تحقیق کرنا پڑی ہے۔۔

مجھے جس بات کا علم نا ہو میں اس بارے میں قلم اٹھانا پسند نہیں کرتی ہوں یعنی مجھے "انے واہ" (اندھا دھند) لکھنا بالکل بھی نہیں بھاتا ہے۔۔۔

دو عزیز بہنیں ہر ناول میں میرے شانہ بشانہ ہوتی ہیں انکا کام سکرین شاٹس لے کر میری املاء کی تصحیح کروانا ہوتا ہے۔۔

ام طہ اور مسکان جی جزاکم اللہ خیرا

اکثر روانی میں لکھتے ہوئے پتا ہی نہیں چلتا ہے، وہ تو دونوں بہنیں قسط ارسال کے بعد وٹس ایپ پر تصحیح کا عمل شروع کرتی رہیں ہیں ماشاء اللہ۔۔

زینہ حیات کے ساتھ مسلسل دو ماہ گزار کر سبھی کرداروں کے ساتھ بے حد انسیت ہو گئی ہے۔۔ تحریری مراحل میں بارہا آنکھیں نم ہوئیں ہیں۔اس میں لکھا گیا ایک ایک لفظ میری سوچ، میرے مقصد اور میرے دل کا ترجمان ہے۔۔

پیار محبت ہر انسان کی زندگی کا اہم جز ہے۔اب ناول میں پیار محبت لکھنا میرے لئے کٹھن ترین 💔 مرحلہ ہوتا ہے:

ایک تو مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوتی ہے🙈اور دوسرا بے انتہا خوف محسوس ہوتا ہے کہ کہیں میری تحریر کسی کے جذبات ابھار کر فتنے میں مبتلا نہ کردے یعنی کوئی شخص میرے قلم سے بہک نہ جائے۔😰😰😰

رومانویت لکھتے ہوئے بارہا لکھ کر مٹاتی ہوں پھر چند ایک جملے جگری دوست کو بھی بھجوادیتی تھی کہ بتاؤ یہ جملے فحش گوئی کی ترویج تو نہیں کر رہے ہیں۔

رومانویت لکھنا میرے لئے دردسر اور بخار کا باعث بن جاتا ہے۔۔

جو بھی لکھا ہے بہت محتاط ہو کر لکھا ہے اور شدید خوف میں لکھا ہے کہ کہیں کوئی بات شر کا باعث نہ بن جائے۔😰😰😰😰

نوٹ: محبت کیجئے ضرور کیجئے مگر حلال رشتوں سے۔!!زینہ حیات میں یہ بھی ایک اہم نقطہ تھا جسے 📌 واضح کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

اس ناول میں جو بھی خیر لکھی گئی ہے وہ سب اللہ کی رحمت اور مدد سے ہے اور جو کمی کوتاہی ہوئی ہے وہ میری انسانی فطرت کی کمزوری ہے۔۔۔

اللہ مجھے میری کمیوں کوتاہیوں پر معاف فرمائے آمین یارب العالمین۔۔

معاشرے میں جب بے حیائی عروج پکڑتی ہے تو نسلیں زوال کا شکار ہو جاتی ہیں، جنسی بے راہ روی بڑھ جاتی ہے، قتل و غارتگری سے لے کر زنا بالجبر جیسے واقعات اوڑھنا بچھونا بن جاتے ہیں جیسا کہ بدنصیبی سے آئے روز ایسے واقعات خبروں کی زینت بنے رہتے ہیں۔۔ پاکستان کا کونسا ایسا شہر ہے جہاں پر زنا کے واقعات رونما نہیں ہو رہے ہیں۔؟؟

ہم کیوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے ہیں۔؟؟ جبکہ ہمارے پاس تو قرآن و سنت کی عظیم نعمت موجود ہے۔ ہم نے ان دونوں نعمتوں کو پس پشت ڈالا ہے تو ہم پستیوں کا شکار ہوئے ہیں۔ ہم نے عظیم نعمت قرآن سے

استفادہ اٹھانے کے بجائے غلافوں میں چھپا کر الماریوں کی زینت بنا دیا ہے، بدقسمتی سے قرآن کا رشتہ ہمارے گھروں میں صرف دھول مٹی سے بچاؤ تک کا رہ گیا۔

کبھی ہم نے اس عظیم ترین کتاب کو کھول کر پڑھنے، سمجھنے کی کوشش کی ہے۔؟؟

نہیں نا۔! کیونکہ ہم نفس پرست بن چکے ہیں، ہمیں غیروں کی تقلید میں ترقی نظر آتی ہے۔

ہم دنیا میں عزت و مرتبہ چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن و حدیث کی طرف پلٹنا ہو گا، ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کو بچانا ہے تو ہمیں اچھی مائیں پروان چڑھانی ہیں۔ وہ مائیں نہیں جو غیروں کی تہذیب کی دلدادہ ہوں بلکہ وہ مائیں جن کے سینوں میں قرآن و حدیث کی تڑپ ہو، شعور ہو۔ پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے لگاؤ ہو محبت ہو۔

ماں تو بچے کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے۔

ہم سب نے غیروں کی تقلید میں اس پہلی درسگاہ کو اجاڑ کر رکھ دیا ہے۔

ہم معاشرے کو اچھی مائیں دیں گے تو غیرت مند نسلیں پروان چڑھیں گی، کڑیل جوان پیدا ہوں گے جنکی ایک پکار پر دشمن نیست و نابود ہو جائیں گے۔۔۔

ہمیں اس پہلی درسگاہ کو درست سمت دکھانی ہے، اسکے اندر حیا اور تقوی پیدا کرنا ہے۔

خدارا عورت کو پاکدامنی کی طرف بلاؤ!

!ہم سب نے عورت کو بازاری بننے سے روکنا ہے۔

!حیادار، باکردار اور پارسا عورت ہی تو معاشرے کا حسن ہے۔

!یہ سب کیسے ہو گا۔؟؟اچھی تربیت سے۔

اچھی تربیت کہاں سے ممکن ہے۔؟؟

: صرف قال اللہ تعالیٰ اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ صرف ایک قانون ہے جو ہمیں دنیا و آخرت میں سرخرو کرے گا ان شاء اللہ۔۔

پیاری بہنوں خود کو نامحرم مردوں کی غلیظ نظروں سے بچاؤ، خود کو ڈھانپوں جیسے ڈھانپنے کا حکم ہے۔

!نقاب نہیں پہننا چاہتی ہو تو کم از کم برقعہ اور سر سینہ بڑی اوڑھنی سے ڈھانپو۔

:نقاب کے معاملے میں کبار علماء حق کی دو رائے ہیں

ایک رائے ہے کہ نقاب واجب ہے جبکہ دوسری رائے ہے کہ چہرہ ڈھانپنا واجب نہیں ہے۔۔اور دونوں آراء علماء اپنی عقل سے نہیں بلکہ شرعی دلائل کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔۔

آپ کو تو اسلام نے ایک خاص مقام بخشا ہے پھر اس خاص مقام سے عام کے لیے کیوں مری جا رہی ہو۔۔؟؟

!اللہ کی بندیوں سوچو۔

میں کیوں کسی غیر شخص کی تفریح کا سامان بنوں۔؟ میں تو ایک خاص عورت ہوں جسے چادر اور چار دیواری بخشی گئی۔۔

کوئی بھی نامحرم شخص آپکا خیر خواہ کبھی بھی نہیں ہو سکتا ہے، چاہے وہ فیس بُک ہو یا کوئی اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم ہو۔۔

کسی بھی نامحرم سے گفت وشنید سے خود کو بچاؤ۔! دو نامحرم مرد عورت تو تیسرا شیطان ہوتا ہے، خود کو ایسی صورتحال میں ہی ناڈالو جہاں پر آپ کی ذاتِ سوالیہ نشان بن کر رہ جائے۔

عورت کی عزت کا دنیا میں کوئی نعم البدل نہیں ہے۔زندگی میں سر اٹھا کر جینا ہے تو اپنے کردار کی حفاظت اور نفس کا جہاد شروع کر دیں۔۔

یقین جانیں دنیا میں کوئی شخص بھی آپکو زیر نہیں کر سکے گا۔ان شاءاللہ

نامحرم مرد انبا کس میں آپ سے کیوں بات کرنا چاہتا ہے۔؟ وہ تو آپ کی ذات سے وقتی لذت لے کر آگے بڑھ جائے گا اور پیچھے آپ پوری عمر خاندان کی طعنہ زنی سہنے کے لیے رہ جاؤ گی۔

آئے روز ہراسگی کے واقعات سننے کو ملتے ہیں۔

اس بارے میں میری صرف ایک رائے ہے کہ جب تک عورت کی طرف سے مرد کو ہری جھنڈی نہ دکھائی دے، مرد کی پیش رفت کامیاب نہیں ہو سکتی ہے۔۔۔

یہی بات سمجھانے کے لیے میں نے زینہ حیات کو لکھنے میں گھنٹوں لگا دیئے ہیں۔

بعض کہانیاں صرف قلم سے لکھی جاتی ہیں مگر میں نے اسے درد سے لکھا ہے، یوں سمجھیں کہ میں نے اس کہانی کو لہو نچوڑ کر پایا تکمیل تک پہنچایا ہے۔۔ اسے میں نے جذبہ ہمدردی کے تحت لکھا ہے۔۔۔

جب بھی کوئی ناول اپنے آخری مراحل میں داخل ہوتا ہے تو میں سوچتی ہوں اب نیا ناول نہیں لکھوں گی ، شاید میں اپنے قیمتی وقت کا ضیاع کر رہی ہوں، مگر پھر بعض قاریوں کے تبصرے اور بہنوں کو درپیش مختلف مسائل میرے قلم میں روح پھونکتے ہیں اور میں دوبارہ خود کو تھپک کر رتجگوں کے حوالے کر دیتی ہوں۔۔

ایسے ایسے حقیقی قصے سننے کو ملتے ہیں کہ روح کانپ جاتی ہے یعنی شادی شدہ عورتیں فیس بک پر نامحرم مردوں سے دوستیاں گانٹھے بیٹھی ہیں۔ 💔💔 پوچھا جائے آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں تو جواب ملتا ہے کہ شوہر پیار سے پیش نہیں آتا ہے، پیار بھری باتیں نہیں کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اور جو تم شوہر کی عزت نامحرم مردوں کے ساتھ گفت و شنید کر ذریعے نیلام کر رہی ہو۔؟ وہ پھر کس زمرے میں آتا ہے۔۔؟؟

شاید بہت ساری بہنوں کو میری بات سے اختلاف ہو مگر حقیقت یہی ہے کہ عورت فساد کی جڑ ہے، اگر عورت سدھر جائے تو نسلیں سنور جاتی ہیں۔

مجھے ناول کے دوران یہ بات بہت سننے کو ملتی ہے کہ آجکل ایسے لوگ کہاں پر پائے جاتے ہیں۔؟

بھئی اگر آپ کو ایسے لوگ نہیں مل رہے ہیں تو خود کو اچھا بناتے ہوئے کیا تکلیف ہے۔؟ ہم خود کو بدلنا نہیں چاہتے ہیں اور دوسروں کو بدلنے کے در پر ہیں۔ اصلاح ہمیشہ اپنی ذات سے شروع ہوتی ہے۔۔

!خدارا بہنوں خود کو ان جھوٹی محبتوں کے لاروں میں مت الجھاؤ۔

یہ سب شیطانی وار ہیں جس میں نہ عزت بچتی ہے اور نہ بھرم، وقار قائم رہتا ہے۔۔

! آج سے وعدہ کرو کہ کسی بھی نامحرم سے تنہائی میں گفت وشنید کا سلسلہ جاری نہیں رکھیں گی۔

نماز پنجگانہ کے اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کو ترجمہ تفسیر سے پڑھیں گی۔! حدیث کی کتب پڑھیں گی ان !شاءاللہ۔

اپنے وقت کو خیر کے کاموں میں صرف کریں گی تو دنیا میں بھی امن نصیب ہو گا اور آخرت بھی سنور جائے گی۔۔

💔💔 ہم عارضی زندگی کے لئے ہمیشہ کی زندگی کو داؤ پر لگائے بیٹھے ہیں۔

پردہ ہمارے معاشرے کی دکھتی رگ ہے، ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حجاب کے خلاف اس قدر نفرت پھیلائی جارہی ہے گویا یہ عورت پر ظلم ہے۔

ہمارا ماڈرن طبقہ تو عریانیت کو ترقی کا معیار گردانتا ہے، جس میں بغیر آستینوں کے چست قمیض اور نیم عریاں پنڈلیوں والے تنگ پاجامے عورت کو سر اونچا کر کے چلنے میں سازگار ثابت ہورہے ہیں۔۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ گھر کا باپ بھائی بھی کتوبر کی طرح آنکھیں بند کیے بیوی بیٹی کے اس عریاں لباس پر مطمئن نظر آتا ہے۔۔۔

بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑرہا کہ مسلمان گھرانوں کی شادیاں تو "رام چندر" کی شادی کا سماں باندھتی ہیں

نجانے یہ مرد اپنی غیرتوں کو کہاں دفنا آئے ہیں۔؟؟

شاید نفس پرستی اور مادہ پرستی کی ہوس غالب آچکی ہے۔؟

جو بھائی بھی میری اس تحریر کو پڑھیں، ان سے بھی گزارش ہے کہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں، کسی کی بہن بیٹی کو اپنی وقتی لذت اور شہوات کو مٹانے کے لیے اپنے لفظوں کے جال میں نہ پھانسیں۔!

آپ اگر لڑکیاں پھانسنے میں کھلاڑی ہیں تو خدارا اس فعل سے سچی توبہ کرلیں کیونکہ شریعت میں اس کی بہت بڑی وعید وارد ہے۔ اللہ سے ڈریں۔ جیسا کا ڈرنے کا حق ہے۔۔۔

زینہ حیات کی پارسائی اور اسکا ایک رب پر توکل اسے منزل مقصود تک لے گیا۔اگر زینہ بھی روحیل کی وقتی تفریح کا سامان بنتی تو وہ یقینی طور پر روحیل کی نظر میں ایک عام لڑکی کی حیثیت رکھتی۔۔

زینہ روحیل کے لیے کیوں اور کیسے خاص بنی۔؟

اپنے پاکیزہ کردار کی بنا پر جو روحیل کے کسی بھی وار پر سر خم تسلیم کرنے کے لیے تیار نہ تھی۔

زینہ کو کس کا خوف تھا۔؟ صرف ایک اللہ رب العزت کا، اگر وہ چاہتی تو بھائی ماں سے چھپ کر روحیل کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھا سکتی تھی۔

وہ بھی جوان لڑکی تھی، اسکے اندر بھی احساسات جذبات تھے مگر اس نے اللہ کی قائم کردہ حدود کو نہیں توڑا ہے۔!

اللہ کی اطاعت نے اسے شوہر اور سسرال کی نظروں میں معتبر بنا دیا۔دوسرا اس کی ماں کی اعلیٰ تربیت اسے سسرال میں اپنا مقام بنانے میں کارگر ثابت ہوئی، ہمارے یہاں کیا ہوتا ہے جی۔؟؟

سب سے پہلے شوہر کو مٹھی میں کرنا ہے، اسکے کان بھرنے ہیں، کبھی ساس کے خلاف تو کبھی نند کے خلاف تو کبھی دیورانی جیٹھانی کے خلاف۔

انڈین ڈرامے دیکھ دیکھ کر ہمارے معاشرے میں ساس بہو کے رشتے کو اس قدر بدنما بنادیا ہے کہ اس رشتے میں کوئی خیر باقی ہی نہیں رہی ہے۔

اوپر سے جو مائیں فون پر گھنٹوں زہر انڈیلتی ہیں وہ الگ ہے۔۔

بیٹی کے پیٹ میں اگر گیس بھی ہو گئی ہے تو فوراً ماں بہن کو فون گھمائے گی۔ !یقین کریں آئے دن مجھے نت نئی باتیں بہنیں خود بتاتی ہیں تو میرا خون کھول کر رہ جاتا ہے۔

رشتوں کو نبھانے کے لیے قربانی دینا پڑتی ہے، آپ شادی کے سال دو سال زبان کو لگام دے کر رکھیں گی تو یقیناً خاطر خواہ نتائج بر آمد ہوں گے ان شاء اللہ۔

ایسی زندگی میں کوئی مزا ہے کہ آپ شوہر کو غلام بنا کر ایک طرف ہو گئیں اور باقی سارا سسرال آپ کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہ کرے۔۔

اللہ کا واسطہ ہے اس سوچ سے باہر نکل آئیں۔

رشتوں کو نبھانا سیکھیں۔

یہی ساری باتیں میں نے زینہ حیات کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔۔

!اے لوگو۔ !!عزت صرف اسلام میں ہے، پیارے نبی کے فرمان میں ہے۔

!!کھوکھلے زبانی نعروں سے کچھ بھی نہیں ہونے والا ہے۔ ہمیں عملی میدان میں اپنا لوہا منوانا ہے۔

!خدارا اپنی حدود و قیود کا تعین کرو۔

!نفس کا جہاد کرو۔!جہاں بھی پھسلنے کا خوف ہو، فوراً اس راہ سے خود کو دور کر لو۔

!شیطان کو خود پر حاوی نہ ہونے دو۔۔

!آپ اگر شوہر ہو تو بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔

!بیٹے ہو تو فرماں بردار بیٹا بن کر دکھاؤ۔

!آپ اپنے اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آ رہے ہو تو آپ اپنے گھر کے ہیرو ہو۔

گلی محلے والوں کے ساتھ بہترین معاون ثابت ہو رہے ہیں تو آپ اہل محلہ کے ہیرو ٹھہرے ہو۔۔

!!کبھی بھی اکثریت کو دیکھ کر خیر نہ چھوڑنا۔

ہمارے ذہن میں شیطان ڈال دیتا ہے کہ فلاں بھی یہی کام کر رہا ہے تو میں کس لیے خود کو مصیبت میں ڈالوں۔

یاد رکھنا۔!اکثریت حق کا معیار نہیں ہے۔۔

!!مقدار کو نہیں دیکھنا بلکہ معیار کو دیکھنا ہے۔

زینہ کو حجاب کے سلسلے میں پیش آنے والے مسائل حقیقت پر مبنی تھے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بولا ہے مختلف بہنوں نے اپنے اپنے مختلف مسائل بیان کئے تھے جنہیں میں نے ایک ناول کی شکل دے دی ہے۔۔

پردہ کبھی بھی آپ کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ہوتا، یہ میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتی ہوں

میں خود شرعی پردہ کرتی ہوں الحمدللہ۔

پردہ میرے کسی بھی کام میں رکاوٹ نہیں بناثم الحمدللہ۔۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جب پردہ شروع کیا تھا تو شدید نفرت کا سامنا رہا ہے، طرح طرح کے تمسخرانہ جملے سننے کو ملے ہیں اور ابھی بھی گاہے گاہے مل جاتے ہیں۔۔ مگر بات وہی ہے کہ اگر آپ کوئی بھی کام اللہ کی رضا کے لیے کر رہے ہیں تو اللہ سبحان و تعالیٰ آپکو آزماتا ضرور ہے۔۔

آپ مخلص اور سچے ہو تو نکھر جاؤ گے اور اگر لوگوں کے لئے دکھاوا کر رہے ہو تو بکھر جاؤ گے۔!!یعنی اس !کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

نا دنیا میں اور نا آخرت میں"۔ سبحان اللہ"

میرا جی چاہتا ہے میں آپ سب بہنوں سے ملوں اور سب کے کان خوب کھینچوں مگر یہ ممکن نہیں ہے لہٰذا یہ کام میں اپنے قلم کے ذریعے کر رہی ہوں۔

(!پیار سے بولا ہے، غصے سے نہیں بول رہی ہوں۔)

زینہ حیات نے تو مجھ سے ڈائری اور شاعری دونوں لکھوا ڈالی ہیں جو کہ میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی نہیں لکھی ہیں۔ سبحان اللہ

خیر یہ بھی زندگی کا ایک نیا تجربہ تھا جو کہ آپ سب نے سراہا ہے ماشاءاللہ۔

ابھی اگر لکھنا نہ چھوڑا تو شاید ایک قسط جتنا لمبا پس منظر لکھ دوں گی۔۔

🙏🙏🙏 مجھے میری تعریف نہیں سننی ہے۔

!برائے مہربانی موضوع کو زیر بحث لا کر تبصرہ کریں۔

جس کسی کا تبصرہ پسند آئے اسے پسند ضرور کریں تا کہ میرے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی رہے ان شاءاللہ۔

میری دعا ہے کہ اللہ سبحان و تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور ریاکاری سے بچائے اللھُمَّ آمین یارب العالمین۔

دعاؤں کی طلبگار #ام_عمیر